New Era Magazine

میرا مان ہو تم

از قلم ایمن رضا

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Complete Novel)

میرا مان ہو تم

از ایمن رضا

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سورج کی کرن چھن سے آتی ہوئی کھڑکی کے پار بیڈ پر سوئے ہوئے وجود پر پڑی. سورج کی روشنی اس کے چہرے کو چمکا رہی تھی. اس وجود نے روشنی سے کسمسا کر اپنا منہ کمفرٹر میں چھپا لیا. جب کچھ ہی دیر میں کچھ شور کی آواز سنتے اس نے اپنے اوپر سے کمفرٹر ہٹایا. اور ایک جان لیوا انگڑائی لے کر بیدار ہوئی . ہیزل گرین بڑی بڑی آنکھیں اور ہیرے جیسی چمک. چہرہ سفید، صاف اور چکنا بالکل ملائی کی طرح بنا لگتا تھا. تیکھی ناک، سرخ گال اور لمبی مڑی ہوئی پلکیں. وہ کچھ دیر اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے سچویشن سمجھنے کی کوشش کرتی رہی. اور ٹائم پر نظر دوڑائی. ٹائم دیکھا تو ساڑھے آٹھ بج رہے تھے. یہ دیکھتے ہی اس کی نیند بھک سے اڑی اور وہ جلدی سے کمفرٹر ہٹاتے ہوئے واش روم میں چھپاک سے بند ہو گی . واش روم سے فریش ہو کر آنے کے بعد اس نے اپنے لمبے لائٹ براؤن بالوں میں ہاتھ پھیرا اور رستے میں ہی اس کا ہاتھ اٹک گیا. پتا نہیں وہ کون سی لڑکیاں ہوتی ہے جو بالوں میں ہاتھ پھیر کے بالوں کو سیٹ کر لیتی ہیں اور ہمارے بال صبح اٹھتے ہی گھونسلے کا منظر پیش کرتے ہیں۔اس نے جھلائی ہوئی آواز میں کہہ کر برش کو اٹھایا اور کنگھی کرنے لگی۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری دیکھ رہی تھی شارٹ فراک کے ساتھ جینس اور پونی ٹیل میں وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔اب وہ نیچے جانے کے لیے تیار تھی۔اتنے میں بی اماں اسے آواز دیتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

عینی بیٹا میں کب سے تمہیں جاگنے کے لئے کہہ رہی ہوں لیکن تم اٹھی ہی نہیں۔وہ بڑبڑاتی ہوئی داخل ہوئی۔او ہماری پیاری بی اماں ہم بس آنے ہی والی تھی(اینی نے انکے گلے کا ہار بنتے ہوئے کہا)۔اور دونوں سیڑھیاں اترتے ہوئے لاونج میں داخل ہوئین۔جہاں ڈائننگ ٹیبل پے بھرپور رونق لگی ہوئی تھی۔یہ آفندی ہاؤس کا منظر تھا۔جہاں کریم آفندی اپنی زوجہ زرینہ افندی کے ساتھ رہتے تھے۔جن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔سب سے بڑے عادل آفندی ہیں جن کی شادی ان کی خالہ زاد راحت آفندی سے ہوئی۔ان کے بعد آتے ہیں عدیل آفندی جن کی شادی راحت آفندی کی چھوٹی بہن فرحت آفندی سے ہوئی۔اور سب سے آخر میں آتی ہیں لیلی آفندی۔(سب سے بڑے عادل آفندی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے سب سے بڑا ہادی پھر ھدید اور ہانیہ۔ان سے چھوٹے عدیل صاحب کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں علی اور کبیر جڑواں اس کے بعد ماہرہ اور اسے چھوٹی مشال سب سے آخر میں آتی ہے لیلی آفندی ان کی ایک ہی بیٹی ہے عینی۔لیلی فندی نے اپنی مرضی سے یونیورستی کے لڑکے احمد شاہ سے میرج کی۔جس کی وجہ سے ان کے گھر والے ان سے کافی عرصہ ناراض رہے کیونکہ وہ گھر کی لاڈلی تھی اس لیے انہیں معاف کر دیا گیا۔لیکن لیلی کے سسرال میں انھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ لیلی کے سسرال میں کافی لوگ لیلی کو پسند

نہیں کرتے تھے لیلہ کی ایک ہی بیٹی تھی عینی۔ شادی کے 9 سال بعد ایک سازش کے طور پر ایک کار حادثے میں لیلی کا انتقال ہو گیا اور خوش قسمتی سے عینی بچ گئی۔ جسکا اسکے ددھیال والوں کو نہیں پتا اور عینی کے ننھیال والوں نے عینی کو چھپا کر بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیج دیا عینی ہر سال اپنے ننھیال کا چکر لگاتی ہے۔ اس سال وہ اپنی تعلیم کو مکمل کرنے اپنے ننھیال آ گئی ہے کیونکہ اس کے نانا کی طبیعت خراب ہے۔) السلام علیکم ایوری ون کیسے ہیں آپ سب لوگ عینی نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور آتے ہی کریم صاحب کے گلے لگی۔ آئے ہائے لڑکی یہ کوئی وقت ہے اٹھنے کا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری (زرینہ بی نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا)۔ ہم بالکل ٹھیک ہیں ہماری زہرہ جبیں۔ عینی نے زرینہ بی کا گال چومتے ہوئے کہا۔ اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عینی کو دیکھتے ہیں ہادی کے ماتھے پر بل پڑے۔ اٹھ گئی نیند کی شدآئی علی نے کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گئے ہوئے کہا۔ ھان جیسے تم تو سحری کے وقت کے اٹھتے ہو نا اینی نے حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے بھوکے مارنے کا ارادہ تھا اج تمھارا میسنی: علی نے دھای دیتے ھوے کہا۔۔۔۔ تم تو ھو ہی سدا کے بھوکڑ۔۔۔ عینی نے فورا حساب بے باک کرتے ہوئے کہا۔ کیوں ماہرہ۔۔۔ بالکل صحیح کہا ماہرہ نے فورا جواب علی کے منہ پر مارتے ہوئے کہا جس سے وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا 😂😂😂😂"

موسم سرما اپنے عروج پر تھا دن کا آغاز شروع ہو چکا تھا۔ایسے میں سفید سنگ مرمر کے پتھر سے بنی یہ قدا ور حویلی شان سے جگمگا رہی تھی. اس حویلی کی ساخت کچھ اس طرح تھی داین طرف کی دیوارون پر شیشے لگے ہوئے تھے۔زمین پر مختلف قسم کے مہنگے پتھر آراستہ تھے۔یوں کہا جائے کہ یہ حویلی کم اور سفید محل زیادہ لگتا ہے تو کچھ غلط نہ ہو گا۔ یہ سفید حویلی اپنے اندر ہزاروں راز دفن کیے ایک شان سے براجمان تھے۔اونچے قد آور مرکزی گیٹ پر پانچ چھ مسلح افراد کھڑے تھے۔دفعتن ہارن کی آواز پر پھرتی سے گیٹ کھولے جانے لگے۔دروازے کے دونوں پٹ کھلتے ہیں ایک ہای رولکس اندر داخل ہوئی۔عقب کے کھلے حصے میں چار مسلح افراد گاڑی کے رکتے ہی پھرتی سے نیچے اترے۔گاڑی کا اگلا دروازہ کھلا اور ایک اٹھائیس سالہ شخص اپنا کوٹ درست کرتے باہر نکلا۔گوری رنگت پر پرکشش چہرہ،دو انچ کی گھنی داڑھی،جدید طرز سے بنی ہوئی ہلکی مونچھیں جو اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی۔براون بال،جدید طرز سے بنا ہوا ہیئر سٹائل اور پرکشیش ڈمپل جو اس کو سب سے منفرد بناتا تھا۔اس کو دیکھتے ہی کسی ہالیوڈ

کے ہیرو کا گمان ہوتا تھا۔

یہ کل کا ایا بچہ ارمان شاہ کے سامنے کھڑا ہو گا ذرا پتا تو لگاؤ بخش یہ کس کے بل بوتے پر اتنی ہواؤں میں اڑ رہا ہے اس کے سنہری ماتھے پر سلوٹوں کا جال تھا۔اس کی بھاری آواز میں غصہ پنہاں تھا لگتا ہے آج کی میٹنگ اچھی نہیں رہی بخش نے سوچا۔۔۔وہ تیز قدم چلتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

حال میں قدم رکھتے ہیں اس کی نگاہ سامنے کھڑی تیار ثانیہ،اریبہ اور علیشہ پر پڑی۔کہاں کی تیاری ہے گڑیا؟اس نے ثانیہ کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا؟بھائی آج ہمارا یونیورسٹی میں فنکشن ہے اور ارحم ہمیں چھوڑنے جا رہا ہے۔ثانیہ نے سلیقے سے جواب دیا۔اتنی دیر میں ارحم سیڑھیاں اترتا ہوا دکھائی دیا۔"واٹس اپ برو ارحم نے سٹائل سے پوچھا ؟بہنوں کو دھیان سے چھوڑ کر اوارمان نے اس کی بات پر غور کیے بغیر کہا اس کی بات سنتے ہی تینوں لڑکیوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔کیا بھای میری بات کی کوئی ویلیو ہی نہیں ارحم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ہو تو تم تھالی کے بینگن ہی نہ عریبہ نے چٹکلا چھوڑا اور پھر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔اور تم کیا ہو بھوتنی ارحم نے حساب برابر کیا۔اس سے پہلے کہ جنگ کا آغاز شروع ہوتا ارمان نے ارحم کو وارن کیا کہ جاؤ انہیں چھوڑ کر آؤ ارحم سنتے

ہیں ان تینوں کو چھوڑنے چلا گیا۔ان کے جاتے ہی ارمان ممت شاہ اور روبینہ شاہ کے کمرے میں داخل ہوا۔السلام علیکم !اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا وعلیکم السلام: ممت شاہ نے اخبار کو تہ کر کے میز پر رکھتے ہوے کہا۔السلام علیکم دادی سائیں ! وعلیکم السلام: روبینہ نے اس کے چہرے پر چومتے ہوئے کہا۔ کیسی رہی تمہاری آج کی میٹنگ احمد شاہ نے پوچھتے ہوئے کہا پروجیکٹ کا کیا بنا؟ایسا کبھی ہوا ہے کہ کوئی پروجیکٹ ارمان شاہ کو نہ ملا ہو یہ پروجیکٹ بھی مجھے ہی ملا اللہ کے فضل سے اور آپ کی دعاؤں سے۔شاباش میرے پوتے !اس کامیابی کی خوشی میں روبینہ بیگم ایک اچھے سے کھانے کا اہتمام کرواؤ۔جی ضرور شاہ سائیں روبینہ بیگم یہ کہتے ہیں باہر کو لپکی۔کچھ دیر بعد اس سے باتیں کرنے کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔جہاں دیواروں پر چاروں طرف اس کی زندگی کی نوید تھی۔ایک تصویر کو پکڑ کے اس نے غور سے دیکھا اور پھر اس کو چوم کر اپنے سینے سے لگا لیا۔کہاں ہو تم؟ کہاں ڈھونڈوں میں تمہیں؟مجھے پتہ ہے تم میرے آس پاس ہوں لیکن کہاں؟سب سمجھتے ہیں تم مر گئی لیکن میں جانتا ہوں تمہیں کچھ نہیں ہوا۔کیونکہ میری دھڑکنیں ابھی تک چل رہی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ تم میرے آس پاس ہو۔کیونکہ تم اس دل میں بستی ہو۔ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ نہیں جو آسانی سے بھلایا جا

سکے۔تم میری ہر آتی جاتی سانس کی ضمانت ہوں۔پھر کیوں ہمارے درمیان فاصلے ہیں۔مجھے یقین ہے کہ ہم اس آزمائش میں ضرور کامیاب ہوں گے۔میں بہت جلد تمہیں ڈھونڈ لوں گا۔وہ تصویر کو سینے سے لگاتے ہوئے بیڈ پر ڈھے گیا۔

یہ تھا شاہ حویلی کا منظر. جہاں مہمت شاہ اپنی بیگم روبینہ شاہ کے ساتھ کروفر سے رہ رہے تھے۔ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔سب سے بڑے ہیں سلطان شاہ جن کی بیوی سلیمہ بیگم تھی۔اس سے چھوٹے مراد شاہ جن کی بیوی سلمہ بیگم تھی۔اس کے بعد باری آجاتی ہے بلقیس شاہ کی جن کی شادی ان کے تایازاد سبحان سے ہوئی۔اور آخر پی آتے ہیں احمد شاہ۔جن کی شادی لیلی آفندی سے ہوئی۔سلطان شاہ کے دو بچے تھے ایک اویس اور اریبہ۔مراد شاہ کے تین بچے ہیں۔سب سے بڑا ارمان پھر ارہم اور پھر آتی ہے ثانیہ۔بلقیس بیگم کی صرف ایک ہی بیٹی ہے علیشہ۔اور احمد صاحب کی بھی ایک ہی بیٹی ہے عینی شاہ۔

مسٹر ہینڈسم آپ نے اپنی دوائیاں لیں کہ نہیں؟عینی نے کریم صاحب سے لاڈ سے

پوچھا۔۔۔"ارے کہاں مجال ہے جو تمہیں دیکھے بغیر ان کا ایک لقمہ بھی اندر جائے"۔زرینہ افندی نے تپے ہوئے لہجے میں کہا ----مسٹر ہینڈسم ڈیٹس ناٹ فیر۔ اگر آپ نے دوائیوں کے معاملے میں اس طرح کا برتاؤ کیا تو پھر ہم واپس چلے جاے گے۔عینی نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔

بیٹا ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔کریم صاحب نے دہلتے ہوئے کہا"تم آگئی ہو تمہارا انتظار تھا اب کھاتا ہوں نا۔کریم صاحب نے فوری طور پر عمل کیا۔۔مبادا کہیں وہ سچ میں ناراض ناہو جائے۔۔۔ان کی پھرتی دیکھ کر سب کی ہنسی چھوٹ گئی😂😂😂 ۔وہ اس کا کہا کیسے ٹالتے اسی میں تو جان بستی تھی ان کی۔😍😍😍۔ویری گڈ اسی طرح ہمارا ہر کہا مانتے جائیں اور کل سے ہم والک پر جایا کریں گے کیونکہ اب صحت پر نو سمجھوتا۔عینی نے فٹافٹ اپنے اگلے لائحہ عمل سے انہیں آگاہ کیا انہیں۔😊😊😊۔پھر دیکھئے گا پہلے کی طرح اپ کیسے جوان ہوتے😊۔کیونکہ جوانی پھر نہیں آنی۔۔۔علی نے بیچ میں شوشہ چھوڑا۔۔اور یہ پڑا علی کو گردن پر ہتڑ دادی کی طرف سے۔۔۔واللہ دادی آپ نے تو میری گردن تن سے جدا کر دی۔علی نے اپنی دو نمبر ایکٹنگ چالو کی۔ایک تو سارے ہی بے ہدایتے میرے خاندان میں پیدا ہو گئے ہیں۔۔دادی کو اس کی باتیں ایک آنکھ نہ

بھای۔۔۔۔۔

.....

ناکنگ کی آواز پر ارمان کی آنکھ کھلی۔ٹائم دیکھا تو دوپہر کے تین بج رہے تھے۔

تمہارے ساتھ بتائے ہوئے وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا ارمان نے تصویر کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔اور تصویر کو سائیڈ پر رکھ کر آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی "یس کم ان "بخش اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوا.." کہو بخش "ارمان نے آنے کی وجہ دریافت کی...بوس ایک گھنٹے میں ترک ڈیلیگیشنس سے آپ کی میٹنگ ہے۔۔۔"اس لڑکے کا کیا بنا"۔۔ارمان نے صبح والے لڑکے کے بابت دریافت کیا۔

باس لڑکے کا نام صاءم درانی ہے۔درانی انڈسٹریز کے مالک جواد درانی کا بیٹا ہے۔۔۔ اسی کے بل بوتے پہ اڑ رہا ہے۔۔بخش نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ابھی تک صرف یہی معلوم ہوا ہے باس۔۔۔۔

25"منٹ صرف پچیس منٹ ہے تمہارے پاس بخش 25 منٹ کے اندر اندر میرے آفس پہنچنے تک اس کا کمپلیٹ بائیو ڈیٹا میری ٹیبل پر موجود ہو "ارمان نے

وارننگ دیتے لہجے میں کہا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔۔بخش نے جان کی خلاصی ہونے پر شکر ادا کیا😰۔۔آخر اس کے باس کے آگے ٹکنا کسی عام بندے کے بس کی بات جو نہیں تھی۔۔

یونیورسٹی میں ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب ایا تھا جیسے کہیں ڈیک سسٹم ارینج کیا ہوا تھا تو کہیں کوئی گانے کی پریکٹس کر رہا تھا۔یونیورسٹی کے کوریڈورز کو بہت ہی رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ہر ڈیپارٹمنٹ کے باہر مختلف قسم کے بینرز لگے ہوئے تھے۔یونی کے گراؤنڈ میں بھی بہت رش تھا۔ہر کوئی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا۔جگہ جگہ لڑکے اور لڑکیوں کی ٹولیاں کھڑی تھی۔لڑکیوں کی تو سج دھج ہی نرالی تھی اور لڑکے بھی کچھ کم نہیں لگ رہے تھے ہر کوئی ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہا تھا۔تمہیں کیا لگتا ہے اس دفعہ کونسا ڈیپارٹمنٹ ون کرے گا سائنس یا انگلش؟اریبہ نے ثانیہ کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔مجھے لگتا ہے سائنس ڈیپارٹمنٹ کیوں کے پچھلی دفعہ بھی وہی جیتے تھے کیونکہ ان کے پاس اچھے کمپیٹیٹرز ہیں ثانیہ نے اپنے خیال کا اظہار کیا..."یہ

علیشہ کہاں ہے" اریبہ نے پوچھا--"جب ہم آئے تھے تب تو وہ ساتھ ہی تھی". ثانیہ نے جواب "دیا اب کافی دیر سے اسے دیکھا نہیں "او کیفے چلتے ہیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے علیشہ بھی شاید وہی ہو گی اریبہ نے ثانیہ کا ہاتھ پکڑ کے لے جاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتی ہوئی کیفے کے اندر داخل ہوئی کیفے کے نرم گرم ماحول نے انکی طبیعت پر کافی اچھا اثر چھوڑا تھا. یار باہر تو بہت ٹھنڈ تھی ثانیہ نے ٹھٹھرتے ہوئے کہا. یار کھانوں کی اتنی اچھی خوشبو سے میری بھوک اور بھڑک اٹھی ہے. اریبہ نے کہا۔۔۔انہوں نے زنگر فرائز اور کوک لی اور آ کے ایک خالی جگہ پر بیٹھ گئی۔ وہ دونوں کھانے میں مشغول تھی جب اریبہ کی نظر ارحم پر پڑی۔ یہ لڑکا کن ہواؤں میں ہے اس کو تو میں ابھی بتاتی ہوں۔ ارحم جو کہ لڑکیوں کے بیچ بیٹھ کر ہنسی مذاق کر رہا تھا اریبہ کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ اریبہ نے کہتے ہوئے جھٹ سے فون نکال کر اس کی دھڑا دھڑ تصویریں لے لیں۔۔اب یہ میں ارمان بھائی کو دکھاؤں گی۔۔۔ثانیہ نے ایک پل کو اس کی طرف دیکھا اور کہا تم کیوں جیلس ہو رہی ہو۔۔۔۔

میں اور جیلس وہ بھی اس گھونچو سے کبھی نہیں۔۔اریبہ نے جھٹ انکار کیا وہ الگ بات

ہے کہ اس کا منہ پورا سرخ ہوا پڑا تھا اور وہ دانت کچکچاتے ہوئے ارحم کو دیکھ رہی تھی .اریبہ اپنے اندر کی فیلنگس سے خود بھی انجان تھی۔"اس کو لڑکیوں کے ساتھ دیکھ کر مجھے برا کیوں لگ رہا ہے"۔۔اریبہ نے دل میں سوچا اور سر جھٹکتے ہوئے کھانے میں مشغول ہو گئی۔۔۔۔۔۔

****

ارے عینی تم کہاں جا رہی ہو؟راحت بیگم نے عینی کو باہر جاتے دیکھ پوچھا۔۔مامی جان آپ کو تو پتہ ہی ہے ینگ جنریشن یونیورسٹی گئی ہوئی ہے اور گھر ہم بور ہو رہے تھے تو سوچا کہ کیوں نہ اپنی فیوریٹ جگہ پے چلے جائیں۔۔عینی معصوم صورت بنا کر کہا۔۔۔عینی بیٹے آپ کو پتہ ہے نا کہ بابا جان اگر آپ کو تھوڑی دیر گھر میں نہ دیکھیں تو پریشان ہو جاتے ہیں۔۔راحت بیگم نے کریم صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔مامی جان ہم نے پوری طرح سے تسلی کر لی ہے مسٹر ہینڈسم اس وقت سو رہے ہیں اور میں تھوڑی دیر کے لیے یوگی اور یوں آئی۔۔۔عینی نے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور نو دو گیارہ ہو گئی۔۔۔۔اف یے لڑکی بھی نا راہت بیگم سر پیٹتی رہ گئی۔۔۔۔**********

یہ رہی باس صائم درانی کی فائل۔۔۔بخش نے ارمان کے سامنے صائم کا بائیو ڈیٹا رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ارمان نے آئی برو اچکائی کے جیسے بولنے کا اشارہ کیا ہو۔۔۔اشارہ ملتے ہی بخش نے معلومات فراہم کرنا شروع کی۔۔۔۔صائم درانی عمر:22 سال پیدائش: کوئٹہ،رہائش: بلوچستان، تعلیم بزنس اکاؤنٹنگ تھری سمسٹر پرل یونیورسٹی۔۔۔۔اور کچھ ارمان نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔۔۔اور باس کچھ مشکوک معلومات کے بارے میں پتہ چلا ہے۔۔۔۔جیسے کہ یہ کسی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔۔۔جس میں زیادہ تر ڈرگ ڈیلنگ آجاتی ہے۔۔۔صائم درانی پرل یونیورسٹی میں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر منشیات فروخت کر رہا ہے۔وہ بھی ڈھکے چھپے بغیر کسی کے علم میں لائے۔۔۔۔ڈیٹس گریٹ نیوز اس پر نظر رکھو بخش مجھے اس کی پل پل کی خبر ملنی چاہیے۔۔۔ارمان میں آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔۔اتنے میں ایک 28 سالہ خوبرو نوجوان دھاااڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔سوری سر میں نے انہیں بہت منع کیا مگر یہ کس نے بغیر اندر داخل ہو گئے ارمان کے سیکریٹری نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔آپ جایئے مس شائنا۔۔۔ان کا تو معمول ہے اس طرح آنا۔ارمان نے لطیف سا طنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔شاءنا اجازت ملتے ہی باہر نکل گئی۔۔۔یار تو نے کیسے کیسے لوگ رکھے ہیں جن کو میرا ہی نہیں پتا۔۔۔اس نوجوان نے برا مناتے

ہوئے کہا۔۔۔کیوں تو کہیں کاڈی سی لگا ہے کیا۔۔۔نہیں بھی لگے تو کیا ہوا لگ جائیں گے آفٹر آل ائی ایم دبیر خان۔۔۔۔دبیر نے بالوں میں ایک سٹائل سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔تجھے شرم نہیں آتی؟"کیا کرو مجھے آتی نہیں سب کی جاتی نہیں"۔۔۔دبیر نے اتراتے ہوئے کہا۔۔ارمان نے اسے پیپر ویٹ کھینچ کے مارا جسے اس نے شان بے نیازی سے کیچ کر لیا۔۔۔شکریہ۔۔دبیر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔کون یقین کرے گا کہ میں تجھ سے کڑوے کریلے کا دوست ہوں۔۔۔۔مجھ جیسا ہینڈسم اور گڈ لکنگ کہیں سے بھی تیرے جیسے سڑو کا دوست نہیں لگتا دبیر نے اپنی شان میں قصیدے پڑھے۔۔۔۔۔

چل اب کام کی بات پر ا..ارمان نے سیریس ہوتے ہوئے کہا....آنٹی نے مجھے کال پر کہا تھا کہ میں تم سے شادی کے بارے میں بات کرو....دبیر نے کچھ دیر رک کر ارمان کے ایکسپریشن دیکھے.....جب تمہیں پتا ہے کہ میں اسی سے شادی کروں گا تو تم بار بار ایک ہی بات کیوں کرتے ہو...ارمان نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا..دبیر کی بات سن کر ہی ارمان کا بی پی ہائی ہو گیا....میں جانتا ہوں میں سب جانتا ہوں لیکن اگر وہ تمہیں کبھی نہ ملیں تو پھر....دبیر نے ڈال کے بابت دریافت کیا....اسے ملنا

ہو گا وہ زندہ ہے مری نہیں ہیں وہ۔۔۔۔"کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں"...

ارمان نے آنکھوں میں کرب لیے ہوئے دبیر سے پوچھا۔۔۔۔مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے لیکن آنٹی اور انکل کو کب تک تکلیف دو گے۔۔۔جب تک وہ مل نہیں جاتی۔۔۔۔۔۔مجھے کسی سے اس بارے میں بات نہیں کرنی ہے تو اس ٹاپک کو یہی کلوز کر دو۔۔۔۔ارمان غصے سے کہہ کر افس سے نکل گیا۔۔۔۔

_**********

یہ وہ منظر تھا جو ہر روز دیکھتا تھا جہاں آنے کے لیے وہ پوری رات انتظار کرتا تھا ساحل سمندر پر انے کے بعد اس کی طبیعت کچھ خوشگوار سی ہو گئی تھی...جوتے اتار کر پینٹ فولڈ کر کے پانی میں پاؤں ڈال کر چلنا اس کو اچھا لگ رہا تھا۔وہ یوہی نرم گرم ریت پر چل رہا تھا کہ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کی نگاہ ایک منظر پر ٹھہر سی گئی۔۔۔۔۔۔

پہلے جب وہ یہاں تک کہا تب وہ صرف اکیلا ہوتا تھا مگر آج کوئی اور بھی تھا جو اسی کی طرح غروب آفتاب کو دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔جو ہلکی دھند سے ڈھکا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹی سی چٹان پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔۔اس کے سفید پاؤں سے لہریں ٹکرا رہی تھی جو کہ اس کے پاؤں کو بھگو کر واپس لوٹ جاتی۔۔اس کے بھورے بالوں کی لٹیں

ادھر ادھر جھوم رہی تھی مگر اس نے بالوں کو سمیٹنے کی زحمت نہ کی۔۔۔۔۔اس نے جینز کے ساتھ سفید اور نیلے رنگ کا شارٹ کرتا پہنا تھا۔ جیسے سمندر کی لہریں اس کے کرتے پر رقص کر رہی ہو۔۔۔۔اور ہاتھ میں سیپیوں کا بریسلیٹ پہنا تھا۔۔۔۔وہ سمندر سے نکلی کوئی پری لگ رہی تھی۔۔۔ارمان گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔اس لڑکی میں کوئی بات ایسی تو تھی جو ارمان اس لڑکی کو دیکھے گیا اور مسلسل دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔۔۔ارمان ابھی تک اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ ذرا ترچھی ہو کے بیٹھی تھی جس سے اس کا نیم رخ ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔۔ارمان کے بال ہلکے گیلے تھے اور ہاتھ بھی نم تھے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لڑکی بالکل ساکت بیٹھی تھی۔۔۔جیسے اس منظر کا ہی حصہ ہو۔جب اچانک اس لڑکی کا فون بجا اور اس نے کال پیس کرتے ہوئے کان سے لگایا۔اس سمے خاموشی کا پہر تھا تو صاف آواز ایک دوسرے تک پہنچ رہی تھی۔۔۔"جی جی مامی جان۔۔بابا جان اٹھ گئے جی ہم ابھی آ رہے ہیں۔جی ہم بس نکلتے ہیں ٹھیک ہے ہم آتے ہوئے ان کی دوائیاں لے آئیں گے"۔۔۔اس نے کال بند کی اور جانے کے لئے اٹھ پڑی۔جاتے ہوئے اس نے اپنے سیل فون میں اس حسین منظر کو قید کیا۔اب ارمان کو اس کا پورا چہرہ دکھائی

دے رہا تھا۔۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے پہلے بھی اسے کہیں دیکھا ہے۔۔۔وہ لڑکی اس کے قریب سے اپنے دھیان گزر گئی اس کے جسم سے دلفریب پرفیوم کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ارمان نے مڑ کر اس کی پشت کو دیکھا اور کچھ دیر کے لئے کھو گیا پھر سر جھٹکتے ہوئے اپنی کار میں سوار ہو گیا۔۔۔۔۔

****

عینی آج پھر سال بعد اسی منظر کے سامنے تھی جہاں آ کر اسے اپنا ہر دکھ بھول جاتا "کیوں یہ منظر ہمیں اتنا اپنا اپنا سا لگتا ہے کیوں یہاں ہم ہر دکھ بھول جاتے ہے۔کیوں ہم اپنے آپ کو پر سکون محسوس کرتے ہیں"عینی نے خود سے پوچھا مگر کوئی جواب نہ ملا سورج غروب ہونے کو تھا اس کی سرخ روشنی سارے آسمان پر پھیل چکی تھی سمندر پر سورج کی کرنیں بہت اچھا رنگ چھوڑ رہی تھی دھند کے باعث بہت ٹھنڈ ہو رہی تھی ۔جس کی وجہ سے عینی کی ناک لال ہو گئی تھی۔اس منظر کو دیکھتے ہیں جیسے عینی کی روح تر و تازہ ہو گئی تھی۔وہ نہ جانے کب تک یہی بیٹھی رہتی جب اس کا فون بجا اور مامی جان میں اسے نانو کے اٹھنے اور واپس آنے کے بعد دریافت کیا اور واپسی پر آتے ہوئے دوائیاں لے کے آنے کی ہدایت دی۔۔۔عینی جانے کے لئے اٹھ کھڑی۔۔جاتے

ہوئے اس کی نظر ایک خوبرو نوجوان پر پڑی مگر وہ اگنور کر کے چلی گئی۔۔جب وہ میڈیسن لے کر کلینک سے نکلی تو اس کا زوردار تصادم ہوا۔۔آآآآآآہ اور یہ گری عینی نیچے یااللہ ھماری ٹانگ۔۔گئی گئی ھماری ٹانگ ٹوٹ گئی۔۔۔اب ہم چلیں گے کیسے۔۔۔یااللہ ھم شادی سے پہلے ہی لنگڑے ہو گ ءے۔۔۔ابھی تو ہماری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔"محترمہ "ارمان جو دیکھتے ہیں اسے پہچان گیا تھا اس کے یوں واویلا کرنے پر اسے مخاطب کیا۔۔اس کے مخاطب کرنے پر عینی نے خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔جس کی وجہ سے وہ اس مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔۔"کیا ہے" پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا گیا۔۔۔۔آیئے میں آپ کی مدد کر دوں۔۔ارمان نے مدد کرنے کے لئے کہا۔۔خبردار خبردار جو اگر آپ نے ہمیں ہاتھ بھی لگایا تو آپ کی وجہ سے ہم اس حال کو پہنچے ہیں۔۔۔۔عینی نے روتے ہوئے کہا۔۔اپنے آپ کو ہم کہہ کر مخاطب کرنے سے جہاں ارمان کو کسی کی یاد آئی تھی وہی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ایک پل کو ٹھٹھکا تھا۔۔۔

****

یہ چہرہ اس چہرے سے بہت مشابہت رکھتا تھا پر فرق تھا لیکن کہاں آنکھیں، ہاں

آنکھیں مختلف تھی۔۔۔۔عینی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن درد سے کراہ کر پھر بیٹھ گئی۔

ارمان ایک پل کو اس کی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا مگر اس کے چیخنے پر ہوش میں آیا۔۔ اور جھٹکے سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اپنی کار کے بونٹ پہ جا کر بٹھا دیا۔۔۔عینی جو رونے میں مگن تھی اپنا رونا بھول کر، منہ کھول کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔منہ بند کر لیں مکھی چلی جائے گی۔۔۔۔عینی جو یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آیا یہ جو ابھی ہوا وہ سب سچ تھا بھی یا نہیں اس کی آواز سن کر ہوش میں ای۔۔۔۔اور ہوش میں آتے ہی اس کا چہرہ غصے سے اور شرم سے سرخ ہو گیا۔۔آپ آپ کی ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کرنے کی۔۔۔۔کیوں کیا کیا میں نے؟ارمان نے ایک آئی برو اچکا کر دریافت کیا۔۔۔اس کی بے نیازی عروج پر تھی۔۔آپ آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں۔۔۔ حیرت کی بات تھی کہ کسی لڑکی سے بات نہ کرنے والا ایک لڑکی کی فضول باتیں سن رہا تھا بلکہ مسکرا بھی رہا تھا۔۔۔ارمان نے اسے باتوں میں لگا دیکھ اس کا پاؤں ایک جھٹکے سے مروڑا۔۔ایک چیخ کے ساتھ عینی کے کءی آنسو بہہ نکلے۔۔۔۔یہ کیا جہالت ہے۔۔کوئی اس طرح بھی جانوروں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا۔۔عینی نے بھڑکتے

ہوئے کہا۔۔۔ارمان نے سنجیدہ تاثر لئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔عینی کو اس کی سرد نظریں اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوئی۔۔۔ Mark your words stubborn" lady"۔۔۔ارمان نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔۔۔۔اور کہتے جھٹکے سے اٹھتا ہوا کلینک کے اندر چلا گیا۔۔۔عینی ابھی تک اس کے خوف کے زیر اثر تھی۔۔۔جب وہ کلینک سے نکلتا دکھائی دیا اس کے ہاتھ میں ایک سپرے تھا۔۔۔یہ لگانے سے تمہارے پاؤں کا درد ٹھیک ہو جائے گا" چلا نامت"۔۔۔۔عینی بڑی بڑی آنکھیں کھولتے ہوئے اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جب ارمان نے اس کے پاؤں پر سپرے کیا۔۔۔عینی کو منہ کھولتے دیکھ اس کے منہ پر ایک ہاتھ جمایا جس سے عینی کی چیخ اس کے منہ میں ہی دب گئی۔۔۔۔عینی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے اسے گھورنے لگی۔۔۔ارمان کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ نے چھپ دکھلائی۔۔۔اب چل کر دیکھو ارمان نے اس کو کہا۔۔۔ارمان کے کہنے پر عینی بونٹ سے اتر کر چل کر دیکھا۔۔حیرت کی بات تھی کہ درد اب کم تھا اور وہ چل سکتی تھی۔۔۔۔آؤ میں تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔ارمان نے اپنے آپ کو کہتے ہوئے سنا۔"او مسٹر اتنا فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے اپنا راستہ ناپو۔۔۔عینی اپنی حالت کی بحالی پر شیر ہوئی۔۔۔ارمان اس شیرنی کے انداز پر مسکرایا۔آئی لائک ایٹ آئی رئیلی لائک اٹ۔۔۔تم ابھی بھی

گاڑی نہیں چلا سکتی اس لیے کوئی رسک نہیں لے سکتے۔ارمان نے اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی جھپٹی اور کار میں جا کر بیٹھ گیا۔عینی نے پیر پٹخا لیکن درد سے کراہنے پر لنگڑاتی ہوئی اس کے پیچھے کار میں جا کے بیٹھ گئی اور دھڑ سے دروازہ بند کیا۔۔۔

ایڈریس بتاؤ۔۔مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق عینی نے ایڈریس بتایا۔۔گھر کہ تھوڑی دور عینی نے ارمان کو گاڑی روکنے کے لیے کہا۔۔۔میں یہاں سے خود چلی جاؤں گی۔۔۔

اب آپ جا سکتے ہیں عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔ارمان اس ضدی لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا۔۔جس کی شکل پر تھینک یو کی بجائے نو لفٹ کا بورڈ لگا تھا۔۔۔وہ گہری سانس لیتے ہوئے ایک پل کو اسے دیکھتا رہا پھر گاڑی سے اتر گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_**********

ارمان کیب کروا کر ہویلی آ گیا اور سیدھا کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔اس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔۔۔"اس نے کیسے کسی دوسرے کو اپنے قریب آنے دیا"اس کا دل تو عینی کی امانت تھا۔۔۔پھر کیوں لاکھ جھٹکنے کے بعد بھی وہ لڑکی اس کے زہن سے جا ہی نہی رہی تھی۔۔۔۔ایسا کیا تھا اس لڑکی میں۔۔۔وہ دماغ کی کھولن کم کرنے بالکنی میں چلا گیا۔۔۔۔جہاں یخ بستہ ہواؤں نے اسے سلام کہا اور اسے سرور بخشا

۔۔۔اب عینی تھی اور صرف۔اسکی یادیں۔۔۔۔

****

عینی نے علی کو کال کر کے سب بتایا اور اسے اپنی مدد کے لیے بلوایا۔۔۔علی کو اتے دیکھ وہ گاڑی سے اتری۔۔۔۔۔جہاں یخ بستہ ہواوں نے اسکا استقبال کیا۔۔۔اس کو ایک دم کپکپی تاری ہوئی کیونکہ وہ صرف کرتا پہنے ہوئے تھی کوٹ پہننے کی اسنے کوی زہمت نہی کی تھی۔۔۔۔اس کی تیکھی ناک سرخ ہوئی پڑی تھی۔۔۔۔۔کہاں رہ گی تھی تم۔۔۔تمہیں پتا ھے دادا کتنے پریشان تھے کب سے تمہارے لیے۔۔۔علی نے اسے جھڑکتے ہوئے پوچھا۔۔۔اچھا اب چلو بھی۔۔۔عینی اسکے سوالوں سے چڑی۔۔۔اور اسکا سہارا لیتے ہوئے افندی منشن میں داخل ہوئی۔۔۔جہاں اس نے چھپ کر نکلنا چاہا لیکن بد قسمتی سے سب لاونج میں براجمان تھے اور اسکے اتے ھی سب کی نظر اس پر پڑی۔۔۔لو جی گی بھینس پانی میں۔۔۔عینی کی زبان پر کھجلی ہوئی۔۔۔۔سب اسے دیکھ کے پریشان ہوا ٹھے۔۔علی کے سہارے چلتی ہوئی وہ صوفے پہ آ بیٹھی۔۔۔"یہ کیا ہوا""کیسے ہوا"سب کی ملی جلی پریشان آوازیں آیں۔۔۔۔"ہنہ۔۔"شو آف"۔۔۔ہادی نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے

کہا۔۔۔عینی کو اس کی بات پر بہت دکھ پہنچا۔۔کیونکہ جب بھی ہادی بیمار پڑتا تھا تو وہ اس کی بہت تیمارداری کرتی تھی۔۔جبکہ اس کے برعکس ہادی اس کی طبیعت دریافت کرنے کی بھی زحمت نہیں کرتا تھا۔۔۔عینی نے اس بے مہر کو شکوہ کن آنکھوں سے دیکھا۔۔۔اور چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے سب کو تسلی دینے لگی۔"بیٹا یہ سب کیسے ہوا اور زیادہ درد تو نہیں ہو رہا اور ڈاکٹر کے پاس چلو"کریم صاحب کی جان پر بن آئی۔۔۔وہ اپنے جگر گوشے کی تکلیف پر تڑپ اٹھے تھے۔۔۔عینی جب انہیں اپنے لئے اتنا پریشان دیکھا تو ان کا ہاتھ پکڑا انہیں اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔۔مسٹر ہینڈسم ہم بالکل ٹھیک ہیں۔۔عینی نے انکی پریشانی کم کرتے ہوئے کہا۔۔وہ کہاں دیکھ سکتی تھی انہیں اتنا پریشان ہوتے ہوئے۔۔۔وہ تو ہم ایک ہینڈسم نظر بٹو سے ٹکرا گئے تھے۔۔انکی آنکھوں کی جگہ جیسے ٹچ بٹن فٹ تھے اور اسی کے چکر میں ہمارے پاؤں میں موچ آگئی اور اب وہی ہمیں یہاں چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔۔عینی نے اس کھڑوس بندے کو سوچتے ہوئے کہا جو کہ ہادی کو ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔

واقعی فکر مندی کی بات تو نہیں عادل صاحب نے عینی سے استفسار کیا۔۔۔نہیں ماموں ہم بالکل ٹھیک ہیں چھوٹا سا درد ہے کل تک ٹھیک ہو جائے گا آپ بالکل پریشان نہ

ہوں...آرام کریں گے تو ٹھیک ہو جاؤ گے...ہاں چلو بیٹا شاباش کریم صاحب خود اسے کمرے تک چھوڑ کر آئے..اور اسے آرام کی تلقین کر کے باہر چلے گئے...ان کی اتنی محبت پر عینی کی آنکھیں نم ہو گئیں...آج اگر یہاں ہمارے بابا ہوتے تو کیا وہ بھی اس طرح ہمارا خیال رکھتے دو پل کو عینی نے سوچا۔۔۔پھر خود ھی اپنی سوچ تلخی سے رد کر دی ہنہ انہیں کہاں ہماری فکر ہو گی وہ تو خوش ہوں گے اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ عینی نے دکھ سے سوچا اتنے میں ینگ جنریشن نے عینی کے کمرے پر دھاوا بول دیا۔۔۔۔عینی جلدی بتاؤ وہ دکھنے میں کیسا تھا کیا بہت ہینڈسم تھا۔۔۔ہانیہ نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔ہو گا پر مجھ سے نہیں علی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بونگی چھوڑی۔۔۔یہ منہ اور مسور کی دال ہانیہ نے فورا علی کے منہ پر پٹک بے زتی کی۔۔۔۔علی نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔۔ہاں بتاؤ نا عینی۔۔۔ماہرہ نے بھی تجسس ظاہر کیا ۔۔ماہرہ کا تجسس دیکھتے ہوئے حدید کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔تم کیوں پوچھ رہی ہو حدید کو جیلیسی ہوئی۔۔۔۔۔میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی ماہرہ نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"توبہ کریں فٹافٹ "اچانک عینی نے کہا۔۔۔۔سب نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔مانا کہ وہ ہینڈسم تھے مگر ایک نمبر کے کھڑوس اکڑو اور بدمزاج۔۔۔۔اور پھر عینی نے الف تا یے ساری کہانی سنا ڈالی۔۔۔۔یار یہ تو پھر کوئی ناول کے ہیرو ہیروئن کی

لو سٹوری جیسے ہو گی سنبھل کے رہنا یہی نہ ہو پہلی ملاقات میں ٹکڑا ہوا ہے دوسری ملاقات میں محبت ہو جائے۔۔۔ہانیہ کی بات پر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔وٗاو یار سو رومینٹک ماہرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔۔۔حدید پر نظریں پڑتے ہی وہ اپنی نظریں فوراسے پھیر گی۔۔۔۔

ان کے اظہار خیالات پر عینی کا منہ بن گیا۔۔۔چلو بھا گو آپ مجھے آرام کرنے دو۔۔ عینی نے ینگ جنریشن کو کہا۔۔۔اپنا بہت سارا خیال رکھنا حدید نے عینی کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ایک ایک کر کے سب باہر نکلتے چلے گئے۔۔۔۔رات کے ایک بجے تک جب عینی کو نیند نہ آئی تو وہ بالکنی میں جا کر کھڑی ہو گئی اور چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔نہ جانے یہ چاند اس کو اپنا اپنا سا کیوں لگتا تھا۔۔کیونکہ چاند کے پاس ستارے تو بہت سے ہوتے ہیں لیکن وہ پھر بھی اکیلا ہوتا ہے۔۔۔عینی اپنے خیالات کی دنیا سے تب باہر نکلی جب اس کی نظر لان میں نیچے بیٹھے ہوئے کریم صاحب پر پڑی۔۔۔عینی حیرت سے نکلتے ہوئے اپنے اوپر گرم شال لے کر نکلی۔۔۔۔مسٹر ہینڈسم !آپ میری نانی کو اندر چھوڑ کے یہاں اپنی کن پرانی گرل فرینڈز کو یاد کر رہے ہیں۔۔۔عینی نے انہیں آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے استفسار کیا۔۔۔کریم

صاحب اس کی شوخ آواز سن کر چونکہ اور اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی ان کی نظر عینی کے پاؤں پر پڑی جہاں پر پٹی بندھی تھیں تو وہ پریشان ہوتے ہوئے بولے" بیٹا تمہیں آنے کی کیا ضرورت تھی"اب تو میں آگئی ہوں نا اب آپ بتائیں کہ آپ چھپ چھپ کر کس کو یاد کر رہے تھے عینی نے ان کے پاس سنگی بینچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اس کی شرارت پر وہ مسکرا اٹھے۔۔۔۔بتائیں نا!!!کیا سوچ رہے تھے آپ-----عینی نے نروٹھے لہجے میں پوچھا۔۔۔بیٹا میری ایک بات یاد رکھنا کریم صاحب نے عینی کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔۔۔عینی ان کے سیریس لہجے پر متوجہ ہوئی۔۔۔"کسی کو جان لینا بہت بڑا عذاب ہوتا ہے۔۔۔چہرے پڑھنے لگو گی تو دوستیاں ٹوٹ جائیں گی۔۔۔۔نظریں پہچانو گی تو کوفت ہی یوں سے گھن آنی شروع ہو جائے گی۔۔۔اور یہ تو جاننے کی کوشش بھی نہ کرنا کہ لوگ کون کون سی بات دل میں چھپائے بیٹھے ہیں"۔۔۔عینی بہت غور سے کریم صاحب کو سن رہی تھی۔۔"یہ تو بس خدا کا حوصلہ ہے کہ وہ سب جانتا ہے اور خاموش رہتا ہے"کریم صاحب نے بات کا اختتام کرتے ہوئے کہا۔۔۔نانو آپ کتنی گہری باتیں کرتے ہیں نا۔۔۔عینی نے معصومانہ لہجے میں کہا۔۔۔کریم صاحب کو آپ نے اس معصوم پوتی پر جی بھر کر پیار آیا۔۔۔اچھا اب چلو بہت رات ہو گئی ہے چل کر سو۔۔وہ دونوں اپنے کمرے کی جانب

بڑھ گئے۔۔۔۔

****

اے 5 فٹ دو انچ میری اسائنمنٹ بنا دو پلیز۔۔۔ارحم نے شروع میں روب دار اواز اور بعد میں چاپلوسانا انداز میں اپنی پٹاخہ کزن کو کہا۔۔۔اے ے ے ے تم نے 5 فٹ دو انچ کسے کہا۔۔۔ عریبہ نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔یار پلیز بنا دے نا ریبو۔۔۔۔ارییہ نے اسے غصے سے دیکھا اور ایک سوچ آتے ہی اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔۔۔ایک شرط پہ۔۔۔کونسی شرط۔۔۔ارحم نے آئی برو آگاہ اچکا کر غصے سے پوچھا۔۔۔تمہیں مجھے،ثانیہ اور علیشا کو آئس کریم کھلانے لے کے جانا ہو گا۔۔۔ارییہ نے شوخ ہوتے ہوئے کہا۔۔ کبھی نہیں ارحم نے فوراً انکار کیا۔۔۔سوچ لو ورنہ میں تمہاری یہ تصویر ارمان بھائی کو دکھا دوں گی۔۔۔ارییہ نے ارحم کو کیفے میں لی گئی تصویر دکھائی۔۔۔یہ تمہارے پاس کہاں سے۔۔۔جب تم لڑکیوں سے گپیں مارنے میں مصروف تھے۔۔۔۔فوراڈیلیٹ کرواسے۔۔۔ارحم نے بڑھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔پہلے آئس کریم پھر ڈیلیٹ۔ایک ہاتھ دو ایک ہاتھ لو۔۔۔ارییہ نے اپنا مطالبہ کیا۔۔۔۔ ارحم نے کوفت سے اپنی اس پٹاخہ کزن کو دیکھا۔۔۔اور پھر انہیں اپنے پیچھے آنے کا کہہ

کر چلا گیا اریبہ خوش ہوتے ہوئے باقیوں کو بلانے چل دی۔

****

کچھ دن بعد

عینی کا پاؤں اب مکمل طور پر ٹھیک ہو چکا تھا اور وہ یونی جانے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔ لیکن یونی جانے سے ایک دن پہلے وہ سب شاپنگ پے آئے تھے۔۔۔ عینی نے اپنے لئے شارٹ کرتے اور لانگ کوٹس لیے۔۔۔ اور کچھ لائٹ جیولری۔۔ لڑکیوں کی شاپنگ ختم ہونے پر ہی نہیں آ رہی تھی۔ ان کے پیچھے بیگ اٹھا کر چلتے علی اور حدید تھک چکے تھے۔۔۔۔۔ یار بس کرو اب کیا پورا مال خریدنا ہے بھوک کی وجہ سے میرے پیٹ میں چوہے ناچ رہے ہیں۔ اب خدا کا واسطہ کچھ تو رحم کرو اور چل کر کچھ کھا لو ورنہ میں یہی بیٹھ کر دھرنا دینا شروع کر دوں گا۔۔۔ علی نے مال کے بیچ میں بیٹھ کر کہا۔۔۔ علی کے اس ڈرامے پر اس پاس کے کافی لوگ متوجہ ہو کر ہنسنے لگ گئے۔۔۔۔ لڑکیوں نے اس کی اس حرکت پر سر پیٹا باقی کی شاپنگ کا ارادہ کسی اور دن پر ڈال کر وہ سب فوڈ کورٹ کی جانب چل پڑے۔۔۔ ٹھنڈ کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ سردی کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے اپنے لئے کافی اور پیزا کا آرڈر کیا۔۔۔

انہوں نے آج کافی اچھا دن گزارا تھا۔

کھانا کھا کر وہ فوڈ کورٹ سے باہر نکلے۔۔ جبکہ عینی کال آنے کی وجہ سے کال کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔ فون سے فارغ ہو کر دیکھا تو وہ سب جا چکے تھے۔۔۔ وہ بھی جلدی جلدی فوڈ کورٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔ اور باہر نکلتے ہی اس کا زوردار تصادم ہوا۔۔۔ آآآآآہ۔۔ عینی نے غضبناک تاثر لئے سامنے والے کو دیکھا۔۔ "تم" حیرت سے عینی کچھ بول نا پائی۔۔۔۔۔😳😳😳😳😳۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر نکلتے ہی عینی کا زوردار تصادم ہوا۔۔۔ آآآآآہ۔۔ عینی نے غضبناک تاثر لئے سامنے والے کو دیکھا۔۔ "تم"۔۔ ارمان کو دیکھ کے حیرت سے عینی کچھ بول نا پائی۔۔۔۔۔😳

۔۔۔😳😳😳😳😳

عینی اپنی لال ہوئی ناک پکڑ کر کراہی۔۔ آآآآہ۔۔۔۔ عینی کی آنکھیں درد کی شدت سے لبالب پانیوں سے بھر گئی

۔۔۔اندھے ہو کیا!!! نظر نہیں آرہا!!!آنکھوں کے جگہ بٹن فٹ ہیں کیا۔۔۔

۔اتنی بڑی انسان نہیں نظر آئیں تمہیں۔۔۔گھسے چلے آرہے ہو بس گھسے چلے آرہے ہو۔۔۔"ہماری ناک توڑ دی۔۔۔"ارمان ہونکو کی طرح اس کا منہ دیکھے گیا۔۔۔

جب اچانک اس کی نظر عینی کی آنکھوں میں پڑی اور جیسے وقت تھم گیا۔۔۔۔

ہوا ساکت ہوئی۔۔

آوازیں آنا بند ہو گئیں۔۔۔

وہ تو بس یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ارمان کو کسی بات کا اثر نہ ہوتا سٹپچو بنا دیکھ عینی نے غصے سے دانت کچکچائے...

اور اس کے پاس سے گزرنے لگی۔۔۔اس کے منظر سے ہٹنے سے ارمان ہوش کی دنیا میں آیا۔۔۔ہوش میں آتے ہی اس نے فوراً عینی کا بازو دبوچا اور ایک سنسان کونے میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں تم نے آنکھوں کو کیا کیا ہے۔۔ارمان نے غصے سے لب بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔عینی نئی افتاد پر بھونچکا رہ گئی۔۔

آپ کی جرات کیسے ہوئی ہمیں ہاتھ لگانے کی۔۔۔

عینی غصے سے بھڑکی میں نے کہا تم نے اپنی آنکھوں کو کیا کیا ہے؟

ارمان غصے سے دھاڑا اس کی دھاڑ سے عینی کے کان سن ہو گئے۔۔

جب عینی کو آپنے بازو میں سلاخوں جیسی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

درد سے عینی کے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

جب ارمان نے اس کو ایک دفعہ پھر جھنجھوڑا۔۔۔

جواب دو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے سوالیہ نظروں سے ارمان کو دیکھا جیسے اس کا سوال سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو

۔۔۔

اس دن جب تم مجھ سے ٹکرائی تھی تو تمہاری آنکھوں کا رنگ مختلف تھا آج مختلف

ہے۔۔۔۔

ارمان نے اس کی مشکل آسان کی۔۔۔

اس دن میں نے لینس لگائے تھے یہ میری آنکھوں کا اصل رنگ ہے۔۔۔۔۔

عینی نے درد سے جان چھڑانے کے لئے ہکلاتے ہوئے بول گئی۔۔۔۔

وہ بولتے ہوئے یہ بھول گئی تھی کہ اس کے نانا نے اسے اس چیز سے منع کیا تھا۔۔۔۔

یہ سنتے ہی ارمان کی آنکھیں ایک پل کو چمکی ایسی چمک جو کسی شکار کو دیکھ کے شکاری کی آنکھ میں آتی ہے۔۔۔۔۔

ارمان نے جھک کر عینی کو گلے سے لگایا۔۔۔عینی اس بے باکی پہ ششدر رہ گئی۔۔۔۔

جب ارمان نے اس کے کان میں ہولے سے سرگوشی کی "یو آر مائن"۔۔۔

بڑا پر تپش لہجہ تھا۔۔۔۔

عینی کو اپنے کان کی لو جھلستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ہوش میں آتے ہی عینی نے ارمان کو زور سے دھکا دیا۔۔۔۔

مجال ہے جو ارمان ایک انچ بھی ہلا ہو۔۔۔۔عینی کے اس عمل پر ارمان کی آنکھیں سرد ہو گئیں۔۔۔۔

یہ پہلی اور آخری دفعہ تھا جو تم نے مجھے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔

آئندہ ایسے کرنے کی کوشش کی تو ہاتھ توڑ دوں گا۔۔

عینی مسلسل اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششوں میں تھی۔۔۔ارمان کو عینی کا سرخ چہرہ۔۔۔دنیا کے حسین منظر وں میں سے ایک منظر لگا۔۔۔تم صرف میری ہو صرف میری۔۔۔۔۔

ارمان نے عینی کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے جذب سے کہا۔۔۔۔۔

اور اس کی حالت سے لطف اٹھاتا ہوا ذرا پیچھے ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیں جانے دیں ورنہ ہم یہاں سب کو اکٹھا کر لیں گے۔۔۔۔

عینی نے اس کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان اس کی بات سن کر ہنس پڑا جیسے ایک بڑا ایک نادان کی بات پر ہنستا ہے۔۔۔۔

کوشش کر کے دیکھ لو۔۔۔

عینی نے اس کو ڈھیٹ بنا دیکھ چیخنے کے لئے منہ کھولا۔۔۔عینی کو منہ کھولتا دیکھ کر ارمان نے جھٹ اس کے منہ پر ایک ہاتھ جمایا۔۔۔

اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا۔۔۔

۔ارمان کے کھینچنے سے عینی کٹی ڈالی کی طرح اس کے چوڑے سینے سے ٹکرای۔۔۔عینی کا چہرہ پل میں سرخ ہوا اور جان لبوں پر آئی۔۔۔

"سویٹ ہارٹ "مجھ سے دور جانا تمہارے بس کی بات نہیں "

ارمان نے اس کے چہرے پہ ای لٹوں کو کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے جان نثار انداز میں کہا۔۔۔۔

عینی کے حواس اس کی تھوڑی سی قربت پے ہی معطل ہو جاتے تھے۔۔۔۔

جلدی سے میرے پاس آنے کی تیاری کرو اب تمہارے پاس وقت کم ہے۔۔۔۔

عینی نے اس وقت کو کوسہ جب انہوں نے آج شاپنگ پے آنے کا پلان بنایا تھا۔۔۔

اور وہ نمونے اسے اکیلا چھوڑ کر پتا نہیں کہاں دفعان ہو گئے تھے۔۔۔۔😡😡😡😡

۔۔۔۔ان کو تو ہم چھوڑیں گے نہیں عینی نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔۔۔

مگر پہلے اس افتاد سے تو نکل او۔۔عینی نے رونے والا منہ بنایا عینی کو پھر رونے کی تیاری پکڑتا دیکھ ارمان کو اس پر ترس آیا اور اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔

جس کا فائدہ اٹھاتے ہوے عینی 180 کی سپیڈ سے بھاگتی ہوئی گلی سے نکل گئی۔

یہ دیکھ کر ارمان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ارمان نے اس کے پیچھے آتے ہوئے بخش کو آرڈر دیا۔۔۔۔

بخش مجھے بیس منٹ کے اندر اس لڑکی کی ساری انفارمیشن چاہیے بیس منٹ مطلب 20۔۔۔21 نہیں۔۔۔۔۔

اگر ایک بھی منٹ اوپر ہوا تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔

اپنے باس کو یوں پہلی دفعہ ہنستا دیکھ سب گارڈز کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔۔

وہ جو اپنے دوست کے آنے پر بھی صرف مسکراتا تھا۔۔۔

آج کھل کر ہنسا تھا تو یہ تو گارڈز کے لیے موعجزا ہی تھا نا😱😱😱😱😱😱۔۔۔۔۔۔

****

عینی نے اپنی گاڑی کے پاس آکر ہی دم لیا اور گاڑی کو خالی دیکھ کر ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔۔

تو سامنے آئیس کریم پارلر میں وہ سارے آئس کریم کھاتے دکھے۔۔۔۔یہ دیکھتے ہی

عینی کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔۔۔

وہ اتنی مشکل میں پھنسی تھی اور یہ لوگ اسے بھول کر یہاں مزے کر رہے تھے۔۔۔۔

یہ سوچ کر ہی عینی کے دل میں درد جاگا اور اس کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔۔

اس نے کیب کروائی اور گھر کے لئے نکل پڑی۔۔۔۔

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔وہی خیالوں میں کھوئی رہتی جب اس نے حیرت سے باہر گزرتے منظر کو دیکھا اور اچانک گاڑی رکوائی۔۔۔

وہ ایک اوپن ایر ریسٹورنٹ تھا۔۔اس نے اپنے شک کو غلط ثابت کرنے کے لیے ذرا نزدیک جا کر دیکھا۔۔۔

مگر آگے جا کر اس کے بدترین خدشات سچ ثابت ہوتے نظر آئے۔۔۔۔وہاں ہادی ایک لڑکی کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے بڑی پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

عینی نے ایک بار نہیں سہ بار اپنی آنکھوں کو ملا۔۔اور اس منظر کو جھٹلانا چاہا۔۔

مگر اس کی آنکھوں کی دھند اسے یہ منظر جھٹلانے سے منع کر رہی تھی۔۔۔

کوئی دور کھڑا آرام سے بھی بتا سکتا تھا کہ ان دونوں کے بیچ رومانوی گفتگو ہو رہی ہے اور وہ دونو کتنے بے تکلف ہیں۔۔۔

۔عینی لڑکھڑا کر نیچے گری ...

یکطرفہ محبت کی تھی گرنا تو تھا ہی۔۔۔

یک طرفہ محبت کرنے والے

یوں ہی تیورا کر منہ کے بل گرتے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے سالوں سے جس کو دل کے تخت پر براجمان دیکھا تھا

وہ آج کسی اور کی ہمنوائی میں بیٹھا تھا۔۔۔وہ تو اس کا تھا ہی نہیں تو کیا وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

اس کا دل آج کی ٹکڑوں میں بٹا تھا اس کو سمیٹنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر اٹھی اور اپنی ٹوٹی ذات کی کرچیاں لے کر کیب میں روانہ ہو گی۔۔۔۔

۔اسے نہیں پتہ چلا وہ کب گھر پہنچی اور کب کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

کیا اس کی قسمت میں کوئی خوشی نہیں لکھی تھی کیا وہ اتنی بد قسمت تھی۔۔۔کیا لکھا تھا اس کی قسمت میں۔۔۔۔یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا اور وقت تو سب سے بڑا مرہم ہوتا ہے۔۔۔۔۔

عینی نے آج ہادی سے دو ٹوک بات کرنے کی ٹھان لی تھی۔۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان ادھر سے ادھر اضطراب کی سی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

اسے کسی طور چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اس کی بیتاب نظریں گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک پہ تھی

19 منٹ ہو چکے تھے بس ایک منٹ باقی تھا۔۔۔

۔بخش ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔اس کی بیچینی ہر ایک عضو سے واقع ہو رہی تھی۔۔۔۔20 منٹ ہوتے ہی

دروازہ کھلا اور بخش اندر آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔

یہ رہی باس فاعل جیسا آپ سمجھ رہے تھے وہی ہوا۔۔۔۔عینی میڈم ہی آپ کی ڈول ہے۔۔۔ارمان نے بے صبری سے فائل پکڑی۔۔۔

اور تیز تیز اس پر نظریں دوڑانے لگا۔۔۔۔آخری ستر پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا اور سر ڈیکس پر ٹکا لیا۔۔۔۔دو منٹ بعد جب اس نے سر اٹھایا تو چہرے پر دنیا فتح کر لینے کی چمک تھی۔۔۔۔

وہ ایک دم قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

اب انتظار ختم۔۔۔

خوشی اس کے ہر انگ انگ سے واضح تھی۔۔۔۔بخش نے اپنے باس کو دیکھتے اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔۔۔

باس میڈم کا ایڈمیشن بھی پرل یونیورسٹی میں ہوا ہے جہاں ثانیہ بی بی پڑھتی ہیں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں ایک پل کو چمکیں "گریٹ "اب آئے گا مزہ۔۔۔۔۔

****

ہادی لیٹ نائٹ گھر آیا تھا اب وہ اپنا نایٹ سوٹ چینج کر کے سونے کی تیاریوں میں تھا۔۔۔

جب عینی دھاااااڑ سے دروازہ کھولتے ہوئے اس کے کمرے میں اندر داخل ہوئی ۔۔۔۔۔بکھرے بال، روی آنکھیں، سرخ ناک، سوجے ہونٹ، دوپٹہ کہیں جھول رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت قابل رحم حالت میں لگ رہی تھی۔۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے!"یو ڈونٹ ہیو اینی مینرز"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی نے اس کی حالت کو اگنور کر کے ڈپٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہم ہم بد تمیزی کر رہے ہیں اور آپ اور آپ جو کر رہے ہیں وہ کیا ہے۔۔۔

عینی نے چیختے ہوئے کہا ....

"جسٹ شٹ اپ"

ہادی غصے دھاڑا

تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی ....

اوہاں میں کیسے بھول گیا۔۔۔یہ تو تمہارے خون کا اثر ہے۔۔۔

ہادی نے طنزیہ لہجے میں کہتے ہوئے اس کے دد ھیال کا حوالہ دیا۔۔۔۔

عینی ششدر رہ گئی اسے ہادی سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔۔

ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہادی ہم آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔اتنا اس دنیا میں آپ کو کوئی پیار نہیں کرتا ہو گا جتنا ہم کرتے ہیں۔۔۔۔ہم نے بچپن سے آپ کو سوچا ہے۔۔۔۔

ہم تو شروع سے ہی آپ کو اور اپنے آپ کو ایک مانتے ہیں۔۔۔

اگر آپ اب ہمیں چھوڑ دیں گے تو ہم بھی نہیں بچیں گے۔۔۔

پلیز ہمارا یقین کریں ہم آپ کو بہت چاہتے ہیں۔۔۔

واٹ ربش یہ کیا مذاق ہے۔۔

۔ہادی نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔مذاق مذاق تو آپ نے بنا دیا ہے ہماری زندگی کو۔۔۔آپ جانتے ہیں گھر میں ہمارے رشتے کی بات ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

عینی نے اس کے علم میں اضافہ کیا۔۔۔کیا یہ کیا کہہ رہی ہو ہادی نے غصے سے عینی کو

جھٹکتے ہوئے کہا جس سے عینی دور جا گری۔۔۔

میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔مجھے تم سے کوئی شادی نہیں کرنی۔۔۔میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔۔شدید نفرت۔۔۔

تم میری فرسٹ پریارٹی کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔

۔اگر تم دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوتی تو تم میری آخری پریارٹی بھی نہیں ہوتی۔۔۔ہادی غصے سے پاگل ہوا اٹھا تھا۔۔۔

عینی پھپھک پھپھک کر رو دی۔۔۔۔ہادی ہم آپ سے سچا پیار کرتے ہیں ہمارا یقین کیجئے۔۔۔۔

عینی نے اپنے ہاتھوں اپنی عزت نفس مجروح کی۔۔۔مگر اس ستمگر کو رحم نہ آیا۔۔۔۔

ٹو ہیل ویدیور ٹرسٹ "ہادی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔مجھے زہر سے بھی بدتر لگتی ہیں وہ لڑکیاں جو اپنی محبت کا اظہار اپنے منہ سے کرتی ہیں۔۔۔۔

تم جیسی بے حیا لڑکی کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

اگر تم مجھ سے بھیک میں بھی محبت مانگتی تو میں کبھی تمہیں بھیک میں بھی اپنی محبت نہ

دیتا۔۔۔ہادی نے اس کی رہی سہی عزت کی بھی دھجیاں اڑادی۔۔۔۔عینی کچھ بولنے کے قابل نہ رہیی۔۔۔

اب اٹھواور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ہادی نے اسے اور ذلیل کیا۔۔۔عینی شکستہ قدموں سے اٹھی اور اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اگر آپ مجھے بے حیا کہہ رہے ہیں تو اس لڑکی کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے ہاتھوں میں اپ ہاتھ ڈال کر بیٹھے تھے۔۔۔کیا وہ بے حیا نہیں۔۔۔کیا وہ بدکردار نہیں۔۔۔عینی نے غصے سے سوال کیا۔۔۔

۔ہادی پل بھر کو تو حیران ہوا لیکن جب بات اس کی سمجھ میں آئی تو اس کا غصہ آسمان پہ جا پہنچا۔۔

تمہارے جرات کیسے ہوئی اس کو اپنے آپ سے ملانے کی۔۔۔۔۔ہادی کا ہاتھ اٹھا تھا ۔۔جبکہ عینی نے ڈرتے ہوئے اپنا منہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا اور پھپھک پھپھک کی رودی۔۔۔۔

جب کچھ سیکنڈ تک کچھ نہ ہوا تو عینی نے اپنے چہرے سے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے

آگے ڈھال بنے شخص کو دیکھا۔۔۔۔

ہادی کا اٹھا ہوا ہاتھ اس شخص نے بیچ میں ہی روک لیا تھا۔۔۔۔۔یہ وہ آخری شخص تھا جس کے اس ٹائم عینی نے آنے کی امید نہیں کی تھی۔۔۔

عینی کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔ہادی ششدر رہ گیا۔۔۔۔😰😰😰

۔۔۔۔😱😱😱

****

ہادی کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریم صاحب کے آنے کی امید اگر عینی نے نہیں کی تھی تو امید ہادی کو بھی نہیں تھی۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہماری بیٹی کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔

جس کو کبھی ہم نے پھولوں سے بھی نہیں مارا تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا بھی کیسے۔۔۔۔۔

کریم صاحب نے عینی کو بازو کے حلقے میں لیتے ڈھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دادا جان بات وہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔

آپ کو کچھ نہیں پتا ہادی نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

بات جو ہے وہ میں نے سن لی اور دیکھ بھی لیں۔۔۔

کیا کہا تھا تم نے کہ وہ تمہارا ٹکڑوں پر پلتی ہے۔۔۔ کیا کبھی میں نے ایسا کہا کہ تم ہمارے ٹکڑوں پر پلتے ہو۔۔

تم نے اس کی تربیت کو نشانہ بنایا۔۔۔ برخوردار! شاید تم بھول رہے ہو کہ تمہاری بھی تربیت ہم نے ہی کی ہے...

اور مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہماری تربیت میں کہیں کمی رہ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی ان کی بات پر تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

عینی ان کی باتوں پر اور زور و شور سے رونے لگ گئی۔۔۔

یہ احساس ہی شرمندگی کا باعث تھا کہ کریم صاحب کو اس کی وجہ سے شرمندگی اٹھانی پڑ رہی تھی۔۔۔

کریم صاحب عینی کو لیتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف چل دیے۔۔۔

عینی کو بیڈ پر بٹھا کے کریم صاحب نے عینی کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور چلے

گئے۔۔۔

تنہائی ملتے ہی عینی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ابھی تو اسے اپنے آپ کو یقین دلانے میں بہت وقت لگا تھا کہ جس کو شروع سے دل کے تخت پر بٹھایا تھا وہ تو اس کا تھا ہی نہیں۔۔۔

ہادی کی بے وفائی،اپنی ذلت، باباجان (کریم صاحب) کی شرمندگی،آخر کس کس کو روتی وہ۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریم صاحب کے جانے کے بعد وہ روتی رہی ہوش تو تب آیا جب فجر کی اذان اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔

ہاں ایک اللہ ہی تو تھا جو اس کی ہر دعا سن لیتا تھا۔۔۔

جس کے سامنے وہ اپنا دل کھول کے رکھ دیتی تھی۔۔۔۔

عینی فوراً وضو کرنے بڑھی وضو کرنے کے وقت پانی کے چھینٹیں منہ پر ڈالتے ہوئے اس کی جلتی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچی۔۔۔۔

جائے نماز پر کھڑے سفید دوپٹے کے ہالے میں اس کا چاندی جیسا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔

ہر کام نہایت پھرتی سے کرنے والی عینی رب کے حضور نہایت عاجزی سے جھکی ہوئی بہت آرام سے عبادت کر رہی تھی۔۔۔اس کے ہر عمل میں ٹھہراؤ تھا۔۔۔

جیسے اس سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ ہو۔۔۔

نماز پڑھ کے جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اپنی خالی ہاتھوں کو دیکھ کر اسے رونا آ گیا کیا مانگتی وہ اپنے رب سے۔۔۔۔

ہادی تو اب اس کا تھا ہی نہیں۔۔۔

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔

یا اللہ ہادی کی محبت میرے دل سے نکال دے۔۔۔

مجھے مانگنا نہیں آتا بن مانگی مرادیں عطا فرما۔۔۔

یا اللہ اگر میں نے کسی کی دل آزاری کی ہو تو مجھے معاف فرما۔۔۔

تو عظیم ہے دو جہانوں کا بادشاہ ہے تو تو سب جانتا ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے حق میں جو بہتر ہے مجھے وہ دینا۔۔۔میرے اس عمل سے میرے باباجان کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔۔۔پلیز یااللہ مجھے معاف فرمانا۔۔۔مجھے ہمت دینا کے میں ان کا سامنا کر سکوں۔۔۔

بے شک یااللہ میرے ددھیال والوں نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا۔۔۔میرے والدنے میرے سے قطع تعلق رکھا پھر بھی میں ان کی لمبی عمر اور صحت کے لیے دعا مانگتی ہوں۔۔۔

مجھے ہمت دینا کہ میں اپنی ماں کو انصاف دلا سکوں۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد عینی اپنی بالکنی میں جا کر کھڑی ہو گئی اور نیچے لان میں نظر ڈالی جہاں کریم صاحب اپنی نماز کے بعد چہل قدمی کرتے تھے مگر آج لان خالی تھا۔۔۔۔

یہ دیکھ کر عینی کے دل میں شدت سے تکلیف ہوئی۔۔

اس نے ایسا کب چاہا تھا کہ اس کے کسی بھی عمل سے کریم صاحب کو تکلیف ہو۔۔۔ تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

اس نے اپنے رب سے صبر مانگا تھا اور اب ہر کام اسے صبر سے ہی کرنا تھا۔۔۔۔نئے

سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ اس نے اپنی نئی زندگی کے آغاز کے عہد باندھے۔۔۔۔

اور اپنی وجہ سے اپنے گھر والوں کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہ آنے کا عہد باندھا۔۔۔۔

یہی تو تھی وہ جو اپنے راز و نیاز اللہ سے کرتی اور نئے دن کے ساتھ نئے عہد باندھتی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اللہ کی لاڈلی تھی

****

افس میں اس وقت پن ڈراپ سائیلنس تھی۔۔۔۔لائٹس اوف ہونے اور شیشوں پر فولڈز ہونے کی وجہ سے اس وقت نیم اندھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب ناکنگ کر کے بخش اندر داخل ہوا۔۔

کہو بخش کیا خبریں ہیں میڈم کی؟ارمان نے ریوالونگ چیر پر جھولتے ہوے کہا۔۔۔۔

سر اطلاعات کے مطابق میم کا اج یونیورسٹی میں پہلا دن ہے۔۔۔۔۔

ویلڈن بخش!انتظامات کی پوری تیاری ہے؟جی سر!بخش نے مستعدی سے کہا۔۔۔۔تمہاری میڈم سے دور رہنا ناگزیر ہے بخش۔۔۔۔

تیاری کرواؤ۔۔۔

وقت آگیا ہے سویٹ ہارٹ کہ آپ کو ملاقات کا شرف بخشا جائے۔۔۔۔

ارمان نے گلاس ونڈو کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

گلاس ونڈو سے فولڈز ہٹتے ہی روشنی ارمان کے منہ پر چھن سے پڑی۔۔۔۔۔

جس کے چہرے پر اگلے لائحہ عمل کو سوچتے ہوئے عجیب سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

****

ثانیہ اور اریبہ لکچر فری ہونے کی وجہ سے یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھیں علیشہ اور ارمان کے رشتہ طے ہو جانے کی خبر پر تبصرہ کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ سموسے کے مزے اڑا رہی تھیں.....

تمہیں کیا لگتا ہے ارمان بھائی مان جائیں گے علیشہ کے ساتھ شادی کرنے پر۔۔۔

ثانیہ نے اریبہ سے دریافت کیا... کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

ارمان بھائی اپنی ڈول کے لئے ساری زندگی کنوارے رہ سکتے ہیں مگر علیشہ سے شادی نہیں کر سکتے.....

اریبہ نے دانشوروں کی طرح سر دھنتے ہوئے کہا....اور سموسے کا بڑا سا لقمہ منہ ٹھونسا....

ثانیہ بھی اس کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتی تھی۔۔۔

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھیں۔۔۔جب ارحم بڈاوں کی طرح چھلانگ لگا کر ان کے بیچ بیٹھا دونوں کے دل اچھل کر حلق میں آ گئے😰😰😰.....

جبکہ اریبا کا سموسہ پیٹ سے نکل کر حلق میں پھنس گیا 😂😂😂...اریبہ کو زور سے اچھو لگا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کا ہنس ہنس کے برا حال تھا دونوں لڑکیوں نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا۔۔۔

کیا میں نے کیا کیا؟ارحم نے معصوم بنتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کیا۔۔بیہودہ انسان اگر ہماری جان نکل جاتی تو۔۔۔

تم لوگوں کی جان اتنی آسانی سے نکل جاتی ہے ارحم نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

چلو پھر میں تم لوگوں کے پاس پٹاخہ چلا دیا کروں گا تاکہ تم لوگ اللہ کو جلدی پیاری ہو جاؤ .ارحم نے نیا شوشہ چھوڑا....

کیا باتیں ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے بھی تو بتاؤ ارحم نے اریبہ کا سموسہ اچکتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تینوں باتوں میں مصروف تھے جب ان کے سامنے ایک لڑکی بے ہوش ہونے لگی ثانیہ نے فٹافٹ اٹھ کر اس کو سہارا دیا۔۔۔

وہ دونوں بھی اٹھ کر اس کے پاس اے۔۔۔جی ہم ٹھیک ہیں بس تھوڑا سا چکر آ گیا تھا۔۔۔

تھینکس ہم چلتے ہیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ چلتی اسے پھر ایک زور کا چکر آیا اس سے پہلے کہ وہ گرتی اریبہ اور ثانیہ نے مل کر اسے سنبھالا۔۔۔ہمیں انہیں کلینک لے کے جانا چاہیے۔۔۔

ارحم نے مشورہ دیا اریبہ اور ثانیہ نے ارحم کی بات سے اتفاق کیا اور اس لڑکی کو لیتے ہوئے ارحم کی تقلید میں کلینک کی طرف چل دیں۔۔۔۔

****

عینی فریش سی گیلے بالوں میں کیچر لگائے سیڑھیاں اترتی ہوئے نیچے آئی۔۔۔

نیچے افراتفری اپنے عروج پر تھی۔۔

اور ساتھ ساتھ زرینہ بیگم کی دہائیاں بھی۔۔۔۔۔

چکر کیا ہے عینی نے علی سے اشاروں اشاروں میں پوچھا۔۔ علی نے اشارے سے ریڈ زون کا بتایا۔۔۔

عینی سانس بھرتے ہوئے آگے آئی اور زرینہ بی کے گلے لگتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا ہوا ہماری زہرا جبیں آج کس کے ستارے گردش میں ہیں۔۔۔

لڑکی یہ کوئی ٹائم ہے اٹھنے کا زرینہ بی نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔۔۔

سوری نانو وہ ہم رات کو لیٹ سوئے تھے تو اس لیے آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔

کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔

زرینہ بی نے فوراً اس کا منہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

جب انہیں اس کے تیز بخار کا احساس ہوا اور آنکھیں بھی سوجی ہوئی لگیں۔۔۔

اتنا تیز بخار غضب خدا کا آنکھیں بھی سوجی ہوئی ہیں کیا تم رو رہی تھی رات کو۔۔۔

زرینہ بیگم نے تفتیشی لہجے میں پوچھا اور ادھر تمہارے بابا جان بھی کمرے سے نہیں نکل رہے تھے۔۔۔۔

بستر پر پڑے ہیں زرینہ بی نے کریم صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زرینہ بی کی بات پر سبھی عینی کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

بیٹا کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا سب ہی پریشان ہو اٹھے۔۔۔۔

اس چھوٹی سی چڑیا میں ہی تو سب کی جان بستی تھی اس کے تیز بخار پر سب تڑپ اٹھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی محبتوں پر عینی کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔اور اپنے عہد کو پختہ کیا۔۔۔۔۔

نہیں ہم بڑے ڈھیٹ جان ہیں ہمیں کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

عینی نے ہوا میں بات اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے بیٹا اس کے ماموں نے فوراً اسے ٹوکا۔۔۔۔

بابا جان باہر کیوں نہیں آئے عینی نے ان کی بات ٹالتے ہوئے کریم صاحب کے بابت دریافت کیا۔۔۔۔۔

پتا نہیں صبح سے کمرے میں دبکے بیٹھے ہیں ناشتہ بھی نہیں کر رہے۔۔۔

کہہ رہے ہیں بس ہمیں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔

سب باری باری جا کر ہوائے مگر انکی ناہاں میں نہ بدلی۔۔۔

زرینہ بیگم جو آگے ہی بھری بیٹھی تھیں۔عینی کی بات سن کر بولیں۔۔۔

ہم جا کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا پہلے کچھ کھالو زرینہ بی کو اس کی صحت کی فکر ہوئی۔۔۔۔

نہیں ہم اپنے مسٹر ہینڈسم کے ساتھ ہی کھائیں گے۔۔۔۔

عینی انہیں منع کرتے ہوئے کریم صاحب کے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔

****

عینی نے کریم صاحب کے دروازے پر دستک دی.... ٹھک ٹھک....آخر میں کتنی دفعہ تم لوگوں سے کہوں کہ مجھے تنہا چھوڑ دو مجھے کھانا نہیں کھانا ابھی....

کریم صاحب جھنجلائے ہوئے بولے۔۔۔۔

اس کا مطلب کہ یونی کے پہلے دن ہی ہمیں بھوکا جانا پڑے گا عینی نے روہانسے لہجے میں کہا۔۔۔

عینی تم۔۔۔ کریم صاحب عینی کی آواز سن کر ٹھٹکے۔۔۔۔ کیا ہم اندر آجایں۔۔۔

عینئی نے دروازے سے اندر جھانکتے کریم صاحب سے آنے کی اجازت مانگی۔۔۔۔

تمہیں ہمارے کمرے میں آنے کے لیے کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی۔۔۔ان کے اجنبی لہجے پر عینی کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔۔۔

عینی نے آنکھیں جھپک کر اپنے آنسو کو اندر اتارنے کی کوشش کی مگر ناکام ٹھہری۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔

بابا جان کیا آپ ہم سے ناراض ہیں۔۔۔۔اگر آپ ناراض ہیں تو ہمیں سزا دیں۔۔۔۔

مگر یوں بے رخی کی مار نہ ماریں۔۔۔۔عینی نے کریم صاحب کے پیروں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

کریم صاحب عینی کے بھیگے لہجے پر تڑپ کر رہ گئے اور فٹافٹ اٹھ کر اس کے آنسو صاف

کیے۔۔۔

کریم صاحب کو آج ادراک ہوا تھا کہ وہ تو عینی سے سختی سے بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

بس عینی کے دو آنسو کی مار تھی ان کی سختی۔۔۔۔

میرے بچے میری بات غور سے سنو ان قیمتی موتیوں کو کبھی کسی ناقدرے شخص کے آگے بے مول مت کرنا۔۔۔۔۔

۔یہ اس کے لئے سنبھال کے رکھو جو اس کی قدر کر سکے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جان آپ ہم سے خفا تو نہیں ہے نا اب۔۔۔عینی نے دل میں خوف لئے پوچھا۔۔۔۔

۔نہیں میرے بچہ نہیں میں آپ سے خفا نہیں بس اس بات کا دکھ ہے کہ آپ نے مجھ سے اپنے دل کی بات نہیں کہی۔۔۔

اگر کہیں ہوتی تو میں ہادی کو کہیں اور دیکھنے بھی نا دیتا۔۔۔کریم صاحب نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

بابا جان کیا آپ سچ میں میرے لئے ایسا کرتے عینی نے حسرت بھرے لہجے میں

پوچھا۔۔۔۔۔کیا کچھ نہ تھا اس کے لہجے میں جی میرا بچہ میں ایسا ہی کرتا کوئی شک۔۔۔۔

کریم صاحب نے شفیق لہجے میں کہا۔۔۔۔۔عینی نے آنکھوں میں دنیا جہاں کا پیار لئے اس بزرگ شخص کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا تھا یہ شخص؟جو اس کی ہر بات بن کہے جان جاتا تھا۔۔۔۔۔اس کا ہر کہا فرض کی طرح مانتا تھا۔۔۔۔

کیا اس شخص سے بڑھ کر کوئی اسے چاہ سکتا تھا؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یقیناً کوئی بھی نہیں عینی اگر اس شخص کے صدقے پوری زندگی گزار دیتی تو اسے کوئی دکھ نہیں ہوتا۔

اگر یہ شخص اس سے جان بھی مانگ لیتا تو اسے خوشی خوشی دے دیتی۔۔۔۔

مگر اب جب میں نے کل ہادی کا رویہ تمہارے ساتھ دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ تمہارے لائق نہیں۔۔۔۔

بیچ چوراہے میں بے عزت کرنے والے لوگ بھی کبھی عزت کے محافظ ہوتے ہیں

نہیں۔۔۔۔۔۔

میں پوری رات اس بارے میں سوچتا رہا اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم اس سے کئی گناہ زیادہ اچھا ہمسفر ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔

میں ہادی کو تمہارے لائق نہیں سمجھتا۔۔۔۔میرا یقین کرو میں تمہارے لئے اس سے بھی بڑھ کر اچھا لڑکا ڈھونڈوں گا جو تمہاری عزت کرے، حفاظت کرے،

تمہارا ہر کہا اپنی آنکھوں پر رکھے، کریم صاحب عینی کو دیکھتے ہوئے اچانک چونکے ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا تمہیں میرے فیصلے سے کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔۔کریم صاحب نے امید لیے لہجے میں پوچھا۔۔۔

اس شخص کے لئے تو وہ اپنی جان دینے سے بھی گریز نہ کرتی یہ تو پھر ایک بات تھی۔۔۔۔۔

Your wish is my command sir!

عینی نے سلیوٹ مارتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا وہ الگ بات ہے کہ دل اندر اس بات پر

چلایا تھا کر لایا تھا۔۔۔😅۔۔۔۔

کریم صاحب اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور فخریا لہجے سے اسے دیکھا اب ہم ناشتے کے لیے چلیں۔۔۔میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔۔۔

عینی انہیں لیے ڈائننگ ٹیبل کی طرف چل دی

****

ناشتہ کر کے عینی ہانیہ اور میشال کے ساتھ یونیورسٹی کے پہلے دن کے لئے نکل پڑیں۔۔۔۔۔ہانیہ اور مشال بی ایس انگلش کے تھرڈ سمسٹر میں تھی جبکہ عینی سیون سمسٹر میں تھی۔۔۔۔۔

عینی جب پرل یونیورسٹی پہنچی۔۔۔۔تو ہر جگہ کو دلچسپی سے دیکھنے لگی یہ یونیورسٹی باہر کی یونیورسٹی جتنی بڑی تو نہیں تھی لیکن بہت خوبصورت تھی ہر جگہ رنگوں کا سیلاب امڈ آیا تھا۔۔۔۔

کہیں چنچل کپل بیٹھے تھے تو کہیں دوستوں کے جھنڈ اکٹھے مذاق کر رہے تھے۔۔۔۔۔

عینی کو لگا کے یونیورسٹی اس کے دکھ کو بالکل تو نہیں لیکن کچھ حد تک کم ضرور کر دے

گی۔۔۔۔

ثانیہ اور مشال اپنی کلاس لینے چلی گئی جبکہ عینی گھوم پھر کر یونیورسٹی دیکھنے لگی جب اس کی نظر ایک دلچسپ جوڑے پر ٹکی۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ بھی ہے کتنی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر وہ لڑکا اترا کر بولا۔۔۔۔

ہاں جب تم ایک ایک ہفتہ نہیں نہاؤ گے تو وہ بو سونگھ کر مر ہی جائیں گی۔۔۔۔۔

لڑکی نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا تم تو جلتی ہو مجھ سے جلکڑی۔۔۔

لڑکے نے جلے انداز میں کہا۔۔۔۔عینی کو یہ کیوٹ کپل بہت اچھا لگا۔۔۔۔

اسے ان کی نوک جھونک سن کر بہت مزہ آیا مگر اس کا دھیان آنے والی کال پر اٹکا جب وہ کال سن کر فارغ ہوئی تو وہ کپل سے جا چکا تھا.....

اس نے سر جھٹکا اور کہیں چلی گئ

****

یونیورسٹی سے بیس منٹ کے فاصلے پر ایک گھنا جنگل تھا۔۔۔۔جو گھنے اور تناور درختوں سے گھرا ہوا تھا۔۔۔۔

ہر طرف ہو کا عالم تھا۔۔۔ کہیں دور سے کچھ جانوروں کی خوفناک سی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔۔ایسے میں اچانک گھنے جنگل میں کسی کے چلنے کی اور ساتھ کچھ گھسیٹنے کی چاپ پیدا ہوئی۔۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا جنگل کی سیدھ میں چلتا جا رہا تھا جب وہ ایک مقام کے سامنے رک گیا۔۔۔

اس کے سامنے چار تناور درختوں پر ایک بڑا لیکن خستہ سا ٹری ہاؤس براجمان تھا۔۔۔

اس ٹری ہاؤس کی چھت تکونی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے اس نقاب پوش نے چوکنا ہو کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

پھر ہاکی دھکیلتے ہوئے ٹری ہاؤس کی سیڑھیوں تک پہنچا۔۔

دروازے پر پہنچ کر اس نے لمحے کو بیل کی طرف دیکھا بیرونی دروازے کے پاس ایک ہاتھ کے سائز کی رنگ بیل کا زنگ آلود بورڈ لگا تھا۔۔۔

چند پل بیل کو دیکھنے کے بعد اس نے زنگ آلود بیل بورڈ کا ڈھکنا کھولا اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

ہاتھ رکھتے ہی زنگ آلود دروازہ جو بظاہر دیکھنے میں تو لکڑی کا تھا لیکن اصل میں وہ لوہے کا گیٹ تھا اس کے ہاتھ رکھتے ہی ایک طرف کو سرک گیا۔۔۔۔

اس نقاب پوش کے اندر داخل ہوتے ہیں ایک مکینکی آواز نے اس کا استقبال کیا۔۔۔۔

"Welcome EvilDead"

" تھینکس لورا" اس کی سرد آواز گونجی۔۔۔

یہ ٹری ہاؤس باہر سے دیکھنے میں جتنا خستہ حال تھا اندر سے اتنا ہی ویلفرنشڈ اور الیکٹرونک چیزوں سے آراستہ تھا۔۔۔۔۔

یہاں ہر قسم کی سہولت میسر تھی۔۔۔۔

وہ نقاب پوش آہستہ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا اور باہر کا نظارہ کرنے لگا۔۔۔۔

دھوند نے تمام تناور درختوں کو گھیرا ہوا تھا ایک ہو کا عالم تھا۔اس جنگل کو دیکھتے ہی خوف آتا تھا۔۔۔

مگر وہ ایسے کھڑا تھا جیسے برسوں سے یہاں آنے کی عادت ہو۔۔

اس کی آواز جتنی سرد تھی اس سے دوگنی اس کی آنکھیں چمک دار تھی جیسے کچھ پا لینے کا

جنون ہو۔۔۔۔۔

دفعتاً اس کا فون چنگھاڑا۔۔۔۔

اس نے فون کو کوفت سے دیکھا۔۔۔۔۔وہ ایک گہری سوچ میں تھا۔۔۔۔

اس لئے اسے یہ مداخلت پسند نہیں آئی تھی وہ دھیمی چال چلتا ہوا میز کے قریب گیا۔۔۔فون پر کالر کا نام جگمگا رہا تھا وہ کالر کا نام دیکھ کر ٹھٹکا اور فون اٹینڈ کیا۔۔۔

ایول ڈیڈ سامنے والے نے تصدیق کی۔۔۔۔۔۔"کام کی بات پر او"اس کے اکھڑ انداز سے سامنے والے کو۔۔۔۔۔اس کے ایول ڈیڈ ہونے کا یقین ہوا۔۔۔

سامنے والے نے سانس بھرتے ہوئے اسے کام سے آگاہ کیا۔۔۔۔

"وقت"ایول ڈیڈ نے پوچھا !

16 تاریخ یعنی آج کام ہو جانا چاہیے۔۔۔۔

"کام ہو گیا سمجھو بس کیمرے ہیک کر دینا" یہ کہتے ہیں اس نے ٹھک سے فون رکھ دیا۔۔۔اب اس کی آنکھوں میں شکار کو پا لینے کی چمک تھی۔۔۔۔

****

کام سے فارغ ہو کر عینی گراؤنڈ میں ٹہلنے لگی۔۔۔۔۔جب اسے زور کا چکر آیا اس سے پہلے کہ وہ گرتی سامنے والی لڑکی نے اسے تھام لیا۔۔۔

تھینک یو اب ہم ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں۔۔۔عینی شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔۔

ابھی دو ہی قدم چلی تھی کہ پھر زور کا چکر آیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی سامنے والی لڑکی اور اس کی ساتھی نے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔اور اسے کلینک لے گی ٹریٹمنٹ کے بعد عینی کافی بہتر لگ رہی تھی آپ کو کوی ڈپریشن ہے۔۔۔۔

سامنے والی لڑکی نے دریافت کیا۔۔۔۔نہیں ہم بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔

عینی کو سامنے والی لڑکی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔

اس سے اس کے گال کھینچتے ہوئے جواب دیا اپنی تعریف پر وہ لڑکی سرخ ہوئی۔۔۔

تم لوگوں نے اپنے نام نہیں بتایا عینی میں دریافت کیا۔۔۔

میں ثانیہ ہو اور یہ اریبہ

ثانیہ نے اپنا اور اریبہ کا تعارف کروایا۔۔۔

ان تینوں کی دوستی بہت جلدی ہو گئی تھی انہوں نے عینی کو یونی کے گیٹ کے سامنے اتارا۔۔۔۔

اگر آپ کہتی ہو تو آپ کو گھر ڈراپ کر دیتے ہیں۔۔۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہم اپنے کزن کے ساتھ آئے تھے۔۔۔

اور ان کے ساتھ جائیں گے عینی نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ ہانیہ لوگوں کا انتظار کرے یا چلی جائے۔۔۔

کیونکہ اس کی طبیعت ابھی بھی خراب تھی۔۔۔

جب کسی نے اسے پیچھے سے دبوچا اور اس کے ناک پر کلوروفام بھرا رومال رکھ دیا ۔۔اس سے پہلے اس کا ذہن اندھیرے میں ڈوبتا اسے ایک سرگوشی نما آواز سنائی دی

"سو جاؤ سلیپنگ بیوٹی۔"۔۔۔

****

عینی کی غنودگی چھٹی تو اس نے دیکھا وہ ایک کمرے میں بند ہے۔۔۔۔اس کا دماغ ابھی بھی کام کرنے کے قابل نہیں ہوا تھا۔۔۔

منظر الگ تھا ایک دفعہ پھر غنودگی چھانے لگی اور عینی پھر نیند میں چلی گئی

****

ثانیہ کو چند ضروری کتابیں چاہیے تھیں اس لئے وہ ارمان کے ساتھ لائبریری آئی تھی۔۔۔۔ثانیہ کو ابھی وقت تھا اس لیے ارمان باہر ٹہل رہا تھا۔۔۔

جب اس کا فون بجا ارمان نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

ہاں بولو بخش ! دوسری طرف سے ملنے والی خبر نے اس کے دل و دماغ کو ایک لمحے کے لئے ساکت کر دیا۔۔۔۔

میں آرہا ہوں یہ کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا اور لمحوں میں گاڑی لے کر نکلا اس کی منزل بہت قریب تھی۔۔۔۔

****

عینی ایک دفعہ پھر ہوش کی دنیا میں آئی تو دیکھا وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔یہ

جگہ اسے انجان لگی۔۔۔

لیکن وہ کہاں تھی اور وہ کسی اور جگہ کیا کر رہی تھی۔۔اسے کہیں اور کیوں لایا گیا تھا۔۔۔اور اگلی بات سوچنے کے لئے وہ ہوش میں نہ رہی۔۔۔

****

سر براہی صوفے پر کریم صاحب براجمان تھے جبکہ ان کے ساتھ والے صوفے پر عدل اور عدیل صاحب بیٹھے تھے اور دائیں طرف ان کی بیگم زرینہ بی اپنی بہوئیں راحت اور فرحت کے ساتھ براجمان تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب چائے کے ساتھ ساتھ باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب ینگ جنریشن اندر داخل ہوئی۔۔۔

ماہرہ مشال اور ہانیہ آگے آگے جبکہ کبیر اور علی ان کے پیچھے داخل ہوئے سب آکر صوفوں پر نڈھال ہو کر گر گئے۔۔۔۔۔۔

کبھی انسانوں کی طرح بھی آجایا کرو۔۔۔۔

جب دیکھو بندروں کی طرح اچھلتے کودتے آتے ہو۔۔۔۔

زرینہ بیگم نے ان کے لتے لیے۔۔۔

ینگ جنریشن نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سب سنیکس اور پکوڑوں پر ٹوٹ پڑے۔۔۔۔

کریم صاحب ان کو غور سے دیکھ رہے تھے جب برداشت نہ ہوا تو بول پڑے عینی کدھر ہے تم لوگوں کے ساتھ گئی تھی نہ تو پھر۔۔۔۔۔

کیا عینی ابھی واپس نہیں آئی ماہرہ نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔

کیا وہ تم لوگوں کے ساتھ نہیں تھی علی نے باقی لڑکیوں سے دریافت کیا جس کے جواب میں انہوں نے نہ میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وہ تم لوگوں کے ساتھ آئی ہی نہیں تو تم لوگوں نے ہمیں تب ہی کیوں نہ بتایا علی نے ان کو ڈپٹا۔۔۔۔۔

ہم نے اسے بہت ڈھونڈا لیکن وہ ہمیں نہیں ملی ہم نے اسے کال بھی کی لیکن اس نے اٹھائی نہیں ہمیں لگا شاید وہ گھر چلی گئی ہو۔۔۔۔

لڑکیاں عینی کی غیر موجودگی پر رونے کو ہوئی۔۔۔۔۔

اور مرد حضرات بھی ایک دم پریشان نظر آنے لگے کیا یہ طے نہیں ہوا تھا کہ تم لوگ

ساتھ جاؤ گے تو واپس بھی ساتھ ہی لوٹو گے۔۔۔۔

تو پھر تم لوگ اس کے بغیر کیوں آ گئے کریم صاحب نے گرکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سب ایک دم پریشان نظر آنے لگے تھے۔۔۔

علی اور کبیر عینی کو ڈھونڈنے نکلے عادل اور عدیل صاحب بھی عینی کی تلاش میں نکل پڑے۔۔۔۔

جب ساڑھے آٹھ بجے تک ان میں سے کوئی گھر نہ پہنچا تو کریم صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور خود عینی کو ڈھونڈنے نکل پڑے پیچھے سب انہیں روکتے رہ گئے مگر وہ نہ رکے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریم صاحب نے آس پاس کی گلیوں کا چپا چپا چھان مارا مگر عینی کا پتا نہ چلا آخر وہ تھک ہار کر ایک جگہ رک گئے جب انہیں اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ مڑتے انہیں بہت دیر ہو گئی کوئی انہیں بے ہوش کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آگے ان کی زندگیوں میں کیا ہونے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

****

اب عینی کی غنودگی چھٹ چکی تھی اور اس کا ذہن مکمل طور پر بیدار ہو چکا تھا۔۔۔ہوش میں آتے ہی اس کی نظر چھت پر پڑی پھر سامنے اور پھر چاروں اطراف۔۔۔۔یہ وہ کس جگہ پر آگئی تھی اسے بالکل علم نہ تھا۔۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔۔۔۔اس نے اٹھ کر دیکھا تو اس کے ہاتھ بیڈ کے کناروں سے رسیوں سے بندھے تھے۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے اپنے بندھے ہاتھ پیروں کو دیکھا۔۔۔۔۔

اس کو علم نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر سے یہاں پر ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے زور زور سے چلانا شروع کر دیا کوئی ہے کوئی سن رہا ہے ہمیں۔ ہمیں باہر نکالو۔۔۔۔۔۔کوئی تو ہماری مدد کرو۔۔۔۔

عینی کا دل بیٹھا جا رہا تھا آگے آنے والے وقت کا سوچ کے۔۔۔۔

پتا نہیں وہ کتنی دیر چیختی رہتی۔۔۔جب اسے کسی کے آنے کی آواز آئی اور ساتھ لاک کھلنے کی۔۔۔۔

نووارد نے دروازہ کھولا عینی کی جب اس شخص پر نظر پڑی تو وہ شدید بے یقینی کا شکار ہوئی

اسے اس سب کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

عینی کا منہ کھل گیا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔

"تم "عینی نے شدید حیرت سے کہا۔۔۔۔۔

وہ تو سمجھی تھی کہ دو دفعہ ٹکرانے کے بعد اس نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا ہو گا مگر اسے یہ بالکل امید نہیں تھی کہ وہ اسے اغوا کر لے گا۔۔۔۔

جی ہاں صحیح سمجھے آپ آنے والا ارمان شاہ ہی تھا۔۔۔۔۔۔

"جی میں "تم تو بہت جلدی پہچان گئی مجھے۔۔۔۔اچھا لگا مجھے جان کر اور آگے سے تمہاری سوچیں بھی مجھ تک ہی محدود رہنی چاہیں۔۔۔۔۔

وہ ایسے سرد انداز میں بات کرتا ہوا ایک possesive انسان ہی لگ رہا تھا.....

تمہیں ہر بات مذاق لگتی ہے.... عینی نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے بات گھما پھرا کر کرنے کی عادت نہیں ہے اس لئے سیدھی طرح کام پر آتا ہوں۔۔۔

نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ نکاح خواں آتا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ارمان نے عینی کے سر پر بم

گرایا۔۔۔۔۔۔

تم تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ تم نے یہ بات سوچی بھی کیسے۔۔۔۔ عینی کا تو میٹر ہی شارٹ ہو گیا تھا۔۔۔ ایک دفعہ تم ہمیں کھولو پھر ہم تمہیں بتاتے ہیں۔۔۔۔

ہم تمہارا حشر خراب کر دیں گے۔۔۔۔۔ عینی نے رسیاں توڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

یہ کوشش دیکھ کر ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ نے چھپ دکھلای۔۔۔۔۔

کوشش بے کار ہے۔۔۔۔ دنیا کی کوی طاقت بھی تمھیں میرا ہونے سے نہیں روک سکتی۔۔۔۔۔

عینی کے تو سر پہ لگی تلوں پہ بجھی۔۔۔۔۔

تم جانتے نہیں ہو تم کس سے الجھ رہے ہو۔۔۔۔

ہم تمہیں آخری موقع دے رہے ہیں۔۔۔۔ ہمیں کھول دو ورنہ پچھتاؤ گے۔۔۔۔۔

جال میں پھنسے ہونے کے باوجود بھی اسکی شیرنی دھمکی دینے سے بعض نہیں آئ تھی۔۔۔۔۔

آرمان اسکی جراءت پر عش عش کر اٹھا اٹھا۔۔۔

سہی کہا ہے کسی نے:

"There is no one better for a lion than a lioness"

۔۔۔۔۔۔۔

****

آرمان لائبریری سے اُجلت میں نکلا۔۔۔ساتھ دبیر کو کال ملائی۔۔۔

کہاں ہے تو! ارمان نے دریافت کیا۔۔۔

ماہبدولت ٹم ہورٹنس میں کافی اور برگر نوش فرما رہے ہیں۔۔۔

اس سے بھی بھلا کسی سیدھے جواب کی اُمید کی جا سکتی تھی۔۔۔

ابھی آ سکتا ہے۔۔۔ارمان نے دریافت کیا۔۔۔

خیریت!۔۔۔سانیہ کو لائبریری سے پک کر کے گھر ڈراپ کر دے۔۔۔

مگر میں نے تو اسے کبھی دیکھا بھی نہیں! دبیر نے مسعلہ بیان کیا۔۔۔اور مجھے کیا ملے گا۔۔۔آخر میں اپنے مطلب کے بات پر آیا۔۔۔۔

میرے نکاح کے چھوارے۔۔۔ارمان نے سیریس لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ہاہاہا! اتنے ٹھنڈے جوک پر ہنس ہنس کر میرے پھیپڑے باہر آ گئے۔۔۔

آدھا گھنٹہ صرف آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس دبیر سانیہ کو گھر ڈراپ کر کے میرے بھیجے گئے ایڈریس پر مولوی سمیت پہنچ جاؤ۔۔۔

ارمان نے سخت لہجے میں وارننگ دے کر فون بند کر دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کے سیریس لہجے پر زبیر کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی نظر آئی اور پیٹ میں جانے والا برگر حلق میں پھنس گیا۔۔۔

دبیر نے بمشکل برگر نگلا اور باہر دوڑا اللہ ہی پوچھے تجھے ارمان۔۔

****

ثانیہ باہر آئی تو دیکھا نہ ارمان تھا اور نہ ہی گاڑی۔۔۔

پریشان ہوتے ہوئے اس نے ارمان کو کال ملائی بھائی کہاں ہیں آپ گاڑی بھی نظر نہیں

آرہی؟

گڑیا مجھے ایک ضروری کام سے آنا پڑا اس لیے میں نے اپنے دوست کو بھیجا ہے وہ تمہیں ڈراپ کر دے گا ڈرنے کی ضرورت نہیں وہ میرا جگری یار ہے۔۔

میرے لیے دعا کرنا کہ مجھے اپنی منزل مل جائے او کے بھائی اللہ آپ کو کامیاب کرے

ثانیہ نے دل سے اپنے بھائی کے لیے دعا کی۔۔۔۔

ثانیہ ارمان کے دوست کا انتظار کر رہی تھی جب اس نے سامنے ایک لڑکے کو رکتے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثانیہ نے اس کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

وہ نوجوان تھری پیس میں سوٹڈ بوٹڈ چہرے پہ چشمہ لگائے بال جیل سے جمائے کھڑا تھا۔۔آپ کا نام کیا ہے؟اس اجنبی نے دریافت کیا۔۔۔

جی؟ثانیہ اس اجنبی شخص کو حکا بکا دیکھے گئی جو پہلی ہی ملاقات میں اس کا نام پوچھ رہا تھا۔۔۔

ثانیہ اس کو کوئی لفنگا سمجھی تھی۔۔۔

میں نے آپ کا نام پوچھا ہے دبیر نے اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا۔۔۔

ثانیہ اندر سے گھبرا گئی لیکن باہر سے نڈر بنتے ہوئے کہا دیکھئے مجھے اکیلا مت سمجھیں۔۔۔

اگر مجھے چھیڑنے کی کوشش کی تو میں لوگوں کو اکٹھا کر کے آپ کو سو سو جوتے پڑوا دو گی۔۔۔۔

دبیر منہ کھولے اس میٹھی تیکھی مرچ کو دیکھے گیا جو اسے پتہ نہیں لفنگا سمجھ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

جی میٹھی تیکھی مرچ ہی لقب دیا تھا ہمارے دبیر خان نے ثانیہ شاہ کو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبیر کو تو صدمے سے پورا منہ کھل گیا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی گڈ لکنگ پرسنلٹی کو کسی لفنگے سے تشبیہ دے رہی تھی۔۔۔۔

محترمہ! مجھے ارمان نے لینے بھیجا ہے۔۔۔۔دبیر نے ارمان سے مشابہت رکھتی لڑکی کو کہا۔۔۔۔

دبیر کو یہ سرخ و سفید پھولے گالوں اور کانچ سی آنکھوں والی لڑکی پہلی ہی نظر میں پٹر پٹر کرنے والی چابی کی گڑیا لگی۔۔۔

ہم کیسے یقین کر لے کی آپ کو بھائی نے بھیجا ہے کیا پتا آپ نے ہماری باتیں سن لی ہوں۔

دبیر حیران رہ گیا مطلب اتنی بے اعتباری مطلب حد ہی ہو گئ۔۔۔

محترمہ اگر آپ کو یقین نہیں تو آپ اپنے بھائی کو کال کر کے تصدیق کر سکتی ہیں دبیر نے جل کر کہا۔۔۔😡😡😡😡۔۔۔۔۔

ثانیہ نے ارمان کو کال ملائی جی گڑیا میں نے ہی دبیر کو بھیجا ہے۔۔۔۔

ثانیہ ارمان کے تصدیق کرنے پر کچھ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس طرف دبیر اس کی شرمندگی کم کرنے کے لئے بولا تھا ثانیہ اس کے پیچھے چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

دبیر نے اسے گھر کے آگے ڈراپ کیا۔۔ تھینکس اینڈ سوری! میں نے آپ پر شک کیا ۔۔۔اٹس اوکے! جو کچھ بھی تھا لیکن دبیر کو یہ مومی گڑیا دل میں گھر کر گئی تھی اب اسے اپنی دوسری ملاقات کے بارے میں پلین کرنا تھا۔۔۔۔

اور ارمان کا آرڈر یاد آتے ہی فٹافٹ مولوی کو لینے دوڑا۔۔۔۔

****

ابھی وہ اور عینی بات کر ہی رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

ارمان نے باہر دیکھا تو دبیر تھا۔۔۔اور مولوی بھی آ چکا تھا۔۔۔۔

ارمان اندر آ کر عینی کے بازو کھولنے لگا۔۔۔

ہم تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔میں تو پہلے ہی یہ چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے اسے اور جلایا۔۔۔

ارمان اسے کھولتے ہی مڑا۔۔۔

عینی نے ادھر ادھر دیکھا تاکہ اس پر کسی چیز سے حملہ کر سکے۔۔۔۔

اور دوسری جانب اسے فروٹس میں پڑا ہوا چاکو نظر آیا۔۔۔

اس نے چپکے سے وہ نکالا اور ارمان کے پیچھے آ کر اس پر وار کرنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ عینی اس پر وار کرتی۔۔۔ sweetheart کیا تم اپنے بابا جان سے

نہیں ملنا چاہو گی۔۔۔

ارمان کی سرد آواز گونجی عینی کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔۔۔

ارمان نے اسے ایک ویڈیو دکھائی جس میں کریم صاحب ایک کرسی سے رسیوں سے جکڑے گئے تھے اور ان کے سر پر کسی نے بندوق تان رکھی تھی۔۔۔۔

وہ بے ہوش تھے

کریم صاحب کو اس حالت میں دیکھ کر عینی کی جان پر بن آئی اس نے فوراً ارمان سے فون جھپٹا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کون لوگ ہیں اور انہوں نے بابا جان کو ایسے کیوں پکڑا ہے عینی دھاڑی!

وہ کیا ہے نہ sweetheart

کہ تم اس طرح تو مانتی نہیں اس لیے مجھے یہ سب کرنا پڑا تمہاری ایک ہاں تمہارے بابا جان کو بچا سکتی ہے اور تمہاری نا۔۔۔

ارمان خاموش ہو گیا۔۔۔۔ناکا مطلب عینی اچھے سے جان گئی تھی۔۔۔۔

تو ڈیر اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔

عینی نے کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا ایک طرف اس کے بابا جان تھے تو دوسری طرف اس کا زندگی کا اہم فیصلہ۔۔۔۔

عینی کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

ہم تم سے محبت نہیں کرتے ہم کسی اور سے پیار کرتے ہیں عینی نے آخری حربہ آزمایا۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی ارمان کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپکنے لگی۔۔۔۔

اس نے عینی کا منہ دبوچہ اور اسے دیوار کے ساتھ پن کیا۔۔۔۔

پھر کہو کیا کہا ارمان غرایا۔۔۔

ہم تم سے نہیں ہادی سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

عینی نے تمسخرانہ انداز میں اسے اور جلایا۔۔۔۔

عینی کو لگا شاید وہ یہ سب جان کر اسے جانے دے گا مگر یہ اس کی غلط فہمی تھی۔۔۔۔

ارمان غصے سے عینی کو گھورتا گیا ایک پل، دو پل، تین پل، اور پھر جھٹکے سے عینی کو چھوڑا اور فون پر اپنے آدمی کو ہدایت دی مار دو اس کو۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پر عینی کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔

اس کے حواس کھونے کو تھے جب وہ اس شخص کے گن لوڈ کرنے سے ہوش میں آئی۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز نہیں ایسا مت کرو۔۔۔۔

عینی گڑگڑائی! تم نے میرا کہا مانا جو میں تمہارا مانوں۔۔۔

نہیں پلیز نہیں تم جو کہو گے وہ ہم کرنے کے لیے تیار ہیں آخر عینی نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اور بالآخر ارمان نے اس شخص کو رکنے کو کہا جو بس فائر کرنے ہی والا تھا۔۔۔

عینی کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

نکاح کے لئے چُپ چاپ تیار ہو جانا ورنہ جواب نہیں ہوا وہ بعد میں ہوتے ہوئے دیر نہیں لگے گی۔۔۔۔

ارمان اس کو دھمکاتے ہوئے چلا گیا۔۔۔اس کے جانے کے بعد ایک لڑکی ایک بڑے سے تھال میں عروسی جوڑا لے کر داخل ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر طرح طرح کے زیورات بھی پڑے تھے۔۔۔

اور اسے تیار کرنے لگی عینی چپ چاپ مورتی بنے تیار ہوتی رہی۔۔۔۔

سفید اور سنہری گھیر دار فراک اور لال چنری میں وہ کسی ریاست کی ملکہ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور اوپر سے لائٹ سے میک اپ اور لائٹ سی جیولری نے اس کے دو آتشہ حُسن کو مزید چار چاند لگا دیے تھے۔۔۔۔۔

اس پر پہلی بار اتنا روپ ایا تھا کہ لوگوں کی نظر ٹھہر ٹھہر جائے۔۔۔۔

مگر عینی کو یہ سفید عروسی جوڑا کسی کفن سے کم نہ لگا۔۔۔۔۔

جب ارمان دستک دیتے ہوئے اندر داخل ہوا اور عینی پر پہلی نظر پڑتے ہی۔۔۔۔۔

دل ایک دم رکا آنکھوں نے اس کی نظر اتاری۔۔۔۔دل نے شور مچایا۔۔۔۔

دھڑکن بے ربط ہوئی۔۔۔۔۔

یہی تو وہ منظر تھا جو اس نے برسوں سے دیکھنے کی خواہش کی تھی آج وہ مجسم بنا کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جب دبیر کے کھنکھارنے سے وہ ہوش میں آیا اور عینی کے سر پر چادر ڈالی۔۔۔۔

مولوی صاحب آئے اور انہوں نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔۔۔

عینی شاہ ولد احمد شاہ آپ کو ارمان شاہ ولد مراد شاہ سے سکہ ئے راج الوقت پچاس لاکھ حق مہر قبول ہے؟

دو دفعہ پوچھا گیا مگر عینی خاموش رہی ارمان پریشان ہوا تو دوسری طرف عینی کے ذہن میں جھکڑ چل رہے تھے۔۔۔۔

یہی موقع تھا کریم صاحب کے پیار کا صلہ دینے کا۔۔۔۔۔۔

مگر کیا وہ ہادی کو بھول سکتی تھی۔۔۔۔

دل کر لایا نہیں۔۔۔

مگر پھر کریم صاحب کا ہنستا چہرہ اس کے سامنے آیا۔۔۔۔

کیا وہ اپنی خواہش کے لیے ان کی جان خطرے میں ڈال سکتی تھی دل و دماغ نے بیک وقت ایک بات کہی تھی "نہیں"۔۔۔۔۔

جی قبول ہے عینی نے دل پر پتھر رکھ کر کہا اور تین دفعہ دستخط کر دیئے اور اپنی زندگی

ایک ایسے اجنبی شخص کے نام کر دی جس سے اس کو شدید نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

عینی کو ہوش ہی کہاں تھا ہوش ہوتا تو ناموں پر غور کرتی نا۔۔

عینی کے ذہن میں اپنی محبت کی جھلکیاں چل رہی تھیں۔۔۔۔

کہ کیسے وہ باہر بھی ویڈیو کال پر اپنے کزنز سے بات کرتی تھی لیکن ہادی شاذ و نادر ہی نظر آتا۔۔۔

جب وہ واپس آتی تو کیسے سب ساتھ مل کر بیٹھتے لیکن ہادی اس کو دیکھتے ہی اٹھ جاتا۔۔۔۔آخر پر اس کو ہادی کی بے وفائی اور اسکا ٹھکرانا یاد آیا۔۔۔۔۔

بس یہیں بس یہیں آ کر اس کے دل نے ارمان کے فیصلے پر سر تسلیم خم کیا۔۔۔۔۔

کیونکہ ہادی نے اسے کوئی امید ہی نہیں پکڑائی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے اپنی تمام پونجی لٹا چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جسم میں جیسے جان باقی نہ رہی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف ارمان سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔۔۔

سب کو بھیج کر وہ کمرے میں داخل ہوا تو عینی کو ساکت بیٹھا پایا۔۔۔۔

آنکھیں بھی جیسے غم منا منا کے سوج گئی تھی😔😔😔

ارمان اس کے قدموں میں بیٹھا اور اس کے ہاتھ تھامے جو کہ اس وقت ٹھنڈے برف ہوئے تھے۔۔۔۔

اس نے عینی کے ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھ کر انہیں گرماہٹ پہنچانے کی کوشش کی۔۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھے بہت برا سمجھتی ہو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ ہماری ملاقات کبھی اچھی نہیں رہی۔۔۔۔

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔۔۔بے پناہ۔۔۔ تمہاری سوچ سے زیادہ۔۔۔۔

میری سنگت میں تم دنیا کا ہر غم بھول جاؤں گی۔۔۔۔میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔

میری بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔۔اگر دنیا میں سب نے بھی تمہیں چھوڑ دیا نہ۔۔۔۔تو تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔۔

کچھ تو بولو۔۔۔اس کو ایسی حالت میں دیکھ کر ارمان کا دل خون ہوا۔۔۔

اس کی شیرنی تو ہمیشہ دھاڑتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔۔۔یہ تو کوئی اور ہی تھی خاموشی سی۔۔۔۔

عینی نے ایک دم اپنی پلکیں اٹھا کر ارمان کو دیکھا۔۔۔۔

آخر تم نے ہماری عزت کو دو کوڑی کا کر ہی دیا نہ۔۔۔۔

ہم سے ہماری عزت اور ہمارا غرور چھین لیا نا۔۔۔

یہی چاہتے تھے نہ تم کہ ہم کبھی معاشرے میں سر اٹھا کر نہ جی سکیں۔۔۔۔

مبارک ہو تم جیتے اور ہم ہارے عینی نے تالی بجا بجا کر طنزیہ کہا۔۔۔

ارمان نے اسے غصے سے عینی کو دبوچا اور اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔جو اس کی سمجھ میں مطلب آیا تھا۔۔۔

وہ اس کا میٹر گھمانے کے لئے کافی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ؟ بولو ہاں!

کیا کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا تمہارے ساتھ رات گزاری۔۔۔۔۔ہے

یا تمہارے ساتھ کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔

"تمہیں اپنی عزت بنایا ہے عزت "آج کے بعد اپنے بارے میں ایسے الفاظ استعمال مت کرنا یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔۔۔۔۔۔

ارمان نے عینی کے دماغ پر دستک دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔کہ آئندہ ایسی بات کی تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔

تمہاری ہر دھڑکن پر تمہاری ہر سانس پر تمہاری سوچ پر صرف میرا حق ہے صرف میرا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں چاہتا ہوں تم صرف مجھے چاہو، مجھے دیکھو، مجھ سے محبت کرو، جیسے میں کرتا ہوں تم سے۔۔۔

بولو کرو گی نہ اس نے عینی کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ ایسے بولتے ہوئے کوئی possesive شخص لگ رہا تھا۔۔۔

پھر خود ہی اس نے عینی کو آپنی پہلی محبت کی مہر ثبت کی اور اسے زور کا گلے لگایا عینی کان کی لو تک سرخ ہو گئی۔۔۔

پھر ارمان نے خود ہی عینی پر ترس کھاتے ہوئے۔۔۔

اسے چھوڑ دیا اس کے چہرے پر بکھرے حسین رنگوں کو دیکھا اور دل میں

اتارا۔۔۔۔۔۔۔

کپڑے بدل لو میں تمہارے گھر ڈراپ کر دوں ارمان نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

عینی نے اپنی عافیت اسی میں جانی کیوں کہ اسے کریم صاحب سے جلد سے جلد ملنا تھا اور

اپنی غیر موجودگی کا کوئی بہانہ کرنا تھا۔۔۔

ارمان نے عینی کو اس کے گھر کے باہر اتارا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر خود بھی باہر

آیا۔۔۔

اب تم میری امانت ہو اس بات کا خیال رکھنا۔۔۔ عینی کا چہرہ ستا ہوا لگ رہا تھا

دوسری لائن میں گاڑیاں آ جا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ارمان کی بات پر عینی نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کے پیچھے ایک دم اسے دھکا دیتے

ہوئے بھاگی۔۔۔

اور دوسری لائن میں ایک گاڑی کے آگے آ گئی وہ گاڑی اسے ہٹ کرتے ہوئے گزر گئی

ارمان بت بنا کھڑا رہا۔۔۔۔

یہ منظر دیکھتے ہی ارمان کی ٹانگوں سے جان نکل گئی تھی۔۔۔۔۔وہ بے جان ہو کر زمین پر گرا۔۔۔۔۔۔

اسے سانس لینے میں دشواری آ رہی تھی۔۔۔

کیا اس نے اپنی منزل پاتے ہی کھو دی۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا اور عینی کے وجود کے پاس گیا۔۔۔

اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور ایک بازو اور ٹانگ بھی متاثر ہوئی تھی۔۔۔

اس کا خون دیکھ کے ارمان کی دل کی دھڑکن بند ہوئی۔۔۔

وہ ایک دم نیچے گرا اور عینی کو ہلایا۔۔۔عینی "میری جان" ایسا مت کرو۔۔۔

پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔۔

ارمان نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا کرنے پر عینی نے ذرا سی آنکھیں کھول کر ارمان کو فاتحانہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

کہ جیسے کہہ رہی ہو میں جیتی تم ہارے۔۔۔۔

وقت ریت کی طرح ارمان کے ہاتھ سے پھسلا جا رہا تھا۔۔۔۔

"ایک شیر تھا تو دوسرا سوا شیر"۔۔۔۔

محبت اور جنگ میں کس کی جیت ہونی تھی یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا

****

آفندی ہاؤس پر اس وقت پریشانی کے بادل چھائے تھے....
ہر طرف بے بسی اور اضطراب کی کیفیت چھائی تھی۔۔۔۔

عادل اور عدیل صاحب پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہے تھے جبکہ فرحت اور راحت بیگم خود پریشانی کے عالم میں زرینہ بی کی خدمت کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

جن کا بی پی ہائی ہو چکا تھا اور نارمل ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

علی اور ہادی ان کو تسلی دینے میں مگن تھے اور لڑکیاں اپنی کوتاہی پر رو رہی تھی کہ وہ عینی کو اپنے ساتھ کیوں نہ لائیں۔۔۔۔۔

کریم صاحب بھی دوپہر کے نکلے تھے مگر لوٹے نہیں تھے۔۔۔

کس کو ڈھونڈتے وہ عینی کو۔۔۔یا پھر کریم صاحب کو۔۔۔

عجیب مشکل میں پھنس گئے تھے وہ لوگ۔۔۔

کبیر اور حدید ابھی تک باہر ان دونوں کو ڈھونڈ رہے تھے مگر کوئی سرا ہاتھ میں نہار ہا تھا۔۔۔

عجیب ویرانی چھائی تھی۔۔

جس کو ہادی کی آواز نے توڑا۔۔۔

کیا ضرورت تھی اس کو بھیجنے کی جب پتہ تھا وہ کوئی ایسا ہی گل کھلائے گی۔۔۔

ہادی مائنڈ یور لینگویج۔۔۔

عدیل صاحب نے ڈانٹا۔۔۔

کیوں میں نے غلط ہی کیا کہا ہے کیا پتہ عینی کسی کو پسند کرتی ہو؟

بس بھائی بہت ہو گیا۔۔۔

یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور ہم بھی کی عینی کس کو پسند کرتی تھی...

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے تو بہتر ہو گا کہ آپ اس کو الزام نہ دے علی کڑے تیوروں سے بولا۔۔۔

عینی کے بارے میں اتنی نازیبہ بات علی کو ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔۔۔۔۔

جبھی کریم صاحب اندر داخل ہوے تو سب ان کی طرف لپکے کہاں تھے آپ بابا؟

کتنے پریشان تھے ہم آپ کے لیے۔۔۔

سب چھوڑو یہ بتاؤ عینی کہاں ہے؟ کیا وہ واپس آئی؟

کیا تم لوگوں نے اس کو ڈھونڈا؟ ملی کیا وہ کہاں ہے وہ؟ کریم صاحب نے پریشانی کے عالم میں سارے سوالات کر چھوڑے۔۔۔۔

ڈھونڈا اُنہیں جاتا ہے جو گمیں ہوں جو اپنی مرضی سے گئے ہوں وہ ملا نہیں کرتے۔۔۔

ہادی نے طنزیہ کہا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو زبان سنبھال کر بات کرو کریم صاحب تو طیش میں آ گئے۔

"ہادی تمیز سے کیا تم بھول گئے ہو بڑوں کے سامنے کیسے بات کرنی ہے"

عادل صاحب نے گرکھا۔۔۔

کریم صاحب کو تو کسی طور چین نہیں آرہا تھا

****

ارمان ہاسپٹل کے کوریڈور میں ساکت کھڑا تھا۔۔۔

وہ یک ٹک اندر کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں اس کی قیمتی متاع نالیوں میں جکڑی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا اتنی ناقابل برداشت تھی اس کی ذات عینی کی نظر میں کہ۔۔۔

اس نے ارمان سے بدلہ لینے کے لیے اپنی جان کی پرواہ بھی نہ کی۔۔۔

یہ سوچتے ہی ارمان کا دل خون ہوا اور شدت سے اپنے آپ کو ختم کر لینے کی خواہش کی۔۔۔۔۔

وہ تو ہر آتی جاتی سانس کی ضمانت تھی اس کی۔۔۔

اس کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔۔

سورب سے اس کی صحت اور لمبی عمر کی دعا کی جب ڈاکٹر آتا ہوا نظر آیا....

ڈاکٹر کیسی ہے وہ۔۔؟

ان کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا سر سے مگر ناؤ سچویشن is undercontrol.....

سر پر پٹی بندھی ہے اور ہاتھ اور پاؤں ذرا سے effect ہوئے ہیں باقی آپ میڈیسن لے کے گھر جا سکتے ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ یک ٹک سامنے دیوار کو گھور رہی تھی جب ارمان اندر داخل ہوا۔۔۔۔

عینی نے اس کی طرف دیکھا جب ارمان کو اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے پایا۔۔۔۔

تمہیں ذرا بھی خیال ہے کہ اس حماقت کا نتیجہ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

اپنے بارے میں نہیں تو میرے بارے میں ہی خیال کر لیتی۔۔۔۔۔

عینی نے اس کو غور سے دیکھا۔۔۔

تو اس کے چہرے پر فکر مندی اور آنکھوں میں آنسو دیکھے۔۔۔۔

جو اس نے آج تک اپنے لئے صرف کریم صاحب کی آنکھوں میں دیکھے تھے۔۔۔۔

عینی جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔۔۔۔

کوئی دو ملاقاتوں میں ہی کسی سے محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔

اس کا جواب عینی کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملا۔۔۔

لیکن عینی نے اپنے آپ کو وقت کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

ارمان بے چینی سے اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑ کے اور ہر جگہ سے معائنہ کر رہا تھا کہ کہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔۔۔۔۔

پھر میڈیسنس کی لسٹ دیکھی۔۔۔۔۔

اور جو س گلاس میں ڈال کر دیا عینی نے چپ چاپ لبوں سے لگا لیا اس سانحے کے بعد تو وہ بھی کمزوری فیل کر رہی تھی۔۔۔۔

"کوئی کسی سے دو ملاقاتوں میں ہی محبت کیسے کر سکتا ہے "

عینی نے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان اس بات کا سدِ باب جان کر مسکرایا۔۔۔۔

نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے محبت پیدا ہو ہی جاتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔عینی نے کچھ کہنا چاہا مگر ارمان نے اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔

ہمیں چلنا چاہیے تمہارے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے ارمان نے وقت کی طرف عینی کی توجہ دلائی۔۔۔۔

عینی بھی ارمان کے سہارے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ارمان ایک دفعہ پھر عینی کے ساتھ اس کے گھر کے سامنے تھا اسے احتیاط سے گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔۔

صبح تمہیں کال کروں گا کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بتا دینا مجھے ارمان نے اسے ہدایت دی۔۔۔۔

تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا عینی نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ جو تمہیں بیچ چوراہے میں سے اٹھا سکتا ہے۔۔۔اس کے لئے تمہارا نمبر

حاصل کرنا۔۔۔کون سی بڑی بات ہے۔۔۔۔

عینی نے اس کی بات پر سر جھٹکا اس سے کسی بھی چیز کی امید کی جا سکتی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ارمان عینی کو سہارے سے اندر چھوڑ کر آتا کہ

حدید کی گاڑی ان کے پاس آ کر رکی جس میں سے حدید اور کبیر باہر آئے۔۔۔

عینی کو اس حال میں دیکھ کے وہ اس کی طرف لپکے۔۔۔۔

یہ کیسے ہوا گڑیا حدید نے عینی کو سہارا دیتے ہوئے پوچھا اور اس کا دوسرا ہاتھ کبیر نے پکڑا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دھیان رکھیئے گا محترمہ تھوڑی کھسکی ہوئی ہیں اپنے سامنے سے آتی گاڑی کو نہ دیکھ سکیں۔۔۔ارمان نے طنز کیا جس پر عینی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

بہر حال آپ کا بہت شکریہ ہم صبح سے اس کے لئے پریشان تھے۔۔۔

اندر آئیں گے آپ حدید نے اخلاقیات کا فرض نبھایا "نہیں "شکریہ میں چلتا ہوں ان کا خیال رکھیے گا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔

****

وہ سب پریشان حال تھے جب انہوں نے پٹیوں میں جکڑی عینی کو حدید اور کبیر کے سہارے آتے دیکھا۔۔۔

سب اس کی طرف دوڑ چلے آئے۔۔۔

یہ کیا ہوا، کیسے ہوا، سب کی ملی جلی پریشان آوازیں گونجی۔۔۔

عینی میں کھڑے ہونے کی گنجائش نہ تھی اس لیے کبیر اور حدید نے اسے سہارے سے صوفے پر بٹھا دیا۔۔۔

ہم ٹھیک ہیں بس ہمارا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ چھوٹا سا ہے۔۔۔ کریم صاحب نے اسے ڈانٹا۔۔۔

اُف پریشان کیوں ہوتے ہیں باباجان۔۔۔

سب نے اسے ڈانٹ پھٹکار کی اور باباجان نے الگ کلاس لی۔۔۔

اب تو وہ بے چاری مجرموں کی طرح کٹہرے میں خود کو گھرا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

جب کبیر نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے اس کا فون پکڑ آیا اور کہا کہ اگر آج بھی وہ آدمی مدد نہ کرتا تو شاید بہت بڑا نقصان ہو جاتا۔۔۔

علی اسے اس کے کمرے میں چھوڑ کر آیا۔۔۔

عینی کیا کوئی ایسی بات ہے جس کا مجھے پتہ ہونا چاہیے اس نے محبت سے پوچھا۔۔۔

عینی نے غور سے اپنے سے چار سال بڑے کزن کم بھائی کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو سب کزنز میں سب سے زیادہ اس سے پیار کرتا اور ہر چیز میں اس کی رائے لیتا۔۔۔

اس کی ہر خواہش اس کے کہنے سے پہلے پوری کر دیتا

ایسے کیا دیکھ رہی ہوں علی نے اس سے پوچھا۔۔

"یو آر سچ آ بلیسنگ ان مائی لائف"

عینی نے چمکتی آنکھوں سے جواب دیا جس پر علی مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن میں وقت آنے پر تمہیں سب بتا دوں گی۔۔۔

علی نے جیسے اس کی بات سمجھ کر سر ہلایا اور اسے آرام کرنے کی ہدایت دے کر چلا گیا۔۔۔

عینی نے اپنا فون دیکھا جہاں ارمان کا میسج جگمگا رہا تھا مسٹر ہسبنڈ کے نام سے۔۔

دوآیاں ٹائم پر لینا۔۔۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔۔ کھڑوس

عینی نے اس کا نام ایڈیٹ کر کے مسٹر ہسبینڈ سے۔۔۔ کڑوا کیپسول لکھ دیا۔۔۔

اور فاتحانہ مسکراہٹ دکھائی جیسے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔۔۔۔

عینی نے بمشکل اٹھ کر وضو کیا اور نماز بیٹھ کر پڑھی۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے وہ نماز قضا نہیں کرتی تھی اور پھر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے میرے رب آج جو کچھ بھی ہوا اسے میں تیری مصلحت جان کر قبول کرتی ہوں۔۔۔۔

مجھے سیدھا رستہ دکھانا۔۔۔

اور ہادی کو میرے دل سے نکال دینا۔۔۔۔

تاکہ میں اپنے شوہر سے وفا نبھا سکوں۔۔۔۔

حالات جیسے بھی تھے عینی نے اسے رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لیا تھا اور اپنی بہتر زندگی کی دعا مانگی۔۔۔۔

****

دبیر نے لاکھ اپنے ذہن سے اس پری پیکر کو جھٹکنا چاہا مگر جھٹک نہیں پایا وہ احساس ہی اتنا خوش کن تھا جس نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس احساس کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

پہلے بھی وہ کتنی ہی خوبصورت لڑکیوں سے ملا تھا مگر کسی سے بھی ملنے پر اس کا دل اس طرح سے نہ دھڑکا تھا جس طرح ثانیہ کے لئے دھڑکا۔۔۔

آخر کار دل و دماغ کی جنگ میں دل کی جیت ہوئی اور دل نے اس بات کا اقرار کیا کہ اسے ثانیہ شاہ سے محبت ہے۔۔۔۔

اب اسے ثانیہ کے دل کی بات جاننی تھی۔۔۔۔

****

ایک نئی صبح کا آغاز ہوا جس میں ارمان تیزی سے نکلتا ہوا گھر سے باہر نکلنے لگا جب اس کی

ماں نے اسے روکا۔۔۔۔

بیٹا کہاں جا رہے ہو اتنی عجلت میں۔۔۔

امی جان لیٹ ہو رہا ہوں آفس جاؤ نگا۔۔۔

بیٹا ناشتہ تو کر کے جاؤ سلمہ بیگم نے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔۔۔امی جان آفس سے کر لوں گا۔۔۔۔

اب تو کوئی لڑکی آ ہی جانی چاہیے ارمان کی زندگی میں کیوں بھابی۔۔۔۔

بلقیس شاہ نے اپنے لہجے میں چاشنی گھولتے ہوئے کہا۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہیں آپ باجی۔۔۔

بس بہت ہوا میں بھی لڑکیاں دیکھنا شروع کرتی ہوں۔۔۔

لڑکیاں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ لڑکی گھر میں ہی موجود ہے بلقیس شاہ نے چاپلوسانہ انداز میں علیشہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔۔

بلقیس شاہ اپنی کامیابی پر اندر ہی اندر مسکرائیں اب بساط پلٹنے والی تھی

دیکھنا یہ تھا کہ اب بازی کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔۔۔۔

****

عینی کسلمندی سے اٹھی۔۔۔۔

جب اسے عجیب سا احساس ہوا اس نے سر جھٹکا۔۔۔۔

اور واش روم سے فریش ہو کر آئی۔۔۔

جب اچانک کچھ سوچتے ہوئے کلنڈر کی طرف آئی جس پر 16 تاریخ شان سے جگمگا رہی تھی۔۔۔

عینی کے چہرے پر تفکرات کا پہرا تھا۔۔

جب اس کی سوچوں میں خلل اس کی آنے والی کال نے ڈالا۔۔۔۔

فون کڑوے کیپسول کے نام سے جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

عینی نے فون کو گھور کے دیکھا جیسے فون کرنے والے کو گھور رہی ہو۔۔۔اور کال پس

کی۔۔۔

کیا ہے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا گیا۔۔۔۔

آرام سے بیگم۔۔۔۔میں نے تمہاری مارننگ گڈ بنانے کے لیے کال کی ہے۔۔۔۔

کیوں تم اس دنیا کو الوداع کہہ رہے ہو کیا۔۔۔۔

افسوس تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔

جی ہاں کیونکہ یہ نیک کام ہم اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیں گے۔۔۔۔عینی نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر ارمان کا چھت پھاڑ کہکا گونجا۔۔۔۔۔

فی الحال تو آپ لیفٹ ٹیبل پر دیکھئے میڈم۔۔۔

عینی نے چونک کے گردن موڑی تو سفید گلابوں کا گلدستہ جگمگا رہا تھا۔۔

اس نے فون کان میں دبا کر سفید پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں لیا اور ناک کے قریب کر کے سونگھا یہ ایک فطری عمل تھا۔۔۔

اس کی خوشبو سے عینی کا ذہن تر و تازہ ہو گیا۔۔۔۔

اور ایک دل فریب سے احساس نے اسے چھوا۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی گلدستہ کے درمیان ایک چٹ تھی جس پر گڈ مارننگ بیڑ ہاف لکھا تھا۔۔۔۔

مجھے پتا تھا تمہیں ضرور پسند آئیں گے یہ تمہاری مسکراہٹ سے پتہ چل رہا ہے۔ارمان نے خوش کن احساس سے کہا۔۔۔۔

عینی نے ہڑ بڑا کر ادھر ادھر دیکھا اسے کیسے پتا چلا ہم مسکرا رہے ہیں۔۔۔۔۔

فکر مت کرو میں نے کوئی کیمرہ نہیں لگایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے فون کو مشکوک نظروں سے گھورا۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ ہم کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔

میرا تمہارا دل سے روح کا رشتہ ہے۔۔۔۔اسے احساس ہو جاتا ہے۔۔۔

کیسے لگے پھول۔۔۔

اچھے ہیں عینی نے لہجے کو سرسری بنایا جبکہ اس کو پھول بہت پسند آئے تھے۔۔۔۔

تم نے ہمیں سفید گلاب دیے جبکہ محبت میں تو صرف سرخ گلاب دیتے ہیں۔۔۔۔

وہ اس کی معصومانا بات پر مسکرا پڑا اور کہا میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔۔

عینی ششدر رہ گئی تو کیا وہ سب مذاق تھا۔۔۔۔

****

میں تم سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہوں اسنے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

میری نظر میں تم قابل عزت ہو۔۔۔

تم میرے لیے صبح کی سہر کی مانند ہو۔۔۔

تم میرے لیے سفید پاکباز حوروں کی مانند ہو۔۔۔۔

میں اپنے آپ کو دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان سمجھتا ہوں جس کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا میں ہی دے دیا گیا ہو۔۔۔۔

مختصر تمہاری ذات میرے لئے سفید گلاب کی سی ہے۔۔۔۔

ارمان نے اپنا دل کھول کر رکھ دیا

اتنے واضح اور دلفریب اظہار پر عینی کافی دیر کھوئی رہی

کیا کوئی اسے اس حد تک بھی چاہ سکتا ہے۔۔۔

کیا ہادی اسے اتنی عزت دے سکتا تھا۔۔۔۔۔

جتنا معتبر آج اسے ارمان نے کیا تھا۔۔

عینی اپنے آپ کو بلند مقام پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

ہادی نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔

اسکی عزت کو پیروں تلے روند کر بھی

اسکو زرا بھی پچھتاوا نہیں تھا

اور ایک ارمان تھا جس نے اسے اونچی

مسند پر بٹھایا تھا۔۔۔۔

احساسِ تشکر سے عینی کی آنکھیں

نم ہو گیں۔۔۔۔۔۔

کہاں کھو گئی؟

ارمان نے گلا کھنکار کر عینی کو

اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔

تو عینی نے سر جھٹکا بے شک

اس نے اس مقدس رشتے کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

مگر اس کا بے باک انداز، حق جتانا، اور

سب سے بڑھ کر زبردستی شادی پر

عینی ارمان سے سخت خار کھاتی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں بس تمہارا نام سوچ رہے تھے۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟

تمہیں میرا نام نہیں پتہ۔۔۔۔۔

ارمان جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔۔۔۔

واقعی سویٹ ہارٹ کیا تمہیں میرا نام نہیں یاد

جیسا کہ مجھے یاد پڑتا ہے ابھی کل ہی ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔

ارمان نے مصنوعی حیرانگی سے کہا۔۔۔

عینی اس کے طنز پر کلس کے رہ گئی۔۔۔۔۔

جی بالکل نہیں یاد کیونکہ۔

کل جو آپ نے ہم پر ستم ڈھایا تھا۔۔۔

اس کی وجہ سے ہمارے حواس معطل ہو گئے تھے۔۔۔

اور اب ہم کس کی قید میں ہیں۔۔۔

اس کا نام نہیں جان پائے۔۔۔

آپ ذرا بتانا پسند کریں گے۔۔۔عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان عینی کے انداز پر جم کر رہ گیا۔۔۔۔

اگر وہ شیر تھا تو عینی سوا شیر تھی۔۔۔

اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔

اور یہ بات ارمان تین ملاقاتوں میں سمجھ گیا تھا۔۔۔

سویٹ ہارٹ عینی ارمان ہے تمہارا نام۔۔۔۔۔

اب اس سرنیم اور مجھ سے آزادی تو تمہیں جنت میں بھی نہیں ملے گی۔۔۔۔

کیونکہ ہمارا ساتھ اِس جہاں سے اُس جہاں تک کا ہے۔۔۔۔

ارمان نے دلچسپی سے کہہ کر اس کی بولتی بند کی۔۔۔

اور عینی نے تنگ آکر فون کاٹ دیا۔۔۔۔

اااااااف

****

****

علی اور کبیر عینی کو نیچے لے کر آئے تو ایک نیا تماشہ ان کا منتظر تھا۔۔۔

ہادی زور زور سے راحت بیگم سے بحث کر رہا تھا۔۔۔۔

ہادی بس بہت ہوا۔۔۔

میں تمہیں آخری بار سمجھا رہی ہوں۔۔۔

کہ پرسوں حدید اور ماہرہ کی شادی کے ساتھ ساتھ تمہارا اور عینی کا بھی نکاح ہو گا اور یہ فائنل ہے۔۔۔۔

اب مجھ سے مزید بحث مت کرو ہادی ان کی بات سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔۔۔

اس نے شعلہ بار آنکھوں سے عینی کو دیکھا۔۔۔۔

اور کہا اس سب فساد کی جڑ تم ہی ہوں چلی کیوں نہیں جاتی تم۔۔۔۔

اور یہ کہتے ہی ہادی تن فن کرتا باہر کو نکل پڑا۔۔۔۔

علی ہادی کو گھور کر رہ گیا اور عینی کو اپنے ساتھ بٹھا کر ناشتہ کروایا۔۔۔۔۔

ہادی بھائی کا تو دماغ کھسک گیا ہے۔۔۔۔

تم دل پر مت لو اس نے عینی کا دل بہلانے کے لیے کہا۔۔۔

مگر اسے کون بتاتا کے عینی اس سے کہیں زیادہ ذلت برداشت کر چکی ہے۔۔۔۔

****

آج 16 تاریخ کی رات تھی وہ نقاب پوش اپنی ہاکی گھسیٹتے ہوئے۔۔۔

تنگ و تاریک گلیوں سے گزرتا ہوا ایک بلڈنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

جو باہر سے نہایت زنگ آلود تھی۔۔۔۔

وہ کسی طرح چھپ چھپا کے ایک کھڑکی سے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

اور لوگوں کی نظروں سے بچ بچاتے ہوئے راہداری میں کیمرے اور مائیکروفون لگاتا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا کام یہی تک کا تھا یہ علاقہ جتنا باہر سے سنسان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اندر سے اتنا ہی رنگینی اور روشنیوں سے ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

جہاں کہیں نوابزادے اور وحشی بڈھے نسوانیت کا تماشہ دیکھنے آتے تھے۔۔۔

کوئی شراب کے نشے میں ادھر ڈول رہا تھا کوئی ادھر۔۔۔۔

اس نقاب پوش نے ایک تضحیک آمیز نظر ان سب پر ڈالی اور اپنا کام تمام کرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

جہاں اس نے ایک شخص کو لڑکی لے جاتے دیکھا۔۔۔

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس شخص کو پہچاننے کی کوشش کی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ اسے پہچان چکا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ نے بسیرہ کیا۔۔۔۔۔۔

جب اس کے قریب سے دو خواجہ سراؤں کی آواز آئی۔۔۔۔

بھلا شخص لگتا ہے۔۔۔

یہاں سے لڑکیوں کو لے جاتا ہے اور انہیں باعزت اپنے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔۔۔

دنیا میں آج بھی نیک انسان باقی ہیں جو دوسروں کی عزت کرنا جانتے ہیں۔۔۔۔

مگر یہ شخص یہاں کیوں آتا ہے ایک نے دوسرے

خواجہ سراہ سے پوچھا۔۔۔۔

تاکہ لڑکیوں کے ماں باپ کی عزتیں بچی رہیں۔۔۔۔۔

اس نقب پوش کے پاس زیادہ رکنے کا وقت نہیں تھا۔۔۔

سوان کی دو تین باتیں سنتے ہی تاریک راہداری میں غائب ہو گیا۔۔۔۔

****

رات کو عینی بیڈ پر لیٹی ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

آج صبح سے ہی ارمان نے دس دس منٹ بعد اس کی خیریت دریافت کر کے اس کی جان عذاب میں ڈال رکھی تھی۔۔۔۔

اور ستم تو یہ تھا کہ وہ ایک نمبر بلاک کرتی۔۔۔۔

تو وہ دوسرے سے کر لیتا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر فون کاٹنے کی دھمکی دیتی تو۔۔۔

وہ اسے اس کے گھر آنے کی دھمکی دیتا۔۔

اخر کار تھک کے عینی نے فون سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔۔

جب اسے نیچے سے اونچی اونچی چلانے کی آوازیں آئی۔۔ وہ لڑکھڑا کر چیزوں کا سہارا لیتے ہوئے اٹھی۔۔۔

اور کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

نیچے نگاہ گئیں تو دیکھا عادل صاحب ہادی پر برس رہے تھے۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے؟

کیا تم کسی کو بھی منہ اٹھا کے لے آؤ گے؟اور ہم اسے قبول کریں گے۔۔۔۔

عادل صاحب غصہ سے دھاڑے۔۔۔۔

بابا آرام سے جس کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں اب بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔

ہادی نے اپنے پیچھے کھڑی ہوئی لڑکی کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔۔۔

جو عروسی لباس میں ملبوس تھی۔۔۔یقیناً ہادی اس سے ابھی شادی کر کے آیا تھا۔۔۔۔

راحت بیگم الگ رو رہی تھی اور فرحت انہیں چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

بابا جان نے تو کھڑا ہونا مناسب ہی نہیں سمجھا تھا وہ کمرے میں بند ہو چکے تھے۔۔۔۔

عدیل صاحب الگ اسے خشمگیں آنکھوں سے گھور رہے تھے۔۔۔۔

تم نے آج ہمیں بابا جان سے نظر ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔۔

ینگ جنریشن بھی سہمی کھڑی تھی۔۔۔۔

ہادی چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اسے اپنی بہو تسلیم نہیں کروں گی۔۔۔

راحت بیگم نے روتے ہوئے کہا۔۔

اوفور گوڈ سیک ماما۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو میری بات سمجھنے کی کوشش کیجئے۔۔۔

میں اس سے پیار کرتا ہوں عینی سے نہیں اور عینی میں ایسی کیا چیز ہے جو عریشہ میں نہیں۔۔۔

بلکہ عینی کو تو نہ پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ ہے نہ بات کرنے کا طریقہ۔۔۔۔

ہر جگہ لڑکوں کی طرح گھومتی رہتی ہے۔۔۔۔

ہادی نے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

جس پر علی بھنا اٹھا ہادی بھائی تمیز سے بات کریں۔۔۔

کیوں تمہیں کیوں اتنا برا لگ رہا ہے۔۔۔

کیونکہ جس کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں وہ بہن ہے میری اور اس کے لیے مجھے آپ سے بھی بد تمیزی کرنی پڑی تو میں کر جاؤں گا۔۔۔ علی نے بھی باغی لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوپر کھڑی عینی نے دکھ سے یہ سب دیکھا۔۔۔

اپنی محبت کو کسی اور کے ہوتے دیکھنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے یہ اسے آج پتہ چلا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ آج کسی اور کو دلہن بنائے کھڑا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں اس کے دل سے دھواں اٹھ رہا تھا جس کی وجہ سے اسے دیکھنے میں مشکل در پیش آ رہی تھی۔۔۔

اس کے لیے یہاں مزید رکنا مشکل ہو رہا تھا اس نے اندر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔۔۔۔

کمرے میں بند ہو کر وہ اپنے رب کے حضور جھک گئی اور اس سے اپنا غم غلط کرنے لگی۔۔۔۔

کافی دیر بعد وہ فریش ہو کر آئی اور اپنے سے عہد باندھا کہ اب وہ ارمان کے علاوہ۔۔۔

اپنے دل میں کسی کو نہیں سوچے گی۔۔۔

****

ثانیہ ابھی تک کل کی ملاقات کے زیر اثر تھی میں نے تو انہیں sorry بھی نہیں کہا....

اف ثانیہ نے شرمندگی سے آنکھیں میچی۔۔۔۔۔

کیا سوچتے ہوں گے وہ بھی کہ ارمان کی بہن ایسی ہے۔۔۔۔

ثانیہ نے اپنے سر پر تھپڑ لگاتے کہا۔۔۔۔

جب اس کا فون بلنک ہوا۔۔۔

جہاں ان نون نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔

ثانیہ نے کچھ دیر سوچا پھر فون اٹھالیا۔۔۔

ہیلو آگے سے ایک مردانہ آواز گونجی۔۔۔

کون ؟ثانیہ نے سہمتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"اس کی آواز سنوں تو مل جاتا ہے سکون دل کو۔۔۔

دیکھو تو سہی میرے درد کا علاج کیسا ہے۔۔۔"

اس شخص نے آہ بھرتے ہوئے شعر بولا جسے سنتے ہوئے ثانیہ کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

آپ کون بول رہے ہیں ثانیہ نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

"کبھی دیکھی ہے زندگی میں ایسی اذیت تم نے۔۔۔

کوئی آپ کہے، پھر تم کہے، پھر تم سے کہے، کون ہو تم۔۔۔۔"

اس نے مزے سے شعر گنگنایا۔۔۔

ثانیہ کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گی۔۔۔۔

اور اس نے فورا سے فون کاٹ دیا

دوسری طرف دبیر فون کاٹنے پر کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

اتنی جلدی کہاں ثانیہ میڈم۔۔۔

ابھی تو آپ نے میری بے چینیوں کا جواب دینا ہے

****

آج ارحم گھر کا راشن اور سلمہ بیگم کا کہا ہوا سامان لے کر گھر آیا ہی تھا۔۔۔

کہ کوئی بڑی زور سے اس سے ٹکرایا۔۔۔

لڑکی کیا نیچے آتے ہوے اپنی آنکھیں کمرے میں چھوڑ آتی ہو۔۔۔

ارحم نے سرخ ہوئی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے اریبہ کو لتاڑا۔۔۔

ہاں کمرے میں چھوڑ آئی ہوں۔۔۔۔۔

مگر تمہاری آنکھیں کہاں چلی گئی۔۔۔

اتنی زور سے میری ناک پر لگی ہے۔۔۔وہ ابھی بھی اپنی سرخ ناک کو سہلا رہی تھی۔۔۔

"ہاں موم کی ہے نہ جو ٹوٹ گئی ہے۔۔۔"

بھائی آپ آ گئے۔۔۔

ثانیہ نے پیچھے سے آتے ہوئے کہا۔ کیا کھانا کھاو گے۔۔۔

نہیں میں باہر سے کھانا کھا کے آیا ہوں۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

ثانیہ جو اریبہ کے پیچھے چھت پر آئی تھی اس نے کہا۔۔۔

"ارے تمہاری ناک کو کیا ہوا ہے اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہے"

ہونا کیا تھا تمہارے کمرے میں آنے لگی تھی۔۔۔۔

کہ تمہارا ماؤنٹ ایورسٹ جتنا بھائی میرے سامنے آ گیا۔۔۔

میری نازک سی ناک اس سے ٹکرا گئی اریبہ نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔

ھاھاھا چلو کوئی نہیں۔۔۔

چھوٹے موٹے ٹکراؤ تو محبت کے لیے اچھے ہوتے ہیں۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ الٹے پاؤں بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اب اریبہ اس کے پیچھے ننگے پاؤں بھاگی تھی جو بھی تھا اب اس کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

****

رات کو ہادی اور عریشہ چھت پر کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے گھر والے مجھے اپنا لیں گے۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔

اب تم میری بیوی ہو تمہیں اس گھر سے کوئی نہیں نکال سکتا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریشہ نے اس کے کندھے پر سر رکھ لیا۔۔۔

اور اگر تمہاری ماما نے تمہاری شادی عینی سے کروا دیں تو۔۔۔

اس کی نوبت نہیں آئے گی۔۔۔۔

ہادی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے محبت کرتی ہے یہ مجھے بھی پتا ہے اور باقی سب کو بھی۔۔۔۔

مگر میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔

اس نے تو میرے سامنے اپنی محبت کی بھیک بھی مانگی تھی۔۔۔

مگر میں نے اسے دھتکار دیا۔۔۔۔۔

بیچاری بہت روئی گڑگڑائی مگر مجھے اس پر رحم نہ آیا۔۔۔

کیونکہ وہ ہے ہی اس قابل

ہادی کے دل میں اس کے لیے اتنا زہر بھرا تھا۔۔۔۔

یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

لیکن اب جب سب گھر والے اسے پریشان دیکھیں گے اداس دیکھیں گے تو پھر مجھ سے منت کریں گے کہ میں اس سے شادی کرلوں۔۔۔۔

تو تم کیا کرو گے اس لڑکی نے چونک کر پوچھا۔۔۔۔

"میں" ہادی نے شیطانی قہقہہ لگایا۔۔۔اور میں اس سے شادی کرلوں گا مگر اس کی شرط رکھوں گا۔۔۔

کہ اس کو اپنانا یا نہ اپنانا میری مرضی ہے۔۔۔

مگر تم اس سے شادی کیوں کرو گے ؟

اس لڑکی نے الجھ کر پوچھا۔۔۔اب کوئی ہاتھ آئی دولت ایسے ہی تو جانے نہیں دیتا۔۔۔

دادا جان نے اس کے نام بہت سی جائیداد چھوڑی ہے ٹیکنیکلی وہ جائداد شادی کے بعد اس کے شوہر کی ہوئی۔۔۔۔

یعنی کہ میری اس طرح ایک تیر سے دو شکار کرو نگا میں۔۔۔۔۔

ہادی اور عریشہ دونوں شیطانی ہنسی ہنس دیے

یہ شیطانی منصوبہ سنتے ہی باہر کھڑے شخص کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔۔

اتنی گری ہوئی اور گھٹیا سوچ

سن کر اس شخص کا دل کیا وہ ہادی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔

وہ بنا چاپ پیدا کیے چپ چاپ واپس چل دیا۔۔۔۔۔

اسے جلد از جلد کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔۔۔۔۔

****

صبح کا سورج نئی امیدیں، نئے حوصلے اور نئے رنگ لیکر طلوع ہوا۔۔۔۔

عینی جب صبح ناشتہ کے لئے نیچے آئی تو دیکھا۔۔۔۔۔

کہ لاؤنج میں ایک صوفے پر راحت اور فرحت بیگم اداس بیٹھی ہیں۔۔۔۔ جبکہ لڑکیاں اور لڑکے بھی خاموشی سے کہیں بیٹھے ہیں۔۔۔۔

بابا جان اور نانو تو کمرے سے ہی نہیں نکلے جبکہ عادل اور عدیل صاحب کا بھی کوئی نام و نشان نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایسے تو نہ تھے وہ لوگ کہ چپ چاپ گم سم بیٹھے رہیں۔۔۔۔

عینی کو یہ دیکھ کر سخت بے چینی اور دکھ نے گھیرا کہ سب اس کی وجہ سے اداس بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

پہلے جہاں لاونج میں ناشتے کے وقت کھلکھلاہٹیں گونجتی تھیں آج وہاں سناٹا چھایا تھا

۔۔۔

وجہ کون تھی۔۔۔۔عینی ہی نا۔۔۔۔

عینی نے ایک گہرا سانس لیا اور اونچی آواز میں سب کو گڈ مارننگ کہا۔۔۔۔

"گڈ ماااااااار ننگ ایوری ون"

بھائی کیا ہوا ہے سارے کیوں چپ کا روزہ رکھ کے بیٹھے ہیں۔۔۔۔

اور یہ باقی سب کہاں ہیں علی جاؤ ذرا ان سب کو تو بلا کے لاؤ۔۔۔۔۔

اس کی ہشاش بشاش آواز سن کر سب حیران ہوئے کیونکہ سب جانتے تھے۔۔۔۔
کل رات کا ہوا تماشہ عینی نے بھی دیکھا تھا اور اب اس کا اتنا عام لہجے میں بات کرنا۔۔۔۔

سب کو ہی حیران کے ساتھ ساتھ پریشان بھی کر گیا۔۔۔۔

کیا آپ سب لوگ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔اور اتنی دیر میں سب عادل اور عدیل صاحب، بابا جان اور نانو بھی پہنچ گئے۔۔۔۔

وہ بھی عینی کے اتنے ہشاش بشاش لہجے پر حیران ہوئے۔۔۔۔۔

گھر میں شادی ہے اور ہر جگہ افسردگی چھائی ہے کوئی رونق میلہ نہیں، کوئی دھوم دھڑکا نہیں، کوئی گانا شانا، کوئی ڈانس کی پریکٹس۔۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے یہاں عینی نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عینی نے ایک دم سے ملازموں کو آواز دے کر اکٹھا کیا کر موچاچا، کرینا بوا۔۔۔۔

سب عینی کی آواز سن کر لائن میں جمع ہو گئے۔۔۔۔

سب جلدی جلدی ہاتھ چلائیں، دو دن بھی نہیں ہمارے پاس شادی کی تیاریوں میں۔۔

اور آپ سب ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے سب کی ٹھیک ٹھاک کلاس لی اور ان سب کو کام پر دوڑایا۔۔۔۔

راحت بیگم اٹھی اور روتے ہوئے عینی کے پاس جا کر اس کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

عینی کو ان کے شرمندہ ہونے پر کافی دکھ ہوا۔۔۔

اور اس نے فوراً ان کے ہاتھ پکڑ کے انہیں چوما۔۔۔۔

مامی جان ایسی کوئی بات نہیں جو ہوا تھا ہم نے اسے قسمت کا لکھا مان کر قبول کر لیا ہے اور آپ بھی کر لیں۔۔۔۔

ہادی اوپر کھڑا سب سن رہا تھا وہ اس کے اتنے پر سکون لہجے پر حیران تھا۔۔۔۔

اور آپ سب بھی لٹکے ہوئے منہ صحیح کریں اور شادی کی تیاریوں میں لگ جائیں۔۔۔۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم خوش رہیں تو جلدی جلدی شادی کی تیاریاں کریں۔۔۔۔

گھر کی پہلی شادی ہے۔۔۔۔۔کوئی رونق ملا تو ہونا چاہیے اس نے آنکھ مار کر کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی ہی تو تھی وہ اپنا غم چھپا کر مسکرانے والی اور دوسروں کو ہنسانے والی اس نے سیکھا ہی کہاں تھا دوسروں کو دکھ دینا۔۔۔

"مگر" راحت بیگم نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

مامی جان اگر مگر کچھ نہیں ہم بہت خوش ہیں کہ ہماری شادی ہادی سے نہیں ہوئی۔۔۔۔

کیونکہ ہم ٹھہرے شوخ و چنچل اور کہاں وہ بزرگ کی آتما یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا،

ایسا کرو ویسا کرو ہنسنا نہیں اس نے رعب دار انداز میں منہ بگاڑ کر اس کی نقل اتار کے دکھائی۔۔۔۔

تو سب کے جاندار قہقے گونج اٹھے۔۔۔۔

ہمیں تو کوئی ایسا چاہیے جو ہمارے ناز نخرے اٹھائے۔۔۔۔

ہمارے آگے پیچھے پھرے۔۔۔

ہمیں گھوڑے پہ لینے آئے۔۔۔

ہماری چھوٹی چھوٹی خواہشات پوری کرے جو کہ ہادی بھائی بالکل بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔ سوچل۔۔۔۔۔

اس نے لمبا سا اپنی خواہشات کا ایک منظر نامہ کھینچا اور آخر میں شوخ ہوتے ہوئے ہادی کے ساتھ بھائی کا لاحقہ لگایا جسے سن کر ہادی جل بھن گیا۔۔۔۔۔

اس کے اتنے بے باک انداز پر زرینہ بی نے اسے پیچھے سے جھانپڑ رسید کیا۔۔۔

نی بے حد یتے یوں منہ پھاڑ کر بھی کوئی اپنے دلہے کا نام لیتا ہے۔۔۔۔۔

عینی بیچاری اپنی کمر مل کے رہ گئی۔۔۔۔

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا کہ اب ہم اپنے دلہے کی تعریف بھی نہیں کر سکتے کیا۔۔۔۔

اسے سن کر سب کے چھت پھاڑ قہقے گونجے۔۔۔۔

اور پھر سب شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے جسے دیکھ کر عینی کے دل کو سکون پہنچا۔۔۔۔۔۔

****

یکے بعد دیگرے تین لیکچرز لینے سے اریبہ کی چھوٹی سی جان پر بن آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اور اب تو لکچر بھی سر سرفراز کا تھا جن کا ٹیسٹ یاد کرنا وہ کل رات کی مووی دیکھنے کے چکر میں وہ گول کر چکی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سر سرفراز کی اس پر نظر پڑتی وہ نیویں نیویں ہو کر نکل گئی اس سے پہلے کے سر اس کی عزت کر دیتے۔۔۔۔۔

پھر اس نے باہر گراؤنڈ میں آ کر ہی دم لیا۔۔۔۔۔

اور کھلی فضا میں ایک لمبی سی سانس بھری جیسے قید خانے سے چھوٹ کر آئی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھلی فضا نے اس پر اچھا اثر چھوڑا تھا۔۔۔۔

اس لیے وہ لہلہاتے ہوئے گانا گانے لگی۔۔۔

)میں چلی میں چلی کھل کے جینے زندگی مجھے روکے نہ کوئی میں چلی میں چلی۔۔۔۔۔(

اور یہ میڈم چلتے چلتے ٹھاااا سامنے والی لڑکی میں ٹکرائیں۔۔۔۔۔

آآآآآ۔۔۔۔دونوں لڑکیاں بیک وقت چیخیں۔۔۔۔۔

تم اریبہ جہاں ثانیہ کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہی ثانیہ بھی آنکھیں پھاڑے اریبہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو سانیہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تمہارا تو ٹیسٹ تھا نہ اکاؤنٹنگ کا۔۔۔۔۔

ثانیہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

یار وہ کل مووی۔۔۔۔۔

ایک منٹ تمہارا بھی تو کیمسٹری کا ٹیسٹ تھا نا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

عریبہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

جواب میں سانیہ کھسیا کر رہ گئی۔۔۔۔

میں نے بھی یاد نہیں کیا تھا۔۔۔

مطلب تم نے بھی بنک کیا ہے۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مار کے ہنس دیں۔۔۔۔۔

چلو آوارہ گردی کرتے ہیں اریبہ نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔۔۔۔۔جس پر ثانیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا ابھی وہ کوریڈور سے گزر ہی رہی تھیں کہ انہوں نے سر اشفاق کے کمرے سے عجیب آوازیں سنیں۔۔۔۔۔۔

دونوں نے پہلے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا پھر دروازے کو ہلکا سا کھول کر اس کی جھری میں سے اندر تانکا جھانکی کرنے لگیں۔۔۔۔۔۔

اور اندر جو ان کو دیکھنے کے لئے ملا وہ ناقابل یقین تھا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔۔۔

بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔۔۔

سر اشفاق جو بچوں سے اتنا پیار کرتے تھے اور سب بچوں کے فیورٹ تھے ان کا اتنا گھناؤنا روپ دیکھ کر دونوں ہی شاکڈ رہ گئیں۔۔۔۔

سر اشفاق اندر ایک لڑکی کو جنسی ہراساں کر رہے تھے اور لڑکی اپنے بچاؤ کے لیے گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی حد تو یہ تھی کہ وہ چیخ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

جب سر اشفاق کو کچھ نہ معمولی سا محسوس ہوا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور ثانیہ اور اریبہ کو دیکھ کر ان کے چہرے پر شیطانی چمک ابھری۔۔۔۔۔

ثانیہ اور اریبہ ہکا بکا رہ گئیں۔۔۔۔۔۔

سر نے دونوں کو اندر کھینچا اور دروازہ لاک کر دیا سر یہ آپ اچھا نہیں کر رہے ہم پرنسپل کو بتائیں گے عریبہ نے نڈر لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

او آئی سی تو کیا کہیں گی آپ۔۔۔۔

ہم سب بتا دیں گے کہ کیسے آپ لڑکیوں کو ٹارچر کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اور کیا پرنسپل صاحب آپ کی بات پر یقین کر لیں گے بالکل نہیں بلکہ میں انہیں یہ دعویٰ کروں گا کہ آپ دونوں characterless لڑکیاں ہیں۔۔۔جو غیر مردوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں۔۔۔۔۔

تو پرنسپل صاحب کس کی بات پر یقین کریں گے۔۔۔۔آپ اسٹوڈنٹس پر یا مجھ جیسے انسان پر جس پر سب اندھا اعتماد کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ثانیہ اور اریبہ دونوں شش و پنج میں پڑ گئیں۔۔۔۔۔

آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں باہر بھاگنے لگیں تو سر دروازے کے آگے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

نانا میری بلبل اتنی جلدی نہیں۔۔۔

یہاں آتا تو ہر کوئی اپنی مرضی سے ہے مگر جاتا میری مرضی سے ہے۔۔۔۔

سر اشفاق نے مکروہ لہجے میں کہا۔۔۔

اور ان دونوں کے ساتھ کھٹا کھٹ تصویریں کھینچ لی۔۔۔

یہ سب اتنی اناً فاناً ہوا کہ دونوں احتجاج بھی نہیں کر سکی۔۔۔۔۔

دونوں کے ہی چہرے خوف سے پیلے پڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

فوٹو شاپ کا نام تو سنا ہو گا نہ تم لوگوں نے۔۔۔۔۔

اب ان تصویروں میں اگر کچھ ردوبدل ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔۔۔۔

سر اشفاق نے ان کی تصویروں کو لگے ہاتھ ہی شرمناک تصویروں میں تبدیل کر دیا کہ دونوں کی آنکھیں حیرت سے باہر آ گئیں۔۔۔۔

اور وہ دونوں ڈر سے رونے لگی۔۔۔۔

سر پلیز یہ تصویریں del کر دیں ہم کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے دونوں نے روتے ہوئے کہا مگر سر اشفاق تو کچھ اور ہی سوچے بیٹھے تھے۔۔۔۔

کر دوں گا مگر ایک شرط پہ دونوں نے پوچھا کیا۔۔۔۔۔

تم لوگوں کو آج رات میرے بتائے گئے ایڈریس پر آنا ہو گا تبھی یہ تصویریں ڈلیٹ کروں گا وہ دونوں خوف سے تھر تھرانے لگیں۔۔۔۔۔

اگر تم لوگ نہ آئے تو کل یہ تصویریں سوشل میڈیا پر وائرل کر دوں گا سر اشفاق نے ان دونوں کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

اب جاؤ یہاں سے آج شام تک کا وقت ہے ورنہ صبح اپنی عزت کا جنازہ نکلتے دیکھنا۔۔۔۔۔

اور دونوں بے جان ہوتے قدموں سے باہر نکلیں ان دونوں کا پیپی خطرناک حد تک لو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی اور بھی تھا جس نے یہ باتیں دروازے کے پیچھے سے سنی تھی اور ان باتوں کو سن کر اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی اور دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب۔۔۔۔۔۔

تمہارا یہاں کیا کام Evil Dead

وہ جو سر اشفاق کی بے ہودہ گفتگو سننے میں مصروف تھا اپنے نام کی پکار پر پیچھے پلٹا۔۔۔۔۔

تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

ایول ڈیڈ کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس وقت وہ خطرناک حد تک خون کا پیاسا ہو رہا ہے یہ اس کا لہجہ ہی بتا رہا تھا۔۔۔۔

سامنے والے نے تھوک نگلا۔۔۔۔۔۔

میں یہاں کسی کام سے آیا ہوں۔۔۔۔

تو بہتر ہو گا کام پہ دھیان دو میرے ارد گرد نظر نہ آو۔۔۔۔

ایول ڈیڈ نے سرد لہجے میں کہا جس سے سامنے والے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔۔۔

لیکن میں۔۔۔۔

ایول ڈیڈ نے اس کی شہ رگ کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی شہ رگ اڑانے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔اس کے ارادے جان کر اس شخص نے جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی کیونکہ اسکی شہ رگ کبھی بھی کٹ سکتی تھی۔۔۔۔

سامنے والے کا کچھ بھروسا نہیں تھا اس لئے وہ نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔۔

ایول ڈیڈ نے آخری سرد نگاہ سر اشفاق کے کمرے پر ڈالی اسے اپنا اگلا شکار مل گیا تھا۔۔۔۔۔

****

صائم درانی اپنے ہی طرح کے عیاش، امیر کبیر، اور اوباش لڑکوں کے ساتھ بیٹھا

لڑکیوں پر گھٹیا مذاکرات کر رہا تھا۔۔۔۔

جب علیشہ چھپ چھپاتے ہوئے اس تک پہنچی۔۔۔۔

ویلکم علیشہ ڈارلنگ۔۔۔۔

صائم درانی نے بڑے ہی بے باک انداز میں اس کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔۔

علیشہ نے منہ بناتے ہوئے اسے کام ہو جانے کی اطلاع دی گریٹ سوئیٹ ہارٹ یہ لو۔۔۔۔

یہ بھی اور لڑکیوں میں بانٹ دینا اس نے علیشہ کو نئے کام سے آگاہ کیا۔۔۔۔

جسے علیشہ نے کسی کی نظر میں آئے بغیر اپنے بیگ میں ڈال لیا اور اسے راجر کہتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔

****

ارمان اضطراب کی سی کیفیت میں کبھی ادھر چکر کاٹتا تو کبھی ادھر اسے کسی پل چین نہیں آ رہا تھا ایک تو عینی نے اپنا نمبر بھی سوچ آف کر رکھا تھا۔۔۔۔

جو مسلسل ارمان کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔۔۔۔

کہا بھی تھا اس لڑکی کو کی میری بات کو نظر انداز مت کیا کرے۔۔ مگر اسے پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔

لگتا ہے اس کو اپنے ہی انداز میں سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔

ارمان کوٹ جھٹکتے اٹھا اور دروازہ دھاااااڑ کی آواز سے بند کرتا ہوا نکل گیا۔۔۔۔

آخر اسے کہا منظور تھا کہ اس کی ڈال اس سے زیادہ کسی کو امپورٹنس دے، اب عینی کو اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا تھا۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اس نے انجانے میں ارمان کے اندر جنونی انسان کو جگا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عینی کے اصرار پر آفندی ہاؤس میں ڈھولکی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

سب لڑکیوں اور لڑکوں نے اپنے قریبی دوستوں کو بلایا تھا۔۔۔۔

وسیع لاؤنج میں ایک طرف لڑکیوں کی ٹولی تھی تو سامنے لڑکوں کی ٹولی۔۔۔۔۔۔۔

عینی ڈھولکی پر قبضہ جمائے بیٹھی تھی۔۔۔

یار بس کرو اب ہمیں بھی دے دو کب سے ڈھول پیٹ کے لوگوں کے کان خراب کر

رہی ہو۔۔۔۔

لڑکیوں کے تو سر پر لگی اور تلوں پر بجھی۔۔۔۔

نا بھائی تمہارا کیا مطلب ہے کہنے کا۔۔۔۔

ہم بے سرا گاتے ہیں مشال نے آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے تم تو کافی عقلمند لگتی ہو۔۔۔۔

کبیر نے مزاق اڑایا۔۔۔۔

کیا تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ ہمیں گانا نہیں آتا ماہین نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اجی صحیح سنا آپ نے علی نے بیچ میں کودتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لڑکیاں تو تپ ہی گئیں۔۔۔

تو چلو ہو جائے مقابلہ !

ماہین میدان میں اتری تو لڑکے بھی کہاں پیچھے رہنے والے تھے فوراً حامی بھرتے

ہوئے لڑنے کے لیے تیار ہوئے۔۔۔۔۔۔

Kothe te aa mahiya,

Milna taa mill Aake,

Nai taan khasmaa nu kha mahiya😆😆😆😆

لڑکیوں نے پہلا جملہ پھینکا۔۔۔۔

جس پر خوب ہوٹنگ ہوئی بڑے بھی پاس بیٹھے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

لڑکے بھی اپنی بے عزتی پر جوش میں آئے۔۔۔۔

Ke layna hai mitra to,

Milan te aa jawan,

Daar lagta ai chiitra to,😂😂😂😂

محفل گل وز عفران ہوئی۔۔۔۔۔

Ethe pyaar di puch koi na,

Tere naal nayio bolna,

Tere muh te musch koi na

ماہین نے علی کو دیکھتے شعر پڑھا۔۔۔۔

جس کی جوابی کاروائی علی نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کی

Maza pyaar da chakh langa,

Je tera hukm hove,

Muh to dari wi rakh langa😎😉😉😉😉

Bage which aaya kaaro,

Jado asii so jayye,

Tusi makhiya udaya karo,

ذیشان نے شعر پر جس کی جوابی کاروائی علی کے دوستوں نے کی۔۔۔

Tusi roz nahaya kaaro,

Makhiya to dar de ho,

Gurr thora khaya karo

آخر کار سب نے مل کر عینی کو گھسیٹا جس نے آخری شعر پڑھتے ہوئے گیم کا اختتام کیا

Peeng pyaar di pawange,

Hun asi mil gaye ha,

Geet pyaar de gawan ge

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

اس کے شعر پے سب واہ واہ کر اٹھے۔۔۔۔

کوئی اور بھی تھا جس نے بہت دل سے اس کا یہ شعر سنا تھا۔۔۔۔

اور اس کے اس انداز کو دل میں اتارا تھا۔۔۔

اس نے کہاں دیکھا تھا اس کا یہ شوخ و چنچل مزاج۔۔۔۔۔۔

****

ٹپے گا کر سب فارغ ہوئے تھے کہ ہادی اپنی بیوی عریشہ کے ساتھ ان سب میں آ کر

بیٹھا۔۔۔

اس کے آنے سے سب ایک دم چپ ہو گئے عینی کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔۔۔

جب کہ علی اسے تند ہی نظروں سے گھورنے لگا جبکہ باقیوں نے نظروں کا تبادلہ کیا۔۔۔

ماحول میں ایک تناؤ کی سی کیفیت محسوس کی جاسکتی تھی۔۔۔

کیا ہوا بھائی سب چپ کیوں کر گئے ہادی نے پہل کی۔۔۔

بھائی ہم تو ٹپے گا رہے تھے مشال نے اس کو جواب دیا اور ابھی فارغ ہوئی ہیں۔۔۔

چلو کچھ کھیلتے ہیں۔۔۔

ان میں سے ایک دوست بولا۔۔۔۔

انتاکشری نہیں نہیں سب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

چلو پھر شعروں کا مقابلہ کرتے ہیں سب نے اس کی حامی بھر لی۔۔۔

بوتل علی کی جانب آکر کی۔۔۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر ماہین کو دیکھا پھر شعر پڑا۔۔۔۔

لوگ تکتے ہی رہے آسمانوں میں۔۔

ہم نے زلفوں میں چاند دیکھا ہے۔

علی نے ماہین کے کھلے بالوں کو چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زندگی ایک سفر ہے سہانا

پھر اپنی گندی شکل مت دکھانا۔۔۔۔۔

ماہین نے علی کو زبان چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

علی اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔۔۔۔

اب کی بار بوتل کا رخ ہادی کی جانب تھا۔۔۔۔۔۔

تم کو چاہا تو محبت کی سمجھ آئی

ورنہ اس لفظ کی تعریف سنا کرتے تھے۔۔۔۔

ہادی نے عریشہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اب کی بار بوتل عینی کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔

یار ہمیں نہیں آتا کوئی شعر ویر۔۔۔۔

مگر سب کے سامنے اس کی ایک نہ چلی۔۔۔۔

ہاں عینی سناؤ ہادی نے بھی اس کی بے بسی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تجھے تیری جیت مبارک جشن تو میری ہار کا ہو گا۔۔۔۔

جیتتے تو سبھی لوگ ہیں شاید ہی ہم سا کوئی ہارا ہو گا۔۔۔۔

اس کے اس شعر پر سب واہ واہ کر اٹھے۔۔۔

اس کے بعد عینی سے اس ماحول میں اور نہ رکا گیا اور وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ عینی اپنے کمرے کی لائٹ آن کرتی کسی نے اسے قیدت میں لیتے ہوئے۔۔۔

دیوار سے پن کیا اور اس کے منہ پر ہاتھ جمایا۔۔۔۔۔

ہیلو سویٹ ہارٹ! ارمان کی سرد آواز گونجی۔۔۔۔

عینی جو کسی غیر کے خود کو شکنجے میں لینے کی وجہ سے alert ہوئی تھی۔۔۔۔

اپنے شوہر کی سرد آواز سن کر اس کے اعصاب نارمل ہوئے۔۔۔۔

پھر اپنی پوزیشن کا خیال آتے ہی ارمان کو گھورنے کی ناکام کوشش کی کیونکہ اندھیرے کی باعس کچھ دکھنا مشکل تھا۔۔۔

جبھی ارمان نے ایک ہاتھ سے دروازہ بنتے بند کرتے ہوئے لایٹ کے بٹن پر مارا اور کمرا روشن کر دیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ اور عینی ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ پا رہے تھے بلکہ گھور رہے تھے۔۔۔۔۔۔

جب کچھ دیر ارمان اس کو یونہی دیکھتا رہا اور منہ سے ہاتھ نہ ہٹایا تو عینی نے اس کے ہاتھ پر زور سے کاٹا۔۔۔۔۔

سسسسسی۔۔۔۔۔۔

کی آواز سے ارمان نے اپنا لال ہاتھ جھٹکا جس پر عینی کے دانت پوری طرح چھپ گئے

تھے۔۔۔۔

ارمان کے لیے یہ ایک اور جھٹکا ثابت ہوا تھا اسے عینی سے اس چیز کی امید نہیں تھی اس کی شیرنی ہمیشہ اسے ایک نیا جھٹکا دیتی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے کمرے میں آنے کی۔۔۔۔۔

جیسے تمہاری ہوئی بنا پوچھے میرے دل میں آنے کی۔۔۔۔

ارمان بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔۔۔۔

تم نے فون کیوں بند کر رکھا ہے ارمان کو اپنا اصل مقصد یاد آیا۔۔۔

ورنہ تو وہ عینی کو دیکھ کر ہمیشہ ہی حواس کھو بیٹھتا تھا۔۔۔۔

ہماری مرضی ہم جب چاہے فون آف کریں جب چاہیں ان کریں تم کیا کر لو گے۔۔۔۔

عینی نے بھڑکتے ہوئے کہا مگر بے خبری میں وہ اس کے اندر سوئے ہوئے جنونی شخص کو جگا چکی تھی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی ارمان بنا ایک لمحہ ضائع کیے اس کے اوپر جھکا اور اس کی سانسیں روک گیا۔۔۔۔۔

اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ عینی کی ہمت جواب دینے لگی۔۔۔۔

عینی نے اس کو پیچھے دھکا دینا چاہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا مگر اسکی گرفت میں اور سختی آگئی۔۔

جیسے اس کو یہ عمل کچھ خاص پسند نہ آیا ہو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ عینی زمین بوس ہوتی ارمان نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑا جس پر وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اس کے سینے سے سر ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔۔

جتنا سخت ارمان کے ساتھ وقت گزارنا تھا اس سے کہیں زیادہ اس کی قربت جان لیوا تھی۔۔۔۔

اس بات کا ادراک عینی کو ہو گیا تھا۔۔۔۔

ڈیر یہ میری بات نا ماننے کی چھوٹی سی سزا ہے۔۔۔ نیکسٹ ٹائم بی کیر فل!

ارمان نے اس کے سرخ لبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ عینی نے اسے گھورنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

لیکن شرم کے باعث وہ یہ کام بھی ٹھیک سے نہ کر سکی۔۔۔۔

ارمان اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی قربت میں اس کی شیرنی بھیگی بلی بن جاتی تھی یہ بات ارمان کو مزا دے گی۔۔۔۔

ویسے شعر تو تم کمال پڑھتی ہو۔۔۔

ارمان نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا ارمان کا اشارہ اس کے نیچے ٹپے اور شیر گانے کی طرف تھا۔۔۔۔۔

تم سے مطلب عینی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اب اپنی شرمندگی کو بھی تو کور کرنا تھا نا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے اس کے انداز پر قہقہہ لگایا۔۔۔۔

کیوں سویٹ ہارٹ ابھی سے ڈر گئی۔۔۔

جی نہیں ڈرتے تو ہم اپنے باپ سے بھی نہیں۔۔۔۔

اس کی بات پر ارمان کا لہجہ سپاٹ ہوا۔۔۔۔۔

آئندہ اپنا فون بند مت کرنا۔۔ارمان نے عینی کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔اس کے لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔

ہجر طہ کرنے کی کرچیاں تھیں۔۔۔وہ ہمیشہ اسے ایسے دیکھتا اور پیار کرتا جیسے وہ اس دنیا کا آخری اثاثہ ہو۔۔۔۔۔

عینی نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اس لہجے پر ارمان کی سمت کھنچتی چلی جاتی۔۔

وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کیا چیز ہے جو اسے ارمان کے اتنے قریب لا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اکثر سوچتی کے وہ کیوں ارمان کی قربت میں اتنا سکون اور کمفرٹیبل محسوس کرتی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر جواب ندارد۔۔۔۔۔

وہ اس کے ماتھے کو چومتا اس کو ضروری ہدایت دیتا کھڑکی سے باہر پھلانگ گیا۔۔۔

جہاں سے وہ آیا تھا عینی کافی دیر تک اس کو جاتے دیکھتی رہی۔۔۔یہاں تک کہ وہ چلا گیا مگر وہ وہیں کھڑی اسے۔۔۔۔۔۔

سوچتی رہی۔۔۔۔۔۔

****

اریبہ اور ثانیہ گھر کیسے پہنچی تھیں یہ تو بس وہ ہی جانتی تھیں۔۔۔۔۔

آنے والے وقت کا سوچ کر دونوں کی جان نکلی جا رہی تھی۔۔۔

دونوں سب سے چھپ چھپاتے ہوئے کمرے میں بند ہوں گیئں۔۔۔۔۔۔

ثانیہ کو تو سخت بخار نے آگھیرا تھا۔۔۔وہ بستر پر نیم دراز ہو گئی جبکہ اریبہ ادھر ادھر چکر کاٹنے لگی۔۔۔۔۔

اریبہ اب ہم کیا کریں گے ثانیہ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

داداجان کو پتہ چل گیا تو وہ ہماری ٹانگیں توڑ کر ہمیں گھر بٹھا دیں گے۔۔۔۔۔

ارمان بھائی سے بھی مدد نہیں لے سکتے آخر کریں تو کریں کیا۔۔۔۔۔

اسی سوچ بچار میں شام ہو گئی۔۔۔اب تو ان دونوں کی حالت اس قربانی کے بکرے جیسی تھی جس کے قربان ہونے میں چند ہی لمحے رہتے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثانیہ تو گھبراہٹ کے مارے روئے جا رہی تھی جبکہ اریبہ ایک فیصلہ کرتے ہوئے ارحم کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

اریبہ بنا ناک کیے ارحم کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

ارحم جو بیڈ پر الٹا لیٹے کھلکھلاتے ہوئے کسی سے فون پر گفتگو میں محو تھا۔۔۔

اریبہ کی امد پر فورا کال کاٹتے ہوئے سیدھا ہوا۔۔۔

تمہیں تمیز نہیں ہے کسی کے کمرے میں آنے کی ڈفر۔۔۔ارحم اس کے منہ پر دھاڑا۔۔۔

اریبہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی کہنے لگی۔۔۔۔

ارحم مجھے تمہاری مدد چاہیے اس کا چہرہ ستا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

کیوں گھر میں سارے مر گئے ہیں جو تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑ گئی۔۔۔ارحم تند ھی لہجے میں بولا۔۔۔

ارحم پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ارحم اس کے پریشان لہجے کو سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔۔۔۔

اسے آپنے کال کٹ جانے کا غصہ تھا کسی پر تو نکالنا تھا نا۔۔۔

چلو نکلو پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں۔۔۔

خود کو تو کوئی کام نہیں اور دوسروں کو کوئی کام کرنے نہیں دیتے۔۔۔۔

ارحم نے اس کا بازو کھینچتے ہوئے اسے باہر نکالا اور منہ پر ٹھاااادروازہ بند کر دیا۔۔۔

اریبہ اتنی بے عزتی پر خون کے گھونٹ پیتی رہ گئی۔۔۔۔۔

اب تو کوئی چارہ نہیں تھا سوائے سر سر فراز کے پاس جانے کے نہیں تو کل کو وہ دونو سر بازار بے عزت کر دی جاتیں۔۔۔۔

****

شام کا وقت تھا۔۔۔۔

جہاں پرندوں کا غول اپنے گھروں کی سمت جا رہا تھا۔۔۔

وہیں خاموش اور تاریک راستے میں ایک سیٹی کی دھن ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔

کوئی تھا جو سیٹی کی دھنیں بجاتے ہوئے آہستہ آہستہ ناک کی سیدھ میں چلتا جا رہا تھا جیسے شیر اپنے شکار کی طرف بڑھتا ہے اس کے ہاتھ میں اس کا ہتھیار تیار تھا۔۔۔۔😈😈😈😈

****

ثانیہ اور اریبہ آگے پیچھے چلتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر سے باہر نکلنے لگی بلقیس بیگم کی ان پر نگاہ پڑی۔۔۔۔

آئے ہائے لڑکیوں اتنی شام ڈھلے کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔ بلقیس بیگم نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اریبہ اور ثانیہ نے ایک دم آنکھیں میچی جیسے پکڑے جانے کی امید نہ ہو اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کئے اور بلقیس بیگم کی طرف مڑیں۔۔۔۔۔

پھپھو ہمارا ضروری ٹیسٹ ہے اسی کے سلسلے میں دوست سے نوٹس لینے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

تو کسی کو ساتھ لے کر جاؤ نا منہ اٹھا کر اکیلے جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

بلقیس بیگم نے ان کے لتے لیے۔۔۔۔

ثانیہ تو رونے والی ہو گئی پہلے ہی سر سر فراز کی ٹینشن اور اوپر سے پھوپھو کی مشکوک نگاہیں۔۔۔۔۔

پھپھو ساتھ والے بلاک میں ہی اس کا گھر ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم یوں گئے اور یوں آئے۔۔۔

یہ کہتے ہی اریبہ ثانیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے رفو چکر ہو گئی۔۔۔۔

بھلائی کا تو کوئی زمانہ نہیں۔۔۔ ہونا ہو ضرور کوئی چکر ہے۔۔۔۔۔ میں بھی اڑتی چڑیا کے پر گن لیتی ہوں بلقیس بیگم نے شیطانی دماغ دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

****

ثانیہ اور اریبہ اپنے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔ یہ ایک فلیٹ کا ایڈریس تھا جو کہ ایک بلڈنگ میں تھرڈ فلور پر منحصر تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے ساتھ کئی اور فلیٹس بھی تھے۔۔۔۔۔۔

ثانیہ اور اریبہ ہمت کر کے یہاں پہنچ تو گئی تھیں۔۔۔

مگر اندر جانے کی ہمت اپنے اندر مفقود پاتی تھیں۔۔۔۔ دونوں کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

راستے میں کئی آوارہ لڑکے دیکھ کر ان کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ایک غلطی انہوں نے اکیلے گھر سے باہر نکل کر کی تھی اور ایک یہاں پہنچ کر۔۔۔۔۔

اریبہ اگر سر نے ہمارے ساتھ کچھ غلط کر دیا تو۔۔۔ثانیہ کی حالت کچھ زیادہ ہی خراب تھی۔۔۔۔

اگر انہوں نے کچھ ایسا کرنے کی کوشش کی تو جو بھی چیز ہاتھ میں آئے اسے مار دینا۔۔۔اریبہ نے اپنا لہجہ ناڈر بنانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔۔۔

انہوں نے مطلوبہ جگہ پہنچ کر دروازے کی بیل بجائی جو کہ اگلے ہی لمحے کھل گیا۔۔۔

جیسے آنے والا ان کی آمد سے باخبر ہو۔۔۔۔

آیئے آپ کا انتظار تھا۔۔۔سر سرفراز نے نہایت بے ہودا لہجے میں انہیں خوش آمدید کہا۔۔۔جو کہ دونوں کو ہی اپنا موت کا پروانہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

ان دونوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی اندر قدم رکھا۔۔۔۔۔۔

سر سرفراز نے ان کے اندر آتے ہی دروازہ لاک کر دیا۔۔۔۔۔۔

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں ثانیہ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ابھی تو رات باقی ہے ابھی تو بات باقی ہے۔۔۔

سر سرفراز نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان کے لہجے پر دونوں اندر ہی اندر ڈر گئیں۔۔۔۔

سر آپ نے ہمیں یہاں آنے کا کہا تھا اب ہم آ گئے ہیں تو پلیز آپ ہماری تصویریں ڈیلیٹ کر دیں۔۔۔۔اریبہ نے لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوا چھا کیا میں نے ایسے کہا تھا سر فراز بات کرنے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

یہ رہا فون اور یہ رہی تصویریں لو اور آ کے ڈیلیٹ کر لو سر نے انہیں فون سے تصویریں مٹانے کی آفر کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریبہ لرزتے قدموں سے آگے بڑھی اس سے پہلے کے وہ فون پکڑتی سر سر فراز نے اپنا ہاتھ اوپر کر لیا۔۔۔۔

آں آں ! پہلے معاوضہ۔۔۔۔

سر نے اس کے اوپر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

اریبہ بچی تو نہ تھی جو ان کی بات کا مفہوم نہ سمجھتی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اریبہ پیچھے ہٹتی سر نے اس کا بازو دبوچا اور اسے صوفے پر گھسیٹا۔۔۔

اریبہ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی جبکہ ثانیہ زور و شور سے رونے لگی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سر فراز اس کا دوپٹہ دبوچتے ثانیہ نے پیچھے سے ان کا کولر کھینچا۔۔۔۔۔

ان کو تو کوئی اثر نہ ہوا لیکن اس حرکت پر انہوں نے ثانیہ کو ایک تھپڑ ضرور جھڑ دیا تھا

۔۔۔

جو کہ اس نازک مزاج لڑکی کو کافی بھاری پڑا تھا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے گری تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سر سر فراز اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوتے۔۔۔۔

باہر کا دروازہ دھاڑ سے ٹوٹا اور کوئی اندر داخل ہوا اس اجنبی کے ہونٹوں پر مخصوص دھن بج رہی تھی۔۔۔۔

اس اجنبی کا چہرہ نقاب اور ہڈ سے ڈھکا تھا۔۔۔۔۔

جہاں سر سر فراز کسی اجنبی کی آمد پر حکا بکا رہ گئے تھے وہیں ثانیہ اور اریبہ نے روتے ہوئے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

اے کون ہو تم اور اندر کیسے آئے چلو نکلو یہاں سے سر سر فراز دھاڑتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے قریب پہنچتے ایک لات سینے پر پڑتے ہی وہ لڑکھڑا کر پیچھے جا پڑے۔۔۔۔۔

حملہ اتنا شدید تھا کہ وہ کافی دیر اٹھ نا پائے جبکہ ثانیہ اریبہ ایک دوسرے کے ساتھ لپٹیں زور و شور سے رو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

بول بڈھے بڑی چربی آگئی ہے تیرے پر جو لڑکیاں چھیڑ رہا ہے۔۔۔۔

اس نقاب پوش کی سرد آواز فلیٹ میں گونجی اس کی آواز اتنی سخت اور سرد تھی کہ فلیٹ میں موجود تینوں افراد کے دل تھر تھر کانپنے لگے۔۔۔۔

نقاب پوش اپنا ہتھیار گھسیٹتے ہوئے سر کے پاس پہنچا اور گھٹنوں کے بل سامنے جھکا۔۔۔۔

اور ایک جھٹکے میں ہی کالر سے پکڑ کر اسے چیئر پر دھکا دیا۔۔۔

وہ ہانپتے ہوئے چیئر پر گرے ان کی ہوا یاں تو اس کے ہاتھ میں موجود ہتھیار دیکھ کر ہی اُڑ گئیں تھی۔۔۔۔

جو کہ بظاہر تو دیکھنے میں ایک ہاکی تھی مگر اس کے اوپر لپٹی خطرناک کانٹوں سے لیس

زنجیر۔۔۔ان کا خون خوش کر چکی تھی۔۔۔۔

اریبہ اور ثانیہ نے جیسے ہی ان دونوں کو آپس میں بھیڑے دیکھا تو چپکے سے باہر نکلنے لگیں۔۔۔۔

جب اس کی سرد آواز کمرے میں گونجی خبردار اگر ایک قدم بھی آگے بڑھے تم لوگ ورنہ اس سے پہلے تم لوگوں کا بندوبست ہو جائے گا۔۔۔۔

اس کی سخت آواز پر وہ دونوں تھر تھر کانپنے لگیں۔۔۔۔

یہ کہتے ہی اس نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا اور اپنے ہتھیار سے سرفراز پر وار کیا پورا فلیٹ ان کی دل سوز چیخوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

سر سرفراز کا ایک ہاتھ لہولہان ہو چکا تھا جب کہ وہ رو رو کر بھیک مانگ رہے تھے۔۔۔۔

مگر مقابل کو رحم نہ آیا اور اس نے ایک مرتبہ پھر اسی انداز میں وار کیا اور یہ سلسلہ وہیں نہیں رکا۔۔۔۔

سر سرفراز کی چیخوں کے ساتھ ساتھ ثانیہ اور اریبہ کی بھی خوف سے سہمی چیخیں گونج

رہی تھیں۔۔۔۔

وہ دونوں ڈر کے مارے بے ہوش ہونے کے قریب تھی ان کی ٹانگوں نے ان کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔۔۔

اور وہ دونوں نیچے ڈھلک گئی اور زور زور سے رونے لگی۔۔۔

خوف ان کی رگ رگ میں سرایت کر چکا تھا۔۔۔۔

پلیز رک جاؤ اریبہ کی سہمی ہوئی آواز آئی۔۔۔نقاب پوش کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ایول ڈیڈ کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا مگر وجہ عریبہ کا بولنا نہیں بلکہ کسی کی موجودگی تھی۔۔۔۔

بہت دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری موجودگی سے لاعلم ہوں۔۔۔۔

تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے راجر...

ایول ڈیڈ کی سخت آواز گونجی۔۔۔۔

ثانیہ اور اریبہ نے حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا ان کے علاوہ تو کوئی بھی یہاں موجود نہیں تھا۔۔۔۔

مگر پیچھے کسی کی موجودگی سے

ان دونوں کے پیر بھی شل ہو گئے جب انہیں پیچھے سے قدموں کی چاپ کی آواز آئی....

ان دونوں نے ڈر کر آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر بھائی دونوں چیختی ہوئی اس سے جا لپٹیں۔۔۔

اور زور زور سے رونے لگیں۔۔۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو تم لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ۔۔۔۔

یہ کتنا خطرناک علاقہ ہے اور کتنا بدنام۔۔۔۔راجر نے ان دونوں کو سختی سے پوچھا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تمہارے یہاں مردوں پر یقین کرنے کا رواج نہیں ہے ایول ڈیڈ نے راجر سے

کہا۔۔۔۔۔

جب کہ سر سر فراز آخری سانسیں گن رہے تھے۔۔۔

بڈھے بہت سی لڑکیوں کی بد دعائیں تیرے تک پہنچ گئی۔۔۔۔۔۔

اور میں نے تو بس تیرے اور خدا کے درمیان ملاقات کا انتظام کیا ہے۔۔۔۔

ایول ڈیڈ نے تمسخرانہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ساتھ ہی ایمبولینس کو کال کر کے بلایا۔۔۔۔

خون چاروں طرف پھیل چکا تھا اور بدبو آنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ پانچوں چھپ چھپاتے ہوئے نکل گئے۔۔۔

چلو میرے ساتھ تم لوگوں کو گھر چھوڑ کے آوں۔۔۔

راجر نے ان دونوں کو ڈپٹا۔۔۔۔

رکو ایول ڈیڈ کی سرد آواز گونجی۔۔۔۔

اچھے گھر کی لڑکیاں رات کو باہر نہیں نکلا کرتیں۔۔۔

یہ تم دونوں جتنا جلدی سمجھ جاؤ اتنا اچھا ہے اور اپنے گھر کے مردوں پر یقین کرنا سیکھو کبھی تمہارے ہاتھ پچھتاوا نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی ایول ڈیڈ اندھیرے میں غائب ہو گیا اور وہ دونوں اس رستے کو دیکھتی رہیں۔۔۔۔۔

کیا تھا وہ شخص ایک بے رحم کا قتل ہوتے ہوئے بھی وہ ان دونوں کی عزت بچا گیا تھا۔۔۔۔ مگر ان کی رگ رگ میں اس کا خوف سرایت کر چکا تھا۔۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ اللہ کر کے مہندی آرام سے گزر گئی تھی مگر آج برات کا انتظام آفندی ہاؤس کے بڑے سے لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔

ہر طرف ہریالی پر لائٹنگ کی گئی تھی جبکہ بیچ میں ایک بڑا سا فانوس لگایا گیا تھا۔۔۔۔

وہاں کی ڈیکوریشن اپنی مثال آپ لگ رہی تھی۔۔۔۔

ہر کوئی ادھر ادھر میں کام نمٹانے میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

لڑکیاں گھر کی ہی تھی اور لڑکے بھی سو برات کے لئے لڑکوں نے کمرے سے نکل کر

لان تک ہی آنا تھا۔۔۔۔

کریم صاحب کسی کو ضروری ہدایات دے رہے تھے جب انہیں اندر سے عینی نکلتے ہوئے دکھائی دی۔۔۔

تو انہوں نے بے ساختہ ماشااللہ پڑا کیونکہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔۔

عینی نے گولڈن شارٹ فراک کے ساتھ جینز کی پینٹ اور سنیکرز پہنے تھے۔۔۔

جبکہ بالوں کو کرل کر کے آگے ڈالا گیا تھا اور نیچرل میک اپ میں بھی وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی مڑی ہوئی پلکوں پر کئی لوگوں کا دل اٹک گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ بڑوں نے تو اسے اپنی بہو بنانے کی ٹھان لی تھی کیونکہ اب تو عینی اور ہادی کا رشتہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

تو اتنا اچھا موقع ہاتھ سے کیسے جانے دیتے

وہ جہاں جہاں سے گزرتی لوگ اسے دیکھتے ہی اس کے سحر میں کھو جاتے۔۔۔۔

مسٹر ہینڈسم آپ تو کچھ زیادہ ہی کام کرنے لگ گئے ہیں اب میں آ گئی ہوں نہ میں سب

سے سنبھال لوں گی آپ یہاں آرام سے بیٹھ جائیں۔۔۔

عینی نے کریم صاحب کو قریبی چیئر پر بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی فکر پر مسکرا پڑے۔۔۔۔

وہ دونوں باتوں میں مگن تھے جب دونوں جوڑیوں کو سٹیج پر لا کر بٹھایا گیا جس پر زوردار ہوٹنگ ہوئی۔۔۔۔۔

عینی نے بھی آگے بھڑ کر حدید سے خوب پیسے بٹورے۔۔۔

کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ماہرہ کی بہن کہا تھا آخر دودھ پلائی پر اس کا ہی تو حق تھا۔۔۔۔۔۔

عینی مجھے تمہارے لئے بہت دکھ ہو رہا ہے ویسے تو تم اس سب کی حقدار نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن پیار صرف خوشنصیبوں کو ہی نصیب ہوتا ہے عریشہ نے اتراتے ہوئے اس کے زخموں پر نمک چھڑکا۔۔۔۔۔

تو کیا تحفہ دو گی تم عینی عریشہ کو۔۔۔۔

ہادی نے بھی اس کی بے بسی کا مذاق اڑایا۔۔۔۔

سارے سن ہو کر ان دنوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہم نے تو اپنی محبت ہی تمہیں دان کر دی ہے۔۔۔۔ہادی پورے کا پورا تمہارا۔۔۔اور تمہیں کیا چاہیے۔۔۔۔

عینی نے لطیف سا تنقید کیا جس پر عریشہ اور ہادی جل بھن گئے۔۔۔

جبکہ علی نے ہنس کر نائس شاٹ کا تھمبز اپ کیا۔۔۔۔

****

ارمان آج پھر افندی ہاؤس آیا تھا۔۔جب آفندی وِلا کو رنگ برنگے قمقموں سے سجا ہوا دیکھا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کی نظروں نے عینی کو تلاشنا چاہا۔۔۔۔

جب وہ اسے کریم صاحب سے کسی بات میں مگن نظر آئی اس کو دیکھتے ہی ارمان کی دھڑکن اور سانسیں دونوں اکٹھی رکی تھیں۔۔۔۔۔

کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ تھی ہی اتنی خوبصورت یا ارمان کو لگتی تھی یہ اس کے لیے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ عینی سے بات کرنے کے لیے آگے بڑھتا۔۔ہادی نے اناؤنسمنٹ میں عینی کو مخاطب کیا۔۔۔

جس سے سب کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو گئی۔۔۔

آپ سب لوگ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ آج تو حدید کی شادی تھی تو پھر میری بھی کیسے اور میری شادی تو عینی سے طے ہوئی تھی تو پھر میں شادی عریشہ سے کیوں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ عینی کوئی بری لڑکی ہے۔۔۔۔

عینی کا اس میں کوئی فالٹ نہیں میرا تو بس دل اریشہ پر آ گیا تھا مجھے اس سے محبت ہوئی عینی سے نہیں۔۔۔۔

دل پر کہا کسی کا اختیار ہوتا ہے۔۔۔

ہادی نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے عینی کی عزت کو سب کے سامنے دو کوڑی کا کیا یہ اس کے ذہن کی چال تھی۔۔۔

کہ اگر سب کو پتہ چل جائے کے عینی کا رشتہ ٹوٹ چکا ہے تو کوئی عینی سے رشتہ نہیں کرے گا۔۔۔۔

عینی کو لمحہ نہ لگا تھا۔۔۔۔ سمجھنے میں کہ ہادی کے ذہن میں کیا خناس بھرا ہے۔۔۔۔

اس لئے وہ تیز قدم چلتے ہوئے اسٹیج پر آئی اور ہادی سے مائیک جھپٹا۔۔۔۔

ارمان کو ہادی کی گفتگو تپش دلا گئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جا کر اس کا منہ توڑ سکتا اس نے عینی کو تیز قدموں سے چلتے ہوئے سٹیج پر جاتے دیکھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی بھائی آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور معافی مانگنے کی تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

عینی نے لفظ بھائی پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔ اگر آپ شادی سے انکار نہ بھی کرتے تو میں انکار کرنے والی تھی۔۔۔۔

یہ سن کر سب کا منہ حیرت سے کھل گیا اور ہادی بھی ششدر رہ گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ ہم کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔۔

ہادی بھائی دل پر مت لیجئے گا ہمیں پتا ہے سب کی طرح آپ کو لگتا تھا کہ ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

عینی نے ہنستے ہوئے اس کی حالت کا لطف اٹھایا۔۔۔۔

ہاں ہم نے ایک زمانے میں آپ سے محبت کی تب ہم ایک ٹین ایجر تھے۔۔۔۔

ٹین ایجر لڑکیوں کو تو کوئی بھی پسند آسکتا ہے۔۔۔

لیکن ہم شکر ادا کرتے ہیں خدا کا کہ ہماری شادی آپ سے ہوتے ہوتے بچ گئی۔۔۔۔۔

ہم آپ سے محبت کرتے رہتے اگر وہ ہمارے درمیان نہ آیا ہوتا۔۔۔۔

اس کے آنے سے سب بدل گیا۔۔۔۔

مانا کہ وہ غصے کا تھوڑا تیز ہے جسٹ لایک آر وڈ ہیرو!

لیکن وہ سب سے الگ ہے اس سے مل کر ہم نے جانا کہ چاہے جانے کا احساس کتنا دلفریب ہوتا ہے۔۔۔۔

اس نے ہمیں سکھایا کہ محبت کی اہمیت کیا ہے۔

زندگی اس کے سنگ گزاری نہیں جاتی جس کو آپ محبت کرتے ہیں بلکہ اس کے سنگ گزاری جاتی ہے جو آپ کی عزت، قدر اور محبت تینو کرے۔۔۔۔

اور یہ تینوں چیزیں ہمیں اس شخص سے ملی۔۔۔۔۔

ارمان اپنی شیرنی کو دیکھ کر مسکرایا یقیناً اسے پاسا پلٹنا آتا تھا۔۔۔۔

she is a very good game changer.....

عینی نے ہادی کی آنکھوں میں دیکھ کر اس کو کہا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ہم اس سے کیوں محبت کرتے ہیں۔۔۔

Because he protects me like i am his last

)ہیرا gem(

in the world....

پھر بتائیں ہم اس سے محبت کیوں کر نہ کریں....

وہ ہماری جتنی قدر کرتا ہے آپ زندگی بھر نہ کر سکتے اس لیے ہم نے اسے چنا آپ کی نسبت کیونکہ ہمیں اس کا ساتھ اس زندگی میں ہی نہیں جنت تک بھی چاہیے۔۔۔

اگر جنت میں بھی ہمیں انتخاب کا موقع دیا جائے تو ہم اسی کو چنیں گے۔۔۔۔

عینی نے آخر میں چہرے پر حسین مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا جبکہ ہادی کا چہرہ حسد اور غصے سے مسخ ہو گیا۔۔۔۔

بازی الٹ گئی تھی جن لوگوں کو عینی پر طنز کرنا چاہیے تھا اب وہی لوگ اس کی خوش قسمتی پر رشک کرتے ہوئے نہیں تھک رہے تھے۔۔۔۔۔۔

at last their is a surprise engagement for all of u....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب حیران ہو کر عینی کو دیکھنے لگ گئے کہ بھائی کس کی منگنی کہاں کی منگنی

.جب کہ سب بڑے پر سکون تھے کیونکہ انہیں عینی کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہ تھا.....

****

سفید ہویلی میں سب اس وقت ٹیوی لاونج میں براجمان تھے۔۔۔۔

اور نیوز چینل لگائے اینکر کو ایک استاد کے قتل کی خبر پر چلاتے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

نازرین ہم اپکو بتاتے چلیں کہ مشہور و معروف بلوچستان پرل یونیورسٹی کے استاد سرفراز صاحب کا بے رحمانا قتل کیا گیا ہے۔۔۔۔

جس پر یونیورسٹی کی انتظامیہ کا اظہارِ افسوس۔۔۔

اور اپکو یہ بھی بتاتے چلیں کہ انکو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد ان کے خون سے دیوار پر E.V لکھا گیا ہے۔۔۔۔۔

اس سے صاف زاہر ہوتا ہے کہ انکا قاتل کوئی اور نہیں بلکہ Evil Dead ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو کے پاکستان کے ساتھ ساتھ آٹھ ملکوں کی پولیس کو مطلوب ہے۔۔۔۔۔

لیکن اب تک کوئی اسے پکڑ نہیں پایا۔۔۔۔

جس نے اج تک لاتاداد قتل کیے ہیں اور ابھی تک مفرور ہے۔۔۔۔۔۔۔

کون بے حس بندا ہے جس کو آخرت کا بھی خیال نہیں۔۔۔۔

بلقیس بیگم نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب سب کی نگاہ اندر داخل ہونے والے۔۔۔۔۔

ثانیہ اریبہ اور ان کے پیچھے آتے حیدر پر پڑی۔۔۔۔۔

جہاں حیدر کو دیکھ کر سب کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی وہیں اریبہ اور ثانیہ کا حال دیکھ کر سب چوکنا ہوئے تھے۔۔۔۔

حیدر تم کب آئے اور یہ دونوں تمہارے ساتھ کیسے۔۔۔ سلمہ بیگم نے بولنے میں پہل کی۔۔۔۔

اسلام علیکم تائی جی۔۔۔

میں آج ہی آیا ہوں اور ان دونوں کو راستے میں کچھ لڑکے چھیڑ رہے تھے۔۔۔ تو ان کو میں ساتھ لے آیا۔۔۔۔

وہ دونوں سر نیچے کئے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دیں۔۔۔

آو حیدر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے ارمان نے اسے کمرے میں بلایا۔۔۔۔

اس کا چہرہ دیکھ کر ارمان بھانپ گیا تھا کہ مسئلہ گمبیر ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ارمان نے معاملے کی نزاکت جاننے کے لیے پہل کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس پر حیدر نے الف تا ے اسے ساری کہانی بتادی کہ کیسے Evil Dead نے ان دونوں کی مدد کی...

اور حیدر نے موقع پر پہنچ کر انہیں گھر سلامت پہنچایا....

ارمان کچھ دیر کے لئے تو کچھ بول نہ سکا پھر حیدر کو کسی کو نہ بتانے کا عہد لے کر موضوع تبدیل کر دیا۔۔۔

وہ ان دونوں سے بعد میں بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی اور ماہین عینی کی کی گئی واردات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے....

علی کا تو منہ ہی کھل گیا تھا جب کہ ماہین صدمے سے کھڑی اب تک حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ شادی اور وہ بھی اس لنگور سے۔۔۔۔۔

علی کے تو خوشی کے مارے دانت کی اندر نہیں جا رہے تھے۔۔۔۔۔

پھر ان دونوں کو بڑوں کی معیت میں سٹیج پر لایا گیا۔۔۔۔

اور دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی۔۔۔

اوپر اوپر سے ماہین علی سے کتنا ہی لڑے لیکن اندر ہی اندر وہ اسے پسند کرتی تھی مگر کہنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

کے کب علی اس کے جذبات کا مذاق اڑا دے۔۔۔۔۔

علی نے پیار بھری نظروں سے عینی کو دیکھا وہ بھی تو اس ہی کی بہن تھی۔۔۔۔

بنا کہے اس کے دل کی بات جان گئی تھی۔۔۔۔۔۔

عینی یہ تو غلط بات ہے نا کہ تم نے علی کا ٹانکا پہلے فٹ کرا دیا۔۔۔۔

جب کہ میں بھی تمہارا بھائی ہوں کبیر نے جلے بھنے انداز میں کہا جس کی بات پر سب کا قہقہ

ابھرا۔۔۔۔۔۔

اور سب باتیں ایک طرف اسٹیج پر کیا ٹیٹو پٹیاں لگی ہوئی تھی۔۔۔

کبیر کا اشارہ عینی کے اسٹیج پر اظہار محبت کرنے سے تھا۔۔۔۔۔

ٹیٹو پٹیاں سیریسلی عینی نے اپنا قہقہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہم نے بھی بس ہادی کو جلانے کے لئے یہ سب کیا۔۔۔۔

علی اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا سب لوگوں کے جانے کے بعد۔۔۔۔

علی عینی سے مخاطب ہوا تم سب سے جھوٹ کہہ سکتی ہو پر مجھ سے نہیں۔۔۔۔

عینی اسے دیکھ کر رہ گئی وہ بنا کہے بھی جان گیا تھا۔۔۔

رات کو coffee talk کریں گے عینی نے بات ختم کر دی....

وہ دونوں ہر ہفتے ایک coffee talk ضرور رکھتے جس میں وہ کافی پینے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے صرف سچ بولتے ایک دوسرے کے سچ جان کر بحث نہیں کرتے۔۔۔

بلکہ تحمل اور سکون سے بات سنتے اور پھر مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے

۔۔۔۔۔

علی نے بھی سمجھ کر سر ہلا دیا۔۔۔۔

****

کچھ دن بعد:

ثانیہ رات کے ٹائم اپنی کھڑکی میں کھڑے پچھلے دن کی واردات کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

سر سرفراز کی لاش یاد کرتے ہیی اس نے جھرجھری لی۔۔۔۔

جو کچھ بھی تھا لیکن

Evil dead کا خوف اس کے دل میں کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا

وہ انہی سوچوں میں تھی جب اس کا فون وائبریٹ ہوا....

اسی رانگ نمبر کا فون تھا جو اس نے مسٹر اجنبی کے نام سے سیف کیا ہوا تھا.....

اب تو ثانیہ کو بھی اس کے میسج کا انتظار رہتا...

کیونکہ اس کے میسج کی اسے پختہ عادت پڑ گئی تھی۔۔۔

کہ اگر ایک دن بھی اس کا میسج نہ آتا تو وہ۔۔۔

پریشان ہو جاتی۔۔۔۔ کیوں کہ پچھلے کچھ دنوں سے اس نے نہ ہی اس کی کوئی کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔

نہ ہی کوئی میسج سین کیا تھا۔۔

سرفراز کو لے کے وہ اتنی ہوا اس باختہ اور بیمار رہی تھی کہ اس نے اس پر غور ہی نہیں کیا۔۔۔۔

اب اس کے میسج کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔

جس میں مسٹر اجنبی نے اس کی خیریت دریافت کی تھی۔۔۔

ثانیہ نہیں جانتی تھی کہ وہ جانے انجانے میں اس ان دیکھے انسان کی محبت میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو دیکھ کر ثانیہ کا کیا ریکشن ہونا تھا یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔۔۔

کہ وہ اس کو دیکھ کر قبول کرتی بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

وہ انہی سوچوں میں تھی جب اس نے نیچے سے شور کی آواز آئی۔۔۔

تو وہ نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔

****

اریبہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے کی جانب بڑھنے لگی جب ارحم نے اس کا راستہ روکا۔۔۔

5 فٹ دو انچ کدھر کی تیاری ہے۔۔

تم سے مطلب اریبہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

اوہو بیبی آرام سے کان کے پردے پھاڑنے ہیں۔۔۔۔

مجھے بتاؤ تم نے اس دن کیا کہنا تھا۔۔۔

کچھ نہیں جس دن کہنا تھا اس دن تم نے سنا نہیں کیوں کہ تمہارا موڈ نہیں تھا۔۔۔

آج میرا بتانے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔

اس لیے اپنے کام سے کام رکھو عریبہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور اس کی بے عزتی کر ڈالی۔۔۔۔

اریبہ ابھی تک اس دن کی بے عزتی نہیں بھولی تھی کے کیسے ارحم نے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔۔۔۔

نہیں بتانا تو نہ بتاؤ نا اتنی بھڑک کیوں رہی ہو۔۔

ارحم نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ کہہ کر عریبہ یہ جاوہ جاارحم منہ کھولے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

کیا ہو گیا تھا اس کو عریبہ تو بہت اچھی دوست تھی اس کی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ محبت میں انسان ایک سا نہیں رہتا۔۔۔

****

اریبہ اور ثانیہ نیچے آئی تو دیکھا اویس بھائی جو چار سال سے باہر لندن میں اپنی بیوی کے ساتھ سیٹل تھے اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ نیچے لانج میں براجمان تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کو دیکھتے ہی اریبہ اور ثانیہ اس سے جا لپٹیں۔۔۔

بھائی ہم نے آپ کو بہت مس کیا اور اس چھوٹو جبران کو بھی۔۔۔

ثانیہ نے اس کے تین سالہ چھوٹے بچے کی طرح اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بہت ہی شریر تھا اور موڈی بھی۔۔۔

اریبہ نے تو باقاعدہ اسے گود میں لے کر چٹاچٹ چوم لیا جس سے وہ منہ بنا کر رونے کی تیاری پکڑنے لگا۔۔۔

ارے ارے اسے کیا ہو گیا اریبہ گھبرائی۔۔۔۔

لارڈ صاحب بہت موڈی ہیں کسی کسی کے پاس ہی آتے ہیں بلکہ اویس کے علاوہ کسی کے پاس بھی نہیں جاتے۔۔۔

یہ تو اپنی ماں کو بھی کم ہی لفٹ کر آتے ہیں فروزہ اویس کی بیوی نے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔۔

جس پر سب قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

سب کو اپنے اوپر ہنستا دیکھ جبران صاحب ماتھے پر ڈالے سب کو گھورنے لگے جیسے سب سمجھ رہا ہو۔۔۔۔

اس کی یہ عادت اس نے اپنے چاچو ارمان سے لی تھی پورا ڈٹو کاپی تھا ارمان کی۔۔۔۔

تین سالہ جبران میں سب گھر والوں کی جان تھی۔۔۔۔

****

عینی کو اتنی گیدر نگ سے کوفت ہونے لگی تو وہ تھوڑی دیر اپنے آپ کو ریلیکس کرنے لان کی پچھلی سائیڈ پر آ گئی جو نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔۔

یہاں آتے ہی عینی کے تنے اعصاب پر سکون ہوئے اس سے پہلے کہ وہ تازگی محسوس کرتی کسی نے اسے جھٹکے سے اپنی پناہوں میں لیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ عینی مقابل پر حملہ کرتی رویل ایسنس پرفیوم کی دلفریب مہک اس کے ارد گرد پھیل گئی جسے محسوس کرتے ہی وہ پر سکون ہوئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ آنے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا کڑوا کیپسول ارمان تھا۔۔۔

ارمان اپنی سویٹ ہارٹ کو غور سے دیکھنے لگا حلانکے پچھلے دو تین گھنٹوں سے وہ بغیر نظر ہٹائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ الگ بات ہے کہ وہ جتنا بھی دیکھ لے اس کی نظریں ہی نہیں بھرتی تھیں۔۔۔۔

پہلے ارمان نے اس کی دونوں آنکھوں کو چوما۔۔۔

جو کافی دیر سے اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھیں۔

جن کو دیکھتے ہی اس کا دل پہلو میں لوٹنے لگا تھا۔۔

پھر دونوں گالوں کو جن کی سرخی دیکھتے ہی ارمان نے آنکھوں سے عینی کے صدقے اتارے۔۔۔

پھر لبوں کو دیکھتے ہی ارمان کی ہمت جواب دے گئی اور وہ بنا لمحہ ضائع کیے اس پر جھکا۔۔۔۔

اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ عینی کا اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا دوبھر ہو گیا۔۔۔

اس نے ارمان کے کالر جھٹکے اور اسے دھکیلنا چاہا مگر وہ اپنی من مانی کرتا رہا۔۔۔۔۔

آخر ارمان کو اس پر ترس آیا اور اس کی جان بخشی کی۔۔۔۔

عینی کا چہرہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑ چکا تھا اور وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے یہ منظر دلچسپی سے دیکھا۔۔۔۔

کیسی ہو سویٹ ہارٹ!

ارمان نے اسے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا جس کے جواب میں عینی نے اسے خون خار نظروں سے دیکھا جیسے اسے سالم نگل لینا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

ہم تمہارا خون پی جائیں گے تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ کرنے کی۔۔۔۔

عینی کا اشارہ اس کی جسارت کی طرف تھا۔۔۔۔

میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم مجھے کھا جاؤ ارمان نے اپنی گردن عینی کے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی نظروں کا فوکس عینی کے شگرفی لب تھے۔۔۔

جس پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

ارمان نے اسکی اس حرکت کو غور سے دیکھا۔۔۔

عینی لاکھ بولڈ اور کانفیڈنٹ سہی مگر اس نے آج تک کسی لڑکے کو اپنے اپ کو چھونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں تک کے ہادی کو بھی نہیں بلکہ اسے یاد پڑتا تھا کہ لنڈن میں اسے یونی کہ ایک لڑکے نے ہاتھ لگانے کی غلطی کی تھی۔۔۔۔

مگر عینی نے اسکی ایسی درگت بنائی کہ یونی کے سارے لڑکے اس سے دور رہنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ارمان وہ پہلا شخص تھا جسنے نا صرف عینی کو چھوا بلکہ عینی کے دل میں اپنی محبت بھی پیدا کی۔۔۔۔

ارمان کے ساتھ ہوتے ہوئے عینی اپنے اپ کو محفوظ تصور کرتی۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ دور کیوں جا رہی ہو میں حق رکھتا ہوں تم پر۔۔۔۔

اور ویسے بھی اب دوری نا گزیر ہے۔۔۔۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ سویٹ ہارٹ کہ تم میرے سامنے کچھ کہو یا نا کہو۔۔۔۔

میں باہر تمہارا اظہارِ محبت سن چکا ہوں۔۔

ارمان کا اشارہ عینی کی اناونسمنٹ ک طرف تھا۔۔۔۔

عینی کے خوابو خیال میں بھی نہیں تھا کہ ارمان بھی یہ سب سن سکتا ہے۔۔۔۔

یہ تمہارا وہم ہے ہم نے تو بس اپنی پوزیشن کلیر کرنے کے لیے وہ سب کہا۔۔۔

عینی نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارمان اسکے انداز پر دلکشی سے مسکرایا اس کے یوں مسکرانے پر ڈمپل نمایاں ہوا

۔۔۔۔۔

اچانک ہی عینی کے دل نے خواہش کی کہ وہ ارمان کا ڈمپل چھو کر دیکھے۔۔۔۔

یہ ڈمپل کیا چیز ہے جاناں میں پورے کا پورا تمہارا ہوں جب مرضی چھو کر دیکھ لو۔۔۔ارمان نے عینی کو باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عینی نے اپنی محویت پر لانت بھیجی اور ارمان کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔

ہم سے یوں لوفروں والی باتیں نا کیا کرو۔۔۔۔

ارمان کو تو صدمہ ہی لگ گیا خود کو لوفر سے کمپیر کرنے پر۔۔۔

سویٹ ہارٹ جتنی جلدی ہو سکے اپنے گھر بات کر لو کیوں کے میں تمہیں لے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں

یہ سن کے ہی عینی کی دھڑکن تیز ہوئی کہ کوئی اسے بھی بے پناہ چاہتا ہے جو اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔۔

چاہے جانے کا احساس ہی کتنا دلفریب ہوتا ہے نا۔۔۔۔

بندہ اپنے اپکو خوشقسمت تصور کرنے لگتا ہے۔۔۔

ایسا ہی کچھ عینی کے ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔

وواللہ اتنی خوبصورت نالگا کرو مجھے کے میں دنیا سے تمہں چھپا کر سات پردوں میں قید کرلوں۔۔۔۔

ارمان نے عینی کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

عینی اتنے میں ہی لال ہو گئی۔۔۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں جان۔۔۔

اپنے اپ کو میرا بنانے کے لیے تیار کرلو۔۔۔کیوں کہ تمہاری تمام راہیں مجھ تک ہی اتیں ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جلد ملاقات ہو گی ارمان نے عینی کے گال کو شدت سے چوما اور اندھیرے میں غایب ہو گیا۔۔۔۔

عینی اندھیرے کو گھورتی رہ گئی جیسے ارمان ابھی اندھیرے سے نکل آئے گا۔۔۔

عینی کا ہاتھ بے ساختہ اپنی گال پر گیا جہاں اسے اب بھی ارمان کا لمس محسوس ہو رہا تھا ۔۔

عینی اپ ہی اپ مسکرادی۔۔۔

اسے ارمان کا چھونا برا نہیں لگا تھا۔۔۔

رات کا چاند میٹھی یادیں لیے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

****

صبح کا سورج اپنے ساتھ کیا کیا راز لایا تھا یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔۔۔۔

عینی بھی مشال اور ماہین کے ساتھ یونی پہنچ چکی تھی۔۔۔

جبکہ اسکا رخ کلاسروم کی جانب تھا۔۔۔

کلاس میں پہنچتے ہی وہ ایک خالی سیٹ کا انتخاب کر کہ بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

جب ساتھ والی لڑکی نے اسکی طرف جھکتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔۔۔۔

ہائے میرا نام نمرہ ہے، مجھے بولنا بہت پسند ہے۔۔

کھانا تو میری فیوریٹ ہابی ہے اور پڑھائی سے میری جان جاتی ہے۔۔۔۔۔

نمرہ نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عینی آنکھیں پھاڑے سامنے مخلوق کو دیکھ رہی تھی جسنے اپنا تعارف کرواتے ہوئے ہاتھ

جھاڑ کر سلام بھی ٹھوک دیا تھا۔۔۔۔

عینی اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا تمہیں گانا گانا پسند ہے عینی نے بنا توقف کے پچھا جس کے جواب میں نمرہ نے فوراً سر اوپر نیچے ہلا کر تصدیق کی۔۔۔۔

تو ملاو ہاتھ ہمیں بھی میوزک بہت پسند ہے۔۔۔

عینی کو یہ شرارتی سی میہرون بالوں والی لڑکی خوب پسند آئی تھی۔۔۔۔

محترمہ ہم بھی ہیں پیچھے سے دو لڑکوں نے سر نکال کر کہا۔۔۔

عینی نے مڑ کر ان دونوں بڑاوؤں کو گھورا۔۔۔

نمرہ نے عینی کا موڈ بدلتے دیکھ فوراً ان دونو کا تعارف کروایا۔۔۔۔

عینی یہ ہے شہری میرا جڑواں بھائی لگتا تو نہیں کہیں سے پر میں اب اسکے ساتھ ایڈجسٹ کر چکی ہوں۔۔۔

شہری تو حیرت سے اپنی بہن کا تعارف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور یہ ہے ابراہیم میرا کزن وہ الگ بات ہے یہ بھی شکل سے بھکاری لگتا ہے۔۔۔

نمرہ نے ایک ساتھ دونوں کی بے عزتی خراب کی جبکہ۔۔۔۔

عینی کا ان دونوں کے تعارف سنتے ہی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔۔

جس پر وہ دونوں نمرہ کو خونخوار نظروں سے گھور کر رہ گئے۔۔۔۔

جس نے ایک خوبصورت لڑکی کے سامنے ان کی عزت کا فالودہ کر دیا تھا۔۔۔۔

تمہارا نام کیا ہے خوبصورت لڑکی شہری نے نمرہ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نام ہمارا عینی ہے اور ہم پر لائن مارنے کی ٹرائی بھی مت کرنا۔۔۔

بلیک بیلٹ ہیں ہم اس کی بات پر ابراہیم اور نمرہ کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔۔۔۔

جبکہ شہری منہ بصور کر رہ گیا۔۔۔۔

مگر فکر مت کرو نمرہ کی وجہ سے ہم تم دونو سے بھی دوستی کر لیتے ہیں۔۔۔

جس پر دونوں کی باچھیں کھل گئیں۔۔۔

یہ تم اپنے اپ کو ہم کیوں کہتی ہو ابراہیم نے شرارت سے پوچھا اور کتنے لوگ ہیں

تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔

عینی نے اسکو مکہ دکھایا جس پر وہ منہ بند کر کے بیٹھ گیا۔۔

کیونکہ اسکو اپنے دانت بہت پیارے تھے۔۔۔

ابھی تو انکی دوستی کا آغاز تھا۔۔۔۔

ابھی تو بہت سی شرارتیں باقی تھیں

ابھی تو انکی دوستی اور گاڑھی ہونی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ ہنسی مزاق کر رہے تھے جب پرنسپل اندر آئے ساری کلاس ایک دم ایلرٹ ہوئی۔۔۔۔

گوڈ افٹر نون کلاس!

جیسا کے اپ سب جانتے ہیں اپکی لنگوسٹک کی ٹیچر میم ثنا یونی چھوڑ چکی ہیں۔۔۔۔

اس پر سب کلاس ہوٹنگ کرنے لگی کیونکہ وہ سب اپنی نکچڑی میم سے بہت تنگ تھے۔۔۔

اٹینشن کلاس پرنسپل سٹرکٹ اواز میں بولے۔۔۔

جس پر سب شرافت سے سیدھے ہو گئے۔۔۔

مس ثنا کی جگہ ایک نئی ریپلیسمنٹ آئی ہے۔۔۔۔

جسپر سب بچوں کے منہ لٹک گئے۔۔

پلز ویلکم یور نیو لنگویسٹک انچارج۔۔۔

عینی کو بھی جاننے کا تجسس ہوا وہ یہ سب پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ اتنا عرصہ باہر کے ملک جو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن سامنے موجود ہستی کو دیکھ عینی کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔

عینی نے شدت سے دعا کی کہ یہ سب خواب ہو مگر یہ ایک تلخ حقیقت تھی۔۔۔۔

عینی نے دوبارا اپنی آنکھوں کو ملا کہ شاید یہ سب دھوکہ ہو مگر یہ حقیقت تھی۔۔۔۔

اور یہ آخری چیز تھی جس کی عینی نے امید نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

****

جی ہاں تو وہ شخصیت کوئی اور نہیں ارمان شاہ تھا۔ عینی کا نام دار شوہر۔۔۔۔۔

عینی نے سختی سے آنکھیں میچیں تو کیا اب وہ اپنے شوہر سے پڑھا کرے گی۔۔

یہ سوچ ہی جان لیوا تھی۔۔۔

Hello everyone! I am ur new linguistic incharge

Arman shah

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے شائستہ لہجے میں اپنا تعارف کروایا۔۔

آج تو اس کی چھپ ہی نرالی تھی....

فرینچ بریڈ، سٹائلش ہیئر کٹ، تھری پیس سوٹ اور اوپر سے ستم ڈھاتا ڈمپل۔۔۔۔

وہ کسی کا بھی دل بے ایمان کر سکتا تھا۔۔۔

جہاں لڑکیاں اس کو دیکھ دیکھ کے آہیں بھر رہی تھیں وہیں۔۔۔

لڑکے بھی اس سے مرعوب نظر آرہے تھے عینی لڑکیوں کا یہ انداز دیکھ کر جل بھن

گئی۔۔

جو اس کے شوہر پر صدقے واری جا رہی تھیں۔

عینی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان لڑکیوں کی آنکھیں نکال کر بنٹے کھیلے۔۔۔۔

اور اس سے بھی زیادہ غصہ اسے ارمان پر آ رہا تھا۔۔۔

جو خود کو سوؤ کھا کرنے کے چکر میں عینی کو اوو کھا کر چکا تھا۔۔۔

کیا ہوا تم نے کیوں انگارے چبائے ہیں۔۔۔

نمرہ نے اسکے قریب کھسکتے پوچھا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔

تو پھر سر کو بھسم کرنے والی نظروں سے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔

ایسا بھی کیا ہے اس سر میں آخر عینی کی بھڑاس باہر آ ہی گئی۔۔۔۔

ویسے یار سر ہیں تو کمال۔۔۔ نمرہ نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا۔۔۔

عینی نے اسکو گھورا جس پر اسنے فوراً سرینڈر کیا۔۔۔

اسے اپنی یہ ہیزل گرین آنکھوں والی دوست بہت پیاری تھی۔۔۔

اس لیے چپ رہنے میں ہی آفیت جانی۔۔۔

Introduce ur self class!

ارمان نے عینی کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

باری باری سب نے اپنا انٹرو کرایا۔۔۔

عینی نے بھی جلتے بھنتے اپنا نام بتایا اور بیٹھ گئی لیکن اپنے نام کے ساتھ وہ آفندی لگانا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسے سن کر تھوڑی دیر کے لیے ہی صحی ارمان کے غصے والے تاصرات ابھرے تھے۔۔۔۔

لیکن اپنے اپ کو کنٹرول کر گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے لئے ہی صحی ارمان کو جلا کر عینی کے دل کو ٹھنڈک پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے بھی سوچ لیا تھا ارمان کی ناک میں ایسا دم کرے گی کہ وہ خود ہی یہ جوب چھوڑ دے گا۔۔۔۔۔

عینی کی آنکھوں میں اب چمک تھی۔۔۔

Eyes on Prize 😍😍😍😍😍

****

دبیر خان اضطراب کے عالم میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا کچھ دن سے نہ ہی ثانیہ نے اس کی کال اٹینڈ کی تھی نہ میسج سین کیے تھے۔۔

وہ جتنا پریشان ہوتا اتنا کم تھا سب کچھ تو صحیح جا رہا تھا۔

پھر کیا وجہ تھی جو ثانیہ نے اسے اگنور کرنا شروع کر دیا تھا اسے ایک پل بھی چین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

آخر تھک ہار کر وہ ایک فیصلے پر پہنچا اب اسے اس پر عمل کرنا تھا۔۔۔

****

یونیورسٹی میں ہر جگہ گہما گہمی تھی۔۔۔

ایسے میں اریبہ کیفے کا دروازہ کھول کر کیفے میں داخل ہوئی۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ ارڈر کرتی اس نے ارحم کو ایک لڑکی کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے دیکھا۔۔۔۔

یہ منظر دیکھتے ہیں اریبہ کی آنکھوں میں شرارے پھوٹنے لگے۔۔۔۔

اریبہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ وہ ارحم کے سر پر جا پہنچی ارے ارحم ڈارلنگ یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔

میں تمہیں کب سے کال کر رہی ہوں بیبی تم میری کال بھی پک نہیں کر رہے۔۔۔۔

کیا یہ پرکٹی کبوتری میرے سے بھی زیادہ امپورٹنٹ ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریبہ نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے ایسی ٹوپ کلاس ایکٹنگ کی دو پل کو ارحم بھی بوکھلا گیا۔۔۔۔

Arham u cheat! tum ny mujhy dhoka dia.ainda mujhy apni shakal na dekhana.....

وہ لڑکی ارحم کی بے عزتی کرتے ہوئے تن فن کرتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔

اتنی دیر لگی تھی رائمہ سے اظہار محبت کرنے میں اور اریبہ نے آکر اس کا سارا پلین

چوپٹ کر دیا تھا۔۔۔

کیا ہے تمہیں تمیز نہیں ہے کہ کسی کے معاملے میں ٹانگ نہیں اڑ آنی۔۔۔

مگر تمہیں کیسے پتا ہو گا۔۔۔خدا کا واسطہ ہے میرے معاملے میں دخل دینا چھوڑ دو۔۔

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا آئندہ اگر تم نے رائمہ سے بد تمیزی کی تو تمہارا وہ حال کرو نگا کہ یاد رکھو گی۔۔۔۔۔

ارحم کے کٹھور لہجے پر اریبہ کی انکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔

اریبہ کو اپنا اپ اس بنجارے کی طرح لگا جو صحرا میں اپنی منزل کی تلاش میں دربدر بھٹکتا ہے۔۔۔۔۔

****

علیشہ آج بہت خوش تھی جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ ارمان اسی یونی میں پڑھائے گا ۔۔۔۔جس میں وہ لوگ جاتے ہیں تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔

اب وہ ارمان کے زیادہ سے زیادہ قریب رہ سکے گی اور زیادہ سے زیادہ اس کے ساتھ وقت گزار سکے گی۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ارمان پہلے ہی کسی اور کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔۔۔

اب وہ کتنی بھی کوششیں کر لیتی سب رائیگاں جاتی۔۔۔

****

رات کو چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا....

ہر جگہ سناٹا چھایا تھا....

ایسے میں پر فسوں ماحول میں رات کی رانی کی خوشبو ہر سو چھائی ہوئی تھی جو کہ منظر کو دلفریب بنا رہی تھی.....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی عینی کی بالکنی میں کھڑا ریلنگ پہ ہاتھ ٹکائے چاند کو تک رہا تھا۔۔۔۔

جب عینی پیچھے سے آتے ہوئے اپنے ہاتھ میں دو کپ کافی لیے نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

یہ لو عینی کی بنی ہوئی اسپیشل کافی جو صرف خوش قسمت لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور تم ان میں سے ایک ہو۔۔۔۔

عینی نے ایک مگ علی کے آگے کرتے ہوئے شان بے نیازی سے کہا۔۔۔۔

یہ اس کی سنجیدہ گفتگو کے آغاز کا طریقہ تھا۔۔۔۔

نوازش میڈم۔۔۔

علی نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔

پہلے تم یا ہم؟

عینی نے علی سے سوال کیا۔۔پہلے تم علی نے اصرار کیا۔۔۔۔

ہادی کی شادی سے پہلے ہی ہم جانتے تھے کہ ہادی کسی اور کے ساتھ کمیٹیڈ ہے۔۔۔

عینی نے کافی کا ایک سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

علی نے حیرت سے آئی بروا چکائے۔۔۔۔

میں ماہی کو بہت عرصے سے پسند کرتا تھا مگر کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔

علی نے اپنی باری پوری کی۔۔۔۔

ہم سچ میں ہی کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔

علی اس کی بات پر جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا مگر ابھی وہ ایک دوسرے کے اوپر رائے قائم نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

عریشا بھابی تمہارے بارے میں کچھ اچھے خیالات نہیں رکھتی۔۔۔

عینی اس کی بات پر مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

میرا نکاح ہو چکا ہے عینی نے علی پر بم پھوڑا۔۔۔۔۔

کیاااااا؟

علی اتنی اونچی چیخا کہ عینی کے ہاتھ سے تھوڑی سی کافی چھلک گئی۔۔۔

آرام سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔

یار تم نے بات ہی ایسی کی ہے علی کے چہرے پر اب پریشانی واضح تھی۔۔۔۔

کون ہے؟ کیا نام ہے اس کا؟

علی نے بے چینی سے پوچھا۔۔

عینی نے اپنی پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک علی کو ساری باتیں بتا دیں۔

عینی ایسے سکون سے بیٹھی تھی جیسے کسی اور کی کہانی سنا رہی ہو۔

جبکہ علی منہ کھول کے اسے گھور رہا تھا۔اتنا کچھ ہو گیا اور اس نے علی کو کچھ بتایا ہی نہیں

تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو تم؟

کیسا محسوس کر رہی ہو؟

علی نے اس سے آئیبرو اچکا کر پوچھا۔۔

سچ کہوں تو ہم خوش نصیب ہیں جنہیں ارمان جیسا شخص ملا۔

اگر ہادی ہماری قسمت میں ہوتے تو ہماری ناقدری کرتے۔

جبکہ ارمان ہماری ایسی حفاظت کرتے ہیں جیسے ہم کوئی قیمتی اثاثہ ہیں ان کا۔

عینی کی آنکھوں میں اس وقت محبت کے جگنو تھے۔

جو علی سے چھپے نہ رہے وہ دل میں خوش تھا کہ اس کی بہن نے اپنی مراد پالی ہے۔

اور ویسے بھی اسے ہادی بھی کچھ خاص پسند نہ تھا۔

اب تو کچھ بھی ہو جاتا مگر علی عینی کا ساتھ ضرور دے گا یہ اس نے سوچ لیا تھا

****

آج بھی ارمان نہایت سلیقے سے تیار ہوا تھا۔

آج بھی سب لڑکیوں کی نظروں میں ارمان کی لیے ستائش اور تعریفی کلمات تھے۔۔

مشکل ہی سہی مگر عینی برداشت کر رہی تھی۔۔۔

عینی اور نمرہ کا گروپ آپس میں باتیں کر رہا تھا جبکہ ارمان کو عینی کا نون سیریس بیہیویر ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔۔

"یو رول نمبر 24 اسٹینڈ اپ "

ڈائس پر آئیں اور آکر انٹرو دیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کو کہاں برداشت تھا کہ عینی اس کو ذرا سا بھی اگنور کرے۔۔

عینی تو اس کے طرزِ مخاطب پر اش اش کرا اٹھی۔۔۔

جیسے وہ اس کا نام ہی نہیں جانتا۔

عینی دھیرے دھیرے چلتی ہوئی ڈائز کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گی

"ہیلو کلاس آئی ایم عینی آفندی ہم یہاں پر نیو ہیں اور وہ میری دوست نمرہ ہے۔

عینی نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جسے میں نمو کہتی ہوں اور ساتھ شہری اور ابراہیم۔

ہم اپنے ننھیال میں رہتے ہیں میرے بہت سارے کزنز ہیں اور پیار کرنے والے بابا جان۔۔۔

سٹاپ اٹ! یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ!

میں نے آپ کو انٹرو کے لئے بلایا ہے۔۔۔۔

عینی کی پٹر پٹر ارمان کے دھاڑنے پر بند ہوئی۔۔۔

سر میں اپنا انٹرو ہی دے رہی ہوں عینی نے آنکھیں پٹ پٹاتے ہوئے معصومیت کی انتہا کر دی۔۔۔

جبکہ ارمان مقابل کی زچ کرتی مسکراہٹ سے اس کے خطرناک عزائم سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

میں نے آپ سے ٹوپیک کے بارے میں پوچھا ہے کہ ہمارا ٹوپک کیا ہے۔۔۔۔

ارمان نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہوووسر آپ ہمارے سر ہیں اور آپ کو ہی نہیں پتہ کہ ہمارا ٹوپک کیا ہے"

اس کی بات پر پوری کلاس کا قہقہ پڑا۔۔

جسے ارمان ضبط کر کے رہ گیا "گو بیک ٹو یور سیٹ"

ارمان نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

عینی نے شکر ادا کیا اور اپنے سیٹ پر چلی گئی اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتی ارمان کی آواز نے اسے پھر متوجہ کیا۔۔

"رول نمبر 24 افٹر کلاس میٹ می ان مائے آفس"

ارمان اس کو وارننگ دیتے ہوئے کلاس سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اس کی شکل سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے۔۔

****

علیشہ صائم درانی کے گروپ کے ساتھ بیٹھی اپنی کامیابی کے بارے میں فخر سے بتا رہی

تھی کہ اس نے اب تک بہت سی لڑکیوں کو نشے کی لت پر لگا دیا ہے۔۔۔۔

اور اس کا سارا اوباش گینگ اسے سراہ بھی رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ برائی کا انجام بھی برا ہی ہوتا ہے۔اگر وہ آج کسی کی عزت کو داؤ پر لگا رہی ہے تو کل کو اسکی عذت پر بھی بات آسکتی ہے۔۔

وہ باتوں میں مگن تھی جب اسنے ارمان کو عجلت میں گراونڈ سے گزر کر کوریڈور کی طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔۔۔

علیشہ فٹافٹ اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صائم نے علیشہ کو یوں بھاگتے دیکھا جو ارمان کے پاس پہنچ کر لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے صائم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

یہ یہاں کا نیا ٹیچر ہے لڑکیاں پاگل ہیں اسکے پیچھے ہنہہ۔۔

کاشی نے نفرت سے کہتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔۔

کاشی صائم کے گروپ کا ایک بدماش غنڈہ تھا جو ایک امیر باپ کی اولاد تھی مگر اسکی

شہرت برے لوگوں میں تھی جسکا پسندیدہ مشغلہ لڑکیاں تاڑنا اور چھیڑنا تھا۔۔۔۔

"ارمان"

علیشہ کے پکارنے پر وہ رکا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو؟ فری ہو تو کافی پینے چلیں؟

سچ پوچھو تو مجھے بہت خوشی ہوئی تمہیں یہاں دیکھ کر۔۔۔۔۔

علیشہ نے ایک ہی سانس میں ساری باتیں کہ دیں۔۔۔۔۔

ارمان نے لب بھینچ کر اسکی ساری فضول گوئی سنی۔

"علیشہ لیٹ می کلیر یو ون تھنگ"

یہ ایک تعلیمی ادارہ ہے کوئی تمہارے ماما جی کا گھر نہیں جہاں جب تم منہ اٹھا کے مجھ سے ملنے آ گئی۔۔۔

یہاں میں ایک استاد کی بنا پر اپوئنٹ ہوا ہوں سو بہتر ہو گا کہ تم مجھے سر کہو۔۔۔

جہاں تک میں جانتا ہوں ابھی تمہاری کلاس ہے فوراً جاؤ اور کلاس اٹینڈ کرائندہ تم مجھے

یہاں آوارہ گردی کرتی نظر نہ آو۔۔۔ارمان نے سخت لہجے میں اسے سرزنش کیا۔۔۔۔

علیشہ کا منہ اتنی توحین پر سرخ ہو گیا۔۔۔ارمان تو چلا گیا مگر علیشہ جلتی بھنتی واپس آئی

۔۔۔۔۔

کیا ہوا ڈیر؟

صائم نے مصنوئی فکر مندانا لہجے میں کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں علیشہ نے چڑتے ہوئے کہا اور پاؤں پٹختی چلی گئی۔۔۔

صائم کی پر سوچ نظریں علیشہ پر تھیں۔۔۔۔

****

یار تم چلو نا ہمارے ساتھ۔۔

عینی نے نمرہ کو ٹھوکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

نا بابا نا مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں تم نے دیکھا نہیں سر کتنے غصے میں تھے۔۔۔

نمرہ نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جس کی تصدیق میں ابراھیم اور شہری نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تم لوگ بھی نا ایک نمبر کے فٹو ہو۔۔۔

ہم خود ہی جاتے ہیں اس چنگیز خان کے پاس عینی اپنے کپڑے جھاڑتی اٹھی۔۔۔

اور ارمان کے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔

روم کے باہر پہنچ کر اسنے گہرے گہرے سانس بھرے اور اپنے اپ کو انے والے وقت کے لیے تیار کیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ناک کرتی دروازہ اپنے اپ کھل گیا۔۔۔

"Sweetheart"

مجھے تمہاری موجودگی کا احساس پہلے ہی ہو گیا تھا۔۔

ارمان نے کہتے ہوئے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا۔۔۔

عینی اس افتاد پر بوکھلا ہی گئی۔۔۔

ریلیکس یار تمہں کھا تھوڑی جاوں گا۔۔۔

ارمان نے گہرے لہجے میں۔۔۔

کہتے ہوئے اسکے منہ پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑیسا۔۔

اسے یہ لٹ اپنی رقیب معلوم ہو رہی تھی جو اسکے ہوتے ہوئے عینی کے منہ کو چھو رہی تھی۔۔۔

عینی کی اسکی قربت پر یوں ہی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔۔۔

کیوں Sweet heart کہاں گم ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے اسکے آگے چٹکی بجاتے ہوئے پوچھا۔

وہ جو ارمان کی قربت میں گم تھی اسکے پکارنے پر ہوش میں آئی اور ہڑبڑاتے ہوئے اپنے اور اسکے درمیان فاصلہ قائم کیا۔۔۔

بولو کیوں بلایا ہے ہمیں۔۔۔

عینی نے تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

سزا دینے کے لیے۔۔۔۔

ارمان ابھی تک اسکے فاصلہ قائم کرنے پر غصے میں تھا۔۔۔

کیوں ہم نے کیا کیا عینی نے انجان بنتے پوچھا۔۔۔

میں بتاتا ہوں یہ کہتے ہی ارمان اس پر جھکا اور اسکی بولتی بہت خوبصورت انداز میں بند کر گیا۔۔۔

عینی کی حیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

اس نے ارمان کے افس میں تو اسکی توقع نہیں کی تھی۔۔۔عینی نے ارمان کے کالر کو جھٹکا جس سے وہ ہوش میں ایا اور عینی کی جان بخشی کی۔۔۔

آئندہ میرے سامنے سوچ سمجھ کر بولنا ورنہ ایسی ہی سزائیں ملا کریں گی۔۔۔

ارمان نے عینی کے سرخ لبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عینی جو اپنی سانس بھال کر رہی تھی ارمان کی بات پر اس کو گھور کر دیکھا اور پیر پٹختے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔

"ارے میں نے کیا کیا"

ارمان دروازے کو گھورتا رہ گیا۔۔۔

****

تجھے کتنی دفعہ کہا ہے کہ ارمان کے اگے پیچھے پھرا سکی نظروں میں اپنے لیے دلچسپی پیدا کر۔۔۔۔

بلقیس بیگم نے علیشہ کے لتے لیے۔۔۔

بہت کرتی ہوں موم پر وہ ہاتھ ہی نہیں اتا علیشہ نے افسوس سے ہاتھ ملتے کہا۔۔۔۔

"تو اس کو اپنی ان اداؤں سے رجھانا"

بلقیس بیگم نے اس کی عقل میں بات ڈالی۔۔ کیسی ماں تھی وہ

جو اپنی ہی بیٹی کو اوچھی حرکتوں کی ترغیب دے رہی تھیں۔۔

سچ کہتے ہیں بچے ماں سے ہی سیکھتے ہیں۔

"کرتی ہوں موم سب کرتی ہوں پر اس بے پرواہ انسان کو ان چیزوں میں دلچسپی نیں اگر ہوتی تو اب تک وہ میری مٹھی میں ہوتا"

علیشہ نے تنفر سے کہا۔۔۔۔

جلدی کوئی ترکیب لگاورنہ ہمیں اس گھر سے جانا پڑے گا۔۔۔۔

بلقیس بیگم تو کسی قیمت پر اس بڑی حویلی سے نہیں جانا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

تجھے نہیں پتا میں نے کس طرح اس گھر میں مقام بنایا ہے۔۔۔

تیرے ارمان کے رشتے کے لیے کس کس کو رستے سے ہٹایا ہے۔۔۔۔

بلقیس بیگم نے عیاری سے کہا۔۔۔

کیا مطلب موم کس کو ہٹایا ہے اپنے؟

علیشہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بلقیس بیگم چونکی۔۔۔

کیا ان کے اپنے منہ سے ہی ان کا راز افشاں ہو گیا تھا۔۔۔۔

😳😳😳😳😳😳😳

بلقیس بیگم کو بولنے کے بعد احساس ہوا کہ وہ کیا بول چکی ہیں..

علیشہ انہیں ابھی بھی ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی..

انہوں نے کہا اپنی بیٹی سے کیا چھپانا اور پھر انہوں نے الف تا یے اس کو ساری کہانی سنا دی۔۔۔

کہ کیسے انہوں نے اور چھوٹی بھابھی نے مل کر لیلیٰ آفندی کو احمد شاہ اور باقی گھر والوں کی آنکھوں میں گرایا اور اس کے کردار کی دھجیاں اڑا کر اسے گھر سے بے دخل کر دیا۔۔۔

ہم نے تو بس اس کو گھر سے ہمیشہ کے لئے نکالنے کی پلاننگ کی تھی مگر وہ تو اس دنیا سے ہی کوچ کر گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلقیس بیگم نے شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے کہا جس میں علیشہ کی ہنسی بھی شامل ہو گئی مگر وہ اس بات سے انجان تھے کہ اللہ ظالموں کی رسی دراز کرتا ہے۔

****

دبیر اج ارمان کے گھر اس سے ملنے آیا تھا لیکن در حقیقت تو وہ اپنے محبوب کے دیدار کے لیے آیا تھا جس نے اس کی جان کو سولی پر لٹکا رکھا تھا اور اب اس کا علاج دیدار یار ہی تھا۔۔۔

اندر آتے ہیں پہلا ٹکڑاؤ اس کا سلمہ بیگم سے ہوا۔

ارے دبیر بیٹا آؤ نا۔۔

سلمہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔

آنٹی ارمان نظر نہیں آرہا۔۔۔

بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے تم کمرے میں جاؤ میں تمہارے لئے کچھ کھانے کے لئے بھجواتی ہوں۔۔۔

دبیر اثبات میں سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی جانب چل دیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ارمان کے کمرے میں جاتا راستے میں ہی اس کی مراد بر آئی تھی۔۔۔۔

سانیہ بے بی پنک کلر کے لانگ فراک میں کھلے بالوں کے ساتھ دبیر کا ایمان ڈگمگا گئی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس سے گزرتی وہ اس کی راہ میں حائل ہوا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دبیر سے ٹکراتی اس نے دونوں ہاتھوں کو بروقت دبیر کے سینے پر

رکھ کر خود کو دبیر سے ٹکرانے سے روکا۔

اور اپنی اس حرکت پر خجل ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپ ی ی یہاں کیا کر رہے ہیں؟

ثانیہ نے بال کان کے پیچھے اڑیستے تے ہوئے دبیر سے ہکلاتے ہوئے پوچھا وہی اپنی شرمندگی کو چھپانے کی کوشش۔۔۔

دیدار یار کے لیے آیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبیر نے ایک ترنگ میں کہا۔۔۔۔

جیسیی۔۔۔

ثانیہ نے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے پوچھا۔۔۔۔

میرا مطلب ہے اپنے یار ارمان سے ملنے آیا ہوں۔۔۔

دبیر نے اپنی بے خودی پر لعنت بھیجتے ہوئے فٹافٹ بات بدلی اسی میں تو ماہر تھا وہ۔۔

ثانیہ نے جیسے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔

اور آپ کیسی ہیں دبیر نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک۔۔۔۔

دبیر کا بس نہیں چلتا کہ پہروں اسے ہی دیکھتا رہتا اس کو تو اس کا بولنا نظر ہی نہیں آرہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے لبوں سے پھول جھڑ رہے ہوں وہ اس کی محویت دیکھ ٹھٹکی۔

بھائی اندر ہیں اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا اور اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔۔

زبیر نے ایک گہری لمبی آآآہ کر رہ گیا اور کمرے کی طرف چل دیا۔۔۔۔

****

عینی رات کو لان میں بیٹھی کافی پینے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی میں ہوئے سارے واقعات پر غور کر رہی تھی کہ اس کی زندگی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔

پہلے اس کی محرومیاں بعد میں ارمان کا اس کی زندگی میں آنا اور اس کی زندگی کو محبت سے بھر دینا۔۔۔

پہلے کتنا ارزاں سمجھتی تھی نہ وہ اپنی ذات کو مگر جب سے ارمان آیا تھا اسے اپنا آپ کسی شہزادے کی مانند محسوس ہوتا تھا۔۔۔

ارمان دور رہ کر بھی اس کا بہت خیال کرتا جس چیز کا اس کا دل کرتا وہ اس کے سوچنے سے پہلے ہی اس کے دروازے پر ہوتی۔۔

اور جب وہ اسے دریافت کرتی تو وہ بڑے پیار سے کہہ دیتا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب کریم صاحب اس کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھے۔۔۔۔

عینی ان کے اچانک یوں بیٹھنے پر چونکی اور پھر محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔ کتنے دنوں سے وہ ان کے ساتھ نہیں بیٹھی تھی۔۔۔

کیا بات ہے میری بیٹی کے پاس تو ہمارے لئے ٹائم ہی نہیں۔۔۔

عینی خوامخاہ شرمندہ ہوئی جب سے اس کا ارمان سے نکاح ہوا تھا وہ کریم صاحب کے سامنے آنے سے ہچکچاتی تھی کیونکہ اسے ایسا لگتا تھا کہ وہ انہیں دھوکا دے رہی ہے انہیں اپنے نکاح سے لاعلم رکھا کر۔

اس نے بغیر کچھ کہے کریم صاحب کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔

لیلیٰ کو بھی جب کوئی پریشانی ہوتی تھی تو وہ یوں ہی میری گود میں سر رکھ لیتی تھی۔

کریم صاحب نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

عینی ان کی گود میں سر دیئے سکون محسوس کر رہی تھی۔ کریم صاحب آہستہ آہستہ اس کے بال سہلا رہے تھے۔۔۔

بابا جان اگر کبھی ایسا وقت آئے کہ سب آپ کی عینی کے خلاف کھڑے ہو جائیں تو پلیز آپ ہم پر یقین کیجئے گا۔۔۔

کے آپ کی عینی کبھی آپ کو دھوکا نہیں دے گی وہ ہمیشہ سچ کا ساتھ دیتی ہے۔۔۔۔

عینی کے لہجے میں ڈر محسوس کر کے کریم صحاب نے اس کے سر کو چوما۔۔

اور بے اختیار کہا کہ دنیا میں سب سے زیادہ بھروسہ مجھے اپنی عینی پر ہے کیونکہ وہ میرا غرور ہے۔۔۔۔

وہ میرا سر کبھی جھکنے نہیں دے گی۔۔

ان کے اس یقین پر عینی نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

****

ارمان اور دبیر واک کرتے کرتے نیچے لون میں آئے جہاں ثانیہ اپنے دیہان میں جھولے پر جھولا جھول رہی تھی...

ارمان ارجنٹ فون کا کہہ کر سائیڈ پر گیا جب کہ دبیر کو شرارت سو جھی۔۔۔

وہ ثانیہ کے جھولے کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اور ثانیہ کا نمبر ڈائل کرنے کے لیے نکالا اور ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔۔

لگتا ہے آپ کو جھولا بہت پسند ہے ثانیہ جو اپنی سوچ میں مگن تھی اچانک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے یوں اچانک آنے پر وہ شرمندہ سے ہو گی۔۔۔

جی میری خواہش تھی اس لیے ارمان بھائی نے لگوا کر دیا ثانیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جب کہ دبیر نے پچھلے ہاتھ سے ثانیہ کا نمبر ڈائل کیا وہ ثانیہ کا ری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

ثانیہ کا فون ایک دم بج اٹھا ثانیہ نے فون پر ایک دفعہ نمبر دیکھا جو مسٹر اجنبی کا تھا۔۔۔۔

پھر ایک دم دبیر کو میری دوست کی کال ہے اس نے جھوٹی

مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور تیز قدم چلتی اندر کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

اندر جا کر ثانیہ نے کال اٹینڈ کی ہیلو اس نے تیز سانس لیتے لیتے کہا۔۔۔۔۔

"تم کو ناراض ہی رہنا ہے تو کچھ بات کرو

تمہارے چپ رہنے سے محبت کا گماں ہوتا ہے"

دبیر نے ایک ادا سے شعر پڑھا۔۔۔

آپ نے تو جان ہی نکال دی تھی میری پتہ بھی ہے بھائی کے دوست آئے ہوئے

تھے۔۔۔

وہ کچھ پل تو دبیر کے شعر میں کھوئی رہی پھر اسے کھنکارنے پر ہوش میں آ کر اس سے باز

پرس کی۔۔۔

اور میڈم جو آپ نے اتنے دن سے مجھ سے بات نہ کر کے مجھے سولی پر لٹکا رکھا ہے اس

کا کیا۔۔۔۔

دبیر نے اس سے شکوہ کیا۔۔

ثانیہ سر سر فراز اور اویس بھائی کے آنے کے چکر میں اس تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔

اسی بات کا تو دبیر کو غصہ تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ ثانیہ کے ذہن میں اور دل پر اپنا نقش دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور وہ تمہارے بھائی کا کون سا دوست آیا ہے کیا وہ تم بہت ہینڈسم ہے۔۔۔۔۔

دبیر کی آواز میں جلن محسوس کر کر ثانیہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

"ہے تو بہت ہینڈسم ثانیہ نے شرارت سے کہا"۔۔۔

اس کی آواز میں شرارت محسوس کر کے وہ ہنس دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کہ وہ جانے انجانے میں اسی کی تعریف کر رہی ہے۔۔

اس کی نادانی پر دبیر کے چہرے پر تبسم کھلا۔۔۔۔

ویسے تم پنک کلر میں اچھی لگ رہی ہو۔۔

آپ کو کیسے پتا میں نے پنک کلر پہنا ہے ثانیہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا۔۔

دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے تمہاری ہر حرکت پر نظر ہے میری میری جان۔۔

میرا بس چلے تو تمہیں ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھوں۔

کوئی اپنی جینے کی وجہ کو دیکھے بغیر کیسے رہ سکتا ہے دبیر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ثانیہ نے بات کرتے ہوئے باہر جھانکا تو دبیر کو کال پر کسی کے ساتھ پر مصروف پایا۔۔۔

جب دبیر ہنس رہا تھا تب ہی اس کے موبائل سے مسٹر اجنبی کے ہنسنے کی آواز آئی تھی

اس کے شک کی سوئی تیزی سے گھومنے لگی۔۔

کیا وہ اجنبی دبیر تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دبیر کے جانے کے بعد ارمان اپنے اسٹڈی روم میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا جب بخش کے آمد ہوئی۔۔۔

کہو کیا خبر ہے بخش کیا 22 فروری کا راز پتہ چلا۔۔۔

ارمان نے تشویش سے پوچھا کیوں کے 22 فروری ہی وہ دن تھا جب لیلی آفندی کا قتل ہوا تھا...

اسے جتنی جلدی ہو سکے اس راز تک پہنچنا تھا کیونکہ اس راز کی وجہ سے عینی اس گھر

والوں سے کھنچی ہوئی تھی اور اس کے دل میں نفرت پنپ رہی تھی۔۔

جس کو ارمان نے اس کے دل سے نکالنا تھا مگر یہ تب ہی ممکن تھا جب 22 فروری کا راز پتا چلتا۔۔۔

سر ہم نے بہت کوشش کی مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا۔

یہاں تک کہ پولیس کو بھی کچھ معلوم نہیں کہ یہ صرف ایکسیڈنٹ تھا یا کوئی سازش۔

بخش ہمیں کسی بھی طریقے سے اس راز کو معلوم کرنا ہو گا۔ کیونکہ اس راز سے کئی زندگیاں جڑی ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے چہرے پر تفکر کے تاثرات لیے کہا۔

کچھ بھی ہو جائے وہ 22 فروری کا راز جان کر رہے گا اس نے ٹھان لیا تھا۔۔

****

عینی کسی کام کے سلسلے میں یونی کی بیک سائیڈ پر آئی تھی۔

جب وہ اپنا کام کر چکی تو اس نے واپسی کے لیے قدم اٹھائے ابھی وہ تھوڑا آگے ہی گئی تھی کہ اسے کسی لڑکی کی چیخنے کی آواز آئی۔

پہلے تو اس نے اپنا وہم سمجھا جب یہ آواز دوبارا آئی تو عینی نے متجسس ہو کر اس آواز کا پیچھا کیا۔۔۔

تھوڑی ہی آگے گراؤنڈ میں کچھ لڑکے لڑکیوں کے بیچ ایک لڑکا کھڑا ایک لڑکی کا دوپٹہ کھینچ رہا تھا۔

جو مسلسل اسکا پکڑ کے اپنا دوپٹہ کھینچنے سے روج رہی تھی اور اس کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

خدارا مجھے جانے دو پلیز میرے ساتھ ایسا مت کرو اس لڑکی کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر کوئی اس کی مدد کو آگے نہ آیا کیونکہ سب ہی کاشی کی دہشت سے واقف تھے کوئی بھی پرائے پھڈے میں کودنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ سب کو اپنی جان پیاری تھی۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر عینی کی آنکھوں میں حیرت کی جگہ طیش نے لے لی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی تھیں اور سب سے زیادہ غصہ اسے ان بے حس لوگوں پر تھا جو کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے مگر اس کمزور لڑکی کی مدد کو آگے نہیں بڑھے۔۔۔۔۔

عینی دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس لڑکی کے برابر میں جا کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"لڑکی کا دوپٹہ چھوڑ" اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کاشی پر خونخوار نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کاشی کسی صنف نازک کی آواز سن کر ٹھٹکا اور اس جانب دیکھا جہاں ایک انتہائی خوبصورت سنہرے بالوں والی لڑکی سرخ چہرہ لیے اسے دوسری لڑکی کا دوپٹہ چھوڑنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کیوں رے بلبل تیرا پکڑ لوں کیا!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاشی نے خباثت سے ایک آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عینی نے ایک جھٹکے سے اس لڑکی کا بازو کاشی سے آزاد کرا کر اسے پیچھے کھڑا کر لیا اور خود اس کی ڈھال بن کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

"ہے ہمت تو ہاتھ لگا کر دیکھا ہمیں"

عینی نے اسے تمسخرانہ مسکراہٹ کے ساتھ چیلنج کیا۔۔۔۔

واہ رے بلبل نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔

اب تو ویسے بھی کاشی کا دل تجھ پر آ گیا ہے تو اتنی حسین جو ہے۔۔۔

کاشی نے اوپر سے نیچے تک اس پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑنے کو آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔

کسی میں اس کو روکنے کی ہمت نہیں تھی لوگ آنکھوں میں افسوس لیے انہیں دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اب عینی کا انجام اچھا نہیں ہو گا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی عینی کے پیچھے چھپی ہوئی اس کا ہاتھ پکڑے خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

جیسے عینی ہی اس کا آخری سہارا ہو۔۔۔۔۔

اس نے عینی کو چھونے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

آآآآآآآآ سب لڑکیوں کی چیخیں نکل گیں جبکہ جب نمرہ، شہری اور ابراھیم تک یہ خبر پہنچائی۔۔۔

تو وہ عینی کی خیریت کی دعا کرتے اسکی طرف بھاگے۔۔۔

لیکن سامنے کا منظر نہایت نا قابل یقین تھا۔۔۔

ثانیہ کا ہاتھ حیرت کے مارے منہ پر گیا۔۔۔

****

اس نے عینی کو چھونے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عینی کی طرف سے پڑنے والے تھپڑ نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔۔۔

اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا۔۔

اسے اس صنف نازک سے اتنے بھاری تھپڑ کی امید نہ تھی۔

اسے تو لڑکے بڑی مشکل سے ہلا پاتے تھے تو پھر اس لڑکی کا ہاتھ کیا تھا جو لوہے کو بھی مات دے رہا تھا۔۔

کسی بھی لڑکی کی طرف ہاتھ اٹھانے سے پہلے اس تھپڑ کو یاد کر لینا آئندہ ایسی ہمت بھی نہیں ہو گی۔۔۔

توہین کی شدت اور پڑنے والے تھپڑ سے اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا وہ غصے سے اٹھا اور عینی کی طرف جھپٹا۔۔۔

"سالی تجھے تو میں ابھی سبق سکھاتا ہوں اب تو تیری عزت کا جنازہ سب کے سامنے ہی اٹھے گا۔۔۔"

اس نے بے باکی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوتا۔۔

عینی نے ایک کِک اس کی ٹانگ میں اڑائی اور اس کی گردن سے پکڑ کر اسے اپنے اوپر سے الٹا ایسے کہ وہ اوندھے منہ فرش پر سلامی دے رہا تھا۔۔

اس کی اس درگت پر سبھی لوگ حیرت سے منہ اور آنکھیں پھاڑے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس نے پہلی دفعہ کاشی سے پنگا لیا تھا اور اسے چاروں شانے چت کیا تھا۔۔۔

نمرہ نے تو پر جوش ہو کر عینی کے نام کے نعرے ہی لگانے شروع کر دیئے۔۔۔

"عینی عینی عینی" اس کی دیکھا دیکھی سبھی عینی کا نام پکارنے لگے۔۔۔۔

عینی نے اسے نیچے گرا کر اس کا ایک بازو پیچھے کر کے اس کی کمر سے ٹکایا اور اس کی اس کی مڑی ہوئی بازو پر گھٹنے کے بل بیٹھی اور زور سے دباؤ دیا جس کی وجہ سے وہ درد سے چیخ

اٹھا۔۔۔

آآآآہہہہ!

اس کی ہڈی چٹخنے کی آواز آئی لگتا تھا اس کا بازو فریکچر ہو گیا ہے مگر عینی کو اس پر رحم نہ آیا۔۔۔

اسکے بعد تقریباً عینی نے دس منٹ نان سٹاپ اسکی دھلائی کی۔۔

اب بول پکڑے کا ہاتھ کسی لڑکی کا۔۔۔

عینی نے ایک ہاتھ سے اس کے سر کے بال کھینچتے ہوئے کہا۔۔

ڈالے گا کسی پر گندی نگاہ؟

آج اس لڑکی کی جگہ اگر تیری ماں بہن ہوتی تو تم یہ حرکت کرنے کی کوشش بھی نہ کرتے۔۔

بول کیوں نہیں رہا اب بول نہ پکڑنا ہے میرا ہاتھ؟ بول؟

اسی منہ سے بولا تھا نہ بلبل اس نے اس کے سر زور سے زمین سے ٹکرایا جس کی وجہ سے اسکے منہ سے خون نکلنے لگا۔۔

یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ کاشی کو اسکی نانی دادی یاد آ گئی تھی۔۔۔

اب کم سے کم وہ ایک ہفتہ تو بیڈ کی نظر ہونے والا تھا۔۔۔

کچھ منچلوں نے تو اس سارے دنگل کی ویڈیو بنا کر گروپ میں شیر بھی کر دی تھی۔۔

مشال اور ہانیہ رش کو چیرتی ہوئی اگے بڑھیں اور ان کا بھی یہی حال تھا جو باقی سب کا ہوا تھا۔۔۔

یہ انکی عینی تھی۔۔۔

وہ برق رفتاری سے اس تک پہنچیں اور عینی کو گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگیں

اب اگر کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تمہاری آنکھیں بھی نہیں بچیں گی اس حالت کو یاد کر لینا عینی نے دور جاتے ہوئے اسے وارن کیا۔۔۔

جو پتا نہیں کچھ سمجھنے کی حالت میں تھا بھی یا نہیں۔۔

صائم اور علیشہ کے گروپ کو جب یہ خبر پہنچی تو وہ دوڑے چلے آئے مگر تب تک واردات کرنے والی جا چکی تھی۔۔۔

ان کے لیے یہ ناقابلِ یقین بات تھی کہ کاشی کی اس حالت کی ذمہ دار ایک لڑکی

ہے۔۔۔۔

****

کیا ضرورت تھی اس پرائے پھڈے میں کودنے کی مشال اور ہانی نے اس سے دریافت کیا۔۔۔

جس پر عینی نے انہیں افسوس سے دیکھا۔۔۔۔

جو بھی تھا وہ لڑکی ذات تھیں ہم ان کی مدد نہیں کرتے تو کون کرتا۔۔۔۔

عینی عینی تم نہیں جانتی یہ لنڈن نہیں پاکستان ہے۔۔۔

یہاں لڑکے چپ نہیں بیٹھتے بدلہ لیتے ہیں۔۔

مشال نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

تو ہم نے بھی ہاتھوں میں کوئی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔۔

آئیں تو سہی زرا ہم بھی دو دو ہاتھ کر لیں گے۔۔وہ دونوں سر پیٹتی رہ گئیں۔۔۔

واہ میری ببر شیرنی کمال کر دیا چکدے پھٹے نمرہ نے آتے ہی اسے گلے لگ کر سراہا۔

عینی اس کی اس ادا پر ہنس پڑی۔۔۔

ویسے یار ماننا پڑے گا تمہاری جتنی طاقت تو ہم میں بھی نہیں۔ شہری نے اسے داد دی جس پر ابراھیم نے بھی زور و شور سے تصدیق کی۔۔۔

ویسے اب تو ہمیں بھی تم سے بچ کر رہنا چاہیئے کیا پتا ہمیں بھی پرپوز کرنے پر ڈھول کی طرح بجا دو😂😂😂۔

سب اسکی بات پر قہقہ لگا کر ہنس پڑے۔۔

جبکہ مشال اور ہانی منہ کھولے ان نمونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے انکا ریکشن دیکھ سبکا تعارف کروایا۔۔

شہری نے تو باقائدہ مشال سے ہاتھ تک ملا لیا۔۔ لیکن عینی کی گھوری پر فوراً بتیسی دکھاتے ہوے چھوڑ دیا۔۔۔۔

اریبہ اور ثانیہ بھی اچانک نمودار ہوئیں اور اسکو سراہا کیوں نکہ اج اسنے ایک لڑکی کی عزت بچائی تھی۔۔۔

****

علیشہ نے اڑتی پھرتی خبر سنی تھی کہ ارمان کا کسی لڑکی سے افیر ہے تبھی وہ مچھلی بن پانی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

وہ جلد اس چڑیل کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی۔جو اجکل گوسپ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔

عینی کچھ کام کے سلسلے کا کہہ کر نمرہ کو گراؤنڈ میں آئی تھی جب کسی نے اس کا بازو دبوچا ۔۔۔

How dare you ?

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھاری جرات کیسے ہوئی میرے ارمان کے پاس منڈلانے کی علیشہ نے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے عینی کو کہا ..

اگر آئندہ ارمان کے پاس نظر آئی تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔۔ علیشہ نے تنفر سے کہا۔۔

عینی نے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے تک گہری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

کیا کر لو گی؟

عینی نے آئی بروا چکاتے پوچھا۔۔۔

"تم جانتی نہیں ہو مجھے "علیشہ نے غصے سے کہا۔۔۔۔

ہم جاننا چاہتے بھی نہیں اگر ارمان تمہارا ہے تو تمہارا ہی رہے گا لیکن اگر وہ تمھاری قسمت میں ہی نہیں تو یوں ڈھنڈورا پیٹنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔

ارمان جس کا ہے اس کو مل کر رہے گا۔۔

عینی بھی غصے سے لال ہو گئی کون تھی یہ جو اس کے شوہر کو میرا ارمان میرا ارمان کہہ کر بلا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل تو کیا اس کا منہ توڑ دے لیکن جانے دیا خواہ مخواہ میں بات کا بتنگڑ بنتا۔۔۔

اس سے پہلے کہ عینی جاتی علیشہ نے پھر اس کا بازو دبوچا لیکن اس بار عینی نے اس کا لحاظ بلائے طاق رکھتے ہوئے اسے گردن سے دبوچ کے درخت کے ساتھ پن کیا۔۔۔۔

آئندہ یہ اپنے ہاتھ ہم سے 10 فٹ کے فاصلے پر رکھنا ورنہ یہیں زمین میں گاڑ دیں گے۔۔۔

اگر آئندہ میرے آس پاس بھی منڈلاتی نظر آئیں تو تمہیں کہیں منہ چھپانے کی جگہ

نہیں ملے گی۔۔

اور جو ہم کہتے ہیں اسے پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اس نے اتنی شدت سے علیشہ کا گلا دبایا ہوا تھا کہ علیشہ کو لگا کہ وہ اب گئی کہ تب گئی۔۔۔

اس نے جھٹکے سے علیشہ کا گلا چھوڑا اور وہ کھانستے ہوئے نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔

درد کی شدت سے اس کی آنکھوں میں پانی آگیا ایک پل کو تو لگا کے وہ اس لڑکی کو جانتی ہی نہیں اتنی سخت گرفت۔۔

اب کاشی کی کہی بات پر اس کو سو فیصد یقین آگیا تھا کہ وہ کسی کو بھی زیر کر سکتی ہے۔۔ لیکن اب وہ اس لڑکی کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اس کی آنکھوں سے نفرت کی چنگاریاں پھوٹنے لگی

****

علیشہ غم و غصے میں اپنے دوستوں کے پاس گئی اور کہا کہ مجھے وہ لڑکی چاہیے اس کا کچھ بھی کرو اس نے علیشہ پر ہاتھ اٹھایا ہے اس کو اس کی سزا ملنی چاہیے۔۔۔

تم کس لڑکی کی بات کر رہی ہوں صائم نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

اسی لڑکی کی جس نے کاشی کی یہ حالت کی۔۔

علیشہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"Interesting very Interesting "

صائم کی آنکھوں میں ایک چمک تھی..

کچھ تو خاص ہے اس لڑکی میں صائم نے ویڈیو میں اس لڑکی کو کاشی کی دھلائی کرتے دیکھ کہا۔۔۔

ملنا پڑے گا اس لڑکی سے دل کو بھا گئی ہے یہ۔۔۔

صائم نے چہرے پر شیطانی چمک لئے کہا۔۔۔۔

****

عینی جب گھر میں داخل ہوئی تو سب اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

آج بڑے ماموں چھوٹے ماموں اور سب مرد حضرات گھر میں ہی موجود تھے اور سب ہی عینی کو خشمگیں آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیا سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں عینی نے اپنا بیگ سوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عینی ہم نے آپ کو پڑھنے اس لئے بھیجا ہے بڑے ماموں کے کہنے پر عینی کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔۔۔

اس نے ایک نظر علی کو دیکھا تو اس نے عینی کی ویڈیوز اس کے سامنے لہرا دی۔ عینی نے علی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

جس کے جواب میں علی نے بتیسی دکھا دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماموں ہم کیا کرتے وہ لڑکا اس لڑکی کو چھیڑ رہا تھا عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

سب ینگ جنیریشن کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔ سب عینی کی کلاس لگتے دیکھ محظوظ ہو رہے تھے کیوں کہ ایسے مواقع کم ہی آتے تھے۔۔۔۔

پھر بھی وہ لڑکا آگے سے کچھ کر بھی تو سکتا تھا نہ قادر صاحب نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

ایسے کیسے وہ جانتا نہیں ہے ابھی ہمیں بلیک بیلٹ ہیں ہم۔۔ آئندہ ہم خیال رکھیں گے

۔

عینی نے سب کی تادیبی نظریں اپنے اوپر دیکھ کر منمناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر علی کو اس کی خبر لینے کی دھمکی دی۔۔۔۔

****

ارمان گھر میں داخل ہوا تو حویلی میں سب بیٹھک لگائے بیٹھے تھے۔۔

ارمان ناک کی سیدھ میں چلتا ہوں اوپر جانے لگا جب اسے دادا جان کی پکار نے روکا۔

برخدار ذرا ہم پر بھی نظر کرم کر لیا کرو لیکن سنا ہے آج کل تم کسی اور پر بہت مہربان ہوئے ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کا پر تپش لہجہ سن کر ارمان کے بلوں میں اضافہ ہوا اور وہ جھٹکے کے سے پلٹا اور ان کے سامنے آکر بیٹھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا سلمہ بیگم نے بولنا شروع کیا۔علیشہ بتا رہی تھی کہ آج کل تم یونی میں ایک لڑکی کے ساتھ زیادہ ہی پائے جاتے ہو۔۔۔

کیا یہ سچ ہے؟

سلمہ بیگم نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔۔۔

تم تو بہت کہتے تھے کہ میں اپنی ڈال سے شادی کروں گا بہت جلد نہیں اتر گیا تمہارے ڈال کا بھوت تمہارے سر سے۔۔۔

داداجان نے طنزیہ لہجے میں دریافت کیا ارمان مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔۔۔

اسے داداجان کا اپنی ڈال کے بارے میں اس طرح سے ذکر کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔۔

میں تو کہتی ہوں کہ جلد از جلد اس لڑکے کے ہاتھ پیلے کر دو کہیں ہاتھ سے نکل نا جائے بلقیس بیگم نے جلے لہجے میں کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

O stop it everyone !

نہ ہی مجھے کسی کو وضاحت دینی کی ضرورت ہے نہ میں ضروری سمجھتا ہوں اور جہاں تک بات ہے میری ڈال کی اسکی جگہ کوئی ایرہ غیرہ نہیں لے سکتا اس نے ایک کڑی نگاہ بلقیس بیگم کے پیچھے کھڑی علیشہ پر ڈالتے کہا۔۔۔

اور بہت جلد میں اسے اپکے درمیان لے آوں گا۔۔۔

جو اپنے اوپر ارمان کی خونخوار نظریں محسوس کر کہ تھوک نگلتی رہ گئی۔۔۔

ارمان دوٹوک لہجے میں کہہ کر سب کی اوازیں نظر انداز کرتا چلا گیا اب اسے جلد از جلد عینی کو یہاں لانے کے بارے میں سوچنا تھا۔۔۔۔

****

رات کے تیسرے پہر کوئی تھا جو بغیر چاپ کے چلتے ہوئے حویلی میں سٹور نما کمرے کے اگے کھڑا ہو گیا۔۔

کچھ پل بعد وہ سایہ دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا۔۔

اور عین دیوار پر سامنے لگی تصویر کو نفرت و حقارت سے دیکھتے ہوئے قریب ہوا۔۔

کتنی محنت کی نا میں نے تمہیں اس گھر سے نکالنے کے لیے اس سایے نے سامنے تصویر میں کھڑی زندگی سے بھرپور لڑکی کو دیکھتے ہوے کہا۔

ارے ارے معاف کرنا اس ہویلی سے نہیں اس دنیا سے تمہیں رخصت کرنے میں بھی تو میرا ہی ہاتھ تھا۔۔۔۔

اس نے عجیب انداز میں قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اگر تمہاری بیٹی خوشقسمتی سے بچ گئی یا یوں کہے کہ اس کی بد قسمتی۔۔تو اسے مجھ سے

کون بچائے گا۔۔اسے بھی تمھارے پاس انا ہو گا ایسے نہیں تو مر کر۔۔

ہاہاہاہا!

خاموشی میں اس شیطانی قہقے نے در و دیوار ہلا دیے ساری بے جان چیزیں خاموشی سے انکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

****

یونی میں آج کافی گہما گہمی تھی۔۔کیا ہو رہا ہے عینی نے ارد گرد دیکھتے ہوئے نمرہ سے دریافت کیا۔۔۔

یار کل کونسرٹ کمپیٹیشن ہے یعنی میوزک کمپیٹیشن بڑے بڑے judjes آئیں گے اور سب سے اچھی پرفارمنس کرنے والے کو ایک لاکھ کا انعام ملے گا.

WOW

عینی نے دلچسپ نظر اطراف میں ریحرسل کرتے سٹوڈنٹس پر ڈالیں جو جی جان سے محنت کر رہے تھے۔۔۔

وہیں ایک علیشہ بھی تھی جو عینی کو شیطانی نظروں سے دیکھ رہی تھی اب یہ تو وہی جانتی

تھی کہ اس کے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔۔۔

****

ثانیہ نے آج ٹھان لی تھی کہ وہ پتا لگا کر رہے گی کہ دبیر ہی وہ شخص ہے جو مسٹر اجنبی ہے یا نہیں۔

اس لیے اس نے آج یونی میں دبیر کو ملنے کے لیے بلایا تھا یہ کہہ کر وہ مصیبت میں ہے۔۔

اور یہیں دبیر کے سارے بہانے دھرے کے دھرے رہ گئے اور وہ فوراً ثانیہ سے ملنے نکلا۔۔۔

جیسے یہ دبیر یونی پہنچا وہ دیوانوں کی طرح ثانیہ کو ڈھونڈنے لگا جب اس کے بجتے فون نے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

ہیلو ہاں ثانیہ کہاں ہو تم دبیر نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ٹھہرا۔۔۔

ثانیہ جو اس کے پیچھے قریب ہی کھڑی سے کال کر کے بولنے کی منتظر تھی اس کی

تصدیق ہو جانے پر ہی اس کے سامنے آئی۔۔۔۔

آیئے آیئے دبیر صاحب آیئے۔۔۔

آپ کا انتظار تھا مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ آپ میرے سے اس دن کی بد تمیزی کا بدلہ لے رہے ہیں لیکن میں بھی کتنی پاگل ہوں آپ کے ٹائم پاس کو پیار سمجھ بیٹھی۔۔۔

جو شخص اپنی شناخت ہی نہیں بتا سکتا وہ کسی سے پیار کیا کرے گا ثانیہ نے دکھی لہجے میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبیر جو ثانیہ کو ایک دم سے سلامت دیکھنے پر پر سکون ہوا تھا اس کے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مضطرب ہوا۔۔۔۔

اور اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے ثانیہ میری جان میں سچ میں تم سے محبت کرتا ہوں دبیر نے ٹوٹے لہجے میں یقین دلانا چاہا۔۔۔

تو کیوں چھپ چھپ کر باتیں کرتے رہے کیوں سامنے آکر اپنا چہرہ نہیں دکھایا۔۔

کیا آپ اپنے دوست کے پیٹھ پیچھے اسے دھوکا دے رہے تھے ثانیہ نے لحاظ کی تمام حدیں پار کر دیں۔۔

دبیر جو کافی دیر سے اس کی کڑوی باتیں ضبط سے سن رہا تھا اس کی آخری بات پر جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے قریب کیا۔۔۔

میری تم سے محبت ایک طرف لیکن میری ارمان سے دوستی پر ذرا بھی شک نہ کرنا ثانیہ وہ جان ہے میری جگر ہے میرا۔ جس کو دھوکا دینے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

تو پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں میں تم سے محبت کرتا ہوں ہاں میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں اس لیے یہ راستہ اپنایا۔

میں ڈرتا تھا کہ کہیں تم میری اصلیت جان کر مجھ سے دور نہ ہو جاؤ۔ جیسے اب تم مجھ پر شک کر رہی ہو۔۔۔

دبیر کی لہجے میں اتنا کرب تھا کہ ثانیہ کو اس کی بات ماننے ہی بنی۔

تو پھر آپ بھائی سے بات کریں گے۔۔

ثانیہ کے بات پر دبیر نی جھٹکے سے سر اٹھا کر ثانیہ کو دیکھا تو کیا وہ مان گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دبیر کی سانسیں بحال ہوئی۔

میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی دبیر نے ثانیہ کو گھماتے ہوئے کہا ثانیہ کے اقرار پر دبیر کی شوخی لوٹ آئی تھی۔۔۔

دبیر کے اس لہجے پر ثانیہ شرم سے نظر جھکا گئی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اب وہ دبیر کے ساتھ اپنی منزل پا ہی لے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اریبہ بھی بولائی بولائی پھرتی تھی۔۔

جب سے اس نے ارحم کی آنکھوں میں رائمہ کے لیے پسندیدگی دیکھی تھی اس کے پہر ایسے ہی تکلیف دے گزر رہے تھے۔۔

اب بھی وہ یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھی ارحم کو رائمہ کے قریب کھڑی دیکھ رہی تھی اور آنکھوں میں آنسو لیے اپنے آپ کو اس درد کو ہمیشہ سہنے کے لئے تیار کر رہی تھی جب پاس ہی کسی نے سرگوشی کی۔۔۔

محبت کی راہی ہو؟

اس نے رخ موڑ کر دیکھا تو عینی پاس بیٹھی تھی۔۔۔

نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں اریبہ نے جھٹ آنکھیں صاف کیں۔۔۔۔

عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے ہیں عینی نے اس پر حقیقت آشکار کی۔۔۔

تو کیا اب اسکی محبت لوگوں کو بھی نظر آنے لگ گئی تھی تو پھر ارحم کو کیوں نہیں!

ایک بات کہوں ابھی بھی وقت ہے اپنی محبت کو پانے کے لیے کوشش کرو ورنہ بعد میں پچھتاوے کے علاوہ ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اور جیت ہمیشہ سچی محبت کی ہی ہوتی ہے اور اگر وہ تمہیں نہ ملا تو سمجھنا وہ قسمت میں تھا ہی نہیں۔۔۔

عینی نے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

آپ کو اتنا محبت کے بارے میں کیسے علم ہے۔اریبہ نے آنکھوں میں حیرت لئے پوچھا۔۔۔۔

بھائی ہم بھی محبت کے راہی ہیں۔اور جس کی محبت میں شدت ہو اس سے محبت ہو ہی جاتی ہے یہ تجربہ ہے ہمارا۔۔۔۔

عینی یہ کہتے ہی دوسری طرف چل پڑی اریبہ کافی دیر تک اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

****

اللہ اللہ کر کے اگلا دن بھی آ گیا۔یونی میں تو خوب شور برپا تھا ہر طرف رنگینیاں، شوخیاں، گانے۔

پہلی نظر میں تو یہ یونی لگتی ہی نہیں تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی کلب یا بار میں داخل ہو گئے ہوں۔

"ہائے میں مر گئی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نمرہ کے منہ سے حیرت زدہ آواز نکلی یار یہ تو کسی اور جگہ ہی آ گئے ہم نمرہ نے حیرت سے عینی کو ٹھوکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

جو خود ایک کالے لمبے گاؤن میں ملبوس تھی جس نے اسکے اصل لباس کو چھپایا ہوا تھا۔۔۔

عینی نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔۔۔

کم تو تم بھی نہیں لگ رہی عینی نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر نمرہ نے اپنی جھینپ

مٹانے کے لیے عینی کو ایک جھانپڑ رسید کیا۔۔

یاااار کندھا توڑ دیا ہمارا۔

اور تم نے کس خوشی میں یہ گاؤن زیبِ تن کیا ہے۔۔تمہارا تو ڈریس ہی نظر نہیں آرہا

اتارو اس تمبو کناتے کو نمرہ نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ابھی نہیں عینی نے اپنا گاؤن سختی سے پکڑا کہیں نمرہ اتار ہی نہ دے۔۔۔

ویسے بھی وہ اپنے آپکو کسی کے پر حدت بھری نگاہوں میں محسوس کر رہی تھی۔۔

اور ہونا ہو یقیناً یہ اسکے جنونی شوہر کے ہی نظروں کا حصار تھا۔۔

اسی وجہ سے وہ گاؤن بھی نہیں اتار رہی تھی۔۔

****

ارمان کافی دیر سے عینی کو نظروں کے حصار میں لیے دیکھ رہا تھا۔۔

لیکن آنکھیں پھر بھی سیر اب نہیں ہو رہی تھیں۔۔

وہ سادگی میں بھی بلا کی پر کشش اور دل لوٹ لینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

ارمان اسکی کنفیوز حالت سے بھی باخبر تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے اپ کو اسکی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی ہے اور یہی چیز اسے لطف دے رہی تھی لیکن کئی لڑکوں کی اس پر ٹھہری نظر کو دیکھتے اسکا دل انکا منہ توڑنے کا کیا تھا جو اسکی ملکیت پر یوں آنکھیں گاڑے بیٹھے تھے۔وہ جلد ہی کوئی صحی موقع دیکھ کر عینی سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

****

یونی میں جہاں سب رنگینیوں میں مگن تھے وہیں وہ نقاب پوش یعنی Evil Dead بھی اپنے شکار کو ٹھکانے لگانے یہاں اپنے اصلی روپ میں پہنچ گیا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر کبھی بی کوئی یقین نا کرتا کہ اس شخصیت کے پیچھے Evil Dead ہے۔۔۔

اس نے اپنے شکار کو چارا پھینکا اور اب وہ شکار چارے کے پیچھے پیچھے کھچا چلا آرہا تھا شاید نہیں یقیناً اگر اس کو زرا بھی شک ہوتا کہ یہ چارا اسے اسکی موت کی طرف لے جا رہا ہے تو وہ یہاں backyard

میں انے کا سنتے ہی کانپ اٹھتا۔۔۔

مگر اب تو دیر ہو چکی تھی جیسے ہی وہ نیم تاریکی میں اس چارے کے قریب ہوا اسے اپنی گردن پر چبھن سی محسوس ہوئی اور وہ لمحے کی دیر کیے بنا زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔۔۔۔

کیسا لگا Evil Dead سے روبرو ملاقات کر کے۔۔۔۔

اس لڑکے کی آنکھوں میں شدید بے یقینی تھی۔۔۔اس نے کئی دفعہ evil dead کے بارے میں سن رکھا تھا مگر دیکھا آج تھا۔۔ لیکن وہ پھر بھی یقین کرنے سے قاصر تھا۔۔

ت ت تم E e evi i l d dea a d کی س سے اسنے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے حکلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ تو بے یقینی کی موت ہی مر چلا تھا۔۔۔

یقین نہیں آرہا کہ میں evil dead ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں آرہا تو کوئی بات نہیں اپنی موت کو سامنے دیکھ کر اکثر مجرم ایسے حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں۔۔۔۔۔

evil dead

نے اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا۔۔۔

مجھے اج تک جس نے بھی دیکھا وہ میری ایک بھی نشانی کسی اور کو بتانے کے لیے زندہ نہیں بچا اسنے اپنی روشن انکھیں اس کی خوف سے پھڑ پھڑاتی آنکھوں میں ڈالتے کہا اور مبارک ہو تم ان میں سے ایک ہو اسنے سرد اواز میں کہا اج تو اسکی اواز بھی اصل تھی کوئی مکینکی نہیں۔۔۔۔

یہ جو تمہیں انجیکشن دیا ہے نہ یہ دھیرے دھیرے تمہارے سارے اجزا مفلوج کر دے گا اور اخر میں دل بھی اسنے اسکے کان میں سرد سرگوشی کی۔۔۔۔

وہ زور زور سے جھٹپٹانے لگا اور پھر اسکا جسم بلکل ساکت ہو گیا جیسے کبھی اسمیں جان تھی ہی نہیں evil dead

نے ایک حقارت بھری نظر اس پر ڈالی۔۔۔

اسکو جلد از جلد ٹھکانے لگا دو اسنے بے لچک اواز میں کہا را جر اسکے پیچھے سے ایا اور اپنے کام پر لگ گیا صرف ایک وہی تھا جسنے Evil dead کو اصلی حالت میں دیکھا تھا۔۔۔۔

****

وہ سب فنکشن Enjoy کر رہے تھے جب لاسٹ پر علیشہ نے مایک پکڑتے ہوئے سبکو اپنے طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

ladies and gentleman please welcome our last performance of this evening aynni afandi with her band from english department ....

Come aynni

علیشہ نے شاطرانا لہجے میں کہا ارمان نے بھی الجھ کر انکو دیکھا عینی کی تو کوئی Performance نہیں تھی پھر یہ سب۔۔۔۔

سب مڑ مڑ کر عینی کو دیکھنے لگے کاشی والے واقعے کے بعد سے وہ کافی مقبول ہو گئی

تھی۔۔۔سب کی نظریں اس پر تھیں عینی علیشہ کی چلا کی سمجھ چکی تھی جس نے اسکی بے عزتی کا خوب انتظام کیا تھا۔۔۔۔

"ہائے میں مر گئی "اب ہم کیا کریں گے عینی؟

نمرہ نے سب کی نظریں اپنے پر ٹکی دیکھتے کہا ابراھیم اور شہری بھی پریشانی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

aynni please come on please english department ki insult na karwayn....

علیشہ نے تنظیہ لہجہ اپناتے ہوئے لہا۔۔۔

Judges bhi unko hi dekh rhy thy

اچانک حال میں Loser loser کی اوازیں گونجنے لگیں کسی کی انکھوں میں حسد تھا تو کسی کی میں نفرت نمرہ رونے والی ہو گئی

جب عینی جھٹکے سے اٹھی اور نمرہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے حال سے نکلتی چلی گئی جاتے ہوئے وہ ابراھیم اور شہری کو اشارہ کرنا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔

****

ان کے نکلتے ہی حال میں loser loser کی آوازیں گونجنے لگیں جب ایک دم سناٹا چھا گیا وجہ لائٹس کا ایک دم بند ہو جانا تھا۔۔

عینی نے باہر آ کر نمرہ کا ہاتھ چھوڑا۔اتنی دیر میں ابراہیم اور شہری بھی آ گئے۔کیا ماجرہ ہے یہ؟

کچھ نہیں بس انتقامی کاروائی وہ بھی علیشہ کی طرف سے۔۔

ایک جھٹکا اس نے ہمیں دیا اور ایک بم اس پر ہم گرائیں گے۔

عینی کے چہرے پر شرارتی مسکان تھی۔حساب تو ہم بھی کسی کا نہیں رکھتے۔

Are u ready guys ?

اس نے ان کے آگے ہاتھ پھیلایا۔

جس پر انہوں نے سمجھ کر جوش سے ہاتھ رکھ کر ون کیا۔

yes we are ready to shock them

سب نے انکھ مار کر کہا۔۔۔😉😉😉😉

اب تمہیں جھٹکے سے کون بچائے گا علیشہ۔۔۔۔۔😉😉😉😉😉

****

اچانک ہال میں لائٹس آن ہوئیں۔اور سب نے عینی اور اس کی ٹیم کو اسٹیج پر میوزیکل انسٹرومینٹس پکڑے دیکھا۔۔۔

جو حال پہلے loser کی اوازوں سے گونج رہا تھا اور وہاں ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی ابھی تک گاؤن میں ملبوس تھی۔سنہری بال بلو ڈرائے ہو کر کندھے پر پڑے تھے اور ہیزل گرین آنکھیں ہلکی سی گلیٹری آئی شیڈ سے شعائیں بکھیر کر ہر کسی کو اپنے سحر میں گرفتار کر رہی تھیں۔

جب اچانک اس کے پنکھڑیوں جیسے لبوں نے حرکت کرنا شروع کی اور لوگ دل تھام کر رہ گئے۔۔۔

Like a river, like a river, sh-

Like a river, like a river, sh-

Like a river, like a river

Shut your mouth and run me like a river

اس نے ایک دم مایک ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے دوسرے کو سٹائل سے جھلانا شروع کیا۔

How do you fall in love?

Harder than a bullet could hit you

How do we fall apart?

Faster than a hairpin trigger

وہ آہستہ آہستہ گنگناتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب اس کی آواز آہستہ آہستہ اونچی ہونے لگی اور جوش و جذبے سے بھر گئی۔۔۔

اس کی اتنی اچھی انگریزی اور اتنے Smooth accent پر سب

judges حیران تھے

اور اسکے اتنے اچھے لبو لہجے پر سب ہی دنگ رہ گئے۔۔۔۔

Don't you say, don't you say it

Don't say, don't you say it

One breath, it'll just break it

So shut your mouth and run me like a river

علیشہ کا رنگ تو مانو یوں سفید ہو گیا تھا جیسے کسی نے پینٹ کیا ہو۔

پورے حال میں جہاں پہلے loser کے نعرے لگ رہے تھے اب وہیں سب ان کے گانے پر خوشی سے جھوم اٹھے تھے بلکہ ساتھ ساتھ گنگنا رہے تھے۔۔۔

ارمان اپنی شیرنی کی game changer والی عادت سے بخوبی واقف تھا اس لیے مزے سے انجوائے کر رہا تھا۔

جب میوزک تھوڑا تیز ہوا اور ابراھیم اور شہری کے ہاتھوں میں تیزی آئی۔۔۔

اور جھٹکے سے عینی نے اپنا گاؤن الگ کیا۔

اور اسکا اصل لباس سب پر ظاہر ہوا۔

جو جینز کی پینٹ کے اوپر لوز سی بریںڈیڈ سٹائلش شرٹ تھی اور اس پر پرل کی نیٹ کی جیکٹ جسنے اسکے حسن کو چار چاند لگا دیے۔۔۔

عینی کیا واز جوش سے بھرپور ہوتی جا رہی تھی جیسے وہ خود بھی بہت enjoy کر رہی ہو۔

Shut your mouth, baby, stand and deliver

Holy hands, will they make me a sinner?

Like a river, like a river

Shut your mouth and run me like a river

Choke this love 'til the veins start to shiver

One last breath 'til the tears start to wither

Like a river, like a river

Shut your mouth and run me like a river۔

نمرہ بھی عینی کے ساتھ دھیمی اواز میں ریپ کر رہی تھی۔۔جبکہ انکی اواز نے حال کے درودیوار ہلا دیے تھے۔۔۔۔

Tales of an endless heart

Cursed is the fool who's willing

Can't change the way we...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں انکے گانے کا اختتام ہوا۔۔

و نہیں نہ ختم ہونے والے تالیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔اور علیشہ کا منہ تو صدمے کی وجہ سے پٹھے کا پھٹارہ گیا تھا۔اور اس کا یوں بولتی بند انداز عینی کو چس ہی دے گیا تھا ۔اگر علیشہ کو معلوم ہوتا کہ عینی کی انگریزی اتنی سموتھ اوور فاسٹ ہے اور وہ بہت اچھا گاتی ہے تو وہ کبھی عینی کو یوں سرے عام چیلنج نا کرتی۔

مگر اسکی چال الٹی پڑ گئی تھی۔

عینی نے اسکا سرخ منہ دیکھ کر اسکو شرارت سے ایک آنکھ ماری جسپر وہ غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔

عینی اور اسکا گینگ اب نیم جھک کر لوگوں کی تالیوں کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔۔۔

****

اریبہ بھی کافی دنوں بعد کھل کر انجوائے کر رہی تھی جب ارحم اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

کیا حال ہے 5 فٹ دو انچ۔

ٹھیک ھوں تم سناؤ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریبہ کے اتنی سیدھے جواب پر ارحم کو نہایت حیرت ہوئی۔

جو لڑکی اس سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہی تھی اب آرام سے جواب دے دیا کوئی تو بات تھی جو ارحم کی سمجھ سے پرے تھی۔

ارحم کے جاتے ہی اریبہ نے کھل کر سانس لی جیسے ہوا میں کافی دیر بعد آکسیجن میسر ہوئی ہو۔

اب وقت آ گیا تھا کہ کھل کر سامنا کیا جائے۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ

ایک دفعہ تو اپنی محبت کا اظہار ضرور کرے گی اس کے لئے سب سے ضروری تھا ارحم کے ساتھ بہتر تعلقات جس پر وہ عمل درآمد شروع کر چکی تھی۔

****

دبیر بھی ثانیہ کے فنکشن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چھپ چھپاتے ہوئے اس سے ملنے آ چکا تھا۔

جہاں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیک یارڈ میں لے گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبیر یہ کیا طریقہ ہے اور بھائی کو پتہ چل گیا تو وہ ہم دونوں کو نہیں چھوڑیں گے آپ کی تو جان لیں گے ہی لیں گے لیکن ساتھ مجھے بھی سولی پر لٹکا دیں گے۔

ثانیہ نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔

دبیر نے شوق ہوتے ہوئے کہا۔

اور اس کے من موہنے روپ کو دل میں اتارا جو اس وقت ہلکے آسمانی رنگ کی پیروں کو

چھوتی فراک میں کندھے پر نیٹ کا دوپٹہ لیے ملبوس تھی۔

"تو میرے دل پر ہاتھ تو رکھ

میں تیرے ہاتھ میں دل نہ رکھ دوں تو کہنا"

دبیر نے ثانیہ کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتے کہا۔۔۔

ثانیہ نے اتنی والہانہ محبت پر شرم سے نظریں جھکا لیں اور اس کے گال سرخ پڑ گئے جن کو دبیر نے بہت دل سے دیکھا تھا۔۔۔

ایسے منظر کے لئے تو وہ دن رات ایک پاؤں پر کھڑا رہ سکتا تھا یہ تو پھر کچھ دیر کی بات تھی۔

کچھ حسین لمحات جن میں اس کی زندگی کے حسین پل تھے، وہ اور اسکے جینے کی

وجہ۔۔۔۔

****

ہادی کو کوئی موقع میسر نہیں آ رہا تھا عینی کو پھر سے اپنے جال میں پھنسانے کا۔

وہ تو اس دن سے اسی کشمکش میں تھا کہ کیا عینی سچ کہہ رہی تھی؟ کیا واقعی وہ کسی اور سے

محبت کرتی ہے؟تو کیا وہ اتنے عرصے سے اسے دھوکہ دے رہی تھی۔یا یہ بس کوئی عزت بچانے کی تدبیر تھی؟اگر وہ اسے سچ میں دھوکا دے رہی تھی تو

یہی بات اسے بھڑکانے کو کافی تھی اور وہ اب اس سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

عینی dear ناتو میں تمہارے مقدر میں ہوں اور نہ ہی اتنی آسانی سے میں تمہیں کسی اور کا ہونے دوں گا.خوشیوں پر تمہارا کوئی حق نہیں میری بچپن کی محرومیوں کا بدلہ تم اپنی پوری زندگی کی خوشیوں کو تیاگ کے دو گی۔

ہادی نے نفرت بھرے لہجے میں اپنے آپ کو کہتے سنا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ladies and gentleman the winner of tonight is none other then Aynni and his band nimra 'sheri and ibraheem .please come on the stage and collect your golden trophy and check of 1lak.

ہوسٹ نے پر جوش آواز میں عینی اور اس کی ٹیم کو اسٹیج پر آکر اپنا انعام رسیو کرنے کی دعوت دی جس پر وہ چاروں بخوشی اسٹیج پر آئے اور اپنا انعام رسیو کیا۔

کیسا لگ رہا ہے آپ کو ایک جج نے عینی سے پوچھا۔

یقیناً بہت خوشی ہو رہی ہے یہ ہمارے لیے ایک سرپرائز پرفارمنس تھی جو ایک لڑکی کی طرف سے ٹاسک تھا جس کا ہمیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا لیکن پھر بھی ہماری پرفارمینس اللہ کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ سب سے تعریفی کلمات وصول کرنے کے بعد وہ لوگ اپنی سیٹ کی طرف چل پڑے آج خوشیوں کا دن تھا۔

"ہایے اور با" مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہم جیت گئے نمرہ نے بے یقینی سے ڈھنڈورا پیٹتے کہا جس پر وہ چاروں ہی ہنس پڑے۔

****

ارمان کو آج ایک لمحہ بھی میسر نہ ہوا تھا عینی کو دیکھنے کا اس لیے اب وہ اس سے ملاقات کا ارادہ رکھتا تھا جو اس کی نظروں سے بچ بچا کر نکل گئی تھی۔

عینی رات کو خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی جب کھڑکی سے کوئی دھپ سے

اس کے کمرے میں آیا اور اس کے سامنے دو ہنوز بیٹھا۔

"چاند سا چہرہ قاتل آنکھیں، اور ریشمی زلفیں

دیکھ کے تیرے ہونٹ گلابی ہم کیسے نہ بہکیں"۔

وہ جو بھی تھا جیسے ایا تھا ویسے ہی اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔۔۔

****

عینی صبح اٹھی تو کمرے میں ایک الگ سا احساس ہوا۔ادھر ادھر دیکھا تو ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نے جگہ لے لی وجہ سفید گلاب تھے۔ارمان کے عشق کی پہچان جو وقت کے ساتھ ساتھ عینی کو بھی اپنی شدید محبت کی لپیٹ میں لے رہے تھے۔

اس طرح کے چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے وہ عینی کو محسوس کرواتا کہ وہ اسکے لیے کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

اور عینی کو ارمان کا یہ انداز دلو جان سے

منظور تھا۔

اب کریم صاحب کی زات کے ساتھ ساتھ ارمان بھی اسکی زندگی کے چند خاص لوگوں

میں شامل ہو گیا تھا جو عینی کی زندگی میں سانس کی سی اہمیت رکھتے تھے۔کہ وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔انکے لیے جان سے بھی گزر جانا۔

عینی ابھی بھی اپنی پیشانی پر ارمان کا لمس محسوس کر رہی تھی جو اسکو محفوظ حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

****

صائم درانی کنسرٹ نائٹ کی رات سے ہی عینی کی شخصیت کے زیرِ اسر تھا۔

اسکو عینی کی خوبصورتی اور ذہانت اتنی بھا گئی تھی کہ وہ جو عینی کو وقت گزاری کے لیے حاصل کرنا چاہتا تھا اب پوری زندگی کے لیے اس پری کو اپنی قید میں کرنا چاہتا تھا۔

وہ بس موقع کی تلاش میں تھا جو اسکو ڈر گزڈ یلینگ کی مصروفیت کے باعث نہیں مل رہا تھا

یہ تو وقت بتانے والا تھا کہ کون کسکی قید میں جانے والا ہے۔کیونکہ صائم نہیں جانتا تھا کہ وہ خود ہی کسی کی نظروں میں شکار بن چکا ہے۔۔۔۔

****

آج بہت دنوں بعد آفندی مینشن میں سب لان میں بیٹھے خوشگپیوں میں مگن تھے۔

وجہ اتوار کا دن تھا۔

جبھی بڑے لوگ کین کی کرسیوں جبکی بچے نیچے سبز گھاس پر سنیکس اور مختلف قسم کے جوس سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

یار میری طرف بھی کوئی دیھان دے دے اب تو علی بھی کھونٹے سے بندھ گیا ہے۔

کبیر نے سنگل پن کا شدید رونا روتے ہوئے کہا۔۔

جسپر زرینہ بی کی ایک لاٹھی اسے کمر پر پڑ کر ساری آہیں نکال چکی تھی جبکہ باقیوں کی ہنسی۔۔

ابھی کہاں میری رخصتی تو ہو لینے دے اب تو نکاح کے چھواروں کا سواد بھی بھول گیا ہے۔ بڑے تو نکاح کر کے بھول ہی گئے ہیں کیوں عینی۔ علی نے بتیسی کی نمائش کرتے عینی کو بھی بیچ گھسیٹا۔

اسکی بات پر زرینہ بی کا ہاتھ جوتے کی طرف گیا وجہ علی کا انسے دور ہو کر بیٹھنا اور لاٹھی

کا وہاں تک نا پہنچنا تھا۔

توبہ کرو فٹافٹ ہمیں کیوں بیچ گھسیٹ رہے ہو۔ عینی نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

عینی تم کتنی بدید ہو گئی ہو۔

علی نے جھوٹے انسو صاف کیے۔

بڑے اپنی ہنسی ضبط کرتے رہ گئے۔

داداجان کبھی اپ بھی بول دیا کرئیں کہ اپکو ہماری شادی پر ناچنا ہے اور بہت سی خوبصورت بڈھیوں کو تاڑنا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے انکھ مارتے ہوئے انہیں چھیڑا جس پر وہ اسکو گھور کر رہ گئے۔

البتہ زرینہ بی کا فلائنگ کھسا اسکے سر کی زینت بن چکا تھا۔

آآآہ دادی کونسے زمانے کا جوتا ہے اپکا گھس گیا مگر لگنے میں ہیل والی جوتیوں کو بھی مات دیتا ہے۔۔۔

برخودار لگتا ہے تمہارا شادی پانچ سال بعد کرنے کا ارادہ ہے۔

کریم صاحب کی بات میں چھپی دھمکی سمجھ کر علی نے فوراً گان کو ہاتھ لگا کر توبہ کی تو سب ہی ہنس پڑے جبکہ ہانی خجل ہو کر بس علی کو گھورتی رہ گئی۔

جہاں تک بات شادی میں میں بھنگڑے کی ہے وہ تو ہم اپنی شہزادی کی شادی میں ہی کریں گے۔

کریم صاحب نے عینی ک پیار بھری نظروں کے حصار میں لیتے کہا۔

جس پر وہ سر تسلیم خم کر کے رہ گئی۔

وہ جانتی تھی کہ کریم صاحب کے اسکی شادی کو لے کر بہت سے ارمان ہیں اور عینی ان سب ارمانوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

دیکھ کے دادا جان ایک دفعہ رشتہ ٹوٹ جائے تو اچھا رشتہ ملنا مشکل ہوتا ہے اور ملا بھی تو پتا نہیں عینی شادی پر خوش ہو بھی یا نہیں ہادی نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ عریشہ بھی عینی کا اڑتا رنگ دیکھ کر بہت خوش ہوئی اسے عینی سے عجیب قسم کی جلن ہوتی تھی جس سے وہ اسکو نیچا دکھا کر بہت خوشی محسوس کرتی۔

ہادی کی بات پر سب کا رنگ فق ہوا۔

"ہادی"

تمیز سے شب شب بولو راحت بیگم نے گر کھا۔

جبکہ سب ینگ جنیریشن غصے سے ہادی کو دیکھتی واک اوٹ کر گئی۔۔۔

لیکن وہ سب یہ نہیں جانتے تھے کہ کوئی وقت قبولیت کی گھڑی کا بھی ہوتا ہے جس میں زبان سے نکلی بری بات بھی قبولیت کا درجہ پا جاتی ہے۔

اور یہ وقت قبولیت کا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

یونی میں بھی کافی دفعہ علیشہ اور عینی کی جھڑپ ہو چکی تھی۔ لیکن عینی کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ علیشہ کو اگنور کرے لیکن وہ علیشہ ہی کیا جو سیدھی ہو جائے۔

کافی عرصہ بعد آج ایلیٹ کلاس کی پارٹی ایک بہت ہی بڑے پیمانے پر ارینج کی گئی تھی ۔جہاں بہت سی معروف شخصیات بھی اج کی شام کا حصہ تھیں وہیں کئی کپلز باہوں میں باہیں ڈالے کھڑے تھے۔

یہاں یونی کے لڑکے لڑکیوں کا بھی طبقہ تھا۔ جس میں زیادہ تر کلاسز کے سینیرز تھے۔

ینگ جنیریشن کے لیے ایک ماسک تھیم کا ڈانس بھی منعقد کیا گیا تھا۔

جہاں کپلز لڑکے لڑکیاں ماسک میں کپل ڈانس کر رہے تھے۔ لڑکیاں لونگ فراکس جبکہ لڑکے سٹائلش تھری پیس میں ملبوس تھے۔

علیشہ بھی انہیں میں سے ایک تھی جو یونی کی طرف سے آئے ہوئے سٹوڈنٹس میں سے تھی۔

وہ بھی صائم کے ساتھ نازیبہ سے ڈانس میں مگن تھی۔

جب فنکشن میں ہلچل سی محسوس ہوئی۔ انہوں نے داخلی دروازے کی طرف دیکھا تو انکی طرح باقی سب بھی وہیں نظریں گاڑے بیٹھے تھے۔

جہاں عینی ایک شان سے سفید پیروں کو چھوتی لانگ باربی فراک میں بالوں کا میسی بن بنائے، پلکوں کی باڑ جھکائے، ہونٹوں پر جھنجلائی سی مسکان لیئے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔

اسکی مسکراہٹ پر کتنوں کے دل تھمے تھے۔

، کتنے ہی لڑکے اپنی ساتھیوں کو چھوڑے منہ کھول عینی کو دیکھ رہے تھے۔ جس سبز آنکھوں والی سنہری لڑکی کو دیکھ پریوں کا گمان ہو رہا تھا جو پرستان کا رستہ بھٹک کر یہاں

آ گئی ہو۔

علیشہ صائم کی توجہ بٹی دیکھ جل بھن گئی۔

وہ جہاں سے گزرتی ہر کوئی اسے پلٹ کر دیکھتا۔اور یہی چیز اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔

نمرہ، شہری اور ابراھیم بھی اسے کہیں نظر نہیں آ رہے تھے جو اسکی جھنجلاہٹ کا باعث بن رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ سلور کلر کا خوبصورتی سے سجا ہوا ماسک لگاتی دفعتاً ایک مردانہ ہاتھ اسکے سامنے لہرایا۔

Will u dance with me?

اسکی نظر ہاتھ سے ہوتی ہوئی اس نوجوان پر گئی جو بلاشبہ خوبصورتی میں اپنی مثال اپ تھا۔

NO THANKS

عینی نے خشک لہجے میں کہتے ہوئے اسکی پیشکش رد کی اور انکھوں پر ماسک سجایا۔

سامنے موجود صائم اسکی بے نیازی پر عش عش کر اٹھا جتنی وہ پری پیکر تھی اسپر نخرہ جچتا بھی تھا۔

صائم پھر بھی ڈھیٹوں کی طرح اسکو ڈانس کے لیے فورس کرنے لگا اس سے پہلے کہ عینی کے ضبط کا پیمانہ چھلکتا اور وہ صائم کی درگت بناتی علیشہ انکے بیچ آئی اور اسنے صائم کے گرد بازو حایل کیا۔

آؤ بیبی ہم ڈانس کریں کن فضول لوگوں پر نظر ڈال رہے ہو جنکا کوئی سٹینڈرڈ ہی نہیں اور تم۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیشہ نے صائم کو کہتے ہوئے عینی کو نہائیت ہتک آمیز لہجے میں مخاتب کیا۔

بڑی پارٹی میں یوں ہی منہ اٹھائے چلی ائی ہو یہ پتا بھی ہے یہ تھیم صرف کپلز کے لیے ہے۔ مگر تم تھرڈ کلاس لوگ کیا جانیں۔

اوہ سوری تم جیسی لڑکی کو تو کوئی پارٹنر بنانا بھی ناپسند کرے اسلیے ہی یوں تن تنہا کھڑی ہونا۔

انکے قریب کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنکی ضبط کا پیمانا لبریز ہوا اور علیشہ اور عینی کی طرف

بڑھے لیکن ان کے قدم حیرت سے رکے۔

****

جہاں الیٹ کلاس کی پارٹی عروج پر تھی وہیں evil dead بھی اپنے شکار پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔

لیکن آج بھی اسکو پہچاننا ان لوگوں کے بس کی بات نا تھی۔ کیونکہ نا ہی کسی نے اسکی اواز سنی تھی نہ ہی چہرہ اور جسنے دیکھی تھی وہ بتانے کے لیے زندہ نہ بچا تھا۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ وہ عینی کی طرف بڑھتے کوئی تیزی سے ان سب کو چیرتا اس تک پہنچا اور اسکو اپنے حصار میں لیا۔

Royal aessence

کی خوشبو چاروں طرف پھیلنے لگی جسنے عینی کے غصے کو پل میں کافور کیا تھا۔

"Miss alisha you have no concern with my beauty"

اس ناجوان کی ماسک سے جھانکتی آنکھوں میں عینی کہ لیے محبت ہی محبت تھی اور اسکی اواز سن کر علیشہ سمیت اس نوجوان کے جاننے والے ششدر رہ گئے کیونکہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ ارمان شاہ تھا۔

اسنے عینی کے ہاتھ کو نرمی سے گرفت میں لیا اور سٹیج کے عین درمیان میں لے آیا اسکے آتے ہی تمام لئٹس اف ہوں گئیں سوائے ایک سپاٹ لائٹ کے جوان پر پڑ رہی تھی۔

میوزک کے شروع ہوتے ہی ارمان نے عینی کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر جھٹکے سے کمر سے پکڑ کر قریب کیا اور ساتھ گاتے ہوئے موؤ کرنے لگا۔

اسکی دلکش اواز نے ماحول پر سکتا طاری کر دیا تھا۔

وہ کبھی عینی کو گول گھماتا جس سے اسکی باربی فراک چاروں طرف پھیل جاتی، تو کبھی اسکو ہلکا سا اٹھا کر ہوا میں گھماتا جس سے اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ بکھر جاتی۔

عینی اسکی اتنی محبت اتنے دل موہ لینے والے انداز پر سب دنیا بھلائے بس اسے ہی محسوس کر رہی تھی۔

کبھی وہ کوئی شوخ بات کر دیتا تو وہ گھورتی تو کبھی کھلکھلا کر ہنس دیتی سب ہی میسمرایز ہو

کران دونوں کا ڈانس انجوائے کر رہے تھے۔جب وہ دونوں رکے تو پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا واقع ہی عینی کو اپنا پرنس چارمنگ مل چکا تھا۔

مس علیشہ بہتر ہو گا آپ اپنے اوپر دیہان دیں کسی دوسرے کی زاتیات میں دخل اندازی نہ کریں۔

ارمان تم کسی دوسرے نہیں ہو گھر میں ہمارے رشتے کی بات چل رہی اور تم۔

علیشہ نے نفرت اور غصے سے اسکے ہاتھ کو دیکھتے کہا جس سے اسنے عینی کو تھام رکھا تھا۔

Oh shut up alisha

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا کوئی حق نہیں بنتا میری بیوی کے بارے میں اسطرح کے الفاظ استعمال کرنے کا۔

بیوی🙄علیشہ

کے منہ سے نہایت حیرت میں بس یہی نکلا۔

اور صرف اسی نے نہیں بلکہ اسکے پیچھے کھڑے ششدر لوگوں نے بھی وہی سنا تھا۔

"ارماااان"

ایک دھاڑ کے ساتھ کسی نے اسکو پکارا۔

ان سب نے پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گئے آنے والا کوئی اور نہیں ارمان کے دادا

مہمت شاہ تھے اور ان کے ساتھ ارمان کے والد۔

اور انہیں دیکھ کے ارمان اور علیشہ ہی نہیں عینی بھی حیران رہ گئی اس کے ددھیال والے

یہاں کیا کر رہے تھے۔

جب اسنے انکے پیچھے کریم صاحب، علی اور ہادی کو دیکھا انکی انکھوں میں بھی حیرت

واضح تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے ایک نظر ان سب کو دیکھا اور سب کے سامنے عینی کا ہاتھ تھام کر اسے لیے

حال سے نکلتا چلا گیا۔

جبکہ سب اپنی اپنی گاڑیوں میں اسکے پیچھے لپکے۔

ارمان تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔

عینی نے کوفت سے پوچھا اور اس آدمی سے تمہارا کیا تعلق تھا عینی نے جھنجلاتے پوچھا جو

وہ سمجھ رہی تھی وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

****

کریم صاحب جو بہت مشکلوں سے علی اور ہادی کو اپنے ساتھ اصرار پر اس پارٹی میں لائے تھے۔ عینی کو اس پارٹی میں دیکھ حیران ہوئے لیکن جب کوئی شخص اسے لیتا ہوا ڈانس کرنے لگا تو وہ الجھے جبکہ علی اور ہادی کے لیے یہ منظر ناممکنات میں سے تھا انکی حالت ہونکوں کی سی تھی۔

لیکن جب وہ اسٹیج سے اتر کر علیشہ سے بات کر رہا تھا اسکے بیوی کہنے پر علی کو جہاں اطمنان ہوا وہیں کریم صاحب پریشان نظر انے لگے تو کیا ارمان اس تک پہنچ گیا تھا۔

عینی کو اس کے ددھیال سے خطرہ لاحق تھا۔ وہیں ہادی ناقابلِ یقین منظر کے زیرِ اثر تھا۔ کیا عینی اب اسکی نہیں رہی۔ کیا وہ اسکے ہاتھ سے نکل گئی۔ وہ سب سوچ بچار میں تھے جب ارمان عینی کو انکے سامنے سے لیتا نکلتا چلا گیا تب کریم صاحب نے ہوش میں اتے ہی انہیں اسکا پیچھا کرنے کا کہا اب وہ سب اسکی کار کا پیچھا کر رہے تھے جسکی منزل یقیناً۔۔۔۔۔

****

جسکی منزل یقیناً سفید حویلی تھی۔ایک جھٹکے سے وقفے وقفے سے تینوں گاڑیاں آگے پیچھے سفید حویلی کے سامنے رکیں۔

گاڑی رکتے ہی عینی کے بدترین خدشات کی تصدیق ہونے لگی.

عینی کی آنکھوں میں غصے اور دکھ سے سرخی بڑھنے لگی تھی.

اس نے زخمی نظروں سے ارمان کی طرف دیکھا ارمان نے نظریں چراتے ہوئے جھٹکے سے اسے باہر نکالا اور حویلی کی اندرونی سمت بڑھنے لگا اسکے پیچھے پیچھے وہ سب بھی داخل ہوئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر وسیع لاونج میں پہنچتے ہی عینی نے ارمان کا ہاتھ غصے سے جھٹکا۔

ارمان یہ کسکو اٹھالائے ہو اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایک اعلیٰ

خاندان سے ہوتے ہوئے کسی عام سی لڑکی کو لانے کی اور تم نے ابھی بی اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا دادا جان نے حقارت سے کہا۔

آہستہ آہستہ سب ہی لاؤنج میں اکٹھے ہونے لگے۔

سب نا سمجھی سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ارام سے دادا جان جسکی بارے میں اپ بات کر رہے ہیں وہ بیوی ہے میری اور اپکی پوتی۔

لاؤنج میں ایک دم سناٹا چھا گیا سب ششدر رہ گئے تھے کہ کیا جو سب انہوں نے سنا وہ سب سچ ہے۔

ارمان زبان سمبھال کر بات کرو تم بابا جان سے مخاتب ہو اور ہم سب جانتے ہیں عینی مر چکی ہے لیلیٰ کے ساتھ ہی.

سلمیٰ بیگم نے اسے غصے گر کھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی کی آنکھوں میں مرچیاں بھرنے لگیں اس نے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنا غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کی جو کسی بھی وقت چھلک سکتا تھا۔

اماں آپ کو تو اس کی آنکھوں سے پتہ چل جانا چاہیے تھا مگر افسوس لیکن مان کی روح میں بستی ہے عینی اسے نہ کوئی شک ہے نہ بے یقینی اس لئے آج وہ اس کے نکاح میں ہے اور وہ بھی تیرہ سالہ پرانا نکاح نہیں بلکہ ایک ماہ پرانا نکاح۔

ارمان کی بات پر سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"جی ہاں میں نے عینی سے پچھلے ماہ ہی دوبارہ نکاح کیا ہے"

ارمان نے سب کے سروں پر بم پھوڑا۔

سب بے یقینی کی کیفیت میں عینی کو غور سے دیکھنے لگے وہ لگتی بھی تو حو بخو لیلیٰ کا عکس تھی اور اس کی جیزل گرین آنکھیں تو اس کے عینی شاہ ہونے کی دلیل تھیں۔

تبھی کریم صاحب علی اور ہادی کے ساتھ ہانپتے ہوئے اندر آئے۔ عینی میری بچی تم ٹھیک ہو نا انہوں نے عینی کا منہ اپنے ہاتھ کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ سب کیا ہو رہا ہے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کے نکاح والی بات انہوں نے سن لی تھی اس لیے انھوں نے حیرت سے استفسار کیا۔

عینی کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔

بابا جان آپ کو ہم پر یقین ہے نہ عینی نے رندھے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔

جی میرا بچہ مجھے پورا یقین ہے آپ پر۔

اس رات ہمیں اغواہ اسی شخص نے کیا تھا اور ہم سے زبردستی نکاح کیا یہ کہہ کر کے اس

نے آپ کو اپنی حراست میں لیا ہے اور اگر ہم نے اس سے نکاح نہ کیا تو یہ آپ کو مار دے گا عینی نے نفرت سے کہا۔

اسکے لہجے میں نفرت محسوس کر کے ارمان کا دل کرچی کرچی ہوا اس نے حیرت سے عینی کو دیکھا تو کیا اسنے اسکی محبت کا بھرم بھی نہیں رکھا تھا۔

کریم صاحب کا دل لرزنے لگا تو کیا ان کی ایک اور بیٹی انتقام کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔

جہاں اس کا اپنے آپکو ہم بلانے پر سب چونکے تھے وہیں ارمان کی کی گئی واردات پر سب بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو یہاں سے کریم صاحب نے عینی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے وہ باہر جاتے اور ارمان اسے روکتا احمد شاہ نے تڑپ کر اسکا ہاتھ پکڑا۔

"میری بیٹی"

ان کی اواز میں ایک تڑپ تھی میری جان ایک دفعہ میرے سینے سے تو لگو تا کہ اس بے قرار دل کو قرار آجائے۔

عینی نے ایک دم پلٹتے ہوئے انکا ہاتھ جھٹکا

How dare you to touch me

عینی نے غرا کر کہا۔

احمد شاہ تو اسکے لہجے پر دنگ رہ گئے۔

باقی سب کا بھی منہ کھل گیا۔

عینی یہ کیسے بات کر رہی ہو تم۔

بابا ہیں وہ تمہارے ارمان دھاڑا وہ کیسے دیکھ سکتا تھا اپنے چاچو کی انکھوں میں انسو اور وہ بھی وہ چاچو جو ان سب بچوں کے ہر دل عزیز تھے۔

عینی نے تو ارمان کی بات سرے سے ہی نظر انداز کر دی جیسے سنی ہی نا ہو۔

بلکل تم ہو اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا والا تاصر تھا۔

اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

عینی میں باپ ہوں تمہارا۔

احمد شاہ کے لہجے میں پیاسی شفقت، بے بسی اور تڑپ تھی جو وہاں کھڑے ہر ایک شخص

نے محسوس کی یہاں تک کے کریم صاحب نے بھی۔

سبھی حویلی والے عینی کی سنگدلی پر اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جسے باپ کے انسو بھی نا پگھلا سکے۔

باپ، باپ just leave me alone کونسا باپ، کہاں کا باپ، ہمارا کوئی باپ نہیں ہمارا باپ مر چکا ہے۔

عینی کے لفظوں میں موجود سفاکی نے سفید حویلی کے در و دیوار ہلا دیے تھے۔

سب ہی گونگوں کی طرح عینی کی نفرت بھری بھڑاس سن رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا! احمد شاہ نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی جیسے کسی بچھو نے ڈنگ مارا ہو۔

مت کہیں ہمیں بیٹا مر چکی ہے اپکی بیٹی اپکی بیوی کے ساتھ یا بلکہ یوں کہا جائے کہ اپ سب نے مل کر ان بے گناہوں کو مار دیا ہے عینی نے سب پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ عینی کے لفظ نہیں خنجر تھے جو احمد شاہ کو دل میں پیوست ہوتے محسوس ہو رہے تھے۔

توبہ توبہ کتنی منہ پھٹ لڑکی ہے جسے ارمان بہو بنانے چلا تھا پہلے اسے بڑوں کا لحاظ تو

سیکھاو جیسی ماں ویسی بیٹی بلقیس بیگم نے حقارت سے کہا۔

آپ پہلے اپنی زبان سمبھال کر بات کریں کہیں یہ نہ ہو کہ اپکو کہیں منہ چھپانے کی جگہ بھی نا ملے ویسے اپکے کرتوت بھی کچھ ایسے ہی ہیں تبھی ابھی تک مایکے پڑی ہیں اور ویسے بھی میرے شک کے دائرے میں اپ پہلے نمبر پر ہیں۔

عینی کہاں حساب رکھنے والوں میں سے تھی فوراً جوابی وار کیا۔

عینی کی خونخار سرخ نظریں انہیں اپنے ار پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

تمیز سے لڑکی جس سے تم بدلحاظی سے بات کر رہی ہو وہ پھپو ہیں تمہاری۔

دادی جان نے غصے سے اواز بلند کرتے ہوئے تنبیہ کیا۔

پھپو. My foot ویسے مجرموں کا ساتھ نبھانا تو اپ سب کے خون میں شامل ہے۔عینی نے تنظیہ لہجا اپنایا۔

بس حدِ ادب لڑکی ہم خاموش ہیں اسکا مطلب یہ نہیں کے تم جو مرضی بکواس کرو۔

مہمت شاہ چلائے۔

ہیں تو ہم بھی اپکا ہی خون دادا جان عینی نے لفظ دادا جان چباتے ہوئے کہا۔

عینی بیٹا بہت تڑپے ہیں احمد شاہ اپ کے لیے دن رات انہیں ملال رہتا ہے اپ سے بچھڑ جانے کا میں گواہ ہوں ان سب پلوں کی خدارہ انہیں یوں بے رخی کی مار نا ماریں۔

احمد شاہ کی دوسری بیوی رقیعہ عینی کے سامنے اتے ہوئے گڑ گڑائیں۔

Intresting very intresting!

اپکے بارے میں کیا کہوں اپ تو ہماری کچھ لگتی ہی نہیں اور رہی بات MR.Ahmed کی تو انکو ہم سے پیار نہیں اپ غلط فہمی کا شکار ہیں عینی نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم آپ کو بتاتے ہیں اصل بات کیا ہے۔عینی نے ڈرامائی انداز اپنایا۔

اس شخص نے اپنی پہلی اولاد (عینی نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) کی بے قدری کی اس وجہ سے اللہ نے اس شخص کے دوسری شادی کے اتنے سال بعد بھی اولاد کی نعمت سے محروم رکھا۔

جسنے پہلے اپنی اولاد کو زحمت کی طرح ٹریٹ کیا اب جب یہ ابھی تک بے اولاد ہیں دوسری بیوی سے انہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

اس عمر میں انہیں سہارے کی ضرورت ہے تو انہیں ہم یاد آئے کہ انکی کوئی بیٹی بھی ہے ورنہ کون بیٹی کہاں کی بیٹی۔

جب دوسروں کو اپنی اولادوں سے پیار کرتا دیکھتے ہیں انکا سہارا بنا دیکھتے ہیں تو انہیں اپنی اولاد کی کمی کھلتی ہے۔

اب تو اپ کو ہم پہلے سے بھی زیادہ یاد آتے ہوں گے ہے نا Mr Ahmad عینی نے لفظوں کے چابک مارے تو وہ بلبلا اٹھے۔

ہے تو تلخ مگر حقیقت ہے کیا کریں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے نا وہ کیا کہتے ہیں۔

بات تو سچ ہے مگر ہے رسوائی کی۔

اور جہاں تک بات ہے باپ کی ہمارے صرف ایک ہی بابا جان ہیں اور وہ یہ ہیں۔

عینی نے کریم صاحب کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ جنہوں نے ہمیں پالا ہے۔ ہماری ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو اہمیت دی، چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کیا، ہماری بیماری میں کئی راتیں میرے سرہانے جاگتے گزاریں ہیں انہوں نے۔

یہ ہے وہ شخص جو باپ کہلانے کے لائق ہے۔ جنہوں نے اپکو اپنے جگر کا ٹکرا دیا اور اپ نے کیا کیا عینی نے احمد شاہ کے سامنے دو ہنوز بیٹھتے کہا۔

آپ نے اسی جگر کے ٹکڑے کو دو کوڑی کا کر دیا، اس پر جھوٹا بد کرداری کا الزام لگایا اور اسے پلٹ کر تک نا دیکھا اور اسے مٹی میں رول دیا یہ تھی اپ کی محبت۔

تھو ہے اپ کی چھوٹی زہنیت اور کھوکلی محبت پر۔

عینی کا غصہ کم ہونے کی بجائے لمحہ بلمحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا اسے لگا کہ شائید ابھی کوئی نس پھٹ جائے گی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ غصے سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی اب جب تک وہ اپنا غصہ کسی پر نا نکال لیتی اسے چین نہیں انا تھا.

اسنے اپنی گردن سہلا کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

ثانیہ، ارحم اور اریبہ تو دنگ کھڑے اسکا یہ روپ دیکھ رہے تھے۔

جہاں انہیں اپنی کزن کے مل جانے پر خوشی تھی وہیں اس نامعلوم معاملے کو جاننے کی کوشش کر رہے تھے جو دھیرے دھیرے انکی سمجھ میں آ رہا تھا۔

احمد شاہ شرمندہ نظر ارہے تھے۔

میرے بچے خدارا مجھے اتنی بڑی سزا نا دو باپ ہوں میں تمہارا مجھے اپنی محبت سے تو محروم نہ کرو۔

کونسی محبت عینی نے پر سوچ انداز میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سوچنے کی اداکاری کرنے لگی۔

وہی جو اپکو ہماری ماں سے تھی۔یا

وہ محبت جو اپ عمر بھر دوسروں کے بچوں پر نچھاور کرتے رہے یا وہ محبت جو اپ ہمارا حق مار کر دوسروں کے سروں سے وار دیا کرتے تھے۔

عینی نے توصیفی انداز میں تالیاں بجاتے کہا بھائی بڑی چیپ محبت ہے اپکی۔

آج تو عینی کا ہر ہر لفظ تنظ میں ڈوبا تھا یہ کونسی عینی تھی ارمان حیران کھڑا اپنی عینی کو پہچاننے کی کوشش میں تھا۔

حیران تو ہادی اور علی بھی تھے جو عینی کا اج ایک الگ روپ دیکھ رہے تھے۔

کیا اپ نے غور کیا ہم پر کے کیسے اپ کو اپنا پیار کسی اور پر نچھاور کر کرتے دیکھ تڑپتے تھے

ہم، کیسے اپکے انتظار میں یہاں لاونج کی سیڑھیوں پر انتظار کرتے اپکا مگر اپ نظر انداز کر کے چلے جاتے، کتنے پیار سے ہم اپکے لیے پانی لے کر اتے کہ اپ تھکے ائے ہیں اور اپ ہمیں ڈانٹتے ہمیں دھتکار دیتے۔

کوئی ہمیں چوٹ پہنچاتا تو اسے پوچھنے کی بجائے اپ ہمیں ڈانٹتے اور سزا دیتے۔

دیا ہی کیا ہے آپ نے ہمیں جو اپ ہم سے محبت کے طلبگار ہیں۔ عینی کے انسو لڑیوں کی ماند بہ رہے تھے۔

کوئی جو ایک لفظ اپ نے ہمیں بچپن میں محبت کا کہا ہو۔ نہیں نا۔ آپ جو بوئے ہیں وہی کاٹ رہے ہیں۔

تب اپ کے پاس ہمیں دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

آج ہمارے پاس اپکو دینے کے لیے کچھ نہیں کچھ بھی نہیں۔ عینی جب بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

****

Evil Dead۔ کی نظریں اپنے شکار پر تھیں وہ اپنے شکار کے بہت نزدیک پہنچ چکا

تھا جب عین لمحے ایک چوک کی بنا پر اسکا ہدف خطا ہو گیا جس پر وہ خون کے گھونٹ پینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔اور وجہ کون بنا تھا،رکاوٹ کیا تھی اسکی اپنی زات خود کی زات۔

****

زرینہ بی بہت پریشان تھیں کیونکہ کریم صاحب،ہادی اور علی شام کے گئے ابھی تک نہیں لوٹے تھے اور عینی کا بھی کوئی اتا پتا نہیں تھا کچھ یہی حال باقی خواتین کا بھی تھا جو رات کے 12 بجے لاونج میں بیٹھیں انکا پریشانی کے عالم میں محوِ انتظار تھیں۔

کچھ پتا تو کرو کبیر یہ سب کہاں ہیں۔

راحت بیگم نے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

خدا خیر کرے اتنی دیر تو کبھی نہیں ہوئی۔

فرحت بیگم نے گھبرائے لہجے میں کہا۔

شب شب بولو بہو زرینہ بیگم کے ہلکی جھریوں والے چہرے ہر سوچ کی پرچھایاں تھیں۔اتنی دیر میں انہیں عادل اور عدیل صاحب پر پڑی۔

اماں ہم نے پارٹی میں بھی پتا کیا مگر۔۔۔۔۔

عدیل صاحب کے بیچ میں رکنے پر انہوں نے بے چینی سے دریافت کیا۔

مگر کچھ جاننے والوں نے بتایا کہ وہ افراتفری کے عالم میں باہر نکل گئے وجہ معلوم نہیں

عدیل صاحب نے بات پوری کرتے کہا۔

اور عینی انہوں نے سوالیہ نظروں سے دریافت کیا سننے میں ایا ہے وہ بھی وہیں تھی۔

اسکا وہاں کیا کام کبیر نے حیرت سے پوچھا یہ تو ان سب کے انے کے بعد ہی پتا چلے گا

عدیل صاحب نے پر سوچ لہجے میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

یہ ثانیہ میڈم فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔

دبیر ایک ہاتھ میں فون لیے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔

اسکی ایک ٹانگ مسلسل حرکت میں تھی جو اسکی اضطرابی کیفیت کو بیان کر رہی تھی۔

یہ جانتی بھی ہے کہ فون ہی تو ایک زریعہ ہے اپنے دل کی بے قراری کو دور کرنے کا پھر

بھی یہ مجھے انتظار کی سزا سے دوچار کر رہی ہے۔

بہت ہو گیا ثانیہ بے بی اب تو تمہارے بارے میں کچھ سوچنا پڑے گا۔

دبیر نے دماغ میں آئے پلین کو ڈن کیا اور اگے والے لمحات کو سوچنے لگا۔

****

ناتواب آپ کو کوئی حق حاصل ہے نہ ہی ہم آپ کو اس قابل سمجھتے ہیں سو جسٹ سٹے اوے.

عینی نے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

اور داخلی دروازے کی طرف بڑھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کے وہ جاتی ارمان نے ایک ہی جست میں اسکی کلائی پکڑتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا جسپر وہ اس کے سینے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی۔

کہاں چل دی سویٹ ہارٹ یہاں آئی تو تم اپنی مرضی سے تھی مگر جاو گی میری مرضی سے۔

اب یہی تمہارا گھر ہے اور تمہیں یہیں رہنا ہے۔

ارمان نے اسکے بازوؤں پر زور دیتے کہا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمیں ہاتھ لگانے کی جھوٹے اور دھوکے باز لوگوں کے تو ہم منہ لگنا بھی پسند نہیں کرتے۔

عینی نے ارمان کو دھکا دیتے کہا۔

اپنے غلیظ ہاتھ ہم سے دور رکھنا کیوں کہ تم بھی میری ماں کے قاتلوں کا خون ہو۔

عینی نے لہو رنگ آنکھوں سے حقارت زدہ لہجے میں کہا۔

ارمان اسکا دھکا لگنے پر دو قدم پیچھے ہوا اور حیرت سے عینی کو دیکھنے لگا جو اسکی محبت کو بھلائے تن کر اسکے آگے کھڑی تھی اسکی محبت تو کہیں دور جا سوئی تھی۔

ہمارا نکاح ہوا ہے ڈارلنگ نا یہ تم بھلا سکتی ہو نہ ہی کوئی اور۔

اور جہاں تک بات چاچی کے قاتلوں کی ہے تو انکا بہت جلد پتہ چل جائے گا۔

لیکن اگر تم نے یہاں سے جانے کی بات کی تو ایک نہیں دو دو جنازے اٹھیں گے وہ بھی اسی گھر سے۔

اسکے لہجے کی خطرناک سنجیدگی وہاں سبھی لوگوں نے محسوس کی۔

Oh really!

ہم تو ڈر گئے عینی نے ایکٹنگ کرتے کہا۔

تم بھی تو اسی خاندان کا خون ہو تو دھوکہ کیسے نا دیتے۔

جو مرضی کہو یہاں سے جانے تو میں تمہیں کسی صورت نہیں دوں گا.

ارمان نے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت کی اور اسے لیے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

ہم نے کہا چھوڑو ہمیں نہیں رہنا تم جیسے دھوکے باز کے ساتھ عینی نے اسکی کمر پر مکے برساتے کہا جسکا اس فولادی جسم پر کیا ہی اثر ہونا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"رک جاؤ"

اس سے پہلے کہ ارمان جاتا کریم صاحب نے اسے روکا۔

اسکے قدم انکی آواز پر تھمے۔

انہوں نے عینی کا ہاتھ اس کی قید سے آزاد کیا جو اسنے ناچاہتے ہوئے بھی چھوڑ دیا۔

ہم عینی کو گھر لے کر جانا چاہتے ہیں۔

ارمان انہیں ٹوکنے لگا جب انہوں نے اسکی بات بیچ میں کاٹی۔

ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی۔

ہم عینی کو لے کر جانا چاہتے ہیں کیوں کے ہم با قاعدہ اسے گھر سے رخصت کرنا چاہتے ہیں۔

میری بچی مجھے دل و جان سے عزیز ہے اور میں اسے یوں رخصت نہیں کرنا چاہتا۔

چار دن بعد بروز جمعہ تم رخصتی کہ لیے آجانا کریم صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا۔

ارمان نے انہیں کچھ پل جانچتی نظروں سے دیکھا پھر ہامی بھری مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن اگر کسی بھی قسم کی اپ لوگوں نے پلینگ کرنے کی کوشش کی تو زمہ دار اپ خود ہوں گے ارمان نے اطمنان سے کہا۔

جبکہ عینی ہکا بکا کریم صاحب کو دیکھ رہی تھی۔

بابا جان آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں ہمیں اپنی ہی بیٹی کے قاتلوں میں کیسے بھیج سکتے ہیں۔

ہم ایسا ہر گز نہیں کریں گے چاہے ہمیں جان ہی کیوں نا دینی پڑے مگر اس حویلی کے مکینوں کے ساتھ نہیں رہیں گے۔

عینی نے درشتی سے آنسوؤں کے بیچ کہا۔

سویٹ ہارٹ چاہے ایسے چاہے ویسے آنا تو تمہیں یہیں ہیں ارمان نے اسے سخت نظروں سے باور کراتے کہا۔

نہیں نہیں نہیں منظور ہمیں یہ!

عینی تمہیں میری قسم تم شادی سے انکار نہیں کرو گی عینی جو ہزیانی ہو کر چلا رہی تھی ایک دم ساکت رہ گئی۔

بابا جان اس کے منہ سے فقت یہی نکلا۔

ہاں عینی میری خوشی اسی میں ہے کریم صاحب جانتے تھے عینی ایسے ہی مانے گی۔

داداجان اپ یہ کیا کہ رہے ہیں عینی کیسے اس شخص کے ساتھ رہ سکتی ہے ہادی نے برہم ہوتے کہا۔

برخدار جب تم سے مشورہ مانگا جائے تو تب ہی بولا کرو۔

کریم صاحب نے اسکا منہ بند کرایا۔ جس پر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

کریم صاحب نے ارمان کی آنکھوں میں عینی کے لیے دیوانگی دیکھی تھی اسے پانے کا

جنون دیکھا تھا اس لیے وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسکے حق میں فیصلہ کر گئے۔

کیونکہ وہ جانتے تھے ارمان سے بڑھ کر عینی کو کوئی نہیں چاہ سکتا۔

باباجان لیکن عینی نے کچھ کہنا چاہا۔

اگر مگر کچھ نہیں عینی یہ میرا حکم سمجھو۔

عینی ہر گز نا مانتی مگر بات اسکے باباجان کی تھی اگر انہوں نے وہ قسم نہ دی ہوتی تو وہ اس حویلی کو مڑ کے بھی نا دیکھتی۔

عینی کو اس وقت ان حویلی والوں سے شدید نفرت محسوس ہوئی جن کی وجہ سے کریم صاحب اسے یہاں بھیجنے پر مجبور تھے۔

ٹھیک ہے میں اپنے باباجان کے صدقے یہاں رہنے کو تیار ہوں عینی نے کچھ سوچ بچار کے بعد کہا۔

آپ لوگ چلے میں آتی ہوں عینی نے انکو اشارہ کیا تو علی سمجھتے ہوئے ہادی کے ساتھ کریم صاحب کو لے کے باہر چل دیا۔

باہر پہنچتے ہی علی نے کریم صاحب کو ہادی کے حوالے کیا اور پھر تیزی سے عینی کے پاس

دوڑا۔

ان کے نکلتے ہی عینی نے مڑ کر حویلی والوں کو خون آشام نظروں سے دیکھا۔

"تو تم جیت ہی گئے"

عینی نے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ارمان کو عینی کی بات پر افسوس ہوا کہ وہ اپنی بے جا نفرت میں اس کی بے پناہ محبت کو بھی بھول چکی تھی۔

بہت دل کر رہا تھا نہ ہمیں اس شاندار حویلی میں قید کرنے کا۔اس نے سب پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

مبارک ہو اب تو ہم تم لوگوں کے بیچ آ رہے ہیں۔عینی نے پر اسرار لہجے میں کہا۔

یہی چاہتے تھے نہ تم لوگ لیکن اب یاد رکھنا باخدا تم لوگوں میں سے ایک ایک کو خون کے آنسو نہ رلایا تو پھر کہنا۔

عینی نے باری باری سب پر کڑی نگاہ ڈالتے کہا۔

so please welcome me

oh sorry....

ہمیں تو آپ لوگوں کو کہنا چاہیے.

Welcome to hell.

کیونکہ ہمارے آنے کے بعد آپ لوگوں کا جینا دوبھر ہو جائے گا عینی کی آنکھوں سے نفرت کی چنگاریاں نکل رہی تھی.

ارمان نے کندھے اچکائے دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے۔

"تمہاری کھوکھلی نفرت یا میری سالوں پر محیط گاڑھی محبت"

ہنہہ عینی نے تنفر سے سر جھٹکا.

"پیار ہو یا نفرت ہم دونوں ہی بے حد کرتی ہیں اسکے لہجے میں برف کی سی ٹھنڈک تھی"

دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کچھ لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

ایک کی آنکھوں میں نفرت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں محبت کا بے پناہ ٹھاٹھے مارتا

سمندر۔

عینی نے سر جھٹکا اور علی کے ساتھ تیزی سے نکلتی چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد سب لوگ منتشر ہو گئے اور ارمان ناک کی سیدھ میں چلتا ہوا اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

سب ہی ایک دم پریشان نظر آنے لگے تھے۔

کوئی خوش تھا تو صرف احمد شہ اور انکی بیگم رقعیہ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

پورا رستہ گاڑی میں خاموشی چھائی رہی کسی میں بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

کریم صاحب ہادی کے ساتھ آگے بیٹھے تھے جو بگڑے تیور لیے فاسٹ ڈراوینگ کر کے اپنا غصہ نکال رہا تھا۔

جبکہ عینی پیچھے علی کے ساتھ بیٹھی خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

عینی کا غصہ اسکے رشتہداروں پر نہیں بلکہ در حقیقت ارمان پر تھا جسنے اس سے سچ چھپا کر اس سے خیانت کی تھی وہ تو ہر ایک بندے کو ایک نظر میں پہچان جاتی تھی پھر یہ اتنی

بڑی بھول کیسے ہو گی سچ کہتے ہیں محبت میں بندہ اندھا ہو جاتا ہے عینی تلخی سے علی کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہے اسی کشمکش میں وہ لوگ ہندی ہاؤس پہنچ گئے گاڑی رکھتے ہیں ایک جھٹکے سے باہر نکلیں اور اندر کی جانب بڑھ گئی عینی کو دیکھتے ہیں لاؤنج میں بیٹھے سبھی افراد اس کی طرف لپکے.

عینی بیٹا سب ٹھیک ہے نہ عادل صاحب نے اسے دریافت کیا مگر وہ رکے بغیر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور جا کر اٹھا کے واسطے دروازہ بند کیا۔

اس کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے ایسا لگ رہا ہے بہت روئی ہے۔زرینہ بھی نہ فکر مندی سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب پریشان نظر آنے لگے اتنی دیر میں علی اور ہادی کریم صاحب کو لیتے ہوئے اندر آئے سب کی نظریں اپنی طرف محسوس کر کے انہوں نے کہا کہ کمرے میں جا کر بات ہو گی سبھی ان کی تقلید میں ان کے پیچھے چل پڑے۔

عینی کہاں ہے کریم صاحب نے بیٹھتے ہی سب سے پہلے اس کے بارے میں دریافت کیا۔

ہنہہہ اوؤر ایکٹنگ عریشہ کو سب کا عینی کے لیے پریشان ہونا ایک آنکھ نا بھا رہا تھا۔

اس نے تو غصے میں جا کر کمرہ ہی بند کر لیا۔ کیا کچھ ہوا ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ زرینہ بی نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

جس کے جواب میں انہوں نے الف تا ی ساری آپ بیتی بتا دی۔۔۔۔۔

سب سن کر تو ایک لمحے کے لیے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

یہ آپ کیسے کر سکتے ہیں آپ اپنی دوسری بیٹی کو بھی اس جہنم میں جانتے بوجھتے کیسے دھکیل سکتے ہیں میں اپنی بچی کو کہیں نہیں جانے دوں گی زرینہ بی کا دل حول گیا تھا۔

وہ ابھی تک اپنی لیلیٰ کا حال نہیں بھولی تھیں کجا کے عینی کو وہاں بھیج دیتیں۔

عادل اور عدیل صاحب نے بیان زرینہ بی کے فیصلے کو سراہا وہ بھی عینی کو وہاں نہیں بھیجنا چاہتے تھے فیصلہ ہو چکا ہے مجھے تم لوگوں کی رائے کی ضرورت نہیں اور میرا فیصلہ اٹل ہے یہ بدلے گا نہیں۔

اس لیے بہتر ہے کہ تم لوگ اس معاملے میں دخل اندازی مت کرو اور مجھے تنہا چھوڑ دو

۔

سب ان کی بات سنتے ہی کمرے سے نکلتے چلے گئے اب صرف کریم صاحب اور زرینہ بھی ہی رہ گئے تھے۔

آپ نے کیا سوچ کر یہ فیصلہ کیا زرینہ بی نے فکر مندانہ لہجے میں کریم صاحب سے پوچھا۔

سچ کہو تو میں بھی یہ نہیں چاہتا تھا لیکن جب میں نے ارمان کی آنکھوں میں عینی کیلئے بے انتہا محبت دیکھی تو اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور ہو گیا وہ احمد شاہ کے جیسا نہیں ہے اور اس سے بہتر مجھے کوئی اس کے لئے پسند نہیں آیا۔

اور ویسے بھی وہ اس کے نکاح میں ہیں یہ بات جتنی جلدی ہم تسلیم کر لیں اتنا اچھا ہے۔

زرینہ بی آگے سے خاموش ہو گئیں اب کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

****

ارمان غصے سے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔اسے رہ رہ کر عینی کا یوں نفرت سے بھرا لہجہ یاد آ رہا تھا جو سے بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔

کیا اس کی محبت اتنی ارزاں تھی کہ عینی نے اس پر ذرا بھی اعتبار نہ کیا۔

بخش کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی توجہ مبذول ہوئی۔

بخش کچھ بھی کرو مگر مجھے اس رات کا راز جاننا ہے میں اس میں تاخیر نہیں چاہتا۔

اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے اس راز کی پہیلی سلجھاؤ۔

ورنہ بہت سی زندگیوں میں دڑاڑیں آجائیں گی جن کا بھرنا ناممکن ہے۔

ارمان کے چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھی۔

****

یار تم نے دیکھا عینی ہماری کزن ہے کتنا مزا آئے گا نہ جب عینی ہمارے درمیان آجائے گی۔

مگر تم شاید بھول رہی ہو وہ اس گھر کے سبھی افراد سے نفرت کرتی ہے اور ان میں ہم بھی شامل ہوں گے۔

ثانیہ نے اس کی خوش فہمیوں پر بالٹی بھر پانی ڈالتے کہا۔

ایویں اس کی نفرت صرف بڑوں سے ہے وہ بھی ایک غلط فہمی کی بنیاد پر جو ارمان بھائی جلد ہی دور کر دیں گے۔ لیکن چاچو نے بھی اسکے ساتھ ٹھیک نہیں کیا ایک طرح سے

وہ بھی حق پر ہے۔

ثانیہ نے بھی اثبات میں سر ہلا کر اس سے حامی بھری۔

جو بھی ہو کتنا مزہ آئے گا نا عینی کے ساتھ اب ہمیں ہونی میں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے پاس عینی جیسی سٹرانگ کزن ہے۔

اریبہ کے تو دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔

****

عینی بیڈ پر اوندھے منہ گری اپنا تکیہ آنسوؤں سے بھگو رہی تھی۔

آخر وہ اتنی بڑی کوتاہی کیسے کر گئی ارمان کو سمجھنے میں اسنے کہاں غلطی کی۔

اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

عینی کو یاد آیا کہ ارمان نے کہا تھا وہ بھی چچی کے قاتلوں کا پتا لگوا رہا تھا تو کیا وہ مجھے دھوکا نہیں دے رہا؟ کیا وہ بھی میری طرح اس راز کو سلجھانے کے چکروں میں ہے؟ آخر وہ اپنی محبت پر شک کیسے کر سکتی ہے۔اب غصہ چھٹا تو اس کا دماغ تمام پہلوؤں پر غور

کرنے لگا۔جو بھی ہوا رمان کی محبت پر اسے اب بھی اندھا یقین تھا۔

وہ اٹھی اور وضو کر کہ اپنے رب کے حضور جھک گئی بے شک وہ ہی سہی رستہ دکھانے والا اور ہدایت دینے والا ہے۔

اب عینی کو احمد صاحب سے اپنے رویے پر پشیمانی ہو رہی تھی۔

کیسے وہ انکو اتنی باتیں سنا گئی جو بھی تھا تھے تو وہ اسکے باپ ہی نا اپنی ماں سے بے وفائی کا غبار بھی وہ ان پر نکال گئی۔

پالا نا سہی پر دنیا میں لانے کا سبب تو وہی تھے اور عینی مانتی یا نہیں مگر وہ اندر سے اب بھی انسے بے تہاشا محبت کرتی تھی اور ان سے بھی محبت چاہتی تھی۔ تبھی تو ہر نماز میں انکی لمبی عمر اور صحتیابی کی دعا کرتی تھی۔

عینی کو جتنا پچھتاوا ہوتا اتنا کم تھا مگر اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

یا اللہ تو تو سب دلوں کے حال جانتا ہے۔میری کوتاہیوں کو معاف کرنا۔میری وجہ سے میرے باپ کا کتنا دل دکھا اور میں ان پر تنظوں کے نشتر چلاتی رہی یا اللہ مجھ پر رحم فرما ۔مجھے انے والے حالات کے لیے حوصلہ دینا۔میرے بابا جان آج ہماری وجہ سے

پریشان ہیں ان کی پریشانی دور فرمانا۔ ہمیں ہمت دینا کہ جو ہم نے فیصلہ کیا ہے ہم اس پر قائم رہ سکیں عینی نے دعا کی اور سجدے میں چلے گئی۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ عینی نے کیا سوچا ہے اب آگے کیا ہونے والا ہے۔

****

نیا سورج نیا دن، عینی جب نیچے آئی تو دیکھا ماحول میں افسردگی چھائی ہے۔اس نے اپنے چہرے پر مسکان سجائی اور سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"آہم آہم "اس کی اواز پر سب کی نظریں اس پر پڑیں کریم صاحب کی نظریں بے شک اخبار پر تھیں مگر کان بے تابی سے وہیں لگے تھے۔

"بہت افسوس ہوا ہمیں"

عینی نے افسردگی سے کہا۔

"کیوں بیٹا"

فرحت بیگم فٹافٹ اسکے پاس گئیں اور بے تابی سے پوچھا۔۔۔

کل کے واقعے کے بعد سے وہ عینی کے لیے بہت پریشان تھیں ہوتی بھی کیوں ناناں بن

کر جو پالا تھا۔

ہماری شادی میں تین دن ہیں اور یہاں تع کوئی انتظام ہی نہیں نا کوئی ڈھولکی ناگانے ، یہاں تک کے ہم نے ابھی تک شادی تو کیا مہندی کا ڈریس بھی نہیں خریدا۔

عینی نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

سب ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہے تھے۔

کیا میرے سر پر سینگھ نکل آئے ہیں۔ عینی نے اپنے سر پر سے ہاتھ گزارتے کہا۔ آپ سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا تم اس شادی سے خوش ہو زرینہ بی نے اسکے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

خوش تو بہت چھوٹا لفظ ہے ہم اپنے اپ کو ہواؤں میں محسوس کر رہے ہیں بھئی ہمیں اپنا پرنس چارمنگ ملنے والا ہے کیوں ناخوش ہوں عینی نے اشتیاق سے کہا۔ سب اسکی فراٹے بھرتی زبان پر عش عش کر اٹھے۔ اب دیکھ کیا رہیں ہیں جلدی جلدی تیاریاں کریں پھر کیا تھا سب کی دوڑیں لگ گئی۔

بھئی گھر کی سب سے لاڈلی بیٹی کی شادی تھی ہنگامالیوں نا ہوتا۔

کریم صاحب بھی اس کا یاہلٹ پر حیران تھے۔

عینی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ علی کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔

عینی کیا کیا ہے تم نے؟ تم اس طرح خوش تب ہی ہوتی ہو جب کسی کی شامت آئی ہو۔

عینی نے اسکی بات پر قہقہ لگایا اگر علی کو عینی کا سگا بھائی کہا جائے تو کچھ غلط نا ہو گا کیونکہ وہ عینی کی ہر حرکت سے واقف تھا۔

My dear bro just wait and watch

علی کو اسکی مسکراہٹ سے خوف محسوس ہوا اور اس شخص پر جی بھر کے رحم آیا جسکی اب خیر نہیں تھی۔۔۔

****

نہیں نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

عینی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ وہ صرف میری محبت ہے۔ اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اسے رجیکٹ کرنے کا ہرٹ کرنے کا سے چاہنے کا حق صرف میرا ہے اس سوکالڈ ارمان کا نہیں ہادی لمحوں میں کمرے کا ہشر نشر کر چکا تھا۔

مجھے عینی سے بات کنی ہو گی وہ مجھے سمجھے گی ہاں۔

اپنے سے یوں بات کرتا وہ ایک دیوانہ ہی لگ رہا تھا۔

میں ماضی دہرانے نہیں دوں گا۔ کبھی نہیں جو ماضی میں ہوا اسے میں کسی بھی صورت حال میں نہیں دوہراوں گا۔۔میں چپ نہیں بیٹھوں گا۔میں چھین لوں گا اس سے۔۔

****

دبیر کی بہت ضد پر ثانیہ دبیر سے باہر رسٹارنٹ میں ملنے آئی تھی۔

دبیر نہایت ہی پیار بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔ جبکہ ثانیہ وقتاً فوقتاً اسے گھور کر تادیبی نظروں سے دیکھ لیتی۔

مگر اس کو کہا اثر ہونا تھا۔

"دبیر یہ مجھے ٹھیک نہیں لگتا چھپ چھپ کر ملنا".

ثانیہ ہم کون سا پہلے بھی ملتے رہتے ہیں ہم پہلی دفعہ ہی تو آئے ہیں اور ویسے بھی میں نے تمہیں اس لیے یہاں بلایا کہ تم میری کال ریسیو نہیں کر رہی تھی۔

میں اپنے گھر والوں کو تمہارے گھر بھیجنا چاہتا ہوں کیا تم تیار ہو؟

دبیر سیدھا مدے پر آیا۔۔۔

اس کی بات پر ثانیہ کے گال سرخ پڑ گئے اور اس نے ادھر ادھر دیکھ کر اپنے آپ کو کمپوز کیا اور شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہاں میں ہلا دیا۔

"تم نہیں جانتی ثانی کے تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔دبیر کی خوشی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

لیکن کوئی اور بھی تھا جس نے یہ منظر ششر بار آنکھوں سے دیکھا تھا۔

کیا ہونے والا تھا اب کیا وہ جدا ہونے والے تھے۔😰😰😰

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عینی گھر تو سب کو تیاری کا کہہ آئی تھی لیکن خود وہ شاپنگ کی بجائے یونی آئی تھی.

وجہ کوئی خاص کام تھا.

وہ اپنا کام نمٹا کر جلدی جلدی جا رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے سے آتی ثانیہ اور اریبہ پر پڑی.

وہ دونوں اس کے پاس رکتی کنفیوژن کا شکار لگ رہی تھی.

عینی ان کی مشکل سمجھ کر مسکرائی اور کہا۔

ہماری تم لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے تم لوگ تو جانتے بھی نہیں کہ ماضی میں ہوا کیا تھا اس لحاظ سے ہم ابھی بھی دوست ہیں۔

اس کی بات سن کر انکے سر سے بڑا بوجھ اترا اور وہ ہنس کر اس کے گلے لگ گئیں۔عینی کو ان معصوموں پر ترس آیا جو اس کے کل کے ری_ایکشن سے خوفزدہ تھیں.

پتا ہے عینی ارمان بھائی بہت اچھے ہیں اور وہ شروع سے آپ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

یہ ہم دونوں ہی نہیں کہ رہے پوری حویلی اس بات کی گواہ ہے۔انکا کمرہ آپ کی تصویروں سے بھرا پڑا ہے۔

ثانیہ نے عینی کے دل میں ارمان کے لیے گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کی۔

اور وہ آج تک اس لیے کنوارے ہیں کیونکہ وہ آپ کے انتظار میں تھے اور آپ کو ڈھونڈنے میں دن رات ایک کر رہے تھے۔پوری حویلی میں صرف ارمان بھائی کو یقین تھا کہ آپ زندہ ہیں اریبہ نے شوخی سے کہا۔۔۔۔

عینی ان کی بات سن کر لمبی سانس بھر کر رہ گئی۔۔

دوست ہونے کے ناطے ہم آپ کو بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ آج ہمارا ابٹن ہے اور آپ دونوں انوائٹڈ ہیں۔ پلیز آیئے گا۔

ثانیہ اور اریبہ دونوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی کہ کیا جو ابھی عینی نے کہا وہ سچ ہے۔۔۔

جو لڑکی کل ہی ان کے گھر میں سب کو شادی کی بات پر کھری کھری سنا کر آئی تھی۔

آج وہی لڑکی مزے سے انہیں اپنے ابٹن پر بلا رہی تھی۔

وہ دونو ہونکوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی شکلیں دیکھ کر عینی کی ہنسی نکل گئی۔ یار ہم خوش ہیں ہماری فکر مت کرو۔

یاد سے آنا ہاں ہمیں اپنے باقی دوستوں کو بھی انوایٹ کرنا ہے۔ ہم چلتے ہیں۔

انہوں نے بدقت حامی بھری۔

****

آفندی ہاؤس کو سفید للی اور پیلے گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

عینی کے بہت اسرار پر مہندی سے پہلے ابٹن رکھی گئی تھی۔

ابٹن پر قریبی رشتہ داروں کو ہی بلایا گیا تھا۔ جن میں زیادہ تعداد عینی کے دوستوں کی ہی تھی۔

جو بھی اتا ایک بار ڈیکوریشن کو ضرور سراہتا۔ عینی کے دوستوں اور کزنوں نے مل کر دھمال ڈال رکھا تھا۔

نمرہ، ہادی اور شہری بھی سب سے گھل مل گئے تھے۔ جبکہ نمرہ اپنی لاابالی نیچر کی وجہ سے سب بڑوں کی بھی ہر دلعزیز ہو گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب ابھی اس بات سے انجان تھے کہ عینی کی شادی ارمان سے ہو رہی تھی۔

وہ سب باتوں میں مصروف تھے جب نمرہ اور ہانیہ عینی کو بازوؤں کے ہلکے میں لیے نیچے سیڑیاں اترتی آ رہی تھیں۔

عینی نے آج لیلیٰ آفندی کا لباس زیب تن کیا تھا۔ اس پیلے اور ہرے لہنگے کے کومبینیشن میں تو وہ ایک سنہری گڑیا ہی لگ رہی تھی۔

نیچرل میک اپ کیے بالوں اور کانوں میں پھولوں کے آویزے پہنے، سر پر دپٹا

ٹکائے۔وہ ایک پریستان کی شہزادی ہی تو لگ رہی تھی۔

اس روپ میں وہ وہاں موجود سبھی لوگوں کا دل دھڑکا گئی تھی۔یہاں تک کہ شہری اور ابراھیم کا بھی۔

وہ دونوں بھی سبھی کی طرح منہ کھولے اسکی تیاری دیکھ رہے تھے کیونکہ اس سے پہلے اسے لڑکی کے کپڑوں میں دیکھا ہی کہاں تھا۔

وہ بمشکل سیڑھیاں اترتی سٹیج تک پہنچی کیونکہ اسے ان کپڑوں میں الجھن ہو رہی تھی کہاں وہ لڑکوں جیسی ڈریسنگ کرنے والی لہنگے میں ملبوس تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دبیر گنگناتے ہوئے ارمان کے آفس داخل ہوا۔کیسا ہے بڈی جیسے ہی دبیر ارمان کے گلے لگنے لگا۔

ارمان کا ایک مکا پڑتے ہی لڑکھڑا کر پیچھے گرا۔مکا اتنا شدید تھا کہ اسکا ہونٹ کنارے سے پھٹ گیا۔۔۔

ہوا کیا ہے دبیر نے جھنجلاتے ہوئے پوچھا۔

اتنا سب کچھ کر کے بھی تو بے شرموں کی طرح پوچھ رہا ہے ہوا کیا ہے۔۔۔

ارمان نے اس کو بغیر سمجھلنے کا موقع دیے اس پر مکوں اور لاتوں کی برسات کر دی۔۔

دبیر تو اس افتاد پر بوکھلا ہی گیا اسکے منہ پر نیل پڑ چکے تھے۔شرٹ کے بٹن بھی ٹوٹ چکے تھے۔

جب دبیر کو منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تو اس نے ارمان کو دھکا دیتے ہوئے دور کیا۔

آخر مسعلہ کیا ہے تیرے ساتھ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جون سینا کیوں بنا ہوا ہے۔

تو میری بہن کے ساتھ میری پیٹھ پیچھے پیار کی پینگے بڑھائے گا۔اور مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔

ارمان نے پھر اسے ایک مکا مارتے کہا۔

دو منٹ کے لیے تو دبیر کا ذہن ارمان کی بات پر معاؤف ہو گیا۔

پھر سمجھلتے ہی ارمان کو وضاہت دینے لگا ارمان ویسا کچھ نہیں ہے جو تو سمجھ رہا ہے۔

تو پھر کیسا ہے ارمان نے دبیر کا کالر پکڑتے کہا۔تجھے کیا لگا تو میری بہن کو کھلونا سمجھ کے ٹائم پاس کرے گا اور میں تجھے چھوڑ دوں گا۔۔

ارمان کی بات اور حرکت پر دبیر کی آنکھوں کا رنگ بدل کر سرخ ہوا جو اسکی محبت کو ٹائم پاس کہہ رہا تھا۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری پاک محبت کو ٹائم پاس کہنے کی۔دبیر نے غصے کی زیادتی سے اپنا کالر چھڑا کر اسے گھونسا رسید کرتے ہوئے کہا۔

جیسے تو اپنی ڈال کو چاہتا ہے ویسے ہی مجھے ثانیہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور تو نے میری محبت کو ٹائم پاس کہا تو سوچ بھی کیسے سکتا ہے ایسا۔

دبیر سے تو دکھ کے مارے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

اور میرے کہنے پر ہی ثانیہ پہلی دفعہ مجھ سے ملنے آئی تھی وہ بھی میں اس سے اسکی رزہ مندی جاننا چاہتا تھا کیونکہ میں اپنے گھر والوں کو تیرے گھر بھیجنا چاہتا تھا۔

میری کوئی غلط نیت نہیں تھی۔

ارمان اسکے لہجے میں چھپی سچائی بھانپ کر مطمئن ہوا۔وہ واقعئی ثانیہ کے لیے عمدہ

انتخاب تھا۔

ارمان بس اسکی شدت جانچنا چاہتا تھا تبھی یہ سب ڈرامہ کیا اور اب وہ بے فکر تھا۔

اپنے گھر والوں کو لے آنا۔

دبیر نے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔۔

جو ابھی جان لینے کے درپے تھا اور اب ارام سے بیٹھا اسکے حق میں فیصلا سنا رہا تھا۔

سالے جان نکال دی تھی میری دبیر نے اسے مکا رسید کیا جسپر ارمان نے اسے کھینچ کر گلے سے لگایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سوری یار"

ارمان کے لہجے میں شرمندگی محسوس کر کے اسکی شرارتی رگ پھڑکی۔

بس کر رلائے گا کیا پگھلے دبیر نے شوخی سے کہا تو دونوں کا قہقہ گونجا۔

میں ماں بابا سے بات کر لوں گا میرے ریسپشن کے دن تم دونوں کی منگنی رکھ لیں۔ارمان نے اسکو اپنے ارادے سے اگاہ کیا۔

منگنی کیوں نکاح کیوں نہیں خود تو گھنے دو دفعہ نکاح کر لیا ہے۔

سالے تو بھائی کے سامنے بہن کے لیے بے تابی دکھا رہا ہے۔

ارمان نے اسے جھانپڑ رسید کیا۔

تو کیا ہوا تیری بہن ہے تو میری بھی ہونے والی بیوی ہے۔

دبیر نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

ارمان اسکی بات پر قہقہ لگا کر ہنس پڑا مطلب اسے نکاح سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

یار یہ نہیں مجھ سے پہنے جاتے عینی رونی صورت بنا کے بولی اسکا اشارہ پھولوں کی بالیوں کی طرف تھا جو اسکے کان میں چار چاند لگا رہی تھیں۔

یہ علی اسکے لیے بہت پیار سے لایا تھا جبھی ابھی تک اس نے یہ پہنی ہوئی تھیں۔

کوئی ضرورت نہیں اتارنے کی بہت پیاری لگ رہی ہو نمرہ نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

عینی اسکو گھور کے رہ گئی۔سب اسکو باری باری ابٹن لگا رہے تھے۔

خوشی کا ماحول چاروں طرف چھایا ہوا تھا۔

وہیں عریشہ جل کڑھ رہی تھی۔

عینی تمہاری شادی تو زبردستی ہو رہی ہے پھر یہ دکھاوے کی مسکراہٹ میں جانتی ہوں بہت برا محسوس ہوتا ہے۔

عریشہ نے معصومیت کا لبادہ اوڑھے کہا جبکہ اس کی بات سے پاس بیٹھے کافی لوگوں میں چھمگویاں شروع ہو گئی تھیں۔

نمرہ کو یہ لڑکی زہر سے بھی بری لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باقی سب کزنز بھی اسکی بات پر چپ ہو گئے تھے۔

عینی اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

جبھی علی پھولے ہوئے سانس کے ساتھ انکے بیچ آیا۔

ارے یار میری پٹاخہ کا ابٹن ہے کوئی رونک میلا کرو علی نے ان سب کو ڈانس کی آفر کی ابھی وہ عریشہ کی گوہر افشانی سے انجان تھا ورنہ رکھ کے بے عزتی کرتا۔

جب دل ہی خوش نا ہو تو پھر باہر کی رونک بھی کہاں اثر کرتی ہے۔ہے نا عینی عریشہ نے

آنکھیں ہٹپٹاتے ہو چھا۔

اب عینی کی پسند کی شادی تھوڑی ہے جو وہ ہلا گلا کرے۔

علی کو جی بھر کے اس پر طیش آیا۔

یہیں عینی کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

اس نے علی کو خفیف سا اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ نیچے اترا۔

اسکے دو منٹ بعد ہی لائیٹس اوف ہوئیں اور سپاٹ لایٹ جلی۔

****

ثانیہ جب یونی سے واپس آئی تو ارمان کو اپنے کمرے میں موجود پایا۔

بھائی آپ کوئی کام تھات مجھے بلا لیتے۔

ثانیہ نے پیار سے کہا۔

ثانیہ کیا اب تم اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ اپنے بھائی سے باتیں چھپاؤ گی۔

ارمان کا جزبات سے عاری لہجہ سن کر ثانیہ کے حواس معطل ہوئے انے بمشکل تھوک

نگلا۔

بھائی مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا۔اپ خفا ہیں مجھ سے پلیز بتائیں مجھے۔

ثانیہ رونے والی ہوئی۔

تم دبیر کو پسند کرتی ہو ارمان نے بات گھمائے بغیر کہا۔

ثانیہ گرتے گرتے بچی۔

بھائی۔۔۔۔

ہاں یاناں !

ارمان نے صاف لفظوں میں پوچھا۔

جی بھائی ثانیہ نے مجرموں کی طرح سر جھکا کر کہا بھائی مجھے معاف کر دیں میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا۔

ثانیہ کے آنسو لڑیوں کی مانند بہ رہے تھے۔

اب تم اس سے بات نہیں کرو گی گوٹ اٹ !

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بھائی اسنے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھاتے کہا۔

آئندہ مجھ سے کچھ مت چھپانا ارمان نے اسکا سر تھپکتے کہا اور باہر چلا گیا۔

ثانیہ بے بسی کے مارے بیڈ پر اوندھے منہ گر کر اپنی ناکام محبت پر ماتم کرنے لگی۔

****

اریبہ اور ثانیہ دونوں پیلے ڈریسیز میں تیار ہوئی نیچے اتریں ارادہ عینی کے گھر جانے کا تھا۔

کدھر چلیں بلقیس پھپھو نے اینٹری ماری۔

اووف اریبہ نے کوفت سے آنکھیں میچیں۔

پھپھو وہ دوست کی ابٹن ہیں وہیں جا رہے ہیں۔

یہ کیا تم لوگوں کو کوئی اور کام نہیں جب دیکھو باہر کی سڑکیں ناپتی رہتی ہو۔

بلقیس بیگم نے ان دونوں کو کھری کھری سنائیں وہ یہ بھول گیئی تھیں کہ انکی اپنی بیٹی رات گئے تک باہر رہتی ہے۔

مگر کہنے کی ہمت دونوں میں ہی نہیں تھی۔

بلقیس جانے دو بچیوں کو یہی تو دن ہوتے ہیں پھر اپنے گھر بار کی ہو جاتی ہیں لڑکیاں رقعیہ بیگم نے انہیں ٹھنڈا کیا اور ان دونوں نکلنے کا اشارہ کیا۔

جس پر وہ دونوں نو دو گیارہ ہو گئیں اور بلقیس بیگم ہاتھ ملتی رہ گیں۔

عینی نے بہت اچھا کیا تھا اس دن پھپو کو چپ کرا کے شکر ہے کوئی تو آرہا ہے حق کے خلاف آواز اٹھانے اریبہ نے جوش سے کہا۔

ثانیہ آج جانا تو نہیں چاہتی تھی مگر عینی کا دل رکھنے کے لیے اس نے جانے کا فیصلہ کیا اب وہ اور اریبہ اس کے گھر کی طرف گامزن تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں اس کے گھر پہنچیں تو اس کے گھر والوں نے انہیں بہت خوش دلی سے ویلکم کیا۔

انہوں نے عینی کو دیکھا تو دنگ رہ گئیں۔

کچھ پل تو وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئیں کیونکہ انہوں نے بھی اسے اس ڈریس میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

پھر سٹیج پر جا کر اس کے گلے لگیں عینی نے بھی انھیں پیار سے گلے لگایا اور اپنے پاس ہی

بٹھالیا۔وہ ان سب کی نوک جھوک انجوائے کر رہی تھیں جب عریشہ نے جلی کٹی باتیں کیں انہیں بھی عریشہ کی ذہنیت پر افسوس ہوا۔

****

سپاٹ لائٹ میں عینی کا چہرہ جگمگانے لگا۔

پیچھے ہلکا ہلکا میوزک بجا تو عینی نے گانا گنگناتے ہوئے سٹیپس لینے سٹارٹ کیا۔

Ajj lagdi aan main taan Miss Universe

عینی نے اپنی طرف اشارہ کرتے کہا

Daarun tim tim taaron wali bindiya

Mainu nonstop takkde ne saare

Oh ve maahiya

سبھی لوگ اس چاندی جیسی گڑیا کی طرف متوجہ ہونے لگے۔۔۔۔

Mere hath mein hai jo mehandi

Bas naam ussi ka laindi

اریبہ اور نمرہ تو باقائدہ اسکی ویڈیو بناتے صدقے واری جا رہی تھیں۔

Woh khoya kahan pe hai dhoondo zara

Oh bhai!

عینی نے علی کو اشارہ کرتے کہا جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔

Ring ceremony ajj rakhwa ke

Band baaja ajj party ch bula ke

Mahi mera kithe reh gaya

Card shagna de ajj chhapwa k

Band baaja ajj party ch bula ke

Mahi mera kithe reh gaya

سبھی لوگ نے ایسی دلہن پہلی دفعہ دیکھی تھی جو اپنی شادی پر ہی خوشی سے ناچ رہی

تھی۔

Ring ceremony ajj rakhwa ke

Dil mera senti hai

Tu dil na mera todna

عینی نے ہاتھوں سے دل بنا کر کہا

Ho dil mera senti hai

Tu dil na mera todna

Kehte hain nain mere

عینی کا ایک ایک سٹیپ سب کو حیران کر رہا تھا کہ اسکو ڈانس بھی آتا ہے۔

Na nain kisi se jodna

Mere kaan mein hai jo baali

Mainu teri khaatir daali

عینی نے علی کو اشارہ کرتے کہا جس نے اسے بالیاں لا کر دیں تھیں۔

Bohat der ho gayi hai

Ab na laut aa

Ring ceremony ajj rakhwa ke

Band baaja ajj party ch bula k

جن لوگوں کو خدشات تھے کے عینی اس شادی سے خوش نہیں اسکا ڈانس دیکھتے سب کے خدشات پل میں اڑن چھو ہوئے۔

Mahi mera kithe reh gaya

Ring ceremony ajj rakhwa ke

Saamne aaja tujhko

Miss karti hain choodiyan

Ho saamne aaja tujhko

Miss karti hain choodiyan

Ishq mein set hai sab kuchh

Phir kyun hain yeh dooriyan

Meri akhiyan jo kajreeli

Kahin ho jaayein na geeli

عینی نے علی کی نم آنکھیں دیکھ لی تھی تبھی ہاتھ پکڑ کر اسکو کھینچ لائی اور اس سے سٹیپ کروانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Main palkein bichha ke

Dekhoon raasta

Ring ceremony ajj rakhwa ke

Band baaja ajj party ch bula ke

Mahi mera kithe reh gaya

Card shagna de ajj chhapwa ke

Band baaja ajj party ch bula ke

Mahi mera kithe reh gaya

Ring ceremony ajj rakhwa ke

علی نے بھی آگے بڑھ کر اپنی بہن کا ماتھا چوما اور گلے لگاتے ہوئے اسکا سر پیار سے تھپک کر اسکی دائمی خوشیوں کی دعا کی

عریشہ یہ سب دیکھ کر جل بھن گئی اور پیر پٹختے یہ جا وہ جا۔۔۔۔

****

نمرہ بھی آج عینی کی بہن ہونے کا فرض ادا کر رہی تھی ہر جگہ اسکے ساتھ ساتھ اسکو بھی انجوائے کروا رہی تھی۔

چلو بھئی ٹپے ہو جائیں۔

نمرہ نے ڈھولکی بجانا شروع کی

"بین وجا جو گیا بین وجا اماں نو نچا جو گیا اماں نو نچا"

انہوں نے فرحت بیگم کی طرف اشارہ کرتے کہا

لیکن وہ ڈانس کے لیے نا اٹھیں

"اماں تیری نہیں نچدی تے ساڈا نچے آ"

ان سب نے اپنا اپنا انگوٹھا دکھا کر آ آ کیا۔

تو سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

بین ہجا جو گیا بین بجا بھیا نو نچا جا گیا بھیا نو نچا

انہوں نے ے علی، کبیر اور حدید کو بیچ گھسیٹا

انہوں نے آ کر دو ٹھمکے لگائے تو محفل زعفران ہوئی۔

بھیا تیرا انہیں نچدا تے ساڈا نچے آ سب نے مشترکہ آ کیا تو ایک بار پھر سب کے قہقہے گونج اٹھے۔

اریبہ اور ثانیہ تو ہنس ہنس کر دوھری ہو رہی تھیں انہوں نے کہاں دیکھی تھی اتنی

رونک انکو توازادی سے سانس بھی نہیں لینے دیا جاتا تھا۔

یونی بھی ارمان اور احمد چاچا کی سفارش پر گئیں تھیں۔

بین وجا جو گیا بین وجا سیاں نونچا جو گیا سیاں نونچا۔۔۔

نمرہ نے عینی کو آنکھ مار کے کہا تو اسنے بلش ہوتے ہوئے نمرہ کو دھموکا جھڑا۔۔

سیاں تیرا نہیں نچدا تے ساڈا نچے آآآ۔

علی کی اواز سب سے اونچی تھی۔ سبکی آنکھوں سے ہنس ہنس کر آنسو نکل آئے تھے اور سبھی وہیں لوٹ پوٹ ہو گئے۔

اریبہ نے اس خوبصورت شام کو فون میں قید کر لیا اب ارمان کو بھی تو تڑپانا تھا نا اسکے چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی۔

****

حسین شام اختتام کو پہنچی تو مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد سبھی اپنے اپنے کمروں میں ارام کی غرض سے بڑھ گئے۔

عینی جب اپنے کمرے میں پہنچی تو ہادی کو کمرے میں پا کر ٹھٹکی۔۔۔

"تم"

ہاں میں عینی تم اس ارمان سے شادی کی حامی کیسے بھر سکتی ہو جبکہ تم مجھسے پیار کرتی ہو۔

ہادی نے عینی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا۔۔

وہ اس انداز میں بات کرتا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا جس کی قیمتی متاع اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہو.

ہادی ہمیں تمہارے لئے افسوس ہے کیونکہ جب وقت تمہارے ہاتھ میں تھا تم نے اس کی قدر نہیں کی مگر اب جب کہ وقت تمہارے ہاتھ سے نکل چکا ہے تم ناکام کوشش کرنے چلے ہو۔

اور تم نے صحیح کہا ہم کسی وقت تم سے محبت کرتے تھے مگر اب ہم ارمان کے علاوہ کسی کو بھی نہیں چاہتے۔

تم نے تو کبھی ہماری عزت ہی نہیں کی مگر ارمان اس نے نہ صرف ہماری عزت کی بلکہ ہماری عزت کروائی بھی۔

اب بہتر ہو گا کہ تم اس کمرے سے نکل جاؤ کیونکہ تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں ہم ارمان

کے ہیں اور ارمان کے ہی رہیں گے۔۔۔

جتنا جلدی ہو اس بات کو سمجھ لو عینی نے قطعی انداز میں کہا۔۔۔۔

نہیں عینی تم ایسا نہیں کر سکتی مجھے پتا ہے تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔

سٹاپ ایٹ ہادی واٹ نان سینس۔۔۔

ایک ہی بات بار بار مت دہرائیں اب آپ کی ایک بیوی ہے بہتر ہو گا آپ اس پر توجہ دیں کم از کم اس سے سچی محبت کر لیں۔۔۔

جو آپ نے ہم سے کبھی نہیں کی۔۔۔

نہیں عینی تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔

سمجھے تو اب ہیں ہم آپ کو اپ ایک بے حس انسان ہے جسے صرف اپنے آپ سے مطلب ہے کسی کے احساسات یا جذبات اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔۔۔

عینی نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اسے کمرے سے باہر نکال کر اس کے منہ پر دروازہ بند کیا اور وہ دروازہ پیٹتے رہ گیا

عینی نے بھی ہادی کے منہ پر ایسے ہی دروازہ بند کیا جیسے کبھی ہادی نے کیا تھا۔۔۔۔

ہادی دروازے سے سر ٹکائے پچھتاؤوں میں گھر گیا۔۔۔۔۔

****

اریبہ اور ثانیہ تھکی ہاری گھر آئیں تو لاونج میں ارمان اور ارحم کو بیٹھے پایا۔

یہ شاہی سواری کہاں سے آرہی ہے۔۔۔

ارمان نے دریافت کیا۔

بھائی وہ ہماری دوست کا ابٹن تھا اریبہ نے چہکتے ہوئے کہا۔

یہ کونسی دوست ہے جسکا مجھے نہیں پتا اور تم لوگ اکیلے ہو آئے میرے بغیر۔۔۔

اریبہ نے اسکی بات کو اگنور کیا اور ارمان کو دیکھا جو فون پر کسی کو ضروری ہدایت دیتا انکو ہی دیکھ رہا تھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہاں سے آئے۔۔۔۔۔

اگر اپکو بتائیں تو اپ کسی کو بتائیں گے تو نہیں اور نا ہی ہمیں ڈانٹیں گے۔۔۔

ارمان جو کل اپنے اور عینی کے کمبائین مہندی فنکشن کے لیے ارینجمنٹ کر رہا تھا انکی بات سن کر فون کاٹ کر دیکھنے لگا۔

بتاؤ کہاں گئے تھے۔۔۔۔

وہ ہم دونوں عینی کے ابٹن پر گئے تھے اسنے ہم دونوں کو انوایٹ کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ ہم دونوں اسکی دوستیں ہیں اور ہم سے کوئی ناراضگی نہیں۔۔۔۔۔

ارمان جو پہلے ہی اپنے بندوں سے پتا کروا چکا تھا کہ وہاں کوئی فنکشن ہے اریبہ کی بات پر حیران ہوا۔۔۔

یو نو واٹ بھائی عینی اتنی پیاری لگ رہی تھی لہنگے میں کے پوچھے مت اور جو اسنے ڈانس کیا تو سارے اسکی تعریفیں کر کر نہیں تھک رہے تھے بہت مزا آیا۔

ارحم نے منہ بنایا کے مجھے کیوں نہیں لے کر گئے۔۔۔

بھائی اپکے لیے ایک سرپرائز ہے اریبہ کی بات پر وہ چونکا اگر اپ ہمیں آیسکریم کھلانے لی جائیں گے تو ووو۔

میں اپکو عینی کی پکس اور ڈانس ک ویڈیو دوں گی۔۔۔

ارمان کا دل ایک پل کو تھما پھر دھڑکن تیز ہوئی اسکی ڈول کی تصویریں تصور ہی دلکش تھا۔

بھکڑا رحم نے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔۔

پہلے پکس پھر آئسکریم ارمان نے ہاتھ اگے کیا۔وہ بھی اپنی ڈول کو اپنے لیے سجا سوراں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

او کے ڈن اریبہ نے اسے پکس اور ویڈیو فارورڈ کی جسے دیکھ کر ارمان کی انکھوں میں مخصوص چمک ابھری۔۔۔۔

My sweetheart .....

ارمان انکو آئسکریم کھلا کر لایا اور اپنے کمرے میں اتے ہیں بے چین نظروں سے فون میں عینی کی پکس اور ویڈیو دیکھتے ہوئے اپنے اپ کو سیر اب کرنے لگا۔۔۔

اس کی ایک ایک ادا پر ارمان صدقے واری جا رہا تھا۔۔۔

بہت جلد انتظار ختم ہونے والا ہے سویٹ ہارٹ بس دو دن۔۔۔

پھر میں اور تم۔۔۔

****

آفندی ہاؤس اور سفید حویلی میں گہما گہمی عروج پر تھی۔دونوں جگہ مہندی کی تیاریاں

زور و شور سے جاری تھیں۔۔۔۔

دونوں خاندانوں کے مشترکہ فیصلے کی بنا پر عینی اور ارمان کا کمبائین مہندی فنکشن ایک بڑے قیمتی حال میں رکھا گیا تھا۔

تیاریاں دیکھنے والی تھیں۔

ہوتیں بھی کیوں نا حویلی کے لاڈلے وارث کی شادی تھی۔

آفندی ہاؤس میں اس وقت طوفانِ بدتمیزی برپا تھا کسی کا جوتا نہیں مل رہا تو کسی کا دپٹا، کسی کے کپڑے نہیں استری تو کوئی ابھی تک سویا پڑا ہے۔

اور انہیں عظیم لوگوں میں شامل تھیں ہماری عینی جو گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی تھیں۔

عینی میں آخری دفعہ کہ رہی ہوں اٹھ جاؤ ورنہ تم پر پانی پھینک دوں گی۔

نمرہ نے جھنجلائی ہوئی آواز میں کہا۔

اسے اثر نا یوتا دیکھا اسنے رکھ کے تکیہ اسکے منہ پر مارا۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے عینی نے مندھی مندھی نیم باز آنکھوں سے اسے کچھ دیر دیکھا اور پھر

آنکھیں موند ھ گئی۔۔۔۔

مہندی ہے اور تم سوئی پڑی ہو نمرہ نے اسے گر کھا۔۔۔۔

"تو اسے لے کے جاؤ جسکی مہمدی ہے میری نیند کیوں خراب کر رہی ہو"۔۔۔۔

عینی کی کمفرٹر سے سوئی ہوئی اواز بر آمد ہوئی۔۔۔۔

نمرہ سر پیٹتی رہ گئی۔

وہ اسی ششو پنج میں تھی کی عینی کو کیسے جگائے جب علی نے اسکے پیچھے سے آتے ہوئے ایک جھٹکے سے کمفرٹر اٹھا کر ٹھنڈا یخ پانی اس پر الٹ دیا۔۔۔

عینی کو جب نیند میں غوطہ لگا تو وہ جھٹپٹا کر اٹھی۔

پہلے اپنے اپ کو دیکھا پھر سامنے کھڑے مجرم کو جو واردات کر کے اب بتیسی کی نمائش کر رہا تھا۔

عینی نے اسے خونخار نظروں سے دیکھا پھر ایک نہیں دو نہیں باری باری سب تکیے اس کو مارنے لگی۔

پھر جب غصے کا گراف بڑھا تو سائڈ لیمپ اٹھا کر اسکے پیچھے بھاگی۔

علی آگے آگے اور عینی پیچھے پیچھے پورے آفندی ہاؤس میں بھاگ رہے تھے۔۔۔۔

کوئی ہے اللہ کا بندہ جو میری مدد کرے. علی نے آگے اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ عینی اسکے پیچھے خونخوار بلی بنی ہاتھ میں لیمپ لیے گھوم رہی تھی۔

عینی پاگل ہو گئی ہو کیا بچے کی جان لو گی چھوڑو اس لمپ کو۔

علی نے بھاگتے ہوئے لیمپ کی طرف اشارہ کیا۔۔

عینی نے لمپ ایک طرف رکھ کے سوفے سے کشن اٹھائے اور اس پر کشنز کی بھرمار کر دی۔

آہ یار کیا کر رہی ہو لگتی ہے۔۔۔

عینی نے آخری بچہ ہوا کشن بھی اسے مار دیا جو اسے تو نہیں لگا مگر اندر آتے ہی ابراہیم کے منہ پر ٹھاکر کے لگا۔۔۔

کیا ہوا کیا ہوا! ابراہیم نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا وہ تو اس افتاد پر بوکھلا ہی گیا تھا۔۔۔۔

نمرہ تو اس کی حالت پر ہنس ہنس کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔

سارے خوشی سے ان کی نوک جھونک دیکھ رہے تھے کسی نے بھی انہیں نہ ٹوکا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اب بہت عرصہ وہ یہی خوشیاں مس کریں گے۔۔۔۔۔۔

مشال اور ماہرہ بھی نم آنکھوں سے مسکرا دیں۔۔۔۔

کشنز ختم ہوئے تو عینی نے تنگ آکر اپنے بچے جوتے بھی علی کی کمر پر مارے جو ٹھیک نشانے پر لگ کر علی کی تمام آہیں نکال گئے۔۔۔۔۔

****

آج تو ارمان کی شان ہی نرالی تھی وہ مہندی کلر کے کرتے میں گلے میں پیلا دوپٹا ڈالے ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

اس کی خوشی اس کے چہرے سے ہی عیاں ہو رہی تھی۔

آج سب بڑوں نے مل کر اس کی نظر اتاری تھی۔

بے شک وہ شادی سے خوش نہیں تھے مگر وہ ارمان کی خوشی کے لئے کچھ بھی کر سکتے تھے اس لیے چپ تھے۔۔۔

وہ سب ٹائم سے ہال میں پہنچ چکے تھے ارمان کی اینٹری بھی لیموزین میں ہوئی۔۔

ہال کے باہر اڑتے ہوئے ڈرون کیمرے نے یہ منظر قید کر لیا اور ہال کے اندر لگی ایل سی ڈی پر سارے یہ مناظر لائیو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ساری لڑکیاں اسے دیکھ کر آہیں بھر رہی تھیں۔

جب کہ باقیوں کو اس کے ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس تھا۔۔۔

سب پہنچ چکے تھے یہاں تک کہ لڑکی والے بھی اگر انتظار تھا تو بس دلہن کا جس نے اپنے بھائیوں کے ساتھ آنا تھا۔۔۔

نمرہ تو ارمان کو دولہے کی جگہ دیکھ بے ہوش ہونے والی ہو گی۔۔۔

سر آپ! اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا۔۔۔

جی میں۔۔۔

ارمان نے اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی تو جھٹکا آنے والے ابراہیم اور شہری کو بھی لگنا تھا وہ بھی بہت زور کا۔۔۔۔

سب آپس میں بزی تھے جب دلہن کے آنے کا شور اٹھا اور سب کی نظریں حال میں لگی ایل سی ڈی پر گیں۔۔۔۔

ارمان کی دھڑکن ایک پل کو تھمی۔

ہاں وہ وہی تھی سب سے انوکھی۔۔۔۔

جو اپنی ہی مہندی پر ہیوی بائیک پر آ رہی تھی اس کے ایک طرف شہری اور ابراہیم تھے تو دوسری طرف علی اور کبیر۔۔۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے ہال کے آگے ان کی بائکس رکیں اور دھواں چھوڑنے لگی اور ساتھ ہی فضا میں آتش بازی ہونے لگی۔

عینی سٹائلش انداز میں بائیک سے اتری آج اس نے چولی کے ساتھ نیچے جینز اور اوپن لینگا پہنا تھا جس سے اس کی ساری جینز صاف نظر آ رہی تھی۔

اس کا لہنگا اور چولی پیلے اور نارنجی رنگ کے کمبینیشن کی تھی۔

کھلے بالوں کو آدھا کر لئے بالوں میں مانگ ٹیکا سجائے کانوں میں آویزے پہنے نیچرل میک اپ میں لبوں پر شرارتی مسکان سجائے وہ بہت ہی دلفریب لگ رہی تھی۔

کچھ کے آنکھوں میں اس کے لئے ستائش تھی تو کچھ کی آنکھوں میں اس کے لئے حسد۔۔۔

اپنے دوست اور کزنوں کے ساتھ بھنگڑا ڈالتی ہوئی اندر انٹر ہوئی یہ تمام مناظر اندر بیٹھے سبھی لوگوں نے دیکھے۔۔۔

اور اسے سب سے الگ بنانے والی چیز اس کی سنیکرز تھے جو اس نے لہنگے کے نیچے پہنے تھے۔

سب اس انوکھی دلہن کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب گئے یہ تو کوئی خاص ہی دلہن تھی۔۔۔

ارمان تو اس کی گیٹ اپ پر عش عش کر اٹھا۔۔۔

شیہری اور ابراہیم تو دیدے پھاڑے ارمان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ بات انہیں مشکل سے ہی ہزم ہونی تھی۔۔

عینی اسٹیج کے قریب پہنچی تو ارمان نے نیچے اتر کر اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اسٹیج چڑھایا۔

جس سے تمام ینگ جنریشن اور لا ابالی لوگوں نے ہوٹنگ کرنا شروع کر دی۔۔۔

شاہ فیملی تو عینی کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر ہی صدمے میں چلی گئی تھی۔۔۔

احمد اور رقعیہ شاہ تو عینی کے صدقے واری جا رہے تھے۔۔۔

خیریت ناپسندیدہ شادی پر اتنی خوشی۔۔۔ارمان نے ہولے سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

زیادہ اوور مت ہوں میں اپنے خاندان کی خوشیوں کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔

عینی نے دانت پیس کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔کیونکہ سبھی لوگ انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

"لائک سیریسلی"

ارمان نے ایک آئیبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باری باری سب بھی رسم کرنے لگے۔۔۔کوئی عینی کا ماتھا چومتا تو کوئی اس کی خوبصورتی کی تعریفیں کرتا۔۔۔

ارمان تو ڈھیٹوں کی طرح بغیر کسی کی پرواہ کیے اپنی عینی کو اپنی آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار رہا تھا۔

جس سے عینی مضطرب سی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

تنگ آکر عینی نے اس کی کمر میں کوہنی ٹھوکی۔۔۔۔

ارمان ہنس کر درد برداشت کرتا رہ گیا ایسی حرکتیں اسکی شیرنی ہی کر سکتی تھی۔۔۔

****

کچھ مہمانوں سے ملنے ارمان نیچے اتر گیا۔۔۔تو عینی کھڑی ہو کر نمرہ سے بات کرنے لگی۔۔۔

تبی لائٹس آف ہوئیں اور ارمان ایک سپوٹ لائٹ میں چلتا ہوا عینی کے پاس آیا۔

اس نے نرمی سے عینی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو آ کر اپنے نزدیک کیا۔۔۔۔

پیچھے ہلکی آواز میں "گوری کرت سنگھار گانا" بجنا شروع ہو چکا تھا۔

ارمان نے عینی کو ہلکے سے گھمایا اور اس کی کمر کو کھینچتے ہوئے آپنے نزدیک کیا عینی لچکیلی ڈالی کی طرح اس کے سینے سے آ لگی۔۔۔

ارمان ایک گھٹنے کے بل نیچے بیٹھا اور بولنا شروع ہوا۔

عینی تم میری زندگی میں آنے والی وہ پہلی لڑکی ہو جس نے نہ صرف میرے دل کو چھوا ہے بلکہ میری روح کی بھی مقیم بن چکی ہو۔

اب میں دنیا میں تمہارے بغیر خود کو تنہا تصور کرتا ہوں۔تم نظر نہ آؤ تو دنیا کے تمام

رنگ پھیکے لگتے ہیں۔۔۔

تم مصیبت میں ہو تو جان میری نکلنے لگتی ہے۔تم روتی ہو تو میرا دل تڑپتا ہے۔ارمان کی آواز میں نمی آئی۔

عینی ساکن سی اسے سن رہی تھی ارمان کی محبت ایک دفعہ پھر سے اس کے گرد ایک مضبوط حصار باندھ رہی تھی۔

سبھی لوگ مبہوت ہو کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو کسی ریاست کے شہزادہ اور شہزادی لگ رہے تھے جو ایک دوسرے کے بغیر ادھورے تھے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا تم ہمیشہ کے لئے میری ہمنوائی میں آنا پسند کرو گی۔۔۔

ارمان نے گھٹنے کے بل جھکے ہوئے ہی کہا۔اس کی آواز میں ایک عاس تھی ایک امید تھی اور انجانے خدشات تھے جنہیں عینی بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

سبھی سانس روکے عینی کے جواب کے منتظر تھے جو پتا نہیں کون سی دنیا میں کھوئی تھی۔

عینی نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر ارمان کو اس کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر دیکھ کر کچھ لمحے سوچتی رہی پھر بولی تو سب کی سانس رک گئی۔۔۔۔

****

"نہیں"اس نے ایک دم تناؤ کی کیفیت میں کہا۔

ارمان کی آنکھوں میں یک دم بے یقینی چھلکی۔۔۔

اسکی ریاز تیں راے گاں گئی تھی۔

وہ اٹھنے لگا جبھی وہ بولی۔۔۔

نہیں ہم تمہارے ہم نوا بس اس جہاں میں ہی نہیں بلکہ دوسرے جہاں میں بھی بننا چاہتے ہیں۔جہاں سب کچھ دائمی ہے۔

ہمیں تمہارا ساتھ جنت تک چاہیے۔۔۔

اس نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو ماحول ایک دم خوشگوار ہو گیا اور سب ہوٹنگ کرنے لگے۔

ارمان اٹھا اور جذبات میں اسے گلے لگا بیٹھا پھر سب کے درمیان سے اسے حال کے سینٹر میں لے آیا جہاں ان دونوں پر سپاٹ لائٹ پڑ رہی تھی۔

جبھی پیچھے سے گانا شروع ہوا۔۔۔

Tumko Paya Hai To Jaise Khoya Hoon

Kehna Chahoon Bhi To Tumse Kya Kahon

Tumko Paya Hai To Jaise Khoya Hoon

Kehna Chahoon Bhi To Tumse Kya Kahon

ارمان نے عینی کو کمر سے پکڑ کر قریب کیا اور اسکا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر ہلکے ہلکے سٹیپ لینے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Kisi Zabaon Mein Bhi Woh Labaz Hi Nahi

Ki Jeene Mein Tum Ho Kya Tumhein Mein

Bata Sakun

ارمان یہ کیا کر رہے ہو عینی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔کہتے ہیں جسکو پیار وہی کر رہا ہوں۔۔۔ارمان نے ادائے بے نیازی سے کہا۔۔۔

Main Aagar Kahoon Tumsa Haseen

Kaynaat Mein Nai Hai Kahin

Tareef Yeh Bhi To Sach Hai Kuch Bhi Nahi

ارمان نے عینی کے من موہنے چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔

Tumko Paya Hai To Jaise Khoya Hoon..

Shokhiyon Mein Dooobi Yeh Aadayein

ارمان نے پیار سے عینی کی لٹ کان کے پیچھے اڑیستے کہا

Chehre Se Jhalki Hui Hain

Zulf Ki Ghani Ghani Ghatayein

Shaan Se Dhalki Hui Hain

Lehrata Aachal Hai Jaise Badal

Bhaahon Mein Bhari Hai Jaise Chandani

ارمان نے عینی کو گول گھماتے ہوئے باہوں میں بھرا۔۔۔

Roop Ki Chandani

گول گھمانے سے عینی کا لہنگا چاروں طرف پھیل کر پھول کا منظر پیش کرنے لگا

Main Agar Kahoon Yeh Dilkashi

سب حیرت، دلچسپی اور دلجمی سے انکا رقص دیکھ کر میسمرائز ہو رہے تھے

Hai Nahi Kahin Na Hogi Kabhi

Tareef Yeh Bhi To Sach Hai Kuch Bhi Nahi

Tumko Paya Hai To Jaise Khoya Hoon..

ارمان نے عینی کا ماتھا چومتے کہا

Tum Hue Meherbaan

To Hai Yeh Dastan

Hoo Tum Hue Meherbaan

To Hai Yeh Dastan

Abb Tumhara Mera Ek Hai Karwaan

عینی کا اسکا انداز دیکھ دیکھ کر دل بے اختیار ہوتا جا رہا تھا

Tum Jahan Mein Waha

Main Agar Kahoon

Humsafar Meri

Apsara Ho Tum Ya Koi Pari

Tareef Yeh Bhi To Sach Hai Kuch Bhi Nahi

اگر اور زرا دیر ایسے ہی رہتا تو عینی بھی یقیناً اپنے پیار کا اظہار کر بیٹھتی جو وہ ابھی کسی صورت نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی تو بہت امتحان باقی تھے۔۔۔۔

Tumko Paya Hai To Jaise Khoya Hoon..

عینی نے زور سے ارمان کے پیر پر پاؤں مارتے ہوئے زچ ہو کر اسکو رکنے کے لیے کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی ڈول کے لیے رک گیا۔۔۔ورنہ تو وہ ساری زندگی بھی اسے یونہی باہوں میں بھرے رکھتا بھی تو نا تھکتا۔۔۔۔۔۔

ان کے رکنے پر سب ہوش میں آئے جسے کسی فیری لینڈ سے باہر نکل آئے ہوں

۔۔۔۔اور تالیاں بجانے لگے۔۔۔۔۔

وہ دونوں سٹیج پر جا کے بیٹھے تو نمرہ نے مائیک پکڑتے ہوئے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

۔۔۔۔۔

What a lovely performance😍

تو آگے بڑھتے ہیں۔۔۔

ہو جائے مقابلہ لڑکی والوں اور لڑکے والوں کے درمیان۔۔۔۔۔

سب زور و شور سے تصدیق کرنے لگے۔۔۔

ثانیہ اور اریبہ پریشان ہوئی انکی تو تیاری ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

تو پلز ویلکم علی اینڈ ماہی لڑکی والوں کی طرف سے۔

سب زور سے تالیں بجانے لگے۔۔۔۔

علی حیران کھڑی ماہی کے پاس آیا اور ایک آنکھ مارتا ہوا اسے کھینچ کر سٹیج پر لایا۔۔۔

اور گانا گانا شروع کیا۔۔۔۔

Pani Di Ki Gal Karde

Pani Di Ki Gal Karde

Tuhanu Coke Peela Daange

Sadde Naale Dil Laa Lawo

Tuhanu Italy Ghuma Daange

علی نے بالوں میں ایک ادا سے ہاتھ پھیرتے کہا۔۔

Shaadi Tere Naal Karavangi

Shaadi Tere Naal Karavangi

Jhadu Pocha Tussi Laa Layo

Chaa Aape Main Banavangi

ماہی نے اسے بھاؤ کھاتا دیکھ زرا ایٹیٹیوڈ سے کہا

Taaran Dil Diyan Touch Karde

Taaran Dil Diyan Touch Karde

Tuhade Bina Sadda Koyi Na

Dasso Kehdi Gallon Shaq Karde

علی پھر گھوم کر اسکے آگے ایا

Tere Kisse Ve Kamaal Hunde

NEW ERA MAGAZINE .com
Books|Poetry|Interviews

Tere Kisse Ve Kamaal Hunde

Hor Dasso Ki Boliye

Tuhadi Shirta Te Vaal Hunde

ماہی نے یہ کہتے ہوئے اسکے کندھے سے نادیدہ گرد صاف کی

Mere Te Yaqeen Tu Karle

Shehad Di Pudiye Ni

Mithi Mithi Mainu Lagdi

Zehar Di Pudiye Ni

علی نے پیچھے پیچھے آتے کہا

Piche Piche Mere Aave

Dass Ki Chauna Ae

Dil Toh Mundeya Chandi

Ve Shaklo Sona Ae

NEW ERA MAGAZINE .com
Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہی نے انکھ مارتے کہا

Tussi Enna Sadda Nahio Karde

Tussi Enna Sadda Nahio Karde

Assi Jinna Tuhanu Chahi Jaane Aa

Tuhade Naal Ghumm Ghumm Ke

Tuhanu Nazron Bachayi Jaane Aa

Ve Tu Kudiyan Te Gaane Gaune

Ve Tu Kudiyan Te Gaane Gaune

Kadey Sadde Layi Vi Gaa Sohneya

Phone Sadda Chakda Hi Nahi

Kadey Milne Te Aa Sohneya

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

علی نے اسکا ہاتھ تھامتے کہا

Gaddi Waddi Ji Le Aawange

Gaddi Waddi Ji Le Aawange

Band Baaje Naal Sohneyo

Tuhanu Viah Ke Lai Jawange

انکی شاندار پرفارمنس پر عینی نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائی

تالیاں لڑکی کے بھائی اور بھابی نے تو میلا لوٹ لیا اب باری ہے لڑکے والوں کی۔۔۔۔

سب کے پر زور شور میں آرحم اپنے دوستوں کے ساتھ ڈانس کیا۔۔۔

18 ve dharia ae pair jattiye

Kare kehar jattieye

Maare fire jattiye,

Ni teri Billi Akh Ni,

Pairan vich heel payi Adhe Futt di,

Ni sada dil lutt di,

Na Kite Jave tut ni,

Dolle Khanda Lak Ni,

Oh Patase Jihe Bullan Utte Popi La lia

ti loundi firee maske,

Kardiya Ne Follow Gaddiyan Ne Saariya

اسکے ایک ایک سٹیپ پر حال میں موجود لڑکیاں زور سے ہوٹنگ کرتیں

Ni Tu Piche La Liyan

Mina Jeha Hass K

Vich Jede Baithe Hande Hoye Jatt Ne

Saare dhudha Patt Ne thoda Reh Bach K

اریبہ تو اسے نظروں کے زریعے دل میں اتار رہی تھی اور دل ہی دل میں نظر اتار رہی تھی کیونکہ وہ کالی شلوار کمیز میں لگ ہی بلا کا پر کشش لگ رہا تھا۔

اسے ڈر تھا کہیں اسکی اپنی نظر ہی نہ لگ جائے۔

سب نے اسکی پرفارمنس پر اسے داد دی۔

لڑکی اور لڑکے والوں دونوں کی پرفارمنس تھی غزب تو میچ ٹائی ہوا۔۔۔۔

اب باری ہے ہماری دلہن کی۔۔۔

نمرہ کی زوردار صدا پر سب ٹکر ٹکر عینی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

اور عینی خونخوار نظروں سے نمرہ کو دیکھنے لگی جبکہ مشال اور ہانیہ اسے زبردستی سٹیج سے اتار لائیں۔۔۔۔

ایک دم لائیٹس اوف ہوئیں اور ڈم لائٹ میں عینی کا ڈانس شروع ہوا۔۔۔۔

desan da raja meri ankhiyoon da tara

Desan da raja meri ankhiyoon da tara

Mery khwaboon ka tu ranjha main heer meri

doli tu lya

Doli tu lya

Meethi meethi baatien kr k mujh tum na bhlao

re

Holy holy a kr mujh ko na tum satao re

Merry khwabon ka tu ranjha mai heer meri

doli tu lyaaaaa...

اسکا ایک ایک قدم ارمان کے دل پر پڑ رہا تھا وہ سب کو بھلائے بس اس میں کھویا تھا وہ ڈانس کرتی لگ بھی تو چھوٹی سی گڑیا رہی تھی۔

ارمان کا دل کیا وہ اسے جھنجوڑ کر اپنے جزبات کا احساس دلائے۔۔۔

جو جانے انجانے میں اسکے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔۔۔۔

علیشہ تو جل بھن کر کوئلہ ہو گئی تھی وہ بس کسی طرح اسے ارمان کے زندگی سے نکال دے اب وہ اسی کی پلاننگ کرنے پیر پٹختے جا رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادا جان بھی عینی کو دیکھ غصہ ہو رہے تھے جنکو اپنے دوستوں کے سامنے اسکے اتنے ایڈوانس ماحول پر سبکی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور سب سے برا منہ اس وقت بلقیس بیگم کا بنا ہوا تھا جنکو ارمان کے ہاتھ سے نکل جانے کا دکھ کھائے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سب شور و غل کے بعد آخر کار فنکشن اختتام کو پہنچا اور سب مہمانوں کے رخصت ہونے کے بعد اب عینی لوگ بھی واپس جا رہے تھے۔۔۔

عینی کے والد نے اگے بڑھ کر اسکے سر پر پیار کیا جس پر وہ خاموش ہی رہی اسے اپنی غلطی کا اندازہ تھا۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھنے لگی تو ارمان نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا اور ڈائمنڈ کی نازک سی رنگ اسکے ہاتھ کی زینت بنائی وہ نانا کرتی رہ گئی۔۔

مگر ارمان نے اسکی ایک نا سنی۔۔۔اور ہاتھ کو پیار سے بوسہ دیا وہ اسکی اس حرکت پر شرم سے سرخ ہوئی اور جھٹ سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

ارمان دور تک انکی گاڑی کو جاتا دیکھتا رہا جب تک وہ اوجھل نا ہو گئی اب وہ پر سکون تھا۔۔۔

****

رات کو جب سب تھک کر سو گئے تو عینی دبے پاؤں بالکنی میں آکر چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔

کافی سوچ بچار کے بعد اسنے شاہ حویلی جانے کا فیصلہ کیا تھا جس پر سب ہی خوش تھے۔۔۔

مگر اسکے وہاں جانے کی اصل وجہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

اسکے چہرے پر مسکراہٹ چمکی جو اپنے پلان کے پورا ہو جانے کی خوشی میں تھی۔

ہاہاہاہاہاہاہاہاہا!

خاموش فضا میں اسکے قہقہے جلترنگ بیکھیرنے لگے تھے۔۔۔

****

آج موسم نہایت خوشگوار تھا۔کالے بادل گھٹاؤں کی طرح آسمان پر پھیلے تھے جنکی اوٹ میں سورج چھپ چکا تھا۔

پرندوں کی چہچہاہٹیں عروج پر تھیں جیسے دو دلوں کا ملن ہونے جا رہا ہو۔

پھول کبھی ادھر رقص کرتے کبھی ادھر وہ بھی آج کے دن مسرور نظر آ رہے تھے۔

ایسے میں آفندی ہاؤس میں بھی چاروں طرف خوشیوں ہی خوشیوں کا راج تھا لیکن عینی کے وداع ہو جانے کا دکھ بھی۔

ہر کوئی منہ پر مسکان سجائے ادھر سے ادھر جا رہا تھا آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تو کسی کونے میں کھڑے ہو کر آنسو صاف کر لیے جاتے۔

آج کے دن کوئی بھی عینی کو اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

عینی سب کے تاثرات جانچ رہی تھی مگر چپ تھی۔سب ہی اسکے آگے پیچھے پھر کر اسکی ضروریات کا پوچھ رہے تھے۔

مگر کریم صاحب اسے کہیں نظر نہیں آئے تھے جبکہ زرینہ بیگم کئی دفعہ اسے گلے لگا کر غم ہلکا کر چکیں تھیں۔

عینی اٹھی اور لیلہ آفندی کے کمرے کی طرف گئی دروازہ وا کیا تو کریم صاحب کو لیلیٰ آفندی کی تصویر کے سامنے اشکبار پایا۔

بابا جان! عینی کی آواز پر وہ چونک کر حال میں لوٹے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے انہیں سمجھنے کا موقع دیے بغیر جھٹ انہیں گلے لگایا۔

دونوں اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتے رہے۔

بیٹا !

بابا جان اپکو کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہم جانتے ہیں آپ نے ہمیں وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیوں کیا۔

ہم جلد قاتلوں کا پتا لگا لیں گے آخر اپکی بیٹی کوئی عام لڑکی تھوڑی ہے۔۔

عینی نے فخر سے نادیدہ کالر اکڑاتے کہا۔

کریم صاحب نے ہنس کر اسے گلے لگایا جو بن کہے ہی ان کی بات جان چکی تھی۔انہیں اپنی بیٹی پر فخر تھا۔

عینی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم اپنے اور ارمان کے رشتے کو ایک موقع دو میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے جنونیت اور پیار کا ٹھاٹے مارتا سمندر دیکھا ہے۔

کریم صاحب نے ارمان کی طرف سے اسکا دل صاف کرنے کی کوشش کی۔

بابا جان اگر وہ حق پر ہوا تو ہم اسے کچھ نہیں کہیں لیکن اگر اس کھیل میں کہیں بھی اسکا ہاتھ ہوا تو اسکا ہمارے سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔

اس نے سرد تاثرات میں کہا۔۔

اور ویسے بھی شوہر ہے وہ ہمارا تھوڑا ناز نخرے تو دکھائیں گے نا ہم اسے۔

عینی نے ایک آنکھ دباتے شریر لہجے میں کہا تو کمرے میں دونوں کا مشترکہ قہقہ گونجا۔

****

شاہ حویلی کو بھی آج دلہن کی طرح سجایا گیا تھا کہیں بھی کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔سلمہ

بیگم سبکو ہدایات دے رہی تھیں۔

جب وہ ارمان کے کمرے میں داخل ہوئیں تو اسے قد آور آعینے کے سامنے کالی شیر وانی پہنے دیکھا۔

کچھ پل کے لیے تو وہ بھی اپنے خوبرو بیٹے کی خوبصورتی میں کھو گئیں۔

پھر آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چومہ اور نظر اتاری وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا۔

ارے اماں آپ کب آئیں!

جب میرا بیٹا میری بہو کے خیالوں میں کھویا تھا انہوں نے شریر لہجے میں کہا۔۔۔

اماں آپ بھی نہ۔۔۔۔

سلمہ بیگم نے آگے بڑھ کر میہرون کلہ اسکے سر کی زینت بنایا۔

جس سے اس شہزادے کو چار چاند لگ گئے۔اب وہ بارات لے کر جانے کے لیے تیار تھے۔

"اب سب دوریاں تمام ہوئیں سویٹ ہارٹ میں آرہا ہوں تمہیں اپنی سلطنت میں لے جانے کے لیے۔"

ارمان نے تصور میں اپنی شیرنی کا خونخوار انداز دیکھا تو مسکرا دیا۔۔۔

****

ایک شاندار حال میں بڑے پیمانے پر شادی کا انتظام کیا گیا تھا۔ابراھیم اور شہری بھی علی، کبیر اور حدید کے ساتھ تمام زمہداریاں شانا باشانا نبھا رہے تھے۔

عینی نے نمرہ کے ساتھ پارلر سے واپس آنا تھا برات بھی آنے والی تھی اور اسکا ابھی کوئی اتا پتا ہی نہیں تھا۔

اتنی دیر میں برات آنے کا شور اٹھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بینڈ باجوں میں نہایت بھرپور طریقے سے برات کی آمد پھولوں کے زیرِاسر ہوئی۔

ارمان جھک کر کریم صاحب سے گلے ملا۔

تمام لوگ باری باری ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے گئے۔

ارمان کی بے تاب نظریں عینی کو ڈھونڈ رہی تھیں جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

جب اچانک ہی باہر شور برپا ہوا۔

نمرہ عینی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی گاڑی گول گول گھما رہی تھی۔

سب نہایت حیرت سے دلہن کی اس انوکھی دوست کو دیکھ رہے تھے جو اس سے بھی زیادہ خوش لگ رہی تھی۔

سب کے اصرار کے بعد پہلے وہ خود اتری پھر عینی کو ہاتھ تھام کر اتارا۔

اسکے ایک طرف نمرہ تھی تو دوسری طرف ہانی کیونکہ یہ لمبی ٹیل والا لہنگا سمبھالنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔ہر دو قدم پر اسکا پاؤں ڈگمگا جاتا۔

جب وہ حال میں داخل ہوئی تو تمام لائٹس بجھ گئیں اور سپاٹ لایٹ نے اسکا احاطہ کیا۔

سرخ اناری رنگ کا کام والا جوڑا پہنے بالوں کو جوڑے میں باندھے سر پر ترچھا جھومر سجائے،زیورات سے آراستہ برائیڈل میک اپ میں وہ جنت سے نکلی کوئی حور لگ رہی تھی۔۔۔

سب کی سانسیں اس کو دیکھ کر تھمیں۔۔۔۔

ارمان نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی تھی۔وہ تو کسی خواب کی سی کیفیت میں تھا۔آج اس کی زندگی اس کی ڈول،پولیس اور اس کے لیے سجی تھی۔اس کو دیکھتے ہیں آنکھیں

ساکت ہو گئی تھی پلکوں نے جھپکنے سے انکار کر دیا تھا۔

اگر اس کو فیری ٹیل کی ملکہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔۔۔۔

آج تو عینی کی خوبصورتی شہزادیوں کی خوبصورتی کو بھی مات دے رہی تھی۔

وہ سہج سہج کر قدم رکھتی ارمان کے اور اپنے درمیان کا فاصلہ کم کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ارمان کا دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔

یہ فاصلہ ارمان کو اتنا طویل لگ رہا تھا جیسے گھنٹوں پر محیط ہو۔

آخر کار عینی اس کے پاس پہنچ گئی۔اس نے فوراً نیچے اترتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے سٹیج چڑھنے میں مدد دی۔۔۔۔

چاروں اطراف بھرپور تالیوں کا شور گونج اٹھا۔۔۔

اوپر سے گلاب کے پھولوں کی برسات ہونے لگی۔

کیمرا مینز دھڑا دھڑ تصویریں کھینچنے لگے اور اس منظر کو قید کرنے لگے

فلیش لائٹس میں عینی کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح جگمگانے لگا۔۔۔۔

ارمان نے ایک پل کو بھی اس کے چہرے سے نظریں نہ ہٹائیں۔

اس کے بیتابیاں وہاں موجود کسی بھی شخص سے مخفی نہیں تھیں ہر کوئی ان دونوں کی چاند سورج جیسی جوڑی کو سراہ رہا تھا۔۔۔

ارمان نے ایک دم عینی کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

"تمہارا ہاتھ تو سرد پڑا ہے سویٹ ہارٹ کیوں نہ اسے گرماہٹ پہنچائی جائے"۔۔۔۔

عینی اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو ارمان نے اس کا ہاتھ سامنا کرتے ہوئے اسے سبکے سامنے لبوں سے چھوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے انداز پر سب نے ایک بار پھر زوردار انداز میں ہوٹنگ شروع کر دی۔ عینی جو ابھی تک سمجھی نہیں تھی اس کی اس حرکت پر اپنے لباس کی طرح شرم سے سرخ انار ہوئی۔۔۔۔

وہ جتنی بولڈ سہی مگر اس نے ارمان جیسا بے باک انسان کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو سویٹ ہارٹ!

ارمان نے جان نثار کر دینے والی نظروں سے دیکھتے کہا اس کا لہجہ بھی اس کے لمس کی

طرح سلگتا ہوا تھا۔۔۔۔

سب باری باری آ کر ان کو سلامی دیتے اور تعریفی کلمات ادا کرتے۔۔۔

کریم صاحب کی آنکھیں خوشی سے نم ہوئی جا رہی تھیں اور کچھ ایسا ہی حال احمد شاہ کا بھی تھا۔۔۔۔

سب آپس میں باتوں میں مشغول تھے جب نمرہ نے پھر سے مائیک سنبھالا۔۔۔۔۔

جی تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین کل آپ سب نے ڈانس تو بہت انجوائے کیا ہو گا مگر آج ہم کریں گے کچھ مختلف۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی تو میری لڑکی اور لڑکے والوں سے درخواست ہے کہ وہ آ کر آج کے برائڈ اینڈ گروم کے بارے میں کچھ خوبصورت خیالات کا اظہار کریں۔۔۔۔۔

اسی طرح باری باری ایک ایک کر کے سب نے عینی اور ارمان کے حوالے سے خوبصورت یادیں شئیر کیں جن پر وہ دونوں ہی مسکرا دیے۔۔۔۔

علی نے نمرہ سے مائے پکڑا اور کریم صاحب کو گانے کے لئے بلایا۔۔۔۔

ان کے نانا کرنے کے باوجود بھی سب نے ان کو زبردستی اسٹیج پر بھیج کر ہی دم لیا۔۔۔

عینی کی خوشی سے بھرپور نم آنکھیں بھی انہی پر تھیں۔۔۔

ان آنکھوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے انہوں نے بولنا شروع کیا۔۔

Tujh ko na dekhoon to jee ghabrata ha

Dekh ke tujhko dil ko mere chain aata hai

انوں نے اپنی لرزتی میٹھی اواز میں گانے کے بول بولے۔۔۔۔۔

Yeh kaisa rishta hai kaisa nata hai

Dekh ke tujhko dil ko mere chain aata hai

اس عمر میں بھی انکی اواز بہت ہی عمدہ اور لاجواب تھی جس نے حال میں موجود سبھی لوگوں کو مسرور کر دیا تھا۔۔

Har gham utha loon tanha akela

Tere liye hai khushiyon ka mela

عینی دھیمے قدموں سے چل کر ان تک آئی اور ان کے سینے سے لگ گئی آنسو لٹیوں کی

مانند بہنے لگے تھے۔۔۔

Sara Jahan doon zindagi bhi vaar doon

Jitna kahe tu utna main pyaar doon

Jitna kahe tu utna main pyaar doon

انہوں نے عینی کا چہرہ اٹھا کر اسکے آنسو صاف کرتے کہا

Yeh tera mukhda hi mujhko bhata hai

Yeh tera mukhda hi mujhko bhata hai۔

انہوں نے عینی کا ماتھا چومتے کہا انکے بھی برداشت کا بندھن ٹوٹا تو وہ بے آواز رو دیے۔اپنی جان کا دور کرنا سوہانِ روح تھا انکے لیے

Tum mere daddy, tum meri Maa ho

Tum mera dil ho, tum meri jaan ho

Tum mere daddy, tum meri Maa ho

Tum mera dil ho, tum meri jaan ho

عینی نے انسے مائک لیتے پیار بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا۔

Bachpan ki dor ka yeh dhaga tod ke

Daddy kabhi mujhe na jana chhod k

عینی نے نفی میں سر ہلاتے انہیں التجائیا کہا

Daddy kabhi mujhe na jana chhod ke

عینی نے انکا چہرہ ہاتھ میں تھامتے کہاانسو باڑ توڑ کر نکلتے چلے جارہے تھے۔

Mere liye tu kitna dard uthata hai

Dekh ke tujhko dil ko mere chain aata hai

Tujhko na dekhoon to jee ghabrata hai

Dekh ke tujhko dil ko mere chain aata hai

عینی کے کریم صاحب سے لگاؤ سے سبھی واقف تھے۔حال میں موجود سبھی لوگوں کی

آنکھیں ان دونوں کا پیار دیکھتے نم ہو گئیں۔۔۔۔

نم تو احمد شاہ کی آنکھیں بھی تھیں مگر ماضی میں کی گئی اپنی غلطیوں کو سوچ کر۔۔۔۔

اگر آج انہوں نے عینی کو اتنا پیار دیا ہوتا تو کسی اور کے گلے نہ لگی ہوتی۔۔۔۔

اگر وہ آج ان سے اتنی دور تھی تو وہ انہی کی بدولت تھا۔۔

مگر اب پچھتانے سے کچھ نہیں ہو سکتا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔۔۔

علی نے عینی کے کان میں کچھ کہا تو وہ روتے روتے ہنس پڑی۔۔۔

جہاں پہلے غمگیں سماں تھا وہیں کھلکھلاہٹیں گونج رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد جب عینی سٹیج پر پہنچی تو ارمان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی ڈھارس بندھائی۔۔۔

عینی نے پلکیں جھپک کر اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

****

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کیمرہ مین ان دونوں کے سر پر آن پہنچا۔۔۔

پھر تو اس نے ایسے ایسے پوز بتائے کہ خدا کی پناہ۔ عینی کا تو چہرہ ہی سرخ پڑ گیا۔ مگر ارمان انتہائی خوش دکھائی دیتا تھا۔۔

"سر ذرا میم کی کمر سے پکڑ کر ان کو قریب کریں"

کیمرہ مین کی ہدایت پر عینی نے خون خار نظروں سے کیمرہ مین کو دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں سے سالم نگلنے کا ارادہ ہو۔۔۔

جبکہ ارمان بخوشی اس کی ہدایت پر عمل کر رہا تھا۔۔

اس نے کھینچ کر عینی کو کمر سے نزدیک کیا۔ عینی پل بھر کو تو گڑبڑا کر رہ گئی پھر اس نے کلس کر اس کے پاؤں پر اپنی ہائی ہیل ماری۔۔۔۔

جو ارمان ضبط کرتا رہ گیا۔۔

اب پوز کچھ ایسا تھا کے عینی کو نظریں جھکانی تھیں اور ارمان کو سامنے دیکھنا تھا مگر وہ ہر چیز بھلائے عینی کو تکے جا رہا تھا۔۔۔

جب کچھ پل ارمان نے ہدایات پر عمل نہ کیا تو عینی نے پلکوں کی باڑ اٹھا کر اس کو دیکھا تو اسے خود کو تکتے پایا۔۔۔۔

کچھ پل تو عینی بھی اس کی آنکھوں میں کھو گئی مگر پھر ہوش میں آتے ہی اس کی کمر پر جھامپڑ رسید کیا۔

"ہماری طرف دیکھ رہا ہے ہماری طرف دیکھ رہا ہے۔"۔۔

عینی نے ہنستے ہوئے کہا جب کہ اس کی بات پر باقی سب بھی کونے کھدروں سے ہنستے ہوئے باہر نکل آئے ساری ینگ جنریشن ان کا سارا فوٹو شوٹ ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں دل ہی دل میں پیچوتاب کھاتے رہ گئے۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اختتام پر عینی کے سبھی کزن اور دوستوں نے مل کر یہاں تک کہ شہری اور ابراہیم نے بھی ڈانس کیا جس پر عینی نے دل کھول کر سیٹیاں بجائیں۔۔۔۔

ارمان نے تو اب عینی کی حرکتوں پر حیران ہونا ہی چھوڑ دیا تھا جب کہ شاہ حویلی کے لوگ سر پیٹتے رہ گئے۔۔۔

کہاں دیکھی تھی ایسی دلہن جو اپنی ہی شادی پر بیٹھنے کی بجائے سب کے ساتھ حلا گلا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

****

کھانا کھلنے کے وقت جب سبھی لوگ مصروف ہوئے تو۔۔

تھوڑی دیر کے لئے وہ دونوں سانس لینے کے بیٹھے جب کچھ نوجوان لوگوں کا گروپ ان تک آیا اور باری باری انہیں سلیوٹ کرنے لگا...

ارمان تو حیرت سے انہیں دیکھنے لگا. جو بھی آتا ہے وہ ایک سلیوٹ کرتا اور ارمان کو گلے لگا کر جاتا۔۔۔

ارمان کی طرح ہال میں موجود باقی لوگ بھی سب حیران تھے۔۔۔

ارمان نے عینی کو دیکھا تو اس کے چہرے پر دبی مسکراہٹ دیکھی جو وہ ضبط کرنے کے چکروں میں سرخ ہوئی پڑی تھی۔۔۔

ارمان نے اسے نہ سمجھی سے دیکھا تو عینی نے اسے وضاحت دی کہ یہ سب آرمی کے لوگ ہیں جو کریم صاحب کے جاننے والے ہیں۔۔۔۔

یہ سلیوٹ ان کے سلامی کا انداز ہے۔۔۔

ارمان ان سے خوشدلی سے ملا۔۔۔

اتنی لمبی لائین کو سلیوٹ کرتا دیکھ اب تو ارمان بھی تھک چکا تھا۔

جب اس سلسلے کا اختتام ہوا تو اس نے اٹھ کر ان کی طرف مڑتے ہوئے ان کو ایک مشترکہ سلیوٹ کیا جس پر حال میں سب کا قہقہ گونجا۔

پھر ان سب نے مل کر ایک گروپ فوٹو لی جو یادگار ٹھہری۔۔۔۔

****

رخصتی کا وقت آن پہنچا تھا۔اپنوں کے گھیرے میں چلتی ہوئی وہ قرآن کے سائے میں اپنے پیا گھر سدھارنے جا رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبھی کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

علی تو باقاعدہ اس کے گلے لگ کر رو پڑا۔اور اسکو دیکھ عینی کے بھی ضبط کا بندھن ٹوٹا۔۔۔

پھر سب نے انہیں الگ کیا تو وہ باری باری سب سے ملنے لگی۔۔۔

نمرہ بھی اس کے گلے لگ کر خوب روئی۔۔۔

ارے تم کیوں رو رہی ہو ہم تو یونی میں ملتے رہیں گے عینی نے اسے گھور کر کہا۔۔۔

جس پر نمرہ خوشی سے دانت نکالنے لگی یہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔۔۔۔

نمرہ نے زور سے اپنی ناک صاف کرتے کہا تو سبھی ہنس پڑے۔۔۔۔

سب شاہ حویلی جانے کے لیے نکل گئے تھے جبکہ ارمان نے اسے سب کے سامنے اپنی باہوں میں بھرا اور جیپ میں بٹھایا۔۔

عینی اسے کوستی رہ گئی مگر ارمان کو کہاں پرواہ تھی۔۔۔

یہ تم ہمیں کہاں لے کے جا رہے ہو باقی گاڑیاں تو اس طرف گئیں ہیں۔۔۔

وہ کیا ہے نہ سویٹ ہارٹ تم میری زوجہ ہو اور تمہیں میں اپنی مرضی سے کہیں بھی لے جا سکتا ہوں تو ہم شاہ حویلی نہیں میرے فارم ہاؤس پر جا رہے ہیں۔۔۔

ہمیں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا گاڑی واپس موڑو۔

عینی نے اس کا ہاتھ جھنجوڑتے ہوئے کہا جس سے جیپ ڈس بیلنس ہوئی۔۔۔۔

ارمان نے عینی کو گھور کر دیکھا جس پر عینی نے اس کے بازو سے ہاتھ ہٹا لیے۔۔۔۔

جیپ ایک شاندار سے فارم ہاؤس کے سامنے آ کر رکی۔

پہلے ارمان خود اترا پھر عینی کا نازک ہاتھ پکڑ کر اسے جیپ سے اتارا۔

اس کا ہاتھ تھام کر وسعی راہداری سے اندر لے جانے لگا۔۔۔

وہ جہاں جہاں سے گزرتے وہاں مصنوعی روشنیاں جلنے لگتی۔۔۔

عینی کا گھیر دار لہنگا زمین کو چھو رہا تھا۔۔۔

اس کا دیھان تب بٹا جب ارمان اسے ایک کمرے میں لے کر آیا۔۔۔

وسیع کمرہ بھی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔۔۔

کمرے کو بلیک اور ریڈ پردوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ کمرے کا تھیم بھی بلیک ہی تھا۔۔۔

کمرے کی ایک ایک چیز اس کے مالک کے اعلیٰ ذوق کی نشاندہی کر رہی تھی۔۔۔

ایک پل کو تو عینی کو لگا کہ وہ ایک ونڈر لینڈ میں آ گئی ہے ہر جگہ فری لائٹس اور سینٹڈ کینڈلز سے سجا کمرا ایک خوابناک ماحول پیش کر رہا تھا۔۔۔

عینی کی دھڑکن تیز ہوئی۔

ارمان نے اسے پیچھے سے ہی باہوں میں بھرا۔۔۔

کیسا لگا ہمارا روم سویٹ ہارٹ!

ارمان نے ان کے کندھے پر تھوڑی ٹکائے پوچھا۔۔۔

عینی اسی پل ہوش میں آئی اور کسمساتے ہوئے اس کے گھیرے سے نکلی۔۔۔۔

اور بیڈ سے کشن اٹھاتے ہوئے اس پر کشنز کی بھرمار کی۔۔۔

ارمان اپنے شیرنی کے انداز پر جی کھول کر مسکرا دیا۔۔۔وہ عینی سے کچھ ایسی ہی توقع کر رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نے ہمیں دھوکے میں رکھا ہم سے سچ چھپایا۔۔وہ ایک کے بعد ایک روشن اس پر برساتے ہوئے بولی۔۔۔

جب مار مار کر تھک گئی تو وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔ارمان پیار سے اس کے نزدیک گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

کیا وضاحت کا ایک موقع نہیں دوں گی۔۔۔اس نے پیار سے پوچھا۔

عینی نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

چاچی کے قاتلوں کو اور تمہیں میں بھی بچپن سے ہی ڈھونڈ رہا ہوں مگر اس کا کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا مگر تم مجھے مل گئی کیونکہ میری محبت سچی تھی۔۔۔

ایک پل کے لئے بھی میں تمہیں نہیں بھولا بھلا کوئی سانس لینا بھی بھول سکتا ہے۔۔

ارمان نے پیار سے اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

دوسری ملاقات نمیں ہی جان گیا تھا میں کے یہ تم ہو۔۔

اور تیسری ملاقات میں تمہیں اپنا بنا بیٹھا تھا تاکہ تمہیں کوئی گلہ نہ ہو کہ تمہیں کسی غیر محرم نے چھوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تم ہی میرے مان ہو عینی نے معصومیت سے پوچھا۔۔

ارمان اس کے اس انداز پر صدقے واری گیا۔

کتنے سال انتظار کیا تھا اسنے یہ لفظ سننے کے لیے۔

کیونکہ میں جانتا تھا میری یہ چھوٹی سی جنگلی بلی مجھے کچا چبا جائے گی۔۔۔

ارمان نے اس کی ناک دباتے کہا۔۔

اور اس کو شیشے کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے ایک ہارٹ شیپ ڈائمنڈ کا نیکلیس اس کے گلے کی زینت بنایا۔۔۔۔

اس نکلس کی چمک ایسی تھی کہ آنکھیں چندھیا جائیں یہ ڈائمنڈ نایاب ڈایمنڈز میں سے ایک تھا۔

دنیا میں کسی کسی کے پاس ہی ہوتا اور آج اسے ارمان نے عینی کے گلے کی زینت بنایا تھا۔۔۔۔

عینی بیشک منہ سے اظہار نہ کرتی مگر اسے یہ نیکلس بے انتہا پسند آیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم چاہے ہمیں جتنے مرضی تحفے دے دو ہم سے محبت بھرے الفاظ کہو مگر ہم ابھی اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کر پائیں گے اس لئے ہمیں وقت چاہئے عینی نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رہا۔

ارمان نے اسے دکھ سے دیکھا۔۔۔۔

ہمیں ایسے نہ دیکھو اگر تم ہمیں حقیقت پہلے ہی بتا دیتے تو ہمارا تم پر سے بھروسا نہ اٹھتا مگر تم نے کیا کیا سچ چھپایا ہمارے سے ہمیں دھوکہ دیا بے شک اس میں تمہاری کوئی

بری نیت نہیں تھی مگر ابھی ہمیں تم پر بھروسہ کرنے کے لیے وقت چاہیے ہمیں امید ہے تم ہمیں وقت دو گے۔۔۔۔۔۔

عینی کے لفظوں پر ارمان کی آنکھیں جلنے لگیں۔۔۔۔۔

****

اسنے سلگھتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسکی طرف قدم بڑھانے شروع کیے۔۔۔۔

یہاں تک کے وہ دیوار سے جا لگی اس سے پہلے کے وہ اسکے حصار سے نکلتی ارمان نے اسکے دونوں اطراف بازو جما دیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے تم سے یہ سب چھپایا مقصد تمہیں تکلیف سے دور رکھنا تھا۔

مگر تمہیں پھر بھی مجھ پر اعتبار نہیں تو میں تمہیں وقت دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔

ارمان کا لہجہ نہایت سنجیدہ تھا۔۔۔

"لیکن اگر تم نے مجھ سے فرار کی راہ اختیار کی تو باخدا تمہیں اپنی پناہوں میں قید کر لوں گا جہاں میرے علاوہ تمہیں کوئی نصیب نہیں ہو گا"۔۔۔۔

اسکے لہجے میں آنچ سی تھی جسے محسوس کر کے عینی کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے

لگیں۔۔۔۔

وہ یہ کہتے ہی کمرے کی ملحقہ بالکنی میں چلا گیا جس پر عینی کا دیہان اب پڑا تھا۔۔۔

اس نے کچھ لمحے اپنے اپ کو دیکھا پھر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

جب نائیٹ ڈریس میں واپس آئی تو ارمان کو آرام دہ ٹراوزر شرٹ میں بستر پر لیٹے دیکھا

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عینی وہیں کھڑی خوامخا انگلیاں مڑوڑنے لگی۔

ارمان اسکی پریشانی سمجھ رہا تھا۔۔۔

آ بھی جاو سویٹ ہارٹ!

عینی جی کڑا کرتے ہوئے بیڈ کے ایک کونے پر سکڑ کر لیٹ گئی۔۔۔

جب ارمان نے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کی طرف کھینچا۔۔۔

تو وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

تم نے کہا تھا تم ہمیں وقت دو گے"

عینی نے لڑکھڑاتے ہوئے باور کرایا۔۔۔

"سویٹ ہارٹ مہلت دی ہے تمہیں خود سے دور جانے کی اجازت نہیں اب محبت کے کچھ تو اثبات پیدا ہونے دو"

اسنے ایک آنکھ ونک کرتے کہا تو عینی پل میں سرخ ہوئی مگر سر اسکے سینے سے نا اٹھایا۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا اور عینی کب اسکی آغوش میں دنیا جہاں سے بے خبر ہوئی اسے پتا ہی نہ چلا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتا خود بھی نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔۔

****

صبح بہت ہی خوشگوار تھی۔۔۔۔

جب ارمان کی آنکھ کھلی تو اسنے اپنی قل متاع کو اپنی دسترس میں پایا جو سب بھلائے چہرے پر معصومیت سجائے اسکے سینے پر لیٹی سو رہی تھی۔

ارمان کو آج سے قبل اتنی پر سکون نیند نا آئی تھی اور وجہ تو وہ جانتا ہی تھا۔

اس نے جھک کر عقیدت سے اسکی پیشانی کو چوما۔۔۔

جب اسے کسمساتے دیکھا تو فوراً سوتا بن گیا۔

عینی کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر وہ غائب دماغی سے سامنے دیوار کو دیکھتی رہی چونکی تو تب جب کان پر کسی کی دھڑکن محسوس ہوئی۔۔۔

یہ میرے تکیے کو کیا ہوا۔۔۔

عینی نے جو نھی نیچے دیکھا تو خود کو ارمان پر لیٹے پایا۔

وہ پل میں لال انگارہ ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی نیند کو کوستے وہ آہستہ سے ارمان کا ہاتھ اٹھانے لگی۔۔۔

مگر ہٹا نا پائی۔۔

باڈی بلڈر کی اولاد پتا نہیں کیا کھاتا ہے بلڈوزر اتنا بھاری ہاتھ ہے ہٹ ہی نہیں رہا اسنے رونی شکل بنا کر اپنی کوشش ترک کی اور ارمان کے سینے پر سر رکھ کر سانس بہال کرنے لگی جو اسکا بازو اٹھانے سے پھول گیا تھا۔۔۔

ارمان ایک آنکھ سے اسکی ساری کاروائی ملاحظہ کرتا ہنس رہا تھا جب اچانک عینی نے اسکی

طرف دیکھا۔۔۔

تو وہ سوتا بن گیا۔۔۔

عینی نے مشتاق نظروں سے اسکو دیکھا کیونکہ وہ اسکی آنکھوں کی جنبش سے سمجھ گئی تھی کہ وہ جاگ گیا ہے۔۔۔

عینی کو اسکی چلا کی پر جی بھر کر تاؤ آیا۔

اسنے ترچھی نظروں سے سائڈ ٹیبل کی طرف دیکھا پھر تھوڑا سرک کر اس طرف ہوئی

ارمان کا ہاتھ ہنوز اسکے اوپر ہی تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کی آنکھیں اب بھی بند تھیں

عینی نے جھٹکے سے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ لے کر ارمان پر الٹ دیا۔۔۔

ارمان ہڑبڑا کر اٹھا کیونکہ اسکی ناک میں پانی گھس چکا تھا۔۔۔

اس نے خونخوار نظروں سے عینی کی جانب دیکھا جو اسے فاتحانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے کہ رہی ہو عینی سے پنگا از نوٹ چنگا۔۔۔۔

پھر کیا تھا پورے کمرے میں ارمان اسکے پیچھے پیچھے اور وہ آگے آگے دوڑ رہے تھے۔

آخر کار مان نے عینی کو بیڈ پر جا ہی لیا اور اسے گدگدی کرنے لگا۔۔۔

وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

مان بس کرو ہاہاہاہاہام ان ب س ہاہاہاہاب س کرو عینی کا ہنس ہنس کر برا حال تھا جبکہ ارمان بھی اپنی ڈال کو اپنی وجہ سے خوش دیکھ پر سکون ہوا اور اسکی جاں بخشی کی۔۔۔

تم تو ہمیں مار ہی دیتے۔۔۔

عینی نے سانس بہال کرتے کہا۔۔

جبکہ ارمان نے اسکو غصے سے نزدیک کیا۔

آج تو یہ بات بول دی آعندہ مت بولنا۔۔۔۔

میرے رہتے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا ارمان نے کہ کر اسکی پیشانی پر شدت بھرا لمس چھوڑا۔۔۔

تم بھی فرش ہو جاؤ دوپہر تو ویسے بھی ہو چکی ہے کھانا کھا کر تمہیں پارلر بھی چھوڑنا ہے۔

اسنے کہتے ہوئے عینی کا گال تھپتھپایا اور واشروم گھس گیا۔۔۔

عینی کو ارمان کی محبت اور شدت کا بخوبی احساس ہو رہا تھا کچھ دیر واشروم کے بند دروازے کو دیکھنے کے بعد سر جھٹکتے ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

****

ارمان بیس منٹ سے پارلر کے باہر کھڑا عینی کا منتظر تھا مگر انتظار طویل ہی ہو رہا تھا۔۔اس نے جھنجلاتے ہوئے خود اندر جانے کی ٹھانی تو آگے سے اریبہ عینی کا ہاتھ پکڑے آتی نظر آئی۔۔۔

ارمان کے قدم وہیں تھم گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے زرا کی زرا نظریں اٹھا کر دیکھا تو ارمان کو سٹل پایا۔

اور ادھر عینی کا نظریں اٹھا کر گرانا کسی کے دل پر ستم ڈھا گیا۔۔۔

ارمان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تو اپنے دل کو زوروں سے دھڑکتے پایا۔۔۔

اسے اپنے بے قرار دل کی خواہش سمجھ آئی۔

وہ عینی کو بغیر پلک جھپکائے دیکھنا چاہتا تھا اور دیکھتے ہی رہنا چاہتا تھا۔۔۔

جب عینی ارمان کے پاس پہنچی تو اسکے منہ سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا۔۔۔

عینی نے لائیٹ گرے سلور کلر کی لانگ میکسی زیبِ تن کی تھی جس پر سلور کام تھا۔ میسی جوڑے میں بندیا ٹکائے سمو کی میکاہ کیے وہ ارمان کی دنیا ہلا چکی تھی۔

ڈائیمنڈ اور پرل کا نیکلس اور ایر نگز اسکی سراحی دار گردن اور کانوں کو چار چاند لگا رہے تھے اور اس پر ستم ڈھاتے اسکے نیچرل لیپسٹک سے سجے پنکھڑی جیسے لب جنہوں نے ارمان کو سب سے زیادہ ایٹریکٹ کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی اسکی خوبصورتی میں کھویا رہتا جب اریبہ نے گلا کھنکار کر شرارت سے اسے متوجہ کیا۔۔۔

آہم آہم سینسر پلز یہاں سنگل لوگ بھی ہیں۔۔۔

تو ارمان اور عینی دونوں مسکرا پڑے پھر ارمان اور اریبہ نے عینی کو کار میں بٹھایا اور حال کی طرف گامزن ہوئے۔۔۔۔۔

****

بہت ہی بڑے پیمانے پر ولیمے کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہاں ہر طبقے کے لوگ شامل تھے چاہے وہ سیاست سے ہو یا میڈیا سبھی اس فنکشن کو انجوائے کر رہے تھے

انتظار تھا تو بس عینی اور ارمان کا۔

عینی کے تمام ننھیال والے بھی دل و جان سے عینی کی راہ دیکھ رہے تھے خاص کر کریم صاحب اور ہادی۔

کریم صاحب اپنی محبت کی خاطر جبکہ ہادی اپنے مجبور دل کے ہاتھوں۔۔

انکا انتظار تب ختم ہوا جب ایک دم لائیٹس بجھیں۔

اور سپاٹ لائیٹ کی روشنی میں عینی ارمان کے ساتھ مصنوئی چاند جو کے ہوا سے زمین کے طرف اتر رہا تھا پر شان سے براجمان تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاند کے دونوں اطراف سے فایر ورکس کے شرارے پھوٹ رہے تھے۔

اس منظر نے حال میں موجود سبھی لوگوں کو مبہوت کر دیا تھا۔۔۔

دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے۔۔۔

وہ سچ میں چاند کے شہزادہ شہزادی لگ رہے تھے۔

انکے اترتے ہی سفید گلابوں کی برسات ہونے لگی۔ عینی نے مسرور ہو کر چہرے پر گلبوں کی نرماہٹ کو محسوس کیا۔

وہ جانتی تھی یہ سفید گلاب ارمان نے ہی ارینج کروائیں ہوں گے۔

آخر وہ اسکی محبت میں کس حد تک جائے گا عینی نے اسکو بغور دیکھا۔۔۔

اور عینی اسکی محبت کی آخری حد دیکھنا چاہتی تھی اور یہ تبھی ممکن تھا جب وہ شاہ حویلی جاتے۔۔

عینی نے اپنی نظریں سامنے کی طرف موڑیں تو کریم صاحب کی طرف بڑھی جو ادھر ہی آرہے تھے۔

وہ انکے سینے سی لگی پر سکوں محسوس کر رہی تھی اور خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کر رہی تھی۔

بیٹا تم خوش تو ہو نا انکی آواز میں کئی خدشے تھے۔۔۔

جی بابا جان ارمان بہت اچھا ہے ہم اسکے ساتھ بہت خوش ہیں۔

عینی نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا جہاں یہ مسکراہٹ اسکے اپنوں کے لیے خوشی کا باعث تھی تو وہیں ہادی کے لیے حسد، تڑپ، اور پچھتاوے کا باعث۔۔

جونہی ارمان سٹیج سے اترا ہادی نے اسے جالیا۔

عینی تم کسی اور کے ساتھ کیسے خوش رہ سکتی ہو ہادی نے نم آنکھیں لیے غصے سے پوچھا۔

عینی کو تپ چڑھی یہ اسکا پیچھا اتنی اسانی سے نہیں چھوڑنے والا تھا

"ہادی بھائی پلیز یہاں بہت لوگ ہیں سین کریٹ کرنے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی جیسے آپ اریشہ کو پا کر خوش تھے ویسے ہی ہم مان کے ساتھ بہت خوش ہیں وہ اپکی طرح دوگلا نہیں منہ پر کچھ اور اندر کچھ اور"

اسنے ایک ایک لفظ چباتے ہادی کی رکھ کے بے عزتی کی۔

ہمیں یقین ہے اب اپ ہمارے سامنے آنے کی غلطی نہیں کریں گے اسنے تیکھی نظروں سے دیکھتے کہا تو ہادی تن فن کرتا چلا گیا۔

یہاں اور بھی کچھ لوگ تھے جو جلن کا شکار تھے مگر انہیں پرواہ کہاں تھی۔۔

ایک بار پھر ارمان اور عینی کا زبردست فوٹو شوٹ ہوا اور تقریب اختتام کو پہنچی۔

حویلی آنے کے بعد کچھ رسمیں ہی مکمل ہوئیں۔

آج سب تھک کر جلد ہی سو گئے تھے حطہ کے ارمان اور عینی بھی۔

****

صبح عینی اٹھی تو اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔

وہ جلدی سے اپنے کیزیول ڈریس پینٹ اور لانگ شرٹ میں فریش ہہ کر واشروم سے نکلی بال گیلے تھے سو انہیں کھلا رہنے دیا۔ارمان ابھی تک سویا تھا اسے اسکے حال پر چھوڑے وہ نیچے بڑھی جہاں سبھی خاتون لاونج میں بیٹھیں تھیں اور کچھ گاؤں کی عورتیں بھی۔۔۔

توبہ توبہ دیکھو شاہ حویلی کی بہو نے کیا پہنا ہے عورتیں باتیں بنانے لگیں۔۔

"اے لڑکی تمہیں تمیز نہیں کیسے سر جھاڑ منہ پھاڑ آگئی ہو جاؤ جا کے حلیہ درست کرو ہمارا تماشہ مت بنواؤ" دادی جان نے اسے غصے سے گرکھا۔۔

اومائے سویٹ لیڈی جب مان کو اعتراض نہیں تو کسی ایرے غیرے کی بات میٹر نہیں کرتی اور ویسے بھی ہم انہیں میں کمفرٹیبل ہیں۔۔

بد تمیز لڑکی تمہیں اماں جان سے بات کرنے کی تمیز نہیں بلقیس بیگم چلائیں۔

عینی نے ایک نظر انکو اوپر سے نیچے تک دیکھا ہم ان سے ویسے ہی بات کر رہے ہیں جیسے اپ ہم سے

عینی کی بات پر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئیں۔

تمہیں کچھ بنانا بھی آتا ہے یا نہیں۔

ان میں سے ایک تیز طرار عورت بولی۔

منہ بنانا آتا ہے کہو تو بنا کر دکھائیں۔

ثانیہ اور اریبہ کھی کھی کرنے لگیں۔

لڑکی یہ ہماری رسم ہے جاو باورچی خانے میں اور میٹھا بناؤ۔

بلقیس بیگم نے اسے ایسے ارڈر دیا جیسے وہ کوئی نوکر ہو۔

ایکسکیوزمی ہم نے اپنے گھر میں کبھی کچن کا رخ نہیں کیا کجا کے آپکے لیے میٹھا بنائیں آہ کیا خوشفہمیاں لاحق ہے شاہ حویلی والوں کو۔

اگر آپکا اتنا ہی دل ہے تو علیشہ سے کہیں وہ بنا دے گی کیوں علیشہ عینی نے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا۔

علیشہ کو تو آگ ہی لگ گئی۔

یو!علیشہ بھڑکی۔۔۔

اوسوری تمہیں بھی کہاں کھانا بنانا اتا ہے گھر ٹکو تو کچھ آئے ناسڑکوں پر زرا مٹر گستی کم کیا کرو۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔

کیا مجھے کچھ ہے جو نہیں بولنا چاہیے تھا اوان سب کو نہیں پتا تم کہاں کہاں جاتی ہو۔۔۔۔

سو سوری مجھے پتا ہوتا کے یہ سب تمہاری ایکٹیوٹیز سے لاعلم ہیں تو نہیں بتاتی عینی نے معصومیت کے سبھی رکارڈ توڑتے کہا اور ان سب پر بم گراتی چلی گئی۔

پیچھے سب عورتیں اب علیشہ کو گھور رہی تھیں۔۔۔۔

عینی اوپر آکر خوب ہنسی اب دیکھو اگے اگے ہوتا ہے کیا ابھی تو آغاز ہے اختتام کیا ہو گا۔۔۔

****

ارحم نے رائمہ کو منا لیا تھا۔اس دن کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی پائے جاتے۔اریبہ کے لیے یہ دن کسی سولی پر ہونے کے برابر تھے۔

ابھی بی وہ گراونڈ میں بیٹھی اپنی اسائنمنٹ کمپلیٹ کر رہی تھی جب رائمہ ارحم کا ہاتھ پکڑے اسکے سر پر جا پہنچی۔

بیبی یہ تمہاری وہی کزن ہے نا جس نے ہمارے درمیان غلط فہمی پیدا کی تھی۔۔

رائمہ نے اتراتے ہوئے کہا۔

جس پر ارحم نے اثبات میں سر ہلایا۔

بیبی اسکی بھی کوئی غلطی نہیں تم ہو ہی اتنے اچھے کے کسی کا بھی تم پر دل آ جائے۔

اس نے تنتظ کرتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کو کال آئی تو وہ سائیڈ پر گیا۔

"اے لڑکی ارحم صرف میرا ہے اگر اسکے آس پاس نظر آئی تو تجھے بھسم کر دوں گی تیری عزت ایسی اچھالوں گی کہ نا گھر کی رہے گی نا گھاٹ کی۔

رائمہ ارحم کے جاتے ہی اریبہ پر پھنکاری۔

اسکا انداز اور اسکے الفاظ اریبہ کو آگ لگا گئے۔

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور رائمہ کے منہ پر تھپڑ جھڑ دیا۔

رائمہ کا گال جل اٹھا اس سے پہلے کے وہ اسکا منہ نوچتی اسنے ارحم کو آتے دیکھ زور زور سے رونا شروع کیا۔۔

میں تو تم سے معافی مانگ رہی تھی پھر تم مجھ پر غصہ کیوں نکال رہی ہو۔

اس نے مصنوعی ڈرے لہجے میں کہا۔

اریبہ اس کا پاپلٹ پر حیران تھی کہ یہ کیا بول رہی ہے۔

اریبہ یہ کیا بدتمیزی ہے معافی مانگو رائمہ سے ابھی اور اسی وقت ارحم دھاڑا۔

اریبہ حیران ہو کر پلٹی۔

ارحم۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی ارحم نے اسکا بازو دبوچا اور رائمہ کے سامنے کھڑا کیا۔

مانگو معافی فوراً ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ارحم کے لہجے میں پھنکار تھی۔

تمہیں اسکے نکلی آنسو نظر آرہے ہیں اور جو اسنے اتنی گری ہوئی باتیں کی وہ اسکا حساب کوں دے گا اریبہ نے کہتے ہوئے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

زلت کے احساس سے اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

"رائمہ جھوٹ کیوں بولے گی ویسے بھی میں نے تمہیں خود اس پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے سو بہتر ہے معافی مانگ لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔

اریبہ نے شدتِ گریہ سے بھری سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

بھاڑ میں گئی محبت وہ محبت ہی کیا جو بے عزت کر کے رکھ دے۔اسے اپنی عزتِ نفس زیادہ عزیز تھی تبھی ارحم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی ہوئی۔

معافی مانگتی ہے میری جوتی اریبہ نے جوتی کی طرف اشارہ کیا۔۔

جو کرنا ہے کر لو ڈرتی تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں اسنے رائمہ کو دیکھتے کہا جو کلس کر رہ گئی۔

آئندہ مجھے ایسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو ہاتھ توڑ دوں گی۔

اریبہ نے ارحم کو بھڑکتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا وہ اسکی بات انسنی کر کے چلے گئی۔

ارحم اسکے ری ایکشن پر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

****

دوپہر کو سبھی مرد حضرات ڈاینگ ٹیبل پر براجمان دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے جبکہ انکی بیگمات کھڑی ہو کر انہیں سرو کر رہی تھیں، یہی حال ثانیہ اور اریبہ کا بھی تھا۔ سوائے دادی جان اور بلقیس بیگم کے سبھی عورتیں کھڑی تھیں یا کچن سے لوازمات لا کر رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکو کھانا کھانے کی اجازت سب مرد حضرات کے اٹھنے کے بعد ہی تھی۔

اسلام و علیکم ایوری ون!

عینی نے حشاش بشاش لہجے میں کہتے ارمان کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھی اور کھانا نکالنے لگی۔

اے لڑکی تمہیں یہاں کی اصولوں کا نہیں پتا کہ پہلے شوہر کو کھانا کھلاؤ پھر انکے جانے کے بعد خود کھاو۔

دادی جان نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔

"مان تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا"اس نے معصومیت سے اسکے ہاتھ الٹ پلٹ کر دیکھے۔۔۔

کچھ نہیں میرے ہاتھ ٹھیک ہیں تم کھانا کھاو۔

ارمان اسکی شرارت سمجھ گیا تھا۔

کیوں دادی جان میرے شوہر کے ہاتھ تو سلامت ہیں پھر میں اسے کیوں سرو کروں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے معصومیت کے تمام رکارڈ توڑتے کہا۔۔

تواریبہ،ثانیہ اور ارحم کے ساتھ ساتھ احمد شاہ بی دبی دبی ہنس دیے۔۔

تمہیں تمیز نہیں ہے خیر بعد میں کھانا کھانا پہلے اپنے شوہر کو کھانے دو اسکے اٹھنے کے بعد تم کھانا۔

انکا لہجہ اور بات دونوں ارمان اور احمد شاہ کو ناگوار گزرے۔

دادی پھپو بھی تو یہیں بیٹھیں ہیں ان پر یہ اصول لاگو نہیں ہوتا کیا۔

اس نے انکھیں پٹپٹاتے پوچھا۔۔۔

بلقیس بیگم جل بھن گیئیں۔۔۔

دیکھ رہی ہیں اماں اب یہ کل کی آئی لڑکی میرے نوالے گن رہی ہے مجھے نیچا دکھا رہی ہے۔میں تو کہتی ہوں اسے جلدی فارغ کریں اسکے انے سے ہمارا نظام بگڑ جائے گا اور بیٹیاں بھی۔۔۔۔

معاف کی جیے گا پھپو جو نظام پہلے سے بگڑا ہوا سے ہم کیا بگاڑیں گے۔

اس سدی کی عورتوں کو ابھی تک اپنے غلام سمجھا ہوا ہے جو سر جھکا کر جی حضور جی حضور کرتی رہیں انہیں جس مرضی کھونٹے سے باندھ دو اور وہ اف تک نا کریں۔۔۔

اپنے لیے اصول الگ دوسروں کے گھر کی بیٹیوں کے لیے الگ یہ کہاں کا تھرڈ کلاس نظام ہے۔۔۔

نہ تو ہم اس نظام کو مانتے ہیں نہ ہی ہم اپکی امیدوں پر پورا اتریں گے سو پلیز آئندہ سوچ سمجھ کر بولیے گا یہ جو منہ میں زبان ہے نہ اللہ نے حق میں بولنے کے لیے ہی دی ہے۔

اور آپ لوگ کھڑی کیوں ہیں بیٹیں نا عینی نے سبھی خواتین کو کہا جس پر وہ سب جز بز

ہوتی اپنے شوہر ک دیکھنے لگیں۔

عینی نے احمد صاحب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے رقعیہ بیگم کو اپنے برابر میں بٹھایا۔

عینی کی جوابی مسکراہٹ نے انہیں اندر تک پر سکوں کر دیا وہ خوش تھے کہ انکی وجہ سے انکی بچی کو کوئی خوشی ملی۔

انکی دیکھا دیکھی سبھی مرد حضرات نے ایسا ہی کیا جبکہ بلقیس بیگم تن فن کرتی وہاں سے چلی گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سبھی خواتین کی آنکھیں خوشی سے نم تھیں کہ انہیں بھی عزت دی گئی۔

عینی ارمان کو اپنے ہاتھ سے کھانا سرو کرنے لگا۔

ارمان اپنی جاں باز شیرنی کو دیکھ رہا تھا جسنے اتے ہی اپنا اپ منوانا شروع کر دیا تھا۔

****

شام کو عینی کمرے میں فون یوز کر رہی تھی جب ارمان دبیر کو لیے اندر آیا۔

سلام بھابی!

واعلیکم اسلام۔

بھابی مجھے پہچانا اپنے۔۔۔

اسنے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

جی آپ مان کے جگری دوست ہیں شادی پر اپسے ملی تھی۔

بس اتنا ہی جانتی ہیں اپ میرے بارے میں اسنے مصنوعی صدمے سے کہا۔۔

ارمان سر ہلا کر رہ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔

نہیں بہت جانتی ہوں اپکے بارے میں اپ وہیں ہیں ناجو ہماری نند کے پیچھے پورے شادی میں دیوانے ہوئے پھر رہے تھے بلکہ ہماری نند کو ڈرا رہے تھے۔

عینی نے مصنوعی حیرت سے کہا۔

تو دبیر منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

کہاں سے پکڑا تھا اسنے۔۔۔

ہمم حیران مت ہوں ہماری آنکھیں بہت تیز ہیں ہمارے ارد گرد کیا ہو رہا ہوتا ہے ہمیں سب خبر ہوتی ہے۔

اسنے اسکا کندھا تھپتپاتے کہا اور انکے قریب سے گزر کر باہر چلی گئی

جانے سے پہلے وہ انجوائے کہنا نہیں بھولی تھی۔

وہ گئی تو دبیر حیرت سے بولا۔۔۔

کیا چیز ہے یہ؟

اسے چھوڑ تو بتا تو میری بہن کو کیوں تاڑ رہا تھا ارمان نے اسے گھورتے پوچھا۔۔

تو وہ کھسیا کر رہ گیا یار کل میرا نکاح ہے اور میں اپنی بیوی کو بھی نا دیکھوں۔۔۔

سدھر جا سے نہیں پتا کہ اسکا نکاح ہے کل ابھی صرف بڑوں کو پتا ہے۔۔۔

ارمان نے اسے وارن کیا۔

پتا ہے پتا ہے نہیں کرتا کچھ میں بھی اسے کل سرپرائز ہی دوں گا۔۔۔

دبیر نے شرارت سے کہا تو دونوں ہنس دیے۔۔۔

****

نئی صبح نئے ہنگامے لے کر آئی تھی آج ہر طرف گھما گھمی تھی۔اریبہ اور ثانیہ نیچے آئیں تو حویلی کو خوبصورتی سے سجا پایا۔

وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتی حیران ہوتی ہوئی آگے بڑھیں۔

چاچی یہ کس چیز کی تیاریاں ہو رہی ہیں ان دونوں نے رقیہ بیگم سے جا کر پوچھا۔

انہوں نے کچھ پل تو ان دونوں کے چہرے کی طرف دیکھا پھر سلمہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی جو یہیں آ رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے آ گئی تم دونوں ابھی پارلر والی آئے گی تو چپ چاپ اس سے جلدی سے تیار ہو جانا۔

یہ تم دونوں کے کپڑے ہیں انہوں نے ایک لباس اریبہ اور دوسرا ثانیہ کو پکڑ آیا۔۔۔

وہ جیسے ہی کچھ پوچھتی کہ انہوں نے ہر بڑی میں ان دونوں کو جلدی سے تیار ہونے کا کہا اور وہاں سے ہٹ گئی۔

وہ دونوں سوچ بچار میں ڈوبی اپنے کمرے میں گئیں اور تیار ہونے لگیلباس تبدیل

کرتے ہی بیوٹیشن ان کو تیار کرنے کے لئے آچکی تھی۔

اریبہ کو تیار کرنے کے بعد انہوں نے ثانیہ کو فرصت سے تیار کیا۔۔۔

یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا آپ نے تو برائیڈل میکپ اپ کر دیا ہے۔۔۔

ثانیہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

نو میم آج کل تو یہ نارمل ہے۔۔۔

بیوٹیشن نے پروفیشنل انداز میں کہا۔۔۔

وہ اس سے اور بھی کچھ کہتی مگر اریبہ جھٹکے سے اندر آئی۔۔۔۔۔

"ثانیہ مجھے تو لگتا ہے دال میں کچھ کالا ہے مہمان بھی آگئے ہیں اور کوئی کسی کو کچھ بتا بھی نہیں رہا"

اریبہ کے فر فر بولتی زبان تب بند ہوئی جب اس نے ثانیہ کو خوبصورتی سے تیار ہوا پایا۔۔۔

"واؤ"

اس کے منہ سے ایک دم تعریفی کلمات نکلے جس سے ثانیہ جھینپ گئی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں بات کر رہی تھی کہ عینی افرا تفری میں اندر داخل ہوئی اور اس کے پیچھے ارمان بھی۔

عینی نے پنک کلر کی شارٹ شرٹ اور ساتھ جینز پہنی تھی۔

جب کہ ارمان نے پینٹ کوٹ۔

دونوں کی جوڑی سراہے جانے کے قابل لگ رہی تھی ثانیہ نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتاری۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان ثانیہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

ثانیہ کیا میں تم سے کچھ مانگ سکتا ہوں۔۔۔

بھائی آپ مجھ سے پوچھ کیوں رہے ہیں آپ حکم کریں۔

دیکھ لو کہیں پھر اپنے فیصلے پر پچھتانا مت۔

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں آپ حکم کریں انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔۔

ثانیہ نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔

آج تمہارا نکاح ہے کیا تمھیں میری پسند پر بھروسہ ہے۔۔۔

ارمان نے اس سے پوچھا۔۔۔

ثانیہ فریز ہوئی۔آیا کہ جو اس نے ابھی سنا وہ سچ میں تھا یا نہیں۔۔۔

اس نے بمشکل نہ سمجھی جیسے ارمان کو دیکھا جیسے اس کی بات کا مفہوم جاننا چاہ رہی ہو میں نے نکاح اپنے پسند کے لڑکے سے طے کر دیا ہے اور ابھی تمہارا نکاح ہے کیا تمہیں قبول ہے ارمان نے مان بھرے لہجے سے پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثانیہ کی آنکھیں بہنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے دبیر کے ساتھ گزارے پل چل رہے تھے۔۔۔

کیا ان کی محبت صرف یہیں تک تھی؟ کیا دبیر کو اس بارے میں پتا ہو گا؟ آخر نا محرم سے محبت کا نتیجہ تو یہی نکلنا تھا؟

ثانیہ کا ذہن معاؤف ہو رہا تھا۔۔۔

سبھی اس کے جواب کے منتظر تھے۔

ایک طرف اس کی محبت تھی تو دوسری طرف بھائی کا مان وہ کسے چنتی۔

اس نے ایک نظر ارمان کی نظروں میں دیکھا جہاں بہت سی امیدیں وابستہ تھیں اور پھر اس نے دل پر پتھر رکھ کر اقرار کر لیا۔۔۔

اور اپنی محبت کو زندہ اپنے دل میں دفن کر دیا۔۔

جی بھائی مجھے کوئی اعتراض نہیں آنسو لڑیوں کی مانند اس کے منہ پر بکھر رہے تھے۔۔

ارمان نے خوشی سے اس کا ماتھا چوما اور عینی کو اسے گھونگٹ اوڑانے کا بولا۔۔۔

سفید کام والے فراک میں اس کا سوگوار حسن دل موہ لینے والا لگ رہا تھا اور اس پر نیٹ کا سفید گھونگٹ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا عینی نے بے ساختہ اس کی نظر اتاری۔

ارمان کی تقلید میں عینی اور اریبہ ثانیہ کو لئے نیچے بڑھ گئیں جہاں سارا حال سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا سب مہمان بھی پہنچ چکے تھے۔

ثانیہ کو لاک کرا سٹیج کے ایک طرف بٹھایا گیا جبکہ دوسری طرف لڑکے کو بھی اٹھایا گیا تھا ان دونوں کے درمیان سفید پھولوں کا ایک پردہ تھا جو دونوں کے درمیان حائل تھا

جس سے دونوں اطراف کا حال واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ثانیہ کا سر تو جھکا تھا اس کے تو تمام جذبات ہی مر گئے تھے۔۔۔

نکاح خواں کے آنے پر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

تو کیا وہ اپنے تمام جملہ حقوق کسی غیر کے نام کرنے جا رہی تھی جسکا اسے پتہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

چونکی تو تب جب نکاح خواں نے اس کا نکاح پڑھانا شروع کیا۔

ثانیہ شاہ ولد مراد شاہ کیا آپ کو دبیر خان ولد زبیر خان سے دس لاکھ سکہ رائج الوقت کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟

ثانیہ کے اوپر تو جیسے کسی نے برف ڈال دی تھی دبیر خان کیا اس نے دبیر خان کا ہی نام سنا تھا۔۔۔

یا اس کے کان اسکا ہی نام سننا چاہتے تھے۔۔۔

ثانیہ کے ہاتھ کپکپانے لگے اور لبوں کو قفل لگ گیا۔

ارمان نے اسے اسٹیل بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس آیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ثانیہ نے نم آنکھوں سمیت اس کی طرف دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر رزامندی ظاہر کرنے کے لئے کہا۔۔۔

پہلے جو ثانیہ کے آنکھوں سے نکل رہے تھے وہ اپنی محبت کے بچھڑ جانے کے تھے مگر اب جو یہ آنسو تھے وہ تو تشکر کے تھے۔۔۔

وہ جان گئی تھی کہ ارمان نے اس کے جذبات کو مجروح نہیں ہونے دیا تھا بلکہ اس کی عزت کا بھرم بھی رکھا تھا اور محبت کا بھی۔

سب مہمانوں کی نگاہیں اسی پر تھی سب جواب کے منتظر تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ایک نظر ارمان کی طرف دیکھا اور قبول ہے بول دیا۔

اس کے جواب میں دوسری طرف بیٹھے دبیر کے دل کو سکون و قرار دے دیا تھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کی خاموشی سے رخصت ہو چکا تھا۔۔۔

دو دفعہ کے یہی ایجاب دہرائے گئے۔

لڑکی کی طرف سے ہاں ہوئی تو لڑکے کی طرف نکاح پڑھایا گیا۔۔۔

زبیر خان ولد دبیر خان کیا آپ کو ثانیہ بنتِ مراد شاہ سے حق مہر بعوض 10 لاکھ قبول

ہے۔

جی ہاں قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔

اس نے نہایت پھرتی سے ایک دفعہ میں ہی تین دفعہ قبول ہے کہہ دیا اور اس کی پھرتی پر سب دل سے ہنس دیے۔۔۔

نکاح ہونے کے بعد دبیر نے درمیان سے پھولوں کا پردہ ہٹایا اور ثانیہ کے پاس کے اس کا گھونگھٹ اٹھا کہ اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی تو سب کی تالیاں گونج اٹھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثانیہ شرم سے دوہری ہوئی۔

اس کے حسن نے دوپل کے لیے دبیر کی بھی بولتی بند کر دی تھی۔۔۔۔

لوگوں کی ہوٹنگ پر ہوش میں آتے ہوئے اس نے اسے نکاح کی مبارک دی۔۔

نکاح مبارک ہو جانِ دبیر۔۔۔۔۔

آپ کو بھی۔۔ثانیہ نے حیا آمیز لیجے میں کہا۔۔۔

اسکے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی اور ایک حسین شام اختتام کو پہنچی

****

ارحم جہاں بھی ہوتا اریبہ وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی۔

یہ ہتک آمیز رویہ ارحم کے غصے کے گراف کو ہوا دے رہا تھا۔

وہ بس موقعے کی تلاش میں تھا کہ کب اریبہ اسے اکیلے ملے اور وہ اسکی عقل ٹھکانے لگائے مگر اریبہ بھی اسے کوئی موقع نہیں دے رہی تھی۔

****

نکاح کے بعد سب مہمان گھر جا چکے تھے۔ سارا دن آج عینی ارمان کی نظروں کے حصار میں رہی تھی۔ ابھی بھی وہ سب لاونج میں بیٹھے تھے۔

عینی اریبہ اور ارحم کی حرکتیں ملاحظہ کر رہی تھی جہاں دونوں ایک دوسرے کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

****

عینی جیسے ہی کمرے میں آئی ارمان نے اسے اپنے حصار میں لیا۔

سویٹ ہارٹ تم چاہے جتنا مرضی مجھے اگنور کرو آنا تو تم نے میرے ہی پاس ہے"

ارمان نے اسکے گال پر پیار بھری جسارت کرتے کہا۔

عینی نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

ہم نے کب اگنور کیا عینی نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا

جبکہ وہ جانتی تھی کہ وہ صبح سے ارمان کو اگنور ہی کر رہی ہے۔

ارمان نے اسے گھورا تو وہ کھلکھلا کے بھاگتی ہوئی واسروم میں گھس گئی۔

ارمان اسکی حرکت پر بس مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اریبہ اور ثانیہ یونی کے گراونڈ میں بات کرتی کرتی ٹہل رہیں تھی۔

جب عباد نامی ایک لڑکا اریبہ کے پاس آ کر اس سے بات کرنے لگا۔

اریبہ یہ اپکی اسائنمنٹ ہے سر نے مجھے اپکو دینے کے لیے دی تھی۔

شکریہ!

اریبہ نے بس شکریہ کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

ارے شکریہ کی کیا بات ہے ہم کلاسفیلوز ہیں اتنا تو ایک دوسرے کے لیے کر ہی سکتے ہیں عباد نے مسکراتے کہا

جس پر اریبہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا

اپکا جو کام لیو کے باعث رہ چکا ہے اپ اس میں میری مدد لے سکتی ہیں۔

عباد نے خوشدلی سے اوفر کی

اس سے پہلے کے اریبہ جواب دیتی۔

ارحم دندناتے ہوئے اسکے سر پر جا پہنچا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔

ارحم نے کڑے لہجے میں پوچھا۔۔۔

جو بھی ہو رہا ہے تم سے مطلب۔۔

اریبہ صاف صاف بتاؤ۔۔۔

میں تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔۔

ارحم نے اس کا بازو دبوچا۔۔

اتنا آکر کیوں رہی ہو ایک سوال ہی تو پوچھا ہے اور مجھے اس کا جواب ابھی چاہیے کون ہے یہ لڑکا؟

علی بابا نے ایک جھٹکے سے اس سے ہاتھ چھڑایا اور برہم ہوتے ہوئے کہا۔

جیسے تم اپنے معاملات میں کسی کی دخل اندازی پسند نہیں کرتے ویسے ہی میں بھی اپنے معاملات میں تمہاری دخلاندازی پسند نہیں کرتی اس لیے اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔

اور ویسے بھی تم ادھر کیا کر رہے ہو کیا تمہاری رائمہ نے تمہیں آنے کے لئے ٹائم دے دیا۔۔

اس کے پاس جاؤ یہی نہ ہو کہ وہ تمہیں میرے پاس دیکھ کر مجھ پر پھر سے کوئی الزام لگائے۔

اریبہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔

ارحم اس کی بات سن کر سیخپا ہوا۔۔۔

عابد آپ جاؤ مجھے آپ سے کوئی ہیلپ لینی ہوئی تو میں لے لوں گی۔۔

اریبہ نے اسے یہاں سے بھیجنا چاہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے چلا گیا وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی فیملی میٹر ہے۔۔۔

اس سے پہلے کہ ارحم اسے پھر کچھ کہتا وہ اس کی بات سنے بغیر واک آوٹ کر گئی۔

جو بھی تھا مگر ارحم کو اریبہ کا کسی لڑکے سے بات کرنا بہت ہی ناگوار گزرا تھا یہ کیسی بے چینی تھی جس سے وہ جان کر بھی انجان بن رہا تھا۔۔۔

****

عینی آرام سے پوری حویلی میں ٹہل رہی تھی جب عجیب سے کمرے کو دیکھتے ہوئے رکی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس لکڑی کے دروازے کو دیمک لگ چکی تھی جو باہر سے بہت ہی خوفناک لگ رہا تھا۔

عینی نے اس دروازے کو ہلکا سا چھوا تو وہ عجیب سی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔۔

عینی حیران ہوتے ہوئے اندر بڑھی۔

یہ کمرہ ان سبھی کمروں سے دور الگ کونے پر تھا جبھی اس کے آنے کے بعد اس کی اب اس پر توجہ پڑی تھی۔۔

عینی جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو کھانسنے لگی اندر دھول اور مٹی ہی اتنی تھی کہ دھول اس کے گلے میں جانے لگی۔

عینی نے ہاتھ ہلا کر جیسے ہی دھول ہٹائی تو اس کی نظر دیوار پر لگی لیلی آفندی کی تصویر پر پڑی۔۔

وہ بے تابی سے آگے بڑھی اور ان کی تصویر سے دھول ہٹانے لگے وہ نم آنکھوں سے اپنی ماں کی تصویر کو دیکھنے لگی اسکی ایک ایک کر کے تمام یادیں تازہ ہونے لگی۔

کہ کیسے اس کی ماں کو کبھی بہو کا درجہ نہیں ملا، کیسے ہر بات کا الزام ان کے سر دھر دیا جاتا، دادی کی بے جا ڈانٹ، بنا وجہ کے کھری کھوٹی سننا، بات بات پر ذلت آمیز جملے سننا۔۔۔

اس کی آنکھیں ایک دم سرخ ہونے لگی ساتھ ساتھ آنسو بھی بہنے لگے۔

اس نے کس کر اپنی مٹھیاں بھینچی جانے انجانے میں اسکے تمام دکھ تازہ ہو چکے تھے وہ جلد سے جلد کسی پر سکون جگہ جا کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہتی تھی۔

جو حویلی والوں کی زیادتیاں سوچ کر اسکا دماغ خراب کر رہا تھا۔

وہ باہر راہداری سے نکلتے ہوئے لان کی جانب جانے لگی کیونکہ ابھی وہ حویلی کے کسی شخص کی شکل بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ نکلتی بلقیس بیگم کی کرخت اواز نے اسکے قدم زنجیر کیے

"اے لڑکی سر جھاڑ منہ پھاڑ کہاں جا رہی ہو کبھی اندر ایک جگہ بھی ٹک جایا کرو کبھی اماں کی خدمت بھی کر لیا کرو اپنا خون ہوتی تو کرتی نا ہے نا اماں۔۔

بلقیس بیگم نے اسے انگاروں پر گھسیٹتے ہوئے دادی جان کی راے چاہی جس پر انہوں نے بھی حامی بھری۔۔

غلطی کر دی احمد کا بیاہ اس لیلی سے کر کے میرا بیٹا تو کبھی خوش نا رہا اسکے ساتھ دادی جان نے بھی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

"بس بہت ہو گیا آپ لوگوں کا" عینی نے چیختے ہوئے کہا۔

اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

احمد شاہ نے بھی نیچے اتے ہوئے بلقیس بیگم اور اماں کی باتیں سن لیں تھیں اس سے پہلے کے وہ انہیں ٹوکتے عینی غرائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"خبردار جو ایک لفظ بھی میری ماں کے خلاف نکالا زبان گدی سے کھینچ لوں گی"

اسکی بات اندر آتے سبھی مرد حضرات نے سنی تھی۔

ارمان کو اسکی بات انتہائی ناگوار گزری تھی۔

جو ہماری ماں کے ساتھ ظلم ہوا ہم سب چیزوں سے واقف ہیں اور ہماری ماں اپکی بے جا زیادتیاں سہتی اس دنیا سے کوچ کر گئیں مگر اپ اور اس حویلی کے انا پرست لوگ کیا جانے دوسرے لوگوں کے دکھ

اسکے لہجے میں چھپے کرب کو احمد شاہ نے دل سے محسوس کیا۔

یونووٹ اس نے تمام خواتین کو مخاطب کرتے کہا۔

جو ہمارے ماں باپ میں غلط فہمیاں ہوئیں اور دوریاں ان سب کے زمہ دار آپ لوگ ہیں۔۔۔۔

اس نے سب کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

"عینی "ارمان نے احمد شاہ کا غم سے بھرپور چہرہ دیکھتے "ہوئے عینی کو غصے سے پکارا۔

عینی اطمنان سے مڑی۔

یہ کیا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا معافی مانگو۔۔۔

ارمان کی اواز ضبط کے باوجود بھی اونچی ہو گئی۔۔۔

عینی نے اسے تمسخرانہ انداز میں مسکرا کر دیکھا۔

ہہنہ کہاں گئی تمہاری وہ محبت کہاں گیا وہ تمہارا سہی غلط کا فیصلہ عینی کی انکھوں میں دکھ تھا تکلیف تھی۔۔۔

اوہاں تمیں تو بس اپنے گھر والوں پر یقین ہو گا ہمارے جیسی باہر سے آئی ہوئی لڑکی پر کہاں سوری۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کو اپنے لہجہ کا فوراً احساس ہوا تو وہ جلدی سے عینی کی طرف بڑھا۔۔۔

عینی میری جان میرا وہ مطلب نہیں تھا اس سے پہلے کے ارمان اسے پکڑتا عینی نے اگے ہاتھ کر کے اسے ایسا کرنے سے روکا اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔

اس سے پہلے کے ارمان اسکے پیچھے جاتا احمد شاہ کے گرنے پر سب ان کی طرف بھاگے۔۔۔۔

عینی "

انکے منہ سے آخری نام اپنی عزیز جان بیٹی کا ہی نکلا تھا۔۔۔

****

عینی گھر سے ٹیکسی میں نکل تو آئی تھی مگر آدھے راستے میں جا کر احساس ہوا کہ وہ یوں ہی ہار نہیں مان سکتی۔ بلکہ اسے تو ابھی مقصد بھی پورا کرنا تھا سو واپس لوٹ آئی جوں ہی حویلی واپس آئی تو حویلی سنسان پڑی تھی۔

ملازم سے پوچھنے پر پتا چلا کہ احمد صاحب کی طبیعت بگڑنے پر انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے اور باقی سب بھی انہی کے ساتھ ہیں۔

یہ سب سن کر عینی کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا۔

اس نے اپنے دل میں شدت سے درد اٹھتا محسوس کیا اوپر اوپر سے وہ چاہے کتنا ہی احمد صاحب سے نفرت کا اظہار کرتی مگر اندر سے ایک معصوم بچی ابھی بی اپنے باپ کے پیار کے لیے تڑپ رہی تھی۔

وہ کانپتی ٹانگوں سے سیڑھیاں چڑھنے لگی

اپنے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کور اسنے دروازہ کھولنا چاہا مگر رک گئی۔

نہیں وہ ارمان کو اتنی اسانی سے معاف نہیں کر سکتی تھی۔اس نے آج عینی کا بہت دل دکھایا تھا اسے ایک دفعہ تو اسکی بات سننی چاہیے تھی۔

اس نے دادی جان اور بلقیس بیگم کی باتیں نہیں سنی تھیں تبھی غصہ کر گیا اگر وہ انکی باتیں سنتا تو یقیناً اسے عینی صحیح لگتی مگر وہ سنتا تب نا عینی اپنے کمرے کے آگے سے ہٹی اور اریبہ کے کمرے میں چلی گئی۔

وہ ابھی ارمان کو دور رہ کر سزا دینا چاہتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اریبہ کے کمرے میں آکر سب سے پہلے اس نے نماز ادا کی اور احمد شاہ کی صیحت کے لیے دعا کی۔

اس نے ایک فیصلہ کیا اب اس پر عمل کرنے کا وقت تھا۔

****

وہ سبھی لوگ ہسپتال میں جمع تھے ثانیہ اور اریبہ بھی ارحم کے ساتھ ڈائریکٹ وہیں آ گئیں تھی۔

سب انکے لیے دعا گو تھے۔

ڈاکٹر کے باہر آنے پر سب انکی طرف لپکے ڈاکٹر کیا ہوا انہیں۔

انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے کسی چیز کا انہوں نے بہت اثر لیا ہے۔

سبھی نے دل تھام لیے وہ سب کے ہی تو ہر دل عزیز تھے۔

اب کیسے ہیں وہ۔۔۔۔

ارمان نے دل کڑا کر کے پوچھا۔

دیکھیں ہارٹ اٹیک بہت شدید تھا جس سے انہیں کافی نقصان پہنچا۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کچھ وقفہ دیا۔

سب کی جان پر بن آئی کہ اب ڈاکٹر کیا کہے گا۔۔۔۔۔

لیکن اب وہ خطرے سے باہر ہیں

لیکن اس چیز کا خاص خیال رکھیے گا کہ وہ خوش رہیں۔۔۔

سب احمد شاہ کے کمرے میں موجود تھے وہ کافی کمزور نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

دادی جان نے فوراً آگے بڑھ کر انہیں پیار کیا۔

باری باری سب ان سے ملے مگر انکی نظریں جنہیں ڈھونڈ رہی تھیں وہ وہاں نہیں تھی۔

چاچو اب اپ کیسے ہیں۔۔۔۔

ارمان نے پیار سے پوچھا۔۔۔

انہوں نے پلکیں جھپک کر ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔

عی ن ی۔۔۔

انہوں نے کمزور اواز میں عینی کا پوچھا۔۔۔

چاچو گھر چلتے ہیں پھر اس بارے میں بات کریں گے ارمان نے انہیں تسلی دی۔۔۔

وہ مایوس نظر آنے لگے تھے۔۔۔

ارحم نے انکی کلیرینس کروالی تھی اب سب انہیں لیے گھر کو نکل گئے۔۔

****

ارمان صبح کا تھکا ہارا اب کمرے میں آیا تھا۔۔

کمرے کو دیکھ کر شدت سے خالی پن کا احساس ہوا تھا۔۔

ماتھے پر شکنوں کا جال سجائے وہ فرش ہونے چلا گیا۔۔۔

واپس آکر بے دم ہو کر بیڈ پر گرا تو ہاتھ بے ساختہ لیفٹ سایڈ پر گیا جہاں عینی لیٹتی تھی۔۔۔

عینی کا تکیہ بھینچ کر وہ اسکی خوشبو محسوس کرنے لگا۔

اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا وہ پہلے ہی نادم تھا لیکن جب سے اسے احمد صاحب نے بلقیس بیگم اور دادی جان کی باتیں بتائیں تو اسے دلی دکھ ہوا اور اسے عینی حق بجانب لگی۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور عینی کو کال ملائی مگر فون اوف جا رہا تھا۔۔۔

اس نے دو تین دفعہ یہ عمل دھرایا مگر ایک ہی جواب تھا۔۔۔

اس نے تنگ آکر سونے کی کوشش کی مگر ناکام عینی کے ساتھ رہ رہ کر اسے عینی کی پختہ عادت ہو گئی تھی۔۔۔۔

جب اسے نیند نا آئی تو وہ لان میں جا کر چاند کو دیکھتے سموکنگ کرنے لگا۔۔۔

سموکنگ اسکی اضطرابی کیفیت کو بخوبی بیان کر رہی تھی۔۔۔۔

****

اریبہ جوں ہی کمرے میں آئی تو اپنے بیڈ پر کسی کو لحاف اوڑھے دیکھا۔۔۔

وہ بری طرح ڈر گئی اگر سب ابھی لوٹے تھے تو یہ کون تھا۔۔۔

اسنے ٹیبل سے والز اٹھایا اور دھیرے دھرے اس وجود کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس پر وار کرتی۔۔۔

اس وجود سے اواز آئی اور وہ پتھر ہو گئی۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے اریبہ ڈارلنگ۔۔۔۔

عینی نے کہتے ہوئے مزے سے لحاف اتارا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

عینی نے مسکراتی نظروں سے اسکے والز والے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

تو اسنے شرمندہ ہوتے ہوئے فوراً والز نیچے کر کے اپنے پیچھے چھپایا۔۔۔

وہ مجھے لگا کوئی چور ہے۔۔۔

عینی اسکے وضاحتی انداز پر دھیرے سے ہنس دی۔۔۔۔

ویسے اپکو کیسے پتا چلا کے میں اپ پر اٹیک کرنے والی ہوں میں تو بنا اواز کیے آئی تھی۔۔

اریبہ نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔۔

ہمیں عادت ہے جب بھی کوئی ہم پر اٹیک کرنے لگے ہم سمجھ جاتے ہیں اور اگلے پل اس بندے کی خیر نہیں ہوتی۔۔۔۔

اس نے شروع میں شرارت اور آخر میں سنجیدہ ہوتے کہا۔۔۔

اریبہ نے اسکی چمکیلی آنکھوں میں چھپی سفاکیت کو دیکھتے جھرجھری لی۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں جبکہ سب نے کہا کے اپ چلی گئی ہیں۔۔۔

اریبہ نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔

ہم تبھی واپس آ گئے تھے گھر میں کسی کو علم نہیں نہ ہی ہم چاہتے ہیں کہ انہیں پتا چلے ہم یہاں ہے۔۔۔۔

اریبہ نے فوراً اٹھ کر کمرہ لاک کیا۔۔۔

لیکن پھر اپنے دروازہ کھلا کیوں چھوڑا اور اگر میں کسی کو پتا دیتی پھر؟؟؟

سویٹی ہمیں یقین ہے کہ تم بھی ارحم سے بچ رہی ہو اس لیے کسی کے سہارے کی ضرورت پڑے گی تو ہم دو تین دن تمہارے ہی روم میں رہیں گے اور تمہیں ٹرین کریں گے کہ اپنی محبت کو کیسے اپنا بنایا جائے۔۔۔

اریبہ چھلانگ لگا کر بیڈ پر اسکے پاس بیٹھی۔۔۔

کیا سچ میں آپ بتائیں گی مجھے۔۔۔

عینی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے اسکے لہجے میں بے تابی تھی۔۔۔

ارحم کو اگنور۔۔۔

عینی نے شانِ بے نیازی سے کہا۔۔۔

اریبہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاااا اگنور وہ پہلے کونسا مجھ سے بات کرتا ہے اسے اگنور کرنے سے کونسا اسے فرق پڑے گا۔۔۔۔

اریبہ نے مایوس لہجے میں کہا۔۔۔۔

تم بس دیکھتی جاؤ پہلا سٹیپ فالو کرو۔۔۔

آگے منزل خود بخود اسان ہو جائے گی۔۔۔

عینی اٹھی اور کھڑکی میں کھڑی ہو گئی۔۔۔

بابا کیسے ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی آواز سے اریبہ حال میں لوٹی اور اسے احمد صاحب کی طبیعت کے بارے میں بتایا

۔۔۔

جسے سن کر عینی کی آنکھیں آنسو ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑ گئیں۔۔۔

اسے دیکھ کر اریبہ کو آج احساس ہوا تھا جتنا احمد صاحب عینی سے پیار کرتے ہیں اس سے کئی زیادہ پیار وہ ان سے کرتی ہے۔۔

****

صبح سب ناشتے کی میز پر براجمان تھے سوائے عینی کے۔۔۔

سبکی نظریں اسکی کرسی پر اٹھ رہی تھیں۔

مگر بولا کوئی کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

ماحول میں صرف چھری کانٹوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔

اریبہ بھی چپ چاپ سب کی شکلیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

احمد صاحب بھی پرہیزی کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

دفعتاً ارمان کا فون بجنے سے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

کریم صاحب کا نمبر دیکھ کر پل کے لیے اسکے منہ سے دھواں اٹھا۔۔

کیا عینی نے وہاں سبکو بتا دیا تھا۔۔۔۔

اسنے اپنے اپ کو وضاحت کے لیے تیار کیا۔۔۔

اسلام و علیکم ! دوسری طرف سے بھی سلام کا جواب دیا گیا۔۔۔

جی اپ کیسے ہیں نانا جان سبھی لفظ نانا جان پر چونکے سب جانتے تھے ارمان کریم صاحب

کو نانا جان کہنے لگا ہے۔۔

جی میں ٹھیک ہوں جی۔۔ کیا اسنے ایک دم کھانا چھوڑا۔۔

کیا عینی وہاں نہیں آئی۔۔

اسنے بے چینی سے اپنی ٹائی کی نوڈ ڈھیلی کی۔۔۔

نہیں دراصل اسنے ابھی اپکے پاس جانے کی بات کی تھی شاید وہ یہیں ہو میں دیکھتا ہوں

پھر میں اسے اپ کو کال بیک کرنے کا کہتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔

وہ تیزی سے اٹھا۔۔۔۔

میری بیٹی۔۔۔عینی کہاں ہے۔۔۔۔

احمد شاہ بھی گھبرا گئے تھے اگر عینی گھر نہیں پہنچی تو وہ کہاں تھی۔۔۔

چاچو ٹینشن نا لیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔ارحم بھی اسکے ساتھ باہر دوڑا۔۔۔

رات گئے تک وہ لوگ عینی کو تلاش کرتے رہے مگر بے سود۔۔

احمد شاہ کی طبیعت بگڑ رہی تھی۔۔۔رقعیہ بیگم الگ رو رہیں تھیں۔۔۔

ارمان بھی یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔۔۔

اسکی تو نیندیں ہی اڑ گئیں تھیں۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ کہیں اپنی مرضی سے گئی ہو بلقیس بیگم نے تنظیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

بلقیس خاموش رہو دادی جان نے انہیں ڈپٹا۔۔۔

مہت شاہ بھی مضطرب نظر آ رہے تھے آخر تھی تو انکی پوتی ہی نا۔۔۔۔

رات ہو گئی تو اسنے یہ کہ کر سبکو کمروں میں بھیج دیا کہ وہ دیکھ لے گا۔۔۔

احمد شاہ کو بھی زبردستی دوائیاں دے کر سلایا گیا ورنہ انکی طبیعت اور بگڑ جاتی۔۔

وہ اور بخش پوری رات سڑکوں پر اسے تلاش کرتے رہے پر نہ ہی اسکو ملنا تھا اور نہ ہی وہ ملی۔۔۔

****

صبح فجر کے وقت احمد شاہ کو اپنے پاؤں پر نمی کا احساس ہوا تو جاگے۔۔۔

اٹھ کر دیکھا تو کوئی انکی ہلکے ہاتھ سے ٹانگیں دبا رہا تھا۔۔۔

انہوں نے اپنی سائیڈ کا لمپ آن کیا تو عینی کو پاؤں میں بیٹھا دیکھ تڑپ اٹھے۔۔

میری بیٹی۔۔۔۔

انہوں نے تڑپ کر پکارا بابا کی جان کہاں تھی تم۔۔۔

انہوں نے ایک ہاتھ وا کیا تو وہ انکے سینے سے آ لگی۔۔۔

بابا ہمیں معاف کر دیں آپ کو ہماری وجہ سے ہمیشہ تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔

عینی نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

نا میرا بچہ تم تو بابا کی طاقت ہو میری جان ہو بھلا تم میرے لیے تکلیفوں کا باعث کیسے بن سکتی ہو۔۔۔

البتہ تمہیں ہمیشہ میری وجہ سے دکھ اٹھانے پڑے اسکے لیے مجھے معاف کر دو۔۔۔

ارے نہیں بابا یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں ہمیں آپ پر غصہ ضرور تھا مگر ہم کب تک آپ سے ناراض رہتے۔۔۔۔

عینی نے انکے ہاتھ پکڑتے کہا۔۔۔

رقعیہ بیگم بھی شور کی آواز سن کر اٹھ گئیں تھیں۔۔۔

اور انہیں یوں ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔۔۔

میں ابھی آپ دونوں کے لیے چائے لے کر آتی ہوں۔۔۔

انہوں نے مسکراہٹ سے بھرپور چہرے سے کہا۔۔۔

عینی نے انہیں غور سے دیکھا وہ اسکی خوشی میں کتنا خوش تھیں اس عورت نے بھی تو بے اولاد ہونے کا دکھ سہا تھا سبکی کڑوی باتیں سنی ہوں گی۔۔۔

اور ویسے بھی عینی اتنے عرصے میں پتا لگا چکی تھی کہ رقعیہ بیگم بے قصور تھیں۔۔۔

صرف ہمارے لیے نہیں اپنی چائے بھی یہیں لے آیئے گا امی۔۔۔۔

اسنے سادگی سے کہا۔۔۔

دو پل کے لیے تو رقعیہ بیگم شوک ہو گئیں پھر انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں ان کے چہرے سے ظاہر تھا کہ انہیں عینی کا امی کہنا کتنا اچھا لگا تھا۔۔۔

کیوں نہیں میری بچی انہوں نے اسکا ماتھا چوما اور خوشی خوشی چائے بنانے گئیں۔۔۔

اتنی دیر وہ اپنے بابا سے گزرے ماہ و سال کی یادیں، خوشی کے پل، اپنی تنہایاں شیر کرنے لگی۔۔۔

احمد شاہ بھی خوشی سے اسکا ایک ایک لفظ دل میں اتار رہے تھے۔۔۔

انکی بیٹی نے انکو اپنا لیا تھا انہیں اور کیا چاہیئے تھا۔۔۔۔

****

ارمان صبح پانچ بجے حویلی لوٹا تھا مگر شکستہ حال اب بھی وہ عینی کو ڈھونڈنے جا رہا تھا جب مہمت شاہ نے اسے زبردستی ناشتہ کرنے کا کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکی مراد تھی کہ اگر کھانا نہیں کھاوگے تو طاقت کیسے آئے گی اور طاقت کے بغیر تم عینی کو کیسے ڈھونڈو گے۔۔۔

ارمان ناچاہتے ہوئے بھی کھانا زہر مار کرنے لگا۔۔۔

علیشہ اور بلقیس بیگم کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں تھا جبکہ باقی سب ارمان کی ایسی شکستہ حالت پر بے بس اور غمگیں تھے کہاں دیکھا تھا انہوں نے اپنے شیر کو اس حالت میں

۔۔۔

وہ تو صرف حکم دینا جانتا تھا۔۔۔

اور اب اگر اسکی کوئی ایسی حالت کر سکتا تھا تو وہ تھی عینی اسکی ڈول۔۔۔۔

ثانیہ جاؤ دیکھ کے آؤ احمد اب کیسا ہے۔۔۔

دادی جان نے اسے احمد شاہ اور رقعیہ کا پتا کرنے بھیجا کیونکہ وہ دونوں ہی آج ناشتے کی میز پر نہیں تھے۔۔۔۔۔

عینی نے ناشتہ کمرے میں ہی منگوالیا تھا وہ احمد شاہ اور رقعیہ بیگم کو اپنی شرارتیں سناتی ناشتے میں مگن تھی جبکہ وہ دونوں بھی ناشتے سے لطفاندوز ہو رہے تھے جب ثانیہ انکے کمرے میں آئی۔۔۔۔

اور عینی کو دیکھتے ہی شاک ہوئی۔۔۔

عینی تم یہاں وہاں سب تمہارے لیے کتنے پریشان ہیں میں ابھی سبکو بتا کر آئی۔۔۔

ثانیہ خوشی سے چیختے ہوئے باہر بھاگی۔۔۔

بھائی بھائی۔۔۔۔

کیا ہوا لڑکی سانس تو لو ہوا کے گھوڑے پر کیوں سوار ہو سلمہ بیگم نے گرکھا۔۔۔

وہ عینی۔۔۔

اسنے ہانپتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا عینی۔۔ کیا ہوا اسے ارمان نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

بھائی ریلیکس ہوا کچھ نہیں عینی اوپر چاچو کے کمرے میں ہے۔۔۔۔

ارمان یہ سنتے ہی دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔۔۔۔

عینی احمد شاہ کے بازو سے لگی بیڈ پر بیٹھی تھی جب ارمان افراتفری میں اندر داخل ہوا۔۔۔۔

عینی سویٹ ہارٹ تم ٹھیک تو ہو نا کہاں چلے گئی تھی بنا بتائے پتا ہے جان نکل گئی تھی میری۔۔۔۔

ارمان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ عینی پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی بلکہ سب کے سامنے اسکا منہ ہاتھوں میں بھرتے اسکا ماتھا چوما۔۔۔۔

یہ منظر اندر آنے والے حویلی کے سبھی افراد نے دیکھا تھا جو عینی سے ملنے آئے تھے۔

عینی اسکی حرکت پر سٹپٹا کر رہ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برخدار ہم ابھی یہیں ہیں احمد صاحب شریر لہجے میں بولے۔۔۔

وہ کھسیا کر رہ گیا۔۔۔

باقی سب بھی عینی کے جواب کے منتظر تھے۔۔۔

ہم یہیں تھے کل سے کہیں گئے ہی نہیں عینی نے ارام سے سب کے سروں پر بم پھوڑا۔۔۔

کیا مطلب کہاں تھی تم۔۔۔

ہم اریبہ کے کمرے میں تھے۔۔۔

سب نے گھور کر اریبہ کو دیکھا تو وہ خوا مخواہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

آپ لوگ اسے کیوں گھور رہے ہیں ہم نے ہی اسے کہا تھا کہ کسی کو کچھ نہ بتائے۔۔۔

آخر یہاں کسی کو کوئی سکون بھی تو نہیں لینے دیتا۔۔۔

اب آپ سب نے ہمیں دیکھ لیا تو آپ جا سکتے ہیں یہ ہمارا فیملی ٹائم ہے اور ہمیں اس میں باہر والے قطعی پسند نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی نے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔

پھپھو اپ امی کو نا گھوریں انہیں ہم نے ہی باہر جانے سے منع کیا تھا عینی نے بلقیس بیگم کو رقعیہ بیگم کو گھورتے پایا تو کہا۔۔۔

جہاں سب عینی کے رقعیہ بیگم کو امی بلانے پر حیرت زدہ تھے تو وہیں بلقیس بیگم جل بھن گئیں۔

آہستہ آہستہ سب نکلتے چلے گئے۔۔۔

سوائے ارمان کے جو ابھی بی عینی کو تک رہا تھا۔۔۔

کیا ہے ایسے مت دیکھو ہم دو تین دن تک اریبہ کے کمرے میں ہی رہیں گے ارمان نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

اور عینی نے اپنا کہا سچ کر دکھایا۔۔۔

وہ واقعی تین دن سے اریبہ کے کمرے میں ڈیرا جمائے ہوئی تھی۔۔۔

ارمان کی اب بس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

****

ہادی کسی دوست سے ملنے آیا تھا جب اسنے ارمان کو ریڈ لایٹ ایریہ سے نکلتے دیکھا اسکے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی جو نہایت نازیبہ ڈریس میں تھی۔۔

ہادی کو اس سے اچھا موقع نہیں ملنے والا تھا اسلیے فٹافٹ ارمان اور اس لڑکی کی تصوریں کلک کی۔۔۔

اب ارمان اس لڑکی کو گاڑی میں بٹھا رہا تھا۔۔

اس کے نکلتے ہی ہادی نے تصویریں دیکھیں جو اسنے ارمان کی بربادی کے لیے بنائی تھیں ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب عینی کو میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا ارمان تم بھی نہیں۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا!

****

علیشہ کچھ سوچا بھی ہے تم نے یا نہیں۔۔۔

صائم درانی کو عینی کے ہاتھ سے نکلنے کا دکھ کھائے جا رہا تھا۔۔

وہ کسی بھی طرح ارمان اور عینی کو الگ کرنا چاہتا تھا اور عینی کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنانا چاہتا

تھا۔

جسمے علیشہ نے اسکو مدد کی آفر کی تھی۔۔۔

آج میں ایسا کھیل کھیلوں گی کہ ارمان صرف میرا ہو جائے گا اور عینی اسے چھوڑ دے گی۔۔۔

پھر تم اسکے ساتھ جو مرضی کرنا علیشہ نے اسے اپنے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور مقرو ہنسی ہنس دی۔

بساط پلٹنے والی تھی کچھ برا ہونے والا تھا جس سے سب انجان تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دوپہر ہونے کے باوجود آسمان بادلوں سے ڈھکا تھا، ہوا کا بہاو بہت تیز تھا، درخت رقص کر رہے تھے تو پرندے بھی گنگنا رہے تھے ایسے میں ینگ جنیریشن لان میں براجمان پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

عینی بھی دل سے موسم انجوائے کر رہی تھی وہ ارمان کو تڑپتے دیکھ خوب مزا لیتی وہ جانتی تھی اسکے بغیر ارمان کو نیند نہیں آتی پھر بھی وہ اسے اور تڑپاتی اس نے اچھا بدلہ لیا تھا

ارمان سے عینی سے سخت اواز میں بات کرنے کا۔

وہ سب باتوں میں مگن تھے جب انہوں نے ارمان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔

عینی تو اسکے سخت تیور دیکھتے با قائدہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس نے ان کے قریب آتے ہی عینی کو جھٹکے سے اپنے کندھے پر ڈالا۔۔۔۔

سب اس افتاد پر بوکھلا گئے عینی کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔

اتنی بے باکی۔۔۔۔

ارمان، ارمان ہمیں نیچے اتارو۔۔۔

ہم تمہارا سر پھاڑ دیں گے اسنے ارمان کی کمر پر مکے برساتے کہا مگر وہ اسکی انسنی کرتا اسے گاڑی میں ڈال کر لے گیا۔۔۔۔

how romantic😍😍😍?

اریبہ نے دل تھامتے کہا تو ثانیہ اور ارحم نے اسے دیکھا۔۔۔

وہ ارحم کے دیکھنے پر اسکو اگنور کرتی اسکے پاس سے چلی گئی۔۔۔۔

ارحم اسکے تیور دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

****

مان کہاں لے کر جا رہے ہو ہمیں۔۔۔بتا کیوں نہیں رہے۔۔۔اب اگر تم نے نا بتایا تو ہم تمہیں گنجا کر دیں گے عینی اسکی بالوں پر جھپٹی۔۔۔

ارمان کی کارڈ سبیلنس ہوئی۔

سویٹ ہارٹ خاموش ہو جاو اس سے پہلے کے میں اپنے انداز میں تمہاری بولتی بند کروں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اس کی بات میں چھپی بے باک دھمکی سن کر پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ سچ میں ایسا ہی کرتا۔

ہوا کا زور تیز ہو چکا تھا جبکہ بارش بھی تیزی سے برسنے لگی تھی۔

عینی نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی آج موسم بھی کوئی اور ہی کہانی سنا رہا تھا چونکی تو وہ تب جب وہ ارمان کے فارم ہاؤس پہنچے۔۔۔

ارمان اسے لیے گاڑی سے نکلا پورچ سے شیڈ کے نیچے آنے تک وہ بھیگ ہی چکے تھے۔

اندر کی ڈیکوریشن دیکھنے والی تھی۔

ساری جگہ کو سفید پردوں اور سفید ہی پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

ارمان نے عینی کے آگے ہاتھ پھلایا عینی نے ناچاہتے ہوئے بھی دل کی صدا پر لبیئک کرتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا وہ اسے حال کے عین درمیان میں لے آیا۔۔۔

گلاس وال سے لان میں ہوتی تیز برسات اندز کے ماحول پر بھی خوب اثر کر رہی تھی۔۔

"عینی میں اپنی غلطی مانتا ہوں مجھے کچھ بھی کہنے سے پہلے بات جاننی چاہیئے تھی۔ لیکن میں نے جس انداز میں تمہیں دادی سے بات کرتے دیکھا تو مجھے غصہ آگیا وہ ہماری بڑی ہیں عینی انہیں رسپیکٹ دینا ہمارا فرض ہے۔"

ارمان نے عینی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کہا۔۔

اور جو میں نے تم پر غصہ کیا اس کے لیے سوری۔۔۔

ارمان نے محبت سے اسکی پیشانی چومتے ہوئے کہا تو عینی نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

ارمان نے گلاس ڈور کھولا اور اسے شیڈ کے نیچے لے آیا۔۔۔

باہر نکلتے ہی ٹھنڈے ہوا کے جھونکوں نے اسکا استقبال کیا۔۔۔

کچھ قطرے عینی کے چہرے پر پڑے تو اسنے مسکرا کر آنکھیں موند ہیں۔۔۔

ارمان نے میوزک سیسٹم میں ایک ٹیون لگائی جو ہوا میں جلترنگ بکھیرنے لگی۔۔۔۔

ارمان نے ٹیون کے ساتھ اپنے لبوں سے گانا شروع کیا تو ہوا میں اس کی آواز کا سحر پھیل گیا۔۔۔

اس نے گانے کے بول گنگناتے ہوئے عینی کی طرف بڑھنا شروع کیا۔۔۔

Tadpaye Mujhe Teri Sabhi Baatein

Ek Baar Aye Deewani

Jhutha Hi Sahi Pyar To Kar

اسکی آواز سن کر تو عینی بھی ششدر رہ گئی تھی ایک مرد کی اتنی خوبصورت آواز۔۔۔

وہ دل تھامے ارمان کا یہ انداز دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکا ایک ایک قدم عینی کا دل دھڑکا رہا تھا۔۔۔

Main Bhula Nahin Haseen Mulakatein

Bechain Karke Mujhko

Mujh see Yun Na Pher Nazar

اس نے عینی کو تھام کر اسکا منہ اپنی طرف موڑ کر اپنے نزدیک کرتے کہا۔۔۔

عینی تو ارمان کی اتنی قربت پر پگھلتی جا رہی تھی۔۔۔

Sardi Ki raaton mein

hum soye rahe hai chadar mein

hum dono tanha ho

na koi bhi rahe is ghar mein

Zara Zara Behekta Hai Mehekta Hai

Aaj To Mera Tan Badan

Pyaasa Hoon,

Mujhe Bhar Le,Apni Baahon Mein

اسنے آہستہ آہستہ عینی کے ساتھ موؤ کرنا شروع کیا۔۔

وہ عینی کا ہاتھ کھینچتا اسے تیز بارش تلے لے آیا جہاں وہ دونوں پل میں بھیگ گئے۔۔

Yuhi Baras Baras Kali Ghata Barse

Hum Yaar Bheeg Jaaye

Is Chaahat Ki Baarish Mein

بارش اور اوپر سے ارمان کی اواز کا جادو عینی تو دیوارنی ہو گئی تھی اسکی اواز کی۔۔

Teri Khuli Khuli Lato Ko Suljaye

Main Apni Ungliyon Se

main To Hu Isi Khwayish Mein

اس نے عینی کی گیلی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑیستے کہا۔۔

عینی کے جسم میں کپکپاہٹ پھیل گئی۔۔۔

Sardi Ki Raaton Mein

Hum Soye Rahe Ek Chaadar Mein

Hum Dono Tanha He

Na Koi Bhi Rahe Is Ghar Mein

اسکے بولوں سے عینی کا چہرہ لال کندھاری ہو گیا جیسے کسی نے لال رنگ پھینکا ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے بڑی چاہت سے اسکے یہ رنگ دیکھے۔۔۔

Zara Zara Mehkta Hain Behkta Hain

Aaj To Mera Tan Badan

Mein Pyaasa Hoon

Mujhe Bhar Le Apni Baahon Mein

ارمان نے گانے کا اختتام کیا اور جھک کر اسکے لبوں کی نرماہٹ کو محسوس کیا تو عینی کی جان لبوں پر آ گئی۔

کچھ دیر بعد جب وہ ہٹا تو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سر ٹکائے لمبی سانسیں بھرنے لگے۔۔۔

وہ دونوں نجانے کب تک ایسے ہی ایک دوسرے میں کھوئے رہتے جب وہ عینی کی چھینک سے حواسوں میں لوٹے۔۔۔

عینی کی ناک سردی سے لال پڑ رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان کو بے ساختہ اس پر پیار آیا اور جھک کر اسکی چھوٹی سی لال ناک کو چوما۔۔

پھر عینی کو باہوں میں بھرتے ہوئے اندر لے گیا۔۔۔

ہم خود بھی چل سکتے ہیں ہمیں نیچے اتارو۔۔۔

عینی نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان نے اسکو کمرے میں الماری کے سامنے لا کر ہی اتارا۔۔۔

یہاں تو تمہارا کوئی ڈریس ہے نہیں ابھی کہ لیے یہی پہن لو ارمان نے اسے اپنی ایک

شرٹ ٹراوزر دی۔۔۔اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے۔۔۔ارمان نے اسے اوپر سے نیچے تک گہری نگاہ ڈالتے کہا۔۔۔

مان تم نہایت بے شرم ہو۔۔۔عینی نے شرم و غصے سے اس سے کپڑے جھپٹتے ہوئے کہا۔۔۔

تو وہ قہقہ لگا گیا۔۔۔

ارمان بھی ڈریسنگ روم میں کپڑے بدلنے چلا گیا۔۔۔

عینی جب باہر آئی تو کمرہ خالی پایا۔۔

وہ نیچے آئی تو ٹیبل پر لارج سایز ایکسٹرا چیز پزا دیکھ کر اسکی بھوک چمک اٹھی۔۔۔

اتنی دیر میں ارمان دو کافی کے مگ لیے کچن سے نمودار ہوا۔۔۔

جونہی اسکی نظر عینی پر پڑی وہ کوشش کے باوجود بھی اپنا قہقہ نہیں روک پایا۔۔۔

یہ تم نے کپڑے پہنے ہیں یا کپڑوں نے تمہیں پہنا ہے۔۔۔

ارمان نے عینی کو دیکھتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو اس وقت اسکے ٹراوزر شرٹ میں پوری چھپ گئی تھی اسکے جیسی دو اور اسے آسانی سے فٹ ہو سکتی تھیں۔۔۔

مان ہم تمہیں کچا چبا جائیں گے اگر تم نے ایک اور لفظ کہا۔۔

عینی نے اپنی شرٹ کندھے سے ٹھیک کرتے کہا جو کھلے ہونے کے باعث کندھے سے بار بار ڈھلک رہی تھی اور ارمان کی توجہ کا مرکز بن رہی تھی۔۔۔۔

میری بھی کچھ ایسی ہی خواہش ہے ارمان نے ذو معینی لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے پزا کھانے لگے اور ساتھ ساتھ کافی سے لطف اندوز ہونے لگے۔۔۔

آج انہوں نے بہت باتیں کی جن میں زیادہ تر عینی ہی بولی اور ارمان آنکھوں میں محبت کا جہان سجائے اسے سنتا رہا۔۔۔

دفعتاً اسکا فون رنگ ہوا۔۔۔

اس نے کال اٹینڈ کی۔۔اگے سے پتا نہیں کیا کہا گیا۔۔۔

جی میں پہنچتا ہوں۔۔۔

عینی میری جان میں کچھ دیر میں آیا۔اس نے عینی کے سر کا بوسہ لیا اور افراتفری میں باہر نکل گیا۔۔۔

اگر اسے پتا ہوتا کہ اس کے نکلنے سے اسے کن برے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ کبھی نہ نکلتا۔۔

****

وہ تیز ڈرایو کر کہ کلب پہنچا تھا جب اسے پتا چلا کہ علیشہ نشے کی حالت میں کلب میں لاوارث پڑی ہے۔۔۔

کچھ بھی تھا مگر وہ تھی تو شاہ حویلی کی عزت نہ۔۔

اس لیے ارمان اسے لے جانے آیا تھا اور اسے تھوڑی تردد کے بعد وہ ایک کونے میں ڈرنک کرتی نظر آ بھی گئی تھی۔۔۔

وہ تیز قدموں سے اس تک پہنچا علیشہ علیشہ یہ کیا حال بنایا ہے۔۔۔

ارمان نے اسکے ڈولتے وجود کو ایک جگہ بٹھا کر اسکا چہرہ تھپتھپایا۔۔۔

ارمان کو اس پر جی بھر کر طیش آیا۔۔۔

سر آپ انہیں اوپر روم میں لے جائیں۔۔۔

ارمان کو بھی اس وقت یہی سہی لگا۔۔۔وہ اسے اٹھاتے ہئے اوپر کمرے میں لے جانے لگا۔۔۔۔۔

علیشہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

ارمان تم صرف میرے ہو صرف میرے میں تمہیں اس بچ کا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

ارمان کا دل کیا اسکا منہ توڑ دے۔۔

جونہی وہ اسکو کمرے میں لا کر بیڈ پر لٹانے لگا اسے اپنی گردن میں نکیلی چیز چبھتی محسوس ہوئی۔۔۔

اسنے بمشکل علیشہ کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔

اور وہی بیٹھ کر گردن مسلنے لگا۔۔۔

اسکا ذہن چکرانے لگا تھا۔۔۔

جیسے بہت ہی نشہ آور چیز پی لی ہو۔۔۔

علیشہ ایک دم اسکے اوپر جھکی۔۔۔

ارمان بے بی تم نے بہت انتظار کرایا مجھے۔۔۔

آج کی رات میں ہم دونوں کے درمیان کے تمام فاصلے مٹادوں گی۔۔۔۔

اور تمہیں مجھے پھر اپنا نام دینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔

تم تم نے مجھے۔۔۔۔ارمان لڑکھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔

میں نے تمہیں نشے کی ایسی حیوی ڈوز دی ہے کہ تم اپنے جسم کے ہاتھوں مجبور ہو کر مجھ تک تمام فاصلے مٹاتے آجاؤ گے۔۔۔۔

ارمان کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسکی آنکھیں لال ہونے لگیں تھیں اور جسم میں بے چینی پھیلتی جارہی تھی۔۔۔۔

اسے کچھ کرنا تھا ورنہ نفس اس سے کچھ غلط کروا بیٹھتا اسنے علیشہ کو دھکا دیا جو تیورا کر ٹیبل سے لگی۔۔

ارمان بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا اور تیزی سے ڈرایو نگ کرنے لگا۔۔۔

کئی دفعہ اسکا ایکسیڈینٹ ہوتے بچا لیکن آخر کار وہ فارم ہاوس پہنچ ہی گیا۔۔۔۔

اور اب وہ اپنے اوپر سے مکمل اختیار کھو چکا تھا۔۔

دروازہ ناک ہوا تو عینی نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔

دوازہ کھلتے ہی ارمان اسکے کندھے سے آ لگا۔۔۔

مان مان کیا ہوا تم ٹھیک ہو عینی اسکو بمشکل بیڈ پر لائی۔۔۔

ع ن ی یہ تم ہو۔۔۔۔

ارمان نے لڑکھڑاتے لہجے میں اسکے چہرے سے بال ہٹاتے کہا۔۔

Maan are u drunk?

عینی نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

ارمان نے عینی کا ہاتھ کھینچتے اسے اپنے اوپر گرایا۔۔۔

مان ہم صبح بات کریں گے عینی نے غصے سے کہتے ہوئے اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔

مگر ارمان اس وقت ہوش میں کہاں تھا۔۔۔

آج نہیں سویٹ ہارٹ آج صرف تم اور میں ہوں گے اور ہمارے درمیان ساری دوریاں ختم ہو جائیں گی۔۔۔

ارمان نے بہکے لہجے میں کہا اور اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

ارمان نے محبت کی شدت سے اس رات عینی کو آگاہ کرایا۔۔۔

اس کے ہر ایک عمل میں جنون تھا۔۔۔

آخر عینی کب تک اسکو روکتی، تھا تو وہ اسکا شوہر ہی جو جب چاہے اس سے حق وصول کر سکتا۔۔۔۔

جب کوئی راہِ فرار نہ ملی تو عینی نے مزاحمت ترک کر دی اور اپنے آپ کو ارمان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔۔۔

اسکا ایک ایک عمل عینی پر اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔

باہر چاند ان کے ملن پر مسکرا دیا اور قسمت آنے والے وقت پر۔۔۔۔۔

****

ارمان کو صبح ہوش آیا تو سر کو درد سے پھٹتا پایا

آہ! ایک کراہ کے ساتھ اس کے ذہن میں کل کے تمام منظر واضح ہونے لگے۔۔۔

اسنے فوراً اپنے پہلو میں دیکھا تو جگہ خالی تھی۔ وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھا۔۔۔

عینی عینی! وہ سر میں اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتا عینی کو پکارنے لگا۔۔۔

جو بھی تھا وہ کم از کم عینی کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر علیشہ کی چال کے باعث وہ عینی پر اپنا حق جما چکا تھا اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔

وہ ابھی اسی کشمکش میں تھا جب عینی شاور لے کر باہر آئی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں رات بھر رونے کی نشاندہی کر رہی تھیں۔۔ اور گردن پر ارمان کی جسارت کے نشان بخوبی واضح ہو رہے تھے۔۔۔

ارمان کو اپنے عمل پر سخت پشیمانی نے گھیرا۔۔۔۔

عینی ای ایم ریلی سوری میرا یہ مقصد نہیں تھا کسی نے مجھے غلطی سے انجیکٹ کر دیا تھا بلیو می۔۔۔

ہم اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتے عینی نے اپنے بالوں میں برش پھیرتے

کہا۔۔۔

عینی ارمان سے نظریں نہیں ملا رہی تھی اور یہی بات ارمان کو دکھ میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

عینی میری جان میں تمہیں کیسے یقین دلاوں میری غلطی۔۔۔۔

ہمیں واپس جانا ہے اپ ہمیں لے کر جائیں گے یا ہم خود جائیں۔۔۔۔

ابھی ارمان کچھ کہتا کہ عینی بیچ میں بول پڑی۔۔

ارمان نے بھاری دل سے اسکا یہ انداز دیکھا

میں نیچے ناشتہ لگواتا ہوں وہ کر لو پھر چلتے ہیں۔۔۔ارمان نے اسکے ماتھے کو عقیدت سے چوما اور نیچے چلا گیا۔۔۔

****

علیشہ رات سر ٹیبل پر لگنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی صبح اٹھی تو اپنی ہار کو دیکھ کر جیسے پاگل ہوا اٹھی اور ہوٹل روم کی ساری چیزوں کو تہس نہس کر دیا۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا ارمان۔۔میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔

غصے سے کہتے ہوئے باہر کی طرف نکلی۔۔۔

****

گاڑی شاہ حویلی کے اگے آتے ہی جھٹکے سے رکی۔۔

ابھی ارمان عینی سے کچھ کہتا کہ وہ اسکو دیکھے بغیر اندر کی جانب بڑھی اور ارمان اسکے پیچھے۔۔۔

دونوں اندر پہنچے تو سب ہی انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

کیا ہوا آپ سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔

ارمان نے سبکو اپنی طرف سنجیدہ نظروں سے دیکھتے پا کر پوچھا۔۔۔

عینی بھی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

شرم آتی ہے ہمیں کہ تم ہماری اولاد ہو۔۔۔

مراد شاہ ارمان پر دھاڑے۔۔

ہوا کیا ہے بابا۔۔۔

ارمان نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

آج تم نے ہمارا سر شرمندگی سے جھکا دیا۔۔۔

مہمت شاہ ڈھلکے کندھوں سے بولے تو وہ تڑپ اٹھا آخر کوئی مجھے بتائے گا یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

ارمان بے بسی سے چیخا۔۔۔

اسکے سبھی گھر والے اسے آنکھوں میں سختی لیے دیکھ رہے تھے ارحم اور ثانیہ بھی آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ٹھاکی اواز سے حال گونج اٹھا۔۔۔۔

سلمہ بیگم نے ارمان کے منہ پر تھپڑ مارا تو وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔

شرم نہیں آتی یہ پوچھتے ہوئے ریڈ لائیٹ ایریہ میں تم نازیبہ لڑکیوں کے ساتھ شامیں رنگین کرتے ہو اور اوپر سے یہ بھولپن واہ۔۔۔

سلمہ بیگم نے اسے غصے اور شرمندگی سے ڈانٹا۔۔۔۔

ارمان اور عینی دونوں ہی ناسمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو ڈیر کزن!

جانی پہچانی اواز پر وہ چونک کر پلٹے۔۔۔۔

ہادی صوفے سے اٹھ کر سامنے آیا۔۔۔

میں انہیں تمہاری ساری کالی کرتوتوں کے بارے میں بتا چکا ہوں ڈیر کے کیسے تم ریڈ لائیٹ ایریہ جاتے ہو اور وہاں کی لڑکیوں سے۔۔۔۔۔

ہادی نے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

ہادی نے وہی تصویریں عینی کو لا کر دکھائیں۔۔۔

عینی نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ایک ایک تصویر نہایت بے حودا تھی کسی میں ارمان اس نازیبا لڑکی پر جھکا تھا تو کسی میں اپنا کوٹ اسکو پہنا کر ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔۔

"داداجان اپ کسی غیر پر کیسے یقین کر سکتے ہیں یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے"۔۔۔

ارمان نے خون آشام آنکھوں سے ہادی کو گھورتے کہا۔۔۔۔

"کیا تم پر سوا اس جگہ پر گئے تھے یا نہیں"۔۔۔

"دادا جان میں"۔۔۔۔

"ہاں یانا" میں جواب دو ارمان بے بس ہو کر رہ گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔

اسنے آنکھیں میچتے کہا۔۔۔

دیکھو کیسی بے شرمی سے اپنے کرتوت بتا رہا ہے مراد شاہ غصے سے اسکی طرف لپکے مگر ارحم نے انہیں بیچ میں روک لیا۔۔۔

آپ لوگ میرا یقین کریں۔۔۔

اس نے اپنے اپ کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کیا۔۔۔

اس نے عینی کو دیکھا جو غصے سے وہ تصویریں دیکھ رہی تھی اس کا سرخ چہرہ اسکی غصے کی نشاندہی کر رہا تھا۔۔۔

ہادی سچ کہہ رہا ہے۔۔۔۔سب نے نسوانی آواز پر مڑ کر دیکھا۔۔۔

تو علیشہ نہایت نازیبا لباس میں کھڑی تھی۔۔۔

یہ کیا کہ رہی ہ تم پھپو فوراً اس تک پہنچی۔۔۔

اس نے کل رات میرے ساتھ زبردستی کی۔۔۔

سب نے حیرت سے اسکو دیکھا تو کیا وہ اتنا گر گیا تھا۔۔

علیشہ نے جھوٹ کی تمام حدیں پار کرتے کہا۔۔۔

یہ کل ساری رات میری عزت کی دھجیاں بکھیرتا رہا اور صبح تک اسنے مجھے کسی کو منہ دکھانے لائک نہیں چھوڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیشہ نے ٹسوے بہاتے ہوئے سبکو ارمان سے مزید بد گمان کر دیا۔۔۔

یہ جھوٹ ہے ارمان چیخا مگر اسکے اپنے ہی اس سے منہ موڑ گئے تھے۔۔

ارمان نے عینی کو دیکھا جو علیشہ کو ہی دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ارمان کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا عینی اب اسپر یقین کیسے کرتی جب وہ خود ہی رات کو اسکو بے اعتبار کر چکا تھا۔۔۔

ہم اپنی لڑکی یہاں نہیں دے سکتے جہاں لوگوں کے کردار ہی خراب ہوں ہادی نے احمد

شاہ کو دیکھتے کہا۔۔۔

اور عینی کے سامنے ایا عینی چلو یہاں سے اب تو تمہیں بھی سب حقیقت پتا چل گئی ہے۔۔۔

ہادی نے عینی کو ارمان کے سامنے لاتے کہا۔۔۔

عینی رک کر ارمان کو دیکھنے لگی جس نے جلتی سرخ آنکھوں سے اس سے نظریں ملائیں کیا کچھ نہ تھا ان آنکھوں میں۔۔۔

تم بھی نکل جاؤ اس گھر سے مراد شاہ ارمان پر برسے۔۔۔

دفعتاً عینی کا ہاتھ اٹھا اور مقابل کے منہ پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا۔۔۔

ارمان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

****

جی ہاں عینی نے تھپڑ مارا تھا لیکن ارمان کو نہیں بلکہ ہادی کے منہ پر۔۔

ہادی منہ پر حیرت سے ہاتھ رکھے عینی کو دیکھنے لگا اور کچھ یہی حال ارمان اور اسکی باقی فیملی کا بھی تھا۔۔۔

عینی تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔

ہادی صدمے کی سی کیفیت میں تھا۔۔۔

"سچ کہتے ہیں سانپ کو جتنا مرضی دودھ پلاؤ ڈسنا اسکی فطرت میں ہوتا ہے"

تمہیں کیا لگتا ہے تم ہمیں یہ تصویریں دکھاؤ گے اور ہم یقین کر لیں گے کہ ارمان بد کردار ہے۔۔

عینی نے اسکے گرد چکر کاٹتے کہا۔۔۔

سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

ہمیں ارمان پر پورا یقین ہے عینی نے اپنے سینے پر دستک دیتے کہا۔۔

دھیرے قدم چلتی چلتی وہ علیشہ کے مقابل کھڑی ہوئی جو آنکھوں میں نفرت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے "چٹاخ" کی آواز سے حال گونج اٹھا۔۔۔

علیشہ کا چہرہ عینی کے تھپڑ سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی علیشہ اس کو مارنے کے لیے جھپٹی۔۔۔

عینی نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی تھام کر مڑوڑا اور کمر سے لگایا۔۔۔

نانا نا علیشہ ڈیر یہ غلطی نہ کرنا۔۔۔ہم پر اٹھا ہاتھ کبھی سلامت نہیں بچا۔۔۔

علیشہ درد سے کراہی۔۔۔

رہی بات ارمان کی تو کل ساری رات وہ ہمارے ساتھ تھا۔۔۔

عینی نے سبھی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہاری گندی نظریں کب سے مان پر ہیں کیا ہم نہیں جانتے علیشہ ڈیئر بیٹر لک نیکسٹ ٹائم۔۔۔

عینی نے کہتے ہوئے اسے دکھا دیا تو وہ اوندھے منہ زمین پر گری۔۔۔

اور تم عینی نے علیشہ سے دو ہاتھ کر کہ ہادی کی طرف دیکھا۔۔۔

جو ہم نے تصویریں دیکھیں ہم جانتے ہیں وہ سبھی سچی ہیں پھر بھی ہم مان کے ساتھ ہیں، تو کیا ہوا اگر اسکے گھر والوں کو اس پر یقین نہیں

انکی تو فطرت ہی شکی مزاج ہے پر ہمیں اپنے مان پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔

عینی نے ارمان کا ہاتھ تھامتے سبکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا اور ارمان کو معتبر کر گئی۔۔۔

عینی تم پچھتاؤ گی۔۔۔ہادی چبا چبا کر بولا۔۔۔

we will see

ابھی کہ لیے وہ رہا دروازہ نکلو یہاں سے اور آعئندہ یہاں قدم بھی مت رکھنا۔۔۔ورنہ تمہارے کزن ہونے کا بھی لہاز نہیں کریں گے عینی نے اسے اشارہ کرتے ہوئے نکلنے کا کہا۔۔۔

اتنی بے عزتی پر وہ پیر پٹختا نکلتا چلا گیا۔۔۔

****

سبھی دم سادھے کھڑے تھے ارمان نے سبکو تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا اور سچ سامنے آتے ہی سب اس سے معافی مانگنے لگے پر وہ چپ چاپ اوپر چلا گیا۔۔۔

سب ہی اپنے کیے پر پشیمان تھے۔۔۔

رات کو جب عینی کمرے میں آئی تو ارمان نے جھٹ اسے گلے لگایا۔۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ اس نے جزبات سے لبریز آواز میں کہا۔۔۔

کس لیے عینی نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

میرا یقین کرنے کے لیے جب میرے سارے اپنے میرے خلاف تھے تو صرف تم تھی جسنے میرا یقین کیا مجھے معتبر کیا مجھے تنہا نہیں چھوڑا۔۔۔

ارمان نے عینی کے ماتھے پر لب رکھتے کہا۔۔۔

مان تمہیں شکریہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر ہماری جگہ تم ہوتے تو تم بھی یہی کرتے اور ہمارا ماننا ہے کہ اگر رشتے میں بھروسہ نہ ہو تو رشتہ خالص نہیں ہوتا۔۔۔

عینی نے ارمان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے کہا۔۔۔۔

کتنا یقین ہے مجھ پر؟

ارمان نے آنکھوں میں عاس لیے پوچھا۔۔۔

خود سے زیادہ۔۔۔عینی نے جواب نے اسے سرشار کیا۔۔

اور محبت؟

ارمان کی آنکھوں میں جگنو تیر رہے تھے۔۔۔

سوچ کے بتائیں گے عینی نے شریر لہجے میں کہا۔۔۔

ارمان اسکا جواب جانتا تھا تبھی اسے اٹھا کر خوشی سے گھما ڈالا۔۔۔

ہم ابھی بھی تم سے ناراض ہیں۔۔۔۔

عینی نے مصنوعی منہ پھلاتے کہا تو ارمان کو جی بھر کر اس پر پیار آیا۔۔۔

تو جناب کی ناراضگی کیسے دور ہو گی۔۔۔

یہ تو تمہیں پتا ہو عینی نے ناک چڑھاتے کہا۔۔۔

اچھاااااا۔۔۔

وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

کمرے میں دونوں کی کھلکھلاہٹیں گونج رہیں تھیں۔۔۔۔

اور آنے والا وقت انہیں دیکھتا اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

****

اریبہ یونی کے گراونڈ میں بیٹھی عابد کے ساتھ نوٹس بنا رہی تھی جب ارحم غصے سے چلتا اسکے سر پر پہنچا۔۔۔

اریبہ اٹھو تیہاں سے۔۔۔

ارحم غصے سے ایک ایک لفظ چباتے بولا جبکہ اسکی کڑی نظریں عابد پر تھیں۔۔۔

ارحم تمہیں نظر نہیں آرہا میں کام کر رہی ہوں جاؤ یہاں سے۔۔۔

ارحم تو اسکے اجنبی لہجے پر بھونچکا رہ گیا۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔

اسنے غصے سے اسکا نام لیا۔۔۔۔

اریبہ نے انسنا کر دیا جبکہ وہ عابد بے چارے کو گھورتا وہاں سے ہٹ کر سامنے درخت کے پاس چلا گیا جہاں رائمہ اسے بلا رہی تھی۔۔۔۔

ارحم خود کی حالت سے انجان تھا کہ اسے اریبہ کو کسی دوسرے کے ساتھ دیکھ کر کیوں جیلسی ہو رہی تھی۔۔۔

اسنے کبھی رائمہ کوت نہیں ٹوکا تھا نہ اسے فرق پڑتا تھا پھر اریبہ کی باری کیوں۔۔۔۔

اچھے لگے رہے ہیں نا ساتھ میں دونوں۔۔۔

اسنے اپنے ساتھ دیکھا تو عینی کھڑی سامنے اریبہ اور عابد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بلکل نہیں ارحم جلے لہجے میں بولا۔۔۔

ارے کیوں دیکھو دونوں کتنے سویٹ لگ رہے ہیں۔۔۔اور ویسے بھی لڑکیاں سوفٹ سپوکن لڑکوں کو زیادہ توجہ دیتی ہیں۔۔۔۔

عینی نے اسکا دل جلایا۔۔۔

ارحم جلتے بھنتے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

دھواں اٹھ رہا ہے اس نے ہنستے ہوئے خود سے کہا۔۔۔۔

****

آج حویلی میں ارمان کی بزنس ڈیل کی کامیابی پر پارٹی تھی۔۔۔

حویلی کی رونق دیکھنے لائق تھی ہوتی بھی کیوں نا آخر ارمان شاہ کوئی عام بندہ تھوڑی تھا۔۔۔

کامیاب بزنس ٹائکون، لڑکیاں مرتی تھیں اسکے ڈمپل پر مگر اسے کہاں پرواہ تھی اسکا دل تو اسکی ہیزل گرین آنکھوں والی سویٹ ہارٹ کے لیے دھڑکتا تھا۔۔۔۔

اور آج اسنے عینی کی ناراضگی دور کرنے کا بہت اچھا پلین بنایا تھا جس سے یقیناً وہ مان جاتی جبکہ باقی سب دیکھتے رہ جاتے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عینی آج ریڈ باربی فراک پہنے بالوں کو لوز کرل کیے اوپر سے ریڈ بلڈ لپسٹک لگائے ارمان کی دنیا تیہ۔و۔بالا کرنے ٹھان چکی تھی۔

اسکو دیکھتے کسی پریوں کا گمان ہو رہا تھا۔۔۔

اوپر سے ستم ڈھاتی ہیزل گرین آنکھوں جو دیکھتے ہی لوگ چاروں شانے چت ہو جاتے۔۔۔

اریبہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی تو بے ساختہ ماشااللہ کہا۔۔۔

واہ آج تو ارمان بھائی گئے کام سے اریبہ نے لہک کر کہا۔۔

تو عینی نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

آج تو تم نے بھی ارحم کے دل پر بجلیاں گرانے کی ٹھانی ہے۔۔۔

عینی نے اریبہ کی تیاری دیکھتے کہا جسنے اس وقت پستہ کلر کی لانگ فراک پہنی تھی ساتھ ہم رنگ ڈپٹا بیلٹ کے ساتھ سیٹ کیا تھا اوپر سے اسکا من موہنا روپ۔۔۔

عینی کو وہ کوئی گڑیا لگی۔۔۔

عینی آپ بھی نہ۔۔۔

اریبہ شرم سے دوہری ہوئی۔۔۔

صحیح تو کہ رہی ہوں ویسے بھی اج کل محترم عابد صاحب سے جیلس ہوتے ہیں۔۔۔۔

کیا سچ میں۔۔۔اریبہ نے منہ کھولے پوچھا۔۔۔

وہ تو بس عینی کے کہے پر عمل کر رہی تھی۔۔۔

جی جناب ماہ بدولت نے خود اسکے زخموں پر نمک چھڑکا ہے عینی نے شریر لہجے میں کہا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس دیں۔۔۔

چلو نیچے چلیں میرا مان میرا ویٹ کر رہا ہو گا۔۔۔

عینی نے اریبہ کو کھینچتے کہا تو وہ ہنس کر نیچے چل دیں۔۔۔۔

****

نیچے پارٹی اپنے زوروں پر تھی جہاں حویلی کی خواتین ایک طرف بزنس مینز کی بیویوں اور لڑکیوں سے مل رہیں تھیں تو وہیں دوسری طرف مرد حضرات بزنس کے بابت ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے تھے۔۔

ارمان ایک کونے میں کھڑا دبیر کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا ساتھ ہی نظریں ادھر ادھر اپنی رگِ جان کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

بھائی ہم پر بھی نظرِ کرم کر لو بھابی کو پھر ڈھونڈ لینا۔۔

دبیر نے اسے چھیڑا تو اسنے گھور کر دیکھا۔۔۔

وہ آج بلیک پینٹ کوٹ میں نفاست سے بال سجائے ڈمپل کی نمائیش کرتا لڑکیوں کو

کڑے امتحان میں ڈال گیا۔۔۔

بیٹا تو شادی شدہ ہے پھر بھی یہ لڑکیاں تجھے گھور رہی ہیں بھابی کو پتا چلا نا تو انکی آنکھیں نکال دیں گی۔۔۔

ارمان نے بھی اسکی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

ہلو انیمی !

اجنبی پکار پر وہ پیچھے مڑا تو صائم درانی کو دیکھ کر اسکا مزاکر کرا ہوا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ارمان نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔

مشہور بزنس مین میں ہم بھی شامل ہیں جناب اسلیے ہمیں بھی بلایا گیا ہے۔۔۔

صائم نے اسکے موڈ کا ستیاناس کیا۔۔۔

ویسے تمہیں پروجیکٹ ہار کر کیسا لگا۔۔۔

ارمان نے مصنوعی ہمدردی سے پوچھا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا کہ ارمان سیڑھیوں کی طرف متوجہ ہوا جہاں عینی دونوں ہاتھوں سے اپنا باربی فراک پکڑے سہج سہج کر قدم اٹھاتی ارمان کو دنیا جہاں سے غافل کر گئی تھی۔۔۔

وہ اتر کر نیچے آئی اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے آنکھیں گھماتے اسکے بلکل سامنے قریب سے ہوتے نکل گئی ارمان اسکی خوشبو کے حصار میں جیسے جکڑا گیا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ گئی ارمان ہوش میں آیا۔۔۔

بھائی تیری ہی ہے بعد میں دیکھ لینا۔۔۔دبیر کی بات پر وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

اسکی نظر جوں ہی صائم پر پڑی تو اسے عینی کو تکتے پایا۔۔۔۔

ہے یوا گر اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو آنکھیں نوچ لوں گا سو بیٹا پارٹی انجوائے کر یہ نا ہو میرے ہاتھوں تو ضائع ہو جائے ارمان نے اسکا کالر جھپٹ کر کہتے جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔۔

****

سب باتوں میں مصروف تھے جب اچانک لائٹس آف ہوئیں۔۔۔

ارمان سپاٹلایٹ کی روشنی میں چلتا ہوا آیا۔۔۔۔

It is for my lovely wife .....

ارمان نے گانا شروع کیا۔۔۔

Kardena Choti Moti Galtiyon Ko Maaf

Itna Sa Bas Ehsaan Karde

ارمان نے عینی کے آگے آتے ایک کان پکڑتے کہا

Tu Jo Hai Naraz Meri Sanse Na Chale

Maan Ja Tu Jeena Ye Aasan Karde

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry

ارمان نے اسکے گرد چکر کاٹتے کہا۔۔۔۔

Tu Kholve Dil Ko Aur Lele Talashi

Koi Bhi Milega Na Tere Siwa

Tere Siwa.....

ارمان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا کوٹ کھولتے عینی کو کہا۔۔۔

سب دم سادھے انکا یہ انداز دیکھ رہے تھے۔۔

لڑکیاں تو ارمان کے صدقے واری جا رہی تھیں۔۔

اور عینی اسکے اتنے خوبصورت اظہار پر چاہ کر بھی اس سے ناراض نا رہ سکی اور دل کھول کر مسکرا دی۔۔۔۔

Teri Aankhon Mein Dikhta Jo Pyaar Mujhe

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai

Kya

ارمان نے دونوں اتوں کو دائیں بائیں گھما کر سٹیپ کرتے عینی سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai

Kya

عینی ارمان نے انداز پر مسکرائی اور آگے سے گانے لگی۔۔۔

Bhar ke rakhti hu jeb me dilke apne

Bol kitna tu mange udhar

Bina byaz ke bundi tu mange toh sahi

Bol kinta tu mangega pyar

عینی نے اس سے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا۔۔۔

Beitha hai ghusa teri nakh pe aaise

Dhoka diya tujko maine chor diya jaise

عینی کو اسکے ارمان سے بچپن کی جدائی یاد آئی تو آنکھوں میں نمکیں پانی لیے ناراض لہجے میں کہا۔۔۔

Mar ke bhi choduna toh manega kaise

عینی نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

ارمان اسکی لائین پر تڑپ کر آگے آیا۔۔

اور اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے منا کیا۔۔۔

Nikal na zubaan se aaise marne ki baat

ارمان نے گھرتے کہا۔۔۔

Pyar aaisa karunga ke tu degi sabashi

Misal me dunga tune pyar ki tarah

ارمان نے گانے کے بول بولتے عینی کو ہوا میں گھماتے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

سب انہیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

Teri Aankhon Mein dikhta jo pyaar mujhe

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai

Kya

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اور ارمان دونوں نے اگے پیچھے ایک ساتھ سٹیپ کرتے کہا۔۔۔

Teri Aankhon Mein dikhta jo pyaar mujhe

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai

Kya

ارمان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔

Tu bolna mujh kuch aur me sunti rahu

Aaise pyar karte karte duniya ko chod du

عینی نے اسکے کالر ٹھیک کر کے اینڈ پر اسکے گال پر لب رکھتے کہا تو وہ سٹل ہوا۔۔۔

اور باقی سب بھی۔۔۔

Teri Aankhon Mein dikhta jo pyaar mujhe

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai Kya

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Teri Aankhon Mein dikhta jo pyaar mujhe

Meri Aankhon Mein Bhi Tujhe Dikhta Hai Kya

دونوں نے ہوش میں آتے گانے کے آخری بل بولتے گانا ختم کیا تو حال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے کھلے دل سے مسکرا دیے۔۔۔

کوئی اور بھی تھا جسنے ان کی مسکراہٹ کو حسد اور جلن کی نگاہ سے دیکھا تھا اور یہ بری نظر انہیں لگ چکی تھی۔۔۔

قسمت نے دکھ سے انہیں دیکھا اور وقت اگے گزر گیا۔۔۔۔

****

وقت کا کام ہے گزرنا سو گزر رہا تھا ارمان اور عینی کی شادی کو آٹھ ماہ ہو چکے تھے۔۔

عینی اریبہ اور عابد کے ساتھ گراونڈ میں بیٹھی کچھ ڈسکس کر رہی تھی۔جب وہاں سے ارحم کا گزر ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا باتیں ہو رہی ہیں بظاہر تو اسنے نارمل انداز میں ان سے پوچھا مگر اندر اریبہ کو کسی اور کے ساتھ بیٹھا دیکھ بھانبڑ جل رہے تھے۔۔۔

وہ تینوں چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

کچھ خاص پلین کر رہے تھے عینی نے مزے سے کہا۔۔۔

کیا۔۔ارحم نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

گھر چلو گھر چل کے پتا چل جائے گا۔۔۔

ایسا بھی کیا ہے جو یہاں نہیں پتا چل سکتا ارحم بے چینی سے بولا۔۔۔

عباد کے چہرے کی مسکراہٹ اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا رائمہ کہیں سے نمودار ہوئی اور اسے کھینچتے ہوئے لے گئی۔۔۔

یہ تو گیا کام سے۔۔۔۔عینی کے کہنے پر تینوں کا مشترکہ قہقہ گونجا۔۔۔۔

****

ارمان آفس میں بیٹھا اگلی ہونے والی میٹنگ کی فائل چیک کر رہا تھا جب واچمین آکر اسے ایک خاکی لفافا دے گیا۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی وہ کھولا تو عینی اور صائم درانی کی ایک ساتھ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے کی کئی پکس تھیں۔۔۔

ارمان کا تصویریں دیکھ کر غصے کا گراف بڑھا۔۔۔۔

نہیں یہ کسی نے مجھے ٹریپ کرنے کی کوشش کی ہے۔عینی کا بھلا کیا کام ہو سکتا ہے صائم کے ساتھ۔۔۔

اسنے لائیٹر سے وہ تصویریں جلائیں اور انہیں ڈسٹبن کی زینت بنایا۔۔۔

****

حویلی میں کافی چہل پہل تھی۔۔۔

آج کوئی خاص مہمان آرہا ہے کیا بھابی ارحم نے مزے سے پوچھا۔۔۔

عینی اسکی آگے ہونے والی حالت کا سوچ کر ہنس دی۔۔۔

ہاں بہت خاص مہمان۔۔۔۔

بلکہ مہمان آچکے ہیں گیسٹ روم میں ہیں۔۔۔

عینی کے بتانے پر ارمان اچک کے گیسٹ روم کی کھڑکی سے اندر جھانکنے لگا۔۔۔

ایسے بھی کونسے مہمان ہیں۔۔۔ جیسے ہی اسکی نظر عباد پر پڑی اسکی ساری شوخی ہوا ہوئی اور وہ بت بنا اسے دیکھنے لگا آنکھیں حیرت سے پھٹ چکیں تھیں۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔

اس نے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔۔

وہی جو ایک شریف لڑکے کو کرنا چاہیئے۔۔۔

ارحم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

مطلب لڑکی کا شرافت سے ہاتھ مانگنے آنا چاہیئے۔۔۔ارحم کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

یہ کس کا رشتہ لایا ہے۔۔۔اس نے دل میں شدت سے اپنے شک کی نفی کی تھی مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔۔۔

اریبہ کا۔۔۔۔

یہ سننا تھا کہ اسنے ضبط سے آنکھیں میچیں۔۔۔

ابھی تو اس نے اپنی فیلنگس کو سمجھنا شروع کیا تھا اور امتحان پہلے ہی آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہم تو پہلے اریبہ کے رشتے کے لیے تمہارا نام سجیسٹ کرنے لگے تھے۔۔۔عینی نے سنسنی لہجے میں کہا۔۔۔

ارحم کا دل بے ساختہ دھڑکا۔۔۔۔

تو پھر کیا نہیں۔۔۔۔

ارحم نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

نہیں تم کونسا اریبہ سے پیار کرتے ہو پھر مجھے اریبہ نے بتایا کہ تمہیں تو رائمہ پسند ہے۔۔۔

خیر تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔۔۔عباد ہماری نظر میں وہ لڑکا ہے جو اریبہ کو ریسپیکٹ کے ساتھ ساتھ محبت بھی دے گا۔۔۔

ارحم کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں۔۔۔

اس نے زور سے کھڑکی کو پکڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم نے عباد کی آنکھوں میں اسکے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔

عینی کی بات پر ارحم کا دل کیا عباد کی آنکھیں نوچ لے جن سے اسنے اریبہ کو دیکھنے کی جرات کی۔۔۔

آج تو اسکا رشتہ بھی پکا ہو جائے گا وہ سبکو بہت پسند آیا ہے۔۔۔۔

اور بس یہ سننا تھا کہ ارحم کی برداشت جواب دے گئی۔۔

وہ غصے سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا بے چینی اسکے انگ انگ سے واضح تھی۔۔۔۔

"پیار کرتے ہو نا اریبہ سے"

عینی کی اواز پر اسکے قدم تھمے۔۔۔

"جلن ہوتی ہے نہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ سوچتے ہوئے بھی"

تو سوچو اس لڑکی کا کیا حال ہو گا جو تم سے محبت کرتے ہوئے بھی تمہاری جلی کٹی باتیں سنتی، تمہیں کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھتی۔۔

تم نے اسے پل پل کتنا تڑپایا ہے اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔۔

عینی کی باتیں سن کر وہ ششدر رہ گیا۔۔۔

کیا اریبہ بھی اس سے پیار کرتی تھی۔اسنے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

اسے یاد آیا کیسے وہ اسکی اسائنمنٹ بنا دیا کرتی تھی اس سے ہر بات شئیر کیا کرتی، رات کو لیٹ آنے پر اسے کافی بنا کر دیا کرتی۔۔۔

مگر رائمہ کے آنے کے بعد تو وہ اسے فراموش ہی کر بیٹھا تھا۔

اسے شدت سے اپنی غلطیوں کا احساس ہوا تو سب صاف نظر آنے لگا۔۔۔

اریبہ کی محبت نے اسکا دل اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔اب تو وہ اس سے شدت بھری محبت کرنے لگا تھا۔۔۔

اگر اب بھی تم نے سٹینڈ نا لیا تو اریبہ کی شادی ہم خود عباد سے کرائیں گے۔۔۔

عینی اسے وارن کرتی چلی گئی۔۔۔

عباد سے جیلس تو وہ تب بھی ہوتا تھا جب اسے اپنی فیلنگز کا نہیں پتا تھا۔۔۔

اور اب یہ جاننے کے بعد کہ وہ کس شدت سے اریبہ کو چاہتا ہے اسکو کسی اور کا کیسے ہونے دیتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کچھ دن بعد

ارمان کو ابھی بھی مسلسل کوئی عینی اور صائم کی پکچرز بھیج رہا تھا اور آج تو عینی بھی لیٹ گھر آئی تھی وہ اس سے پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

عینی جب کمرے میں آئی تو ارمان کو صوفے پے بیٹھا پایا جو ایک ہاتھ سے لمپ ان اف کر رہا تھا۔۔۔

مان کیا ہوا اج ڈنر بھی نہیں کیا تم نے۔۔۔

عینی نے تشویش سے پوچھا۔۔۔

ویسے ہی دل نہیں کیا تم بتاؤ کہاں گئی تھی۔۔۔ارمان نے نارمل لہجے میں

پوچھا۔۔۔

ہم ہمیں ایک ضروری کام تھا اس لیے دیر ہو گئی۔۔۔

عینی نے مصروف لہجے میں کہا۔۔۔

آہاں ایسا کیا ضروری کام تھا ارمان نے سرسری سا پوچھا۔۔۔۔

کیا ہوا مان تم نے پہلے تو کبھی نہیں پوچھا عینی نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا اگر تم بتانا نہیں چاہتی تو اٹس اوکے ارمان کہتا ہوا بالکنی میں چلا

گیا۔۔۔۔

عینی اسکا مضطرب انداز دیکھتی رہ گئی کچھ تو تھا جو اس کی نظروں سے چھپا تھا مگر

کیا۔۔۔۔۔۔

****

یہ ایک کمرے کا منظر تھا جہاں ثانیہ اور عینی بیٹھی ارمان کی سرپرائز برتھ ڈے کی پلینگ کر رہی تھیں جس میں ابھی ایک ہفتہ تھا دبیر بھی انکے ساتھ کال پر موجود تھا۔۔۔

سب کام اس طرح سے کرنا ہے کے کسی کو کان وکان خبر نا ہوں عینی نے انکو رازداری سے کہا۔۔۔

جب سے اسنے سنا تھا کے ارمان نے اسکے جانے کے بعد سے اپنا برتھڈے سلیبریٹ نہیں کیا وہ اسکی سرپرائز برتھڈے پلین کر رہی تھی اور اس سرپرائز کا علم صرف ثانیہ اور دبیر کو تھا۔۔۔

دبیر کی کال کٹ ہوئی تو ثانیہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

تو ڈیئر بھابی کیا گفٹ دیں گی آپ بھائی کو۔۔۔

عینی کچھ سوچ کر مسکرائی۔۔۔

بہت خاص جو آج تک ہم نے تمہارے بھائی کو نہیں کہا۔۔۔

مطلب ثانیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

مطلب اظہارِ محبت جو آج تک ہم اس سے کر نہیں پائے مگر اسکی سالگرہ کے دن کریں گے۔۔۔

عینی کی آنکھیں ارمان کی محبت سے لبریز تھیں۔۔۔

ثانیہ نے بے ساختہ ماشاللہ کہا کے انہیں کسی کی نظر نا لگے مگر دیر ہو چکی تھی نظر تو لگ چکی تھی وہ بھی بہت بری۔۔۔۔

****

سب بڑے لاونج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب ارحم داداجان کے سامنے بیٹھا۔۔۔

داداجان چونکے۔۔۔

داداجان میں اریبہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا ۔۔

ارحم نے انکی نظروں میں دیکھتے کہا جو خود حیران تھے۔۔۔

برخدار تم پہلے دو دفعہ منع کر چکے ہو اب اقرار کا مقصد۔۔۔

داداجان دل سے خوش تھے مگر پوچھنا فرض سمجھا۔۔

پاگل تھا میں اب مان تو گیا ہوں پلز اریبہ کو مجھے دے دیں اسنے معصومیت سے کہا تو سب ہنس دیے۔۔۔

تو ٹھیک ہے لاو بھائی انگوٹھیاں۔۔

دادا جان نے سلیمہ بیگم کو کہا۔۔۔

تو وہ انگوٹھیاں لینے گئیں۔۔۔

جبکہ اریبہ تو سب نا سمجھی کی کیفیت میں دیکھ رہی تھی تو کیا اس نے اپنی محبت پالی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے تشکر بھری نم آنکھوں سے عینی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس نے آنکھیں جھپک کر شکریہ قبول کیا۔۔۔

آناً فاناً سب کے سامنے انہوں نے ایک دوسرے کو رنگز پہنائیں۔۔۔۔

تو سب خوشی خوشی ایک دوسرے کو مبارک دینے لگے۔۔۔

****

ارمان آج کسی بزنس ڈیل کے سلسلے میں فراری ہوٹل آیا تھا۔

جونہی اسنے ڈیلرز کو الوداع کیا اس کی نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھی عینی اور صائم درانی پر پڑی۔۔۔

یہ دیکھ کے اسکی حیرت کی انتہا نا رہی اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی جا رہی تھیں تو کیا وہ تصویریں سچی تھیں۔۔۔

اسنے بغور ان دونوں کو دیکھا عینی کے تاثرات سنجیدہ تھے جبکہ صائم کی تو آج چھپ ہی نرالی تھی۔۔۔

وہ غصے سے تن فن کرتا انکے سروں پر پہنچا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اسے دیکھ کر صرف ایک پل کو حیران ہوئی اور اس ایک لمحے میں اسنے اپنے تاثرات چھپا لیے۔۔۔

عینی تم یہاں کیا کر رہی ہو ارمان نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔۔۔

ہم یونی سے یہاں لنچ کے لیے آئی تھی اور مجھے صائم مل گئے۔۔۔

ارے بیٹھو نا ارمان۔۔۔ عینی نے بتاتے ہوئے ساتھ اسے بیٹھنے کی آفر کی۔

نہیں میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیئے ارمان نے عینی کو دیکھتے کہا تو وہ سر ہلاتی اٹھ

گئی۔۔

سی یو سون عینی صائم کے خوشآئند لہجے پر ارمان نے اسے خونآشام نظروں سے نوازا اور عینی کو لیے چل دیا۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد صائم کے چہرے پر شاطر مسکراہٹ تھی صرف دو دن ارمان شاہ پھر عینی کو میں تم سے چھین لوں گا اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

مان کیا بات ہے۔۔۔۔عینی نے اسے خاموشی سے گاڑی ڈرایو کرتے دیکھات پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

وہ کچھ عرصے سے خاموش رہنے لگا تھا۔۔

تو تمہیں میرے خاموش رہنے سے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔۔

ارمان نے دریافت کیا۔۔۔۔

آفکورس پڑتا ہے مان تم ہمارے شوہر ہو۔۔۔

او میں شوہر ہوں اس لیے پڑتا ہے۔۔۔ارمان نے سر جھٹکا۔۔۔

مان کیا تم وجہ بتاؤ گے کیوں اس طرح بی ہیو کر رہے ہو۔۔۔

فائن مجھے تمہارا صائم سے ملنا نہیں پسند آئندہ اس سے دور رہنا وہ اچھا شخص نہیں ہے۔۔۔

ارمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

کچھ پل عینی اسکے تاثرات جانچتی رہی۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تمہیں نہیں پسند تو نہیں ملیں گے۔۔۔

****

عینی اور اریبہ چھت پر کھلی ہوا میں آئے تھے۔۔۔

تھینک یو سو مچ بھابی اگر آپ نا ہوتیں تو ارحم کبھی میرا نہیں ہوتا، میں کبھی ہمت نہ کرتی اور ارحم کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتی۔۔۔

اریبہ نے نم لہجے میں عینی کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

ہم نے تو تمہیں صرف راہ دکھائی تھی باقی کام تو تم نے خود کیا ڈیئر۔۔۔۔

اور عباد کو پلین میں شامل بھی تو اپنے کیا تھا۔۔۔

یس مائی ڈیئر محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔۔عینی نے آنکھ مار کے کہا تو دونوں ہنس دیں۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے مطلب اپ لوگوں نے مل کر مجھے الو بنایا۔۔۔

پیچھے سے ارحم مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

اب بنے بنائے کو کیا بنانا عینی نے اسکی ٹانگ کھینچی۔۔

بھابی دیٹس نوٹ فیئر!

اریبہ تم چلو مجھے کافی بنا کر دو ارحم نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے کہا تو وہ فوراً سے پہلے نیچے بھاگی اور ارحم اسکے پیچھے۔۔۔۔

عینی نے انہیں جاتے دیکھا تو سنجیدہ ہو کر چاند کو دیکھنے لگی اب اسکے چہرے پر مسکراہٹ کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔۔

سب سیٹ ہو چکا تھا اریبہ اور ارحم کو اسنے ملا دیا تھا، احمد شاہ اور رقعیہ امی اس سے خوش

تھے اسنے سب ٹھیک کر دیا تھا مگر اسکا مقصد۔۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ جان گئی تھی اسکی ماں کا اصل قاتل کون ہے اور یہیں اسے سزا دینے میں وہ سوچ میں پڑ جاتی۔۔۔۔

کہ اسکا گھنونا چہرہ حویلی کی بنیادیں ہلا دے گا۔۔

وہ اسی سوچ میں تھی جب ثانیہ آئی۔۔۔۔

بھابی پرسوں بھائی کا برتھڈے ہے گفٹ لیا اپنے۔۔۔

نہیں کل لینا ہے ہم تمہارے اور دبیر کے ساتھ جا کر ہی لے آئیں گے۔۔۔۔

او کے بھابی لیکن آپ پرسوں ڈریس میری مرضی کا پہنیں گی۔۔۔

کیوں بھائی کوئی خاص بات۔۔۔

نہیں بس آپ پر امس کریں۔۔۔۔

او کے او کے عینی نے ہتھیار ڈالے۔۔۔۔

****

عینی ثانیہ اور دبیر کے ساتھ شاپنگ مال میں گفٹ لینے آئی تھی۔۔۔

ان سب نے تقریباً اپنے اپنے تحفے لے لیے تھے۔۔۔

بھابی آپ اور دبیر کیفے میں جائیں میں بس ابھی آئی۔۔۔

جا کہاں رہی ہو ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں عینی نے کہا۔۔۔

نہیں نا بھای دبیر تم لے کے جاؤ انہیں۔۔۔

او کے یور وش از مائے کمانڈ ڈیئر۔۔۔

دبیر نے ثانیہ کے آگے جھک کر کہا تو وہ جھینپ گئی۔۔۔

اب جاؤ بھی۔۔۔

اسکے اتنا کہنے پر دبیر عینی کے ساتھ کیفے میں آ گیا۔۔۔

کلک کی آواز پر عینی چونکی۔۔۔

کیا ہوا بھابی عینی کو ادھر ادھر دیکھتے پا کر دبیر نے پوچھا۔۔

ہنہہ ہمیں لگا کسی نے ہماری فوٹو کلک کی ہے۔۔۔عینی نے تشویش سے کہا۔۔۔

دبیر نے بھی ادھر ادھر دیکھا مگر کسی کو متوجہ نا پا کر سر جھٹک گیا۔۔۔

اتنی دیر میں ثانیہ آ گئی اور انہوں نے لنچ آرڈر کیا۔۔۔۔۔

****

آج آسمان پر کالی گھٹائیں طوفان کے آنے کا پیشخائمہ تھیں۔۔۔

سورج بھی کالے بادلوں تلے چھپ گیا تھا۔۔۔

آج ارمان کی سالگرہ تھی جو صرف ثانیہ اور عینی کو ہی یاد تھی۔۔۔

ثانیہ تمہارا جانا ضروری ہے ہم اکیلے تیاری کیسے کریں گے۔۔۔

بھابی سب کے ساتھ اگر میں نا گئی تو انہیں شک ہو جائے گا۔۔۔

آج سبھی کی دعوت تھی دادا جان کے دوست کی طرف تو سب نکلنے والے تھے۔۔۔

عینی طبیعت کا بہانا کر کے رک گئی تھی۔۔۔

اور ویسے بھی دبیر ہو گا نا آب اس پر سب چھوڑ دو اور سیدھا ایک گھنٹے میں پارلر نکل جانا۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔

عینی نے ہتھیار ڈالے پارلر میں پہنچ کر اسنے ڈیڑھ گھنٹے میں تیاری مکمل کر لی تھی۔۔

اسنے جونہی آئینے میں دیکھا تو ٹھٹک گئی۔۔۔

لال ساڑھی میں متناسب سراپہ آگ لگا رہا تھا، ہیزل گرین آنکھوں کا سمو کی میک اپ کیے، پلکوں پر مسکارے کا بوجھ لیے جھکی پلکیں۔۔۔، بلو ڈرائے ہوئے سنہری بال ۔۔۔اوپر ستم ڈھاتے بلڈ ریڈ لپس

مختصر کہ ایک قیامت لگ رہی تھی وہ۔۔

میم آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اپنی نظر اتروایئے گا ورنہ اپ کو پکا کسی کی نظر لگ جائے گی۔۔۔ پارلر والی نے اسکے قاتل حسینہ والے روپ ک دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دی۔۔۔

توارمان شاہ ہم تیار ہیں اظہارِ محبت کے لیے اس عرصے میں تم نے اپنی بے انتہا محبت کا یقین دل ہی دیا تم نے ہمیں اب ہم چاہیں بھی تو خود کو تمہارے محبت کے حصار سے نہیں نکال پائیں گے۔۔۔۔

عینی کے چہرے پر آج دلفریب چمک تھی۔

دبیر اسے لینے آیا تو عینی باہر گئی۔۔۔

اہو ووو بھابی ارمان تو آج گیا کام سے۔۔۔

دبیر نے شریر لہجے میں کہا تو وہ جھینپ دی۔۔۔۔

اسکے بعد وہ دونوں گھر پہنچے اور فائینل ڈیکوریشن کی۔۔۔

****

ارمان بزنس میٹنگ میں تھا جب اسے عینی اور دبیر کی ایک ساتھ پک موصول ہوئی۔۔۔

نیچے کی تحریر پڑھتے ہی غصے سے اسکی نسیں پھٹنے لگیں۔۔۔۔

جہاں لکھا تھا صائم کے بعد اب تمہاری بیوی تمہارے خاندان سے بدلے کے لیے تمہارے بہنوئی کی شامیں رنگین کر رہی ہے۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور میٹنگ سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اسنے حویلی فون کر کے عینی کا پوچھا۔۔۔

عینی حویلی میں ہے۔۔۔اس نے ملازمہ سے دیافت کیا تو اسکے انکار پر۔۔۔اسکی آنکھیں لہو چھلکانے لگیں۔۔۔

****

عینی جیسے ہی دبیر کے ساتھ حویلی پہنچی اسکا فون بجا اسنے دبیر کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔

ہیلو ہاں ثانیہ۔۔۔

بھابی ہم بس پہنچنے والے ہیں۔۔۔

ہاں تیاریاں ہو گئی ہیں آجاؤ۔۔۔۔

وہ اندر پہنچی تو ایک دفعہ پھر فون بج اٹھا۔۔۔

عینی کہاں ہو تم۔۔۔ارمان کا لہجہ سرسراتہ تھا۔۔۔

ہم حویلی ہی ہیں کیوں۔۔۔

اسکے جھوٹ پر ارمان نے لب بھینچے اور کال کاٹ دی وہ بس حویلی پہنچنے والا تھا۔۔۔

ساری تیاریاں ہو گئیں دبیر۔۔۔؟

جی بھابی بس یہ دیکھ لیں اسنے اپنا فون آگے بڑھایا تو وہ میوزک دیکھنے لگی۔۔۔۔

جب پیچھے سے انہیں تالیوں کی آواز آئی۔۔۔

وہ دونوں چونک کر پیچھے مڑے۔۔۔۔۔

ارمان ان دونو کو تنظیہ نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

ارمان تم۔۔۔دبیر حیرت سے بولا اسے ارمان کے اتنی جلدی آنے کی امید نہیں تھی کیوں کہ ابھی تو حویلی والے اور ثانیہ بھی نہیں پہنچی تھیی۔۔۔

جی میں کیوں تم مجھے اس ٹائم ایکسپیکٹ نہیں کر رہے تھے۔۔۔ارمان نے چبھتے لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں۔۔۔

تو پھر کیسا ہے اور تم سب کی غیر موجودگی میں میری بیوی کے ساتھ تنہا یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

ارمان کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔

دبیر کے ماتھے پر سلوٹیں پڑیں۔۔۔۔

ارمان نے عینی کو اوپر سے نیچے تک سجا سنورا دیکھا تو جی بھر کر طیش آیا۔۔۔۔

تم کبھی میرے لیے تو اتنا سجی سنوری نہیں اور میری پیٹھ پیچھے۔۔۔۔

ارمان۔۔۔۔عینی نے لب بھینچ کر اسکا نام لیا۔۔۔وہ سب سمجھ رہی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔۔۔

کیا ارمان ہاں تم اپنے بدلے میں اتنی اندھی ہو گئی کہ میرہ محبت تک کی پرواہ نہ کی اور میری ہی بہن کے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ چباتے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔۔۔عینی لڑکھڑائی۔۔۔۔

پیچھے سے حویلی میں سب آ گئے تھے ثانیہ بھی سب سمجھنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

کیوں دیا مجھے دھوکا بتاؤ مجھے۔۔۔ارمان نے عینی کے دونوں بازو دبوچتے ہوئے کہا۔۔۔جو یک ٹک اسکی آنکھوں میں دیکھتی جا رہی تھی انتہائی بے یقینی سے۔۔۔۔

بھائی چھوڑیں انہیں کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔

ثانیہ اسے چھڑاتے بولی۔

چھوڑو ثانیہ یہ میرے ساتھ ساتھ تمہاری زندگی بھی اجاڑ رہی تھی دبیر کے ساتھ مل کے اس حویلی میں تنہا ہمارے پیٹھ پیچھے گلچھڑے اڑا رہی تھی۔۔۔

بھیا بس کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔

ثانیہ چیخی۔۔۔۔

اور تو تو نے کیا میری پیٹھ میں چھرا گھونپا۔۔۔ارمان نے دبیر پر مکوں کی برسات کرتے کہا۔۔۔

ارمان ایسا کچھ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔۔۔

اس کی ناک سے خون بہ نکلا تھا۔۔۔

نکل جا میرے گھر سے ابھی۔۔۔

ارمان نے اسے حویلی کی دہلیز پر لا کر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت بڑی غلطی کر رہا ہے تو بعد میں تیرے ہاتھ پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں آئے گا

۔۔۔

دبیر نے ہاتھ سے اپنا خون صاف کرتے اسے تاسف سے دیکھتے کہا۔۔۔۔

وہ دھیرے قدموں سے عینی کی طرف بڑھا جو سکتے کی سی کیفیت میں تھی۔۔۔۔

کہاں کمی رہ گئی میری محبت میں۔۔۔ارمان کے لہجے میں کرب تھا۔۔۔

میری محبت کا یہ صلا دیا تم نے مجھے میرے ہی خاندان سے بدلہ لے کے جو تمہارا بھی خاندان ہے۔۔۔

ارمان نے اسکا بازو دبوچ کر اسے اپنے سامنے کھڑے کرتے کہا۔۔۔۔

عینی نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی آواز سے لاونج گونج اٹھا۔۔۔

ارمان نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھ کے اسکو دیکھا۔۔۔

بہت بول لیا تم نے اور بہت سن لیا ہم نے۔۔۔

اب اور سننے کی گنجائش ہی نہیں بچی۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔

سب تماشائی بنے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔کوئی بھی عینی کی حمایت میں نہیں بولا تھا سوائے رقعیہ بیگم کے۔۔۔۔

اس نے سب کی نظروں میں اپنے لیے نفرت دیکھی اور ہمت کر کے بولی۔۔۔۔

"دوسروں سے کیا گِلا کرنا جب ہمارے مان نے ہی ہمارا مان توڑا ہے"

اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔۔۔

ایک کے بعد ایک آنسو اس کی آنکھوں سے بہ رہے تھے۔۔ثانیہ الگ رو رہی تھی۔۔۔

"یو نو وٹ ہم سب کو کہتے تھے کہ جس رشتے میں اعتبار نہیں وہ رشتہ پائے دار نہیں ہوتا۔۔۔مگر ہمیں کیا پتا تھا کہ ہمارے خود کا رشتہ ناپائیدار ہے"۔۔۔

عینی اپنے پر ہنسی۔۔۔

ہم وہاں رہنا ہی نہیں چاہتے جہاں ہمارا اعتبار نا ہو ہم اسی وقت یہ حویلی چھوڑ کے جا رہے ہیں۔۔۔

۔اور بدلے کی بات تو تم مت ہی کرو کیوں کے صرف تمہاری خاطر بدلہ بھول گئے تھے ہم مگر اب نہیں۔۔۔

یہ کہتے ہی عینی حویلی سے نکلنے لگی تو ثانیہ نے اسے روکا بھابی مت جائیں پلیز میں بھائی کو بتاتی ہوں پلیز رک جائیں۔۔۔

نہیں ثانیہ یہ تو اچھا ہوا ہمیں اپنی اہمیت پتا چل گئی۔۔۔۔

اس نے دکھ سے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ نکلتی ارمان نے غصے سے اسکا بازو جھپٹا اور اسے لیے کمرے میں بڑھنے لگا۔۔۔

چھوڑو ارمان ہمارا ہاتھ چھوڑو۔۔۔عینی نے غصے سے دھاڑتے کہا مگر ارمان نے اسکو کمرے میں ہی لا کر دم لیا۔۔۔

عینی نے ایک ایک کر کے کمرے کی سب چیزیں توڑ دیں۔۔۔۔

نفرت ہے ہمیں تمسے گھٹیا انسان۔۔۔۔

ارمان نے اسکا منہ دبوچہ۔۔۔

اگر ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے اور نکلا تو یاد رکھنا تمہارے گھر میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

تم ہمارے مان نہیں ہو سکتے۔۔۔عینی نے حیرت سے کہا۔۔۔۔

تم آج سے ارمان ہو صرف ارمان جیسے ہمارا رشتہ آج ختم ہوا ویسے ہی ہمارا مان بھی مر گیا اور ہم تمہارے لیے مر گئے۔۔۔۔

ارمان کو اسکی بات پر بہت غصہ آیا۔۔۔۔

جو بھی کہو رہنا تو تمہیں یہیں پڑے گا وہ بھی ایک قیدی بن کر تڑپنا ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔

مگر اسکو یہ نہیں پتا تھا اب تڑپنا اسکا مقدر بن جائے گا۔۔۔

ارمان کی انگلیاں عینی کو اپنے منہ میں گھستی محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔۔

وہ درد سے سسکی۔۔۔

یاد رکھنا معاف نہیں کریں گے ہم تمہیں تم تو جا رہے ہو مگر ہم نہیں آئیں گے واپس۔۔۔

عینی نے ارمان کو باہر بڑھتے دیکھ اذیت سے کہا۔۔۔

ارمان ایک پل میں اس تک پہنچا اور اسکی سانسوں پر بندھ باندھ گیا اسکے عمل میں اتنی شدت تھی کہ عینی کو لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے اسنے عینی کو دھکا دیا اور کمرے کو لاک کرتا نکلتا چلا گیا۔۔۔

اگر وہ پیچھے مڑ کے دیکھ لیتا تو کبھی جانے کی غلطی نا کرتا۔۔۔

جھٹکا لگنے سے عینی کا پاؤں پھسلا تھا اور شیشے کے ٹیبل کی نوک سے لگا۔۔۔

جس سے اسکا سر اور چہرہ پل میں خون سے بھر گیا اوپر سے نیچے ٹوٹے ہوئے کانچ پر گرتے ہوئے وہ اپنے اپ کو بری طرح زخمی کر گئی اسنے نیچے گرتے ہوئے ہاتھ سے اپنا بچاؤ کرنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔۔۔

کمرہ لمحوں میں خون سے بھرتا جا رہا تھا اور اسکی زندگی کی ڈور ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتی جا رہی تھی۔۔۔

****

ارمان کمرے کو لاک کرتے نیچے آیا اب اسکا رخ باہر کی جانب تھا۔

اس سے پہلے کے وہ نکلتا سبکی نظر اس پر پڑی۔۔۔

ارمان کہاں جا رہے ہو۔۔۔

مہمت شاہ کی کرخت آواز نے اسکے قدم روکے۔۔۔

عینی کہاں ہے اور کیا کیا تم نے اس بچی کے ساتھ۔۔۔

دادا جان کی دھاڑ پر وہ لمحوں میں مڑا۔۔۔

اپ اسی پوتی کی بات کر رہے ہیں جسے اپنے اب تک تسلیم نہیں کیا تھا اب وہ اپکی پوتی ہو گئی۔۔۔

ارمان ہمارے ضبط کو مت آزماؤ بتاؤ کہاں ہے بچی۔۔۔۔

دادا جان غرائے۔۔۔

کمرے میں لاک ہے وہ۔۔۔

یہ کیا گری ہوئی حرکت ہے فوراً سے پہلے جاؤ اور کھولو اسے۔۔۔دادا جان کا بس چلتا تو اسے دو جھڑتے جو انکی پوتی کو کمرے میں بند کر آیا تھا۔۔۔

نہیں وہ وہیں رہے گی اور اگر کسی نے لاک کھولنے کی کوشش بھی کی تو میرا مرا منہ دیکھے گا۔۔۔۔

ارمان نے ثانیہ کو اوپر بڑھتے دیکھ کہا۔۔۔

جسکے قدم اسکی بات پر جہاں تھے وہیں رہ گئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت پچھتائیں گے آپ بھائی بہت پچھتائیں گے۔۔۔

آپ ایک دفعہ تو انکی بات سنتے خود ہی انہیں مجرم تصور کر کے سزا بھی دے ڈالی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ثانیہ کچھ کہتی ارمان حویلی سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

میری بات کوئی کیوں نہیں سن رہا آخر۔۔۔۔ثانیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ثانیہ اپنے کمرے میں جاو فوراً سلمہ بیگم اسپر غصہ ہوئیں۔۔۔۔

ارمان نے اسے سزا دی ہے تو کچھ سوچ کر ہی دی ہو گی ورنہ وہ کیوں اسپر الزام لگاتا ضرور وہ لڑکی ہمارے گھر کو بکھیرنے چاہتی ہو گی۔۔۔

سلمہ بیگم نے غصے سے کہا تو بلقیس بیگم اور سلیمہ بیگم نے انکا بھرپور ساتھ دیا۔۔

ماما مگر۔۔۔

ثانیہ کمرے میں جاؤ فوراً تمہیں سمجھ نہیں آئی۔۔۔

ارحم نے اسے ڈانٹا۔۔۔

ارحم تم بھی تمہارے لیے تو بھابی نے اتنا کچھ کیا اور تم۔۔۔۔

بس کرو ثانیہ جو میرے بھائی کے ساتھ سنسیئر نہیں وہ ہمارے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔۔

ثانیہ ان سب کی عقل پر ماتم کرتی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

مہمت شاہ الگ پریشان تھے۔۔۔

انہیں بھی عینی بہت عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

ان کی نظروں میں کچھ ہفتے پہلے کا منظر تازہ ہوا۔۔۔

جب وہ شہر سے واپس آ رہے تھے۔۔وہ سڑک کافی سنسنان تھی جہاں انکی گاڑی خراب ہوئی۔دور دور تک جنگل ہی جنگل تھا۔۔۔

شاہ صاحب گاڑی خراب ہو گئی ہے میکینک کی ضرورت پڑے گی ڈرایور نے گاڑی چیک کر کے مہمت شاہ کو کار کے دروازے پر آ کر اطلاع دی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتے کچھ اوباش لڑکوں کی جیپ انکے پاس آ کر رکی۔۔۔

جو یقیناً ایڈونچر کے لیے آئے تھے اب اور اب راہگیروں کو تنہا دیکھ لوٹنا چاہ رہے تھے۔۔۔

"اوئے بڈھے چل باہر نکل"

دو لڑکوں نے انکے ڈرائیور کو قابو کیا جبکہ ایک لڑکا انہیں زبردستی گاڑی سے نکالنے لگا۔۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ وہ کرخت لہجے میں بولے۔۔۔

کیوں ابے تو کہیں کا منسٹر لگا ہے۔۔۔

سامنے والا لڑکا کمینگی سے بولا۔۔۔

دیکھو ہمیں جانے دو ورنہ تم لوگوں کو پولیس کے حوالے کر دیں گے۔۔۔

جو کرنا ہے کر لینا مگر ابھی تو سب کچھ نکال جو تیرے پاس ہے۔۔ چل نکال۔۔۔ بعد میں تو کسی کو بتانے لائق بچے گا تو بتائے گا نا۔۔۔

ان تین لڑکوں کے لیڈر نے بدتمیزی کی تمام حدیں پار کرتے کہا۔۔۔

جس پر اسکے ساتھیوں نے قہقہ لگایا۔۔

اسی چھینا جھپٹی میں اس لڑکے نے مہمت شاہ کو دھکا دیا جس سے وہ بری طرح لڑکھڑا کر گرنے لگے کے دو مہربان ہاتھوں نے انہیں تھام لیا۔۔۔۔

انہوں نے اپنے خیر خواہ کو دیکھنا چاہا تو یہ دیکھ کے انکی حیرت کی انتہا نا رہی کہ وہ خیر خواہ

کوئی اور نہیں انکی اپنی پوتی عینی تھی۔۔۔

جوان چاروں لڑکوں کو بھسم کر دینی والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوہووو "Beauty in the forest" لیڈر کی خباست بھری آواز پر مہمت شاہ کو جی بھر کر تاؤ آیا۔۔۔

ناہنجار زبان سمبھال کر بات کرو ورنہ گدی سے کھینچ لیں گے۔۔۔۔

دادا جان کے غصے کا گراف بڑھا تو انہوں نے تمام لحاظ بلائے طاق رکھ کے کہا۔۔۔

انہیں کہاں گوارا تھا کہ کوئی انکی عزت کو میلی نگاہ سے دیکھے۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔مہمت شاہ نے عینی سے غصے میں دریافت کیا۔۔۔۔

واہ رے مولا ہمیں یہاں کوئی منہ نہیں لگاتا اور یہ بڈھا حسینہ لیے گھوم رہا ہے۔۔۔

ہٹا بے سالے کو زرا ہم بھی تو اس چکنی کا مزا چکھیں وہ لڑکا آنکھوں میں ہوس لیے بولا۔۔۔۔

اوریلی آؤ۔۔

عینی نے اسے اوفر کی تو وہ برے ارادے لیے اسکی طرف بڑھا جیسے ہی اسنے مہمت شاہ کو دھکا دینا چاہا عینی نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر مڑوڑ دیا۔۔۔

جو کڑک کی آواز سے ٹوٹا اور وہ چیختے ہوئے نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

اسکے ساتھ اپنے دوست کی حالت دیکھ غصے میں اسکی طرف بڑھے تو عینی نے اپنی بلیک بیلٹ ہونے ک بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں دھنک کے رکھ دیا۔۔۔

"اور تو بول زرا اسی ہاتھ سے تو نے دھکا دیا تھا نہ میرے دادا کو"

عینی نے اسکے ہاتھ کی ہڈیاں توڑتے کہا۔۔۔جو رو رو کر اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔۔

مگر عینی تو جنونی ہو کر اسے ماری جا رہی تھی ہمت کیسے ہوئی میرے دادا کو ہاتھ لگانے کی، کیسے لگایا ہاتھ۔۔۔

مہمت شاہ تو اسکا جنون دیکھتے ششدر رہ گئے۔۔۔

پھر انہوں نے ہی عینی کو ٹھنڈا کرتے ہوئے ان لڑکوں کی جان بخشی کرائی۔۔۔۔

عینی انہیں لیے اپنی گاڑی میں آئی جو اسنے پیچھے اتاری تھی۔۔۔۔

کہاں سے سیکھا تم نے یہ سب مہمت شاہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

لندن سے اسی ہی سنجیدگی سے جواب آیا۔۔۔

اس دن مہمت شاہ سمجھ گئے تھے بظاہر ان سب سے نفرت کرنے والی لڑکی اندر سے اپنے خونی رشتوں کے لیے کتنی حساس ہے اور اسی دن سے مہمت شاہ کا دل عینی کی طرف سے صاف ہو گیا تھا۔۔۔

بلکہ وہ انکی فیوریٹ بن گئی تھی جسکا حویلی میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔۔۔

اور اب مہمت شاہ کمرے میں بند ہوئی عینی کے لیے تڑپ رہے تھے مگر ارمان کی قسم ان کے ہاتھ باندھ گئی تھی۔۔۔۔

****

نیچے گرتے ہی عینی کے منہ سے چیخ نکلی تھی جو مان جلدی میں نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔

اتنا خون بہنے کی وجہ سے عینی کو چکر آنے شروع ہو چکے تھے اور پورے جسم سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ بہت ہمت سے لڑکھڑاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی اور پورا زور لگا کے

کھٹکٹایا۔۔۔

مگر جواب ندارد۔۔۔

اسکا دماغ سن ہو رہا تھا اسکے پاس وقت کم تھا وہ گرتے پڑتے اپنے فون کے پاس پہنچی اور کریم صاحب کو کال ملائی۔۔۔

بابا جان۔۔۔دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی اس نے رندھی ہوئی آواز میں اپنے سب سے قریبی محسن کو پکارا۔۔۔

آگے سے ان کی اواز میں تڑپ محسوس کر کے وہ زخمی سا مسکرائی۔۔۔

بابا۔۔۔جان اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کی قسم پر سر تسلیم خم کر کے ہم اس بے ضمیر حویلی تو آ گئے اور اپنا مقص۔۔دیعنی م اما کے اصل قا۔۔تل کو بھی ڈھونڈ لیا۔۔۔مگ رررر۔۔۔جس شخص کو اپنے ہماری حفاظت کا زمہ دیا تھا وہ ہماری حفاظت نہ کر سکا۔۔۔

اسکی آواز بے ربط تھی۔۔۔

جیسے اتنا بولنے میں پوری جان لگ گئی ہو۔۔۔

ہماری بہت خواہش ہے۔۔ایک دفعہ اپکو آخری بار دیکھنے کی۔۔۔۔۔اس سے پہل۔۔۔ے کہ بہت دی رہو جائے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی وہ تیورا کے نیچے گری اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا بہت گہرا اندھیرا جسنے اسکو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔۔

****

آفندی ہاؤس میں سبھی کریم صاحب کے کمرے میں موجود ماہرہ، حدید، ہانیہ اور علی کی شادی کی تاریخ طے کر رہے تھے۔۔۔

جبکہ بچے پاس ہی کارپیٹ پر بیٹھے ہنسی مزاک کر رہے تھے۔۔۔

عینی سے بھی پوچھ لینا چاہیے کریم صاحب کو اسکی کمی کھلی تو کہا۔۔۔۔

مجال ہے جو دادا جان ایک دفعہ بھی اپنی نکمی نواسی کو بھولے ہوں۔۔۔ علی نے انہیں تنگ کر کہا۔۔۔

بھائی ہم کیوں بھولنے لگے اپنی عزیز جان بیٹی کو اور میاں کہ تو تم ایسے رہے ہو جیسے تمہیں اسے کوئی راز بتائے بغیر کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔۔۔۔ کریم صاحب نے لطیف سا

تنتظ کیا۔۔۔

علی منہ بسور کر رہ گیا کیوں کے وہ سچ ہی تو کہ رہے تھے۔۔۔ علی کوئی بھی بات عینی کو بتائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔

جو بھی ہو عینی کو لے کر کریم صاحب اور علی جتنا ٹچی تھے شاید ہی کوئی ہو۔۔۔

رہنے دے دادا جان اسنے کونسا مجھے پوچھ لیا ہے کل سے فون کر رہا ہوں مجال ہے جو اسنے آٹھایا ہو۔۔۔

علی جلے دل سے بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو سب ہی اسکے عینی کو مس کرنے پر مسکرا دیے۔۔۔

تب ہی اچانک کریم صاحب کا فون بج اٹھا۔۔۔

انہوں نے دیکھا تو سکرین پر عینی کا نام شان سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

لو بھئی آ گیا تمہاری ہم راز کا فون۔۔۔

کریم صاحب خوشی سے اونچا بولے۔۔۔ تو سب انہیں کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔

سلام بابا کی جان۔۔۔۔

خاموشی پر کریم صاحب نے سلام لینے میں پہل کی۔۔۔

آگے سے پتا نہیں کیا کہا گیا تو وہ بے چین ہو اٹھے۔۔۔

عینی میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ پریشانی سے اٹھ کھڑے ہوئے انکے دیکھا دیکھی سبھی پریشان ہو گئے۔۔۔۔

بیٹا یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو میرا دل حول رہا ہے۔۔۔

کریم صاحب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

کیا ہوا دادا جان عینی کو۔۔۔

علی تڑپ کر انکے پاس آیا۔۔۔۔

عینی انکی آواز کانپی۔۔۔

عینی عینی ہیلو میری بچی کیا ہوا

دادا جان ہوا کیا ہے؟

علی میری بچی علی میری بچی اسے کچھ ہو گیا ہے وہ جواب نہیں دے رہی پتا نہیں کیا کہ رہی تھی کہ آخری دفعہ اپکو دیکھنا چاہتی ہوں گاڑی نکالو فوراً۔۔۔

کریم صاحب کے رندھے لہجے پر علی فوراً باہر دوڑا پیچھے کبیر اور ہادی بھی انہیں لیے نکلے۔۔۔

باقی سب کو وہ شاہ حویلی لے جانے سے منع کر چکے تھے پورے راستے انکے لبوں پر ایک ہی دعا رہی کہ عینی ٹھیک ہو۔۔۔

ایک جھٹکے سے دونوں گاڑیاں شاہ حویلی کے سامنے رکیں اور وہ سب اندر لپکے۔۔۔

کہاں ہے میری بہن۔۔۔۔

عینی عینی۔۔۔ علی زور زور سے اسے پکارنے لگا۔۔۔

یہ کیا تماشہ لگایا ہے یہ ہماری حویلی ہے کوئی سرائے نہیں دادی جان تزحیک آمیز لہجے میں بولیں۔۔۔

عینی کہاں ہے علی ایک ایک لفظ چباتا بولا۔۔۔۔

کمرے میں بند ہے تمہاری فہاشہ بہن۔۔۔

بلقیس بیگم تنظیہ لہجے میں بولیں۔۔۔۔

کریم صاحب تو انکی بات پر نڈھال ہوتے گرنے والے ہو گئے۔۔۔۔

تمیز سے بات کریں اپکی ہمت بھی کیسے ہوئی اسکے بارے میں ایسی بات کرنے کی ۔۔۔ علی دھاڑا۔۔

کمرہ کہاں ہے اسکا۔۔۔۔ کبیر نے بھسم کر دینے والے انداز میں ان سے پوچھا۔۔

تم اس سے نہیں مل سکتے ارمان اس بد جلن کو کمرے میں بند کر گیا ہے۔۔۔۔۔ سلیمہ بیگم نے بھی تنظ کے تیر چلاتے ہوئے انہیں روکا۔۔۔

شٹ اپ شٹ اپ ایک اور لفظ نہیں ورنہ زبان کھینچ لوں گا میں اپکی۔۔۔

علی اگے بڑھا جسکو ارحم نے دھکا دیتے پیچھے کیا۔۔۔۔

دوسروں کی زبانیں پکڑنے کی بجائے اپنی بہن کو اگر عزت کا مطلب سمجھایا ہوتا تو یہ نہ کہتے۔۔۔۔

ارحم کی بات پر علی نے ضبط چھوڑتے ہوئے اسکو مکا جھڑا۔۔۔

اس سے پہلے کے بات ہاتھا پائی تک جاتی ثانیہ نے انہیں عینی کے کمرے کی چابی لا کر

دی۔۔۔۔

جو علی جھپٹنے کے سے انداز میں لیتا ہوا اوپر بھاگا اسکے پیچھے ثانیہ بھی تھی جبکہ کبیر اور ہادی کریم صاحب کے پاس نیچے ہی تھے جو نڈھال سے لگ رہے تھے۔۔

علی نے جو نہی دروازہ کھولا تو فرش پر جابجا خون دیکھ کر اسکی جان حلق میں اٹک گئی وہ بے جان ٹانگوں سے آگے بڑھا تو بیڈ کے دوسری طرف عینی پورے زخمی وجود کے ساتھ لہولہان پڑی تھی۔۔۔۔

علی اسے دیکھتا ہوا ایک دم نیچے گرا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی۔۔۔اسکے منہ سے سرگوشی نما آواز نکلی۔۔۔

ثانیہ نے اسے دیکھا تو اسکی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے آگے بڑھی اور اسے سیدھا کیا۔۔۔

بھابی بھابی اٹھیں اس نے عینی کا منہ تھپتھپایا تو اسکا پورا ہاتھ خون سے رنگ گیا۔۔۔۔

بھابی اٹھ نہیں رہیں اسنے علی کو سکتے میں پا کر اسے جھنجوڑا جو ہوش میں آیا۔۔۔۔

عینی عینی میری جان اٹھو علی نے اسکا سر اپنی گود میں رکھتے کہا۔۔۔

یار ایسا نا کرو۔۔۔ علی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

جو آج تک کبھی نہیں رویا تھا اپنی مضبوط بہن کو یوں جاں گنواتے دیکھ شدت سے رو دیا۔۔۔۔

عینی پلیز ہوش کرو۔۔۔ مگر وہ ہوش میں ہوتی تو جواب دیتی نا۔۔۔

علی کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔

نیچے جوں ہی ثانیہ کی چیخ کی آواز پہنچی کریم صاحب دل تھام کر وہیں بیٹھ گئے جبکی ارحم اور کبیر اوپر بھاگے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوپر کا منظر نہایت نا قابلِ یقین تھا۔۔۔۔

کبیر ہوش میں آتے ہوئے عینی کے پاس دوڑا اور اسکی نبض ٹٹولی جو رک رک کر چل رہی تھی۔۔

علی یہ وقت ہوش سے کام لینے کا ہے جلدی چل عینی کو ہاسپٹل لے کر اسکا خوں بہت بہ گیا ہے۔۔۔

علی نے ہوش میں اتے ہوئے عینی کو بازو میں اٹھایا اور نیچے بھاگا جہاں جہاں سے وہ گزر

رہا تھا وہاں سے فرش خون سے رنگتا جا رہا تھا۔۔۔۔

کریم صاحب کی جو نہی نظر علی کے بازوؤں میں خون سے بھری عینی پر پڑی انکا کلیجہ منہ کو آ گیا جبکہ مہمت شاہ کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

وہ سب اسکی طرف لپکے۔۔۔۔

یہ کیسے ہوا۔۔۔مہمت شاہ پریشانی سے بولے۔۔

اپکے نام نہاد پوتے نے کیا ہے یہ سب میری ایک بات یاد رکھیے گا اگر میری عینی ک کچھ ہوا تو چین سے اپکے پوتے کو بھی نہیں رہنے دوں گا۔۔۔۔

علی یہ کہتے ہی عینی کو لیتے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اس کے پیچھے کریم صاحب اور کبیر بھی نکلے جب کہ ہادی وہاں کھڑا سب پر نفرت بھری نظر ڈالنے لگا۔۔۔

ایک ایک کو دیکھ لوں گا پہلے میری پھپھو اور اب انکی بیٹی کو تم لوگوں نے ظلم کی بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔۔

یو جیسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔۔

ہادی کہتا ہوا کسی کو کال ملا کر ہسپتال آنے کہ ہدایت دیتا گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔

احمد شاہ کی تو طبیعت پہلے ہی خراب تھی جسکے باعث وہ اس معاملے سے انجان کمرے میں تھے جبکہ رقعیہ بیگم بھی انہی کے ساتھ تھیں۔۔۔

باقی بچے حویلی والے تو انہیں عینی کی حالت سے کوئی غرض نہیں تھی سوائے ثانیہ اور دادا جان کے جو ان سب کے منع کرنے کے باوجود ہسپتال چلے گئے تھے۔۔۔

ثانیہ کو نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔۔

ارحم پریشانی سے بولا جبکہ اسکی بات پر اریبہ نے ادے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم سب باتیں ایک طرف مگر وہ انسان ہے تم نے دیکھا نہیں بھائی نے اسکے ساتھ کیا کیا۔۔۔

اریبہ کے کہنے پر ارحم جھنجلایا۔۔۔

جو بھی ہو بھائی ایسا نہیں کر سکتے میں نہیں مانتا۔۔۔

اریبہ اس سے رخ ہی موڑ گئی یہ سچ تھا کہ وہ عینی پر غصہ تھی مگر اس نے عینی کے لیے یہ سب نہیں چاہا تھا۔۔۔اسے دلی دکھ تھا۔۔۔

****

سب اپریشن تھیٹر کے باہر پریشان حال کھڑے تھے۔۔۔کریم صاحب کو تو گویا چپ لگ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنے اپ کو عینی کا مجرم سمجھ رہے تھے کیونکہ انہیں کی قسم کی وجہ سے عینی وہاں رکی تھی اور اب یہ سب ان کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

ثانیہ انہیں تمام باتوں سے آگاہ کر چکی تھی کہ کیسے ارمان غلط فہمی کا شکار ہوا۔۔۔

دبیر بھی وہاں پہنچ چکا تھا وہ خود بھی عینی کے لیے بہت پریشان تھا۔۔

وہ سب بے صبری سے ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے جب ایک نرس افراتفری میں باہر نکلی۔۔۔

پے شنٹ کی حالت بہت خراب ہے ہمیں نہیں لگتا ہم بچے کو بچا پائیں گے۔۔۔باقی رہی پیشنٹ تو انکی طبیعت خون بہ جانے کی وجہ سے بہت بگڑ چکی ہے۔۔۔۔

فوراً O- بلڈ کا ارینج کریں۔۔۔

وہ یہ کہتے ہی چلی گئی جبکہ بچے کا سن کر تو دونوں خاندانوں کو شدید دھچکا لگا تھا تو کیا وہ

اپنے وارث کو اس دنیا میں انے سے پہلے ہی کھو چکے تھے۔۔۔

ہم میں سے O- بلڈ کس کا ہے۔۔۔

مگر سب کے سر نفی میں ہلنے پر علی لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔۔

بھائی کا بلڈ میچ کرتا ہے بھابی سے مگر وہ فون نہیں اٹھا رہے۔۔۔ثانیہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

علی اسکی بات سنتے ہی باہر بلڈ ارینج کرنے بھاگا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ ہسپتال سے باہر جاتا اسکا ٹکراو شہری اور ابراھیم سے ہوا۔۔۔

اوہو کیا ہوا علی بروا تنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو۔۔۔شہری نے اسے پہچانتے ہی پوچھا۔۔۔

وہ عینی وہ۔۔۔۔

اسنے بے ربط الفاظ میں کہا تو انہیں کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔

کیا ہوا اسے۔۔۔شہری نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اسکے لیے o-بلڈ چاہیئے۔۔۔

علی نے انہیں تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا۔۔۔

میرا بلڈ بھی o- ہے جلدی چلو ابراھیم نے جلدی سے کہا تو وہ سب بغیر وقت ضائع کیے اوپریشن تھیٹر کی طرف بڑھے۔۔۔

ابراھیم نے عینی کو خون تو دے دیا مگر ڈاکٹرز ابھی بی نا امید نظر آرہے تھے۔۔۔

شہری نے فون کر کے نمرہ کو بھی بلا لیا تھا جسکا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا۔۔۔

شہری اسے کہو نا وہ مجھے چھوڑ کر نا جائے میں اسکے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔

نمرہ نے روتے ہوئے شہری کو جھنجوڑا جو خود آنکھوں میں انسو لیے اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔

اسے واپس انا ہی ہو گا میری عینی اتنی کمزور نہیں وہ تو سب کو ہرا دیتی ہے۔۔۔

نمرہ نے اپنے اپ سے بڑبڑاتے کہا۔۔۔

رات کے دو بج چکے تھے جب ایک ڈاکٹر تیزی سے انکی طرف بڑھتا ہوا آیا۔۔۔

سب آنکھوں میں امید لیے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ انکی آنکھوں میں امید دیکھتا دکھی لہجے میں بولا۔۔۔

I am very sorry

انکی طبیعت بہت بگڑ چکی ہے وہ آخری سانسیں لے رہی ہیں۔وہ اپ سب سے ملنا چاہتی ہیں وقت کم ہے جلدی کریں۔۔۔

جبکہ اتنا سننا تھا کہ سب اپریشن تھیٹر کی طرف بڑھے۔۔۔۔

عینی بیٹا میری جان آنکھیں کھولو دیکھو بابا جان آئے ہیں کریم صاحب کی آواز ضبط کے باوجود رندھی۔۔۔۔

انکی آواز پر عینی جو پٹیوں میں جکڑی تھی اسنے آنکھیں کھولیں اور دھیما سا مسکرائی پھر باری باری سب کو دیکھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے تھے۔

ثانیہ پر نظریں پڑتے ہی اسکی نظریں تھم گئیں۔۔۔۔

بھابی پلیز مجھے معاف کر دیں ثانیہ نے آگے بڑھ کر عینی کا ہاتھ پکڑتے کہا جسپر اسنے

دھیمی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔۔۔

مجھے تم سے کوئی گلا نہیں ثانیہ تم تو بہت اچھی ہو ہم تمہارے اور دبیر کے لیے بہت خوش ہیں۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے اسے سرِ راہ نا چھوڑنا اسنے دبیر کو دیکھتے کہا جسنے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ثانیہ کا ہاتھ تھام لیا جس پر عینی مسکرا دی۔۔۔

مگر اسکی مسکراہٹ تھمی۔۔۔

مگر ہم ارمان کو کبھی معاف نہیں کر پائیں گے وہ قاتل ہے ہمارا اور ہمارے بچے کا عینی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا نار کنے والا سلسلا جاری ہو چکا تھا۔۔۔

جس پر سبھی رو دیے۔۔۔

وہ تڑپے گا اور اسے سکون میسر نہیں ہو گا۔۔۔ ہم اسے بد دعا نہیں دے رہے ہم جانتے ہیں اسے اب تک اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو گا اسنے جو بھی کیا اسے پھنسایا گیا تھا مگر اب اسکے ساتھ ہم نہیں ہوں گے تو وہ روئے گا اور پچھتائے گا۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی محبت پر یقین نا کر سکا۔۔

اسے کہنا کہ بے شک ہم اپنی محبت کی خاطر اسے معاف کر بھی دیتے مگر ایک ماں اسے معاف نہیں کرے گی کبھی۔۔۔

اسکی سانسیں تیز ہو گئیں تھیں اسنے علی کی طرف دیکھا جو اسکے لیے رو رہا تھا۔۔۔

اسنے کانپتا ہوا ایک ہاتھ وا کیا تو وہ اس سے آ لگا۔۔۔

"اے چھٹکی میں تمہیں ایسے نہیں جانے دوں گا ابھی تو ہم نے بہت سارا جینا ہے ۔۔۔میں نہیں رہ سکتا یار تمہارے بغیر"

آخر میں وہ بچوں کی طرح رو دیا۔۔۔۔

ہمارے بعد تمہیں ہی سبکو سمبھالنا ہے اسنے علی کا پیار سے دیکھتے کہا۔۔۔

اب اسکی توجی نمرہ پر تھی جو سب کا لحاظ بھلائے روئے جا رہی تھی۔۔۔

نمرہ میری جان ہمیں آج تک تم جیسا دوست نہیں ملا۔ ہم خوشقسمت ہے جو تم جیسی دوست اور شہری اور ابراھیم جیسے بھائیوں سے نوازے گئے۔۔۔

اسکا اتنا کہنا تھا کے وہ بھاگ کر اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

باباجان ہم اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار آپ سے کرتے ہیں اور دادا جان آپ سے

بھی عینی نے کریم صاحب کے بعد ممت شاہ کو مخاطب کیا جو مضبوط ہونے کے باوجود درو دیے تھے۔۔۔

اچانک اسکی ہارٹ بیٹ تیز ہونے لگی۔۔۔

علی ڈاکٹر کو بلانے بھاگا۔۔۔

ہماری آخری خواہش ہے کہ ہمیں یہیں سے کفن بند کیا جائے اور کسی کو ہمارا چہرہ نا دکھایا جائے اور قبر کی تختی بھی خالی ہو کیوں کہ جیسے ہم دنیا میں ماں باپ کے بغیر رہے ویسے ہی ہمارے شوہر نے بھی ہم سے رشتہ توڑ لیا تو اب کسی نام کی گنجائش نہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے سانس نہیں آ رہا تھا اسکی سانس اکھڑ رہی تھی۔۔۔

ثانیہ اور نمرہ تو زور سے رو دیں ان سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

ہم جان تے ہیں ہماری آخری خواہش کا احترام کیا جائے گا۔۔۔

عینی نے کریم صاحب کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔

جو خود بھی بے جان نظر آ رہے تھے۔۔۔

کتنا خوبصو۔۔رت لم۔۔حہ ہے اپنوں کے بیچ۔۔۔۔آخری سا۔۔۔۔نس۔یں لینا بھی

عینی نے درد بھری مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

ڈاکٹرز اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہم اپ سب ک و بہت چاہتے ہیں۔۔۔اسکا یہ کہنا تھا کہ اسنے ایک آخری ہچکی لی اور اسکی ہارٹ بیٹ لائین سیدھی ہو گئی جس میں زندگی کی رمق بھی باقی نا تھی۔۔۔۔

سب کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔

سب چونکے تب جب ڈاکٹر نے اسکے منہ پر سفید کپڑا ڈال دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

She is no more....

سب کی نار کنے والی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی۔۔۔کریم صاحب وہیں حوش و خرد سے بے گانہ ہو چکے تھے۔۔۔

عینی کو اسکے کہے کے مطابق وہیں سے کفن بند کیے آفندی ہاؤس لے جایا جا رہا تھا۔۔۔۔

جب آفندی ہاؤس کے باہر ایمبولنس کے سائرن گونجے تو سب گھر والوں نے دل تھام لیے۔۔۔

مرد حضرات فوراً باہر بڑھے جہاں کسی کو چارپائی پر ڈالے اندر لایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ سب صدمے کی سی کیفیت میں تھے۔۔۔

حدید جلدی سے آگے بڑھا اور علی سے پوچھا۔۔ علی یہ کون ہے جسپر علی نے لال آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اسکے گلے لگ کر بچوں کی طرح رو دیا۔۔۔

وہ ہمیں چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہے۔۔۔

علی کی بات پر حدید کے الفاظ اپنی موت اپ مر گئے۔۔۔

یہ وہ کیا کہ رہا تھا یہ کوئی مزاق تھا یہ انکا امتحان سب ہی اندر کی طرف بڑھے جہاں خواتین کا حال ان سے بھی برا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرینہ بی بے ہوش ہو چکیں تھیں۔۔۔۔

ماہین، ماہرہ، مشال کی تو رو رو کر ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔۔۔۔

کسی کے پاس دلاسہ دینے کا ایک لفظ نہیں تھا۔۔۔۔

صبح سبھی لوگ رفتہ رفتہ آنا شروع ہو چکے تھے۔۔ خواتین نے اسکا آخری دیدار کرنے کی ضد کی تو انہیں عینی کی آخری خواہش کے بارے میں بتایا گیا۔۔۔۔

جس پر وہ چپ سادھ گئیں۔۔۔۔

جنازہ اٹھا تو دل دہلا دینے والی آہ و پکار شروع ہو گئی۔۔۔

کونسا ایسا فرد ایسا تھا جو رویا نا ہو وہاں تو جیسے غموں کا بسیرا ہو چکا تھا۔۔۔

کریم صاحب نے ساتھ جانے کی بہت ضد کی مگر ان کو ڈاکٹر نے سختی سے بیڈ سے نا اترنے کی تاکید کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب علی نے عینی کو دفنایا تو اسکا دل کر لایا۔۔۔وہ اپنا ایک حصہ یہاں دفن کر رہا تھا وہ کیسے رہتا اسکے بغیر اسنے شدت سے ارمان کے مرنے کی دعا کی۔۔۔۔

جب وہ شام تک وہیں قبر پر بیٹھا رہا تو کبیر اسے نا نا کرنے کے باوجود بھی گھر لے گیا۔۔۔۔

جہاں سے اب یقیناً خوشیاں بہت دور جا چکیں تھیں۔۔۔۔

****

ثانیہ تھکے قدموں کے ساتھ مہمت شاہ کو لیے حویلی داخل ہوئی۔۔۔

آ گئی نند کی سیوا کر کے۔۔۔۔

بلقیس بیگم تنظیہ بولیں۔۔۔۔

ثانیہ تم کس سے پوچھ کر اس بد کردار لڑکی کے پاس گئی سلمہ بیگم نے اسے گر کھا۔۔۔

بس کر دیں خدارا بس کر دیں مر چکی ہیں وہ مار چکی ہے اپکی بے یقینی انہیں۔۔۔

وہ غصے سے کہتی روتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔

ابو یہ کیا کہ کر گئی ہے۔۔۔

دلاور شاہ نے دریافت کیا۔۔۔

جس پر وہ ان پر تاسف بھری نظر ڈال کر کمرے میں بند ہو گئے۔۔

****

ارمان پوری رات سڑکوں پر مارا مارا پھرتا رہا اب غصے کی جگہ شدید بے چینی نے لے لی تھی۔جو بھی تھا اسے سب کے سامنے عینی کو یوں بے عزت نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔

وہ کیسے اپنی محبت کو سب کے سامنے دو کوڑی کا کر گیا تھا سوچ سوچ کر اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

دو بجے کے قریب اسکے دل کو شدید بے چینی نے گھیرا کہ اسکی سانس بند ہونے لگی تو وہ گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

اسکے دل میں درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

یہ میرے دل میں اتنا درد کیوں ہو رہا ہے کیوں لاکھ چاہنے کے باوجود اسکا دل عینی کو گناہگار تسلیم نہیں کر رہا۔۔۔

اسکی عینی اسکو اتنا بڑا دھوکا نہیں دے سکتی۔۔۔۔

اور پھر رہ رہ کر ارمان کو اسکی آنکھوں میں بے یقینی، محبت کا بھرم ٹوٹنے کا دکھ اسکا یقین نا کرنے کا درد واضح نظر آ رہا تھا۔۔۔

وہ نظریں اسکے زہن سے چپک ہی گئیں تھیں۔۔۔

اسنے الٹا ہاتھ بونٹ پر مار مار کر زخمی کر ڈالا تھا جس سے اسنے عینی کو دھکا دیا تھا۔۔۔

نہیں مجھے عینی کی بات سننی چاہئیے ایک دفعہ کیا پتا یہ سب غلط ہو جو مجھے دکھایا گیا اور وہ تصویریں بھی۔۔۔۔

ارمان کا غصہ چھٹا تو اسنے ٹھنڈے دماغ سے سوچا ہاں اسے عینی سے بات کرنی تھی۔۔۔

اس لیے اسلام میں غصے کو حرام قرار دیا ہے۔۔

صبح کے 11 بج چکے تھے اسی سوچ بچار میں ارمان تیزی سے گاڑی لیے حویلی کی طرف

نکلا عینی سے بات کرنے کے مقصد سے۔۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ اب وہ کبھی اپنی عزیز جان بیوی کی آواز سن بھی پائے گا یا نہیں۔۔۔۔

قسمت اسے دیکھ دکھ سے مسکرادی۔۔۔۔۔۔

****

ارمان حویلی پہنچا تو سب کو نظر انداز کرتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھا مگر جیسے ہی اپنے کمرے کے پاس پہنچا تو خون کے دھبے دیکھ کر چونکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑا آگے گیا تو کمرہ کھلا پایا اور اندر کا حال دیکھ کر جان لبوں پر آگئی۔ کمرے کا حال ایسا تھا گویا جنگ لڑی گئی ہو اور جابجا خون ہی خون دیکھ کر ارمان کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اوپر سے عینی کی غیر موجودگی ارمان کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔۔

عینی۔۔۔اسکی کانپتی ہوئی آواز نکلی۔۔۔

مگر جواب ندارد اس نے فوراً واشروم چیک کیا مگر خالی واشروم منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔

وہ فوراً نیچے کی طرف بھاگا۔۔۔

ایک ایک پل اس کے لیے پُل سیرات سے گزرنے کے برابر تھا۔۔۔

نیچے پہنچتے پہنچتے اسکی ٹانگیں جواب دے گئیں۔۔۔

وہ کتنی ہی بار لڑکھڑایا تھا عینی کی باتیں اسکے ذہن میں گونج رہی تھیں۔۔۔

)یاد رکھنا معاف نہیں کریں گے ہم تمہیں تم تو جا رہے ہو مگر ہم نہیں آئیں گے واپس۔۔۔(

نہیں یہ میں کیا سوچ رہا ہوں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

عینی عینی اس نے حال میں آتے ہی اسے چیخ چیخ کر آوازیں دینا شروع کیں۔۔۔۔

سب ہی اسکی اواز سن کر وہاں جمع ہو چکے تھے۔۔۔

کہاں ہے عینی۔۔۔اسنے سب سے بے تابی سے پوچھا۔۔۔بے چینی اس کے ایک ایک انگ سے واضح تھی۔۔۔

کوئی مجھے جواب کیوں نہیں دے رہا اسنے دھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

برخدار تم نے خود ہی اسے کمرے میں بند کیا تھا نہ تو اب ہم سب سے کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔

وہ خون کمرے بہت خون ہے کیا ہوا تھا۔۔۔

ارمان نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا جبکہ آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔۔۔۔

واہ بھئی واہ۔۔۔۔

ثانیہ اوپر سے نیچے تالیاں بجاتی ہوئی اتری۔۔۔

اتنا سب کچھ کر کے بھی اپ انکا پوچھ رہے ہیں جیسے وہ اپکی پتا نہی کون سی قیمتی چیز ہے۔۔۔

ثانیہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو ارمان نے غصے سے پوچھا۔۔۔

او آپ کو کیا خبر اپکو تو بس دوسروں پر غصہ کرنا اور دوسروں پر الزام تراشی کرنا آتی ہے۔۔۔۔

ثانیہ۔۔۔ارمان نے غصے سے کہتے ہوئے اس پر ہاتھ اٹھایا مگر ہوا میں ہی ہاتھ روک لیا۔۔

ثانیہ آنکھوں میں انسو اور حیرت لیے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

پھر اچانک ہنس پڑی۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

سب اسکو پریشانی سے دیکھ رہے تھے وہ کوئی پاگل ہی لگ رہی تھی سوجی آنکھیں بکھرے بال اجڑا حلیہ۔۔۔۔

ثانیہ۔۔۔اریبہ پریشانی سے اسکو پکڑنے کو بڑھی۔۔۔

خبر دار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا نہیں ہو تم میری دوست تم ایک احسان فراموش ہو۔۔۔

ثانیہ چیخی۔۔۔۔ تمہیں اور ارحم کو ملانے کے لیے اسنے کیا کچھ نہیں کیا جب ارحم تم سے منہ موڑ گیا تھا تم مرنے کے قریب تھی۔۔۔

تب عینی نے تمہارا ساتھ دیا ارحم کی توجہ تم پر دلائی اور تم ارحم۔۔

ثانیہ اسکی طرف بڑھی۔۔۔

وہ عینی ہی تھی جسنے تمہاری محبت کو آج کسی اور کا نہیں ہونے دیا اور تم دونوں نے اسکے پیار کا یہ صلہ دیا یہ۔۔۔

ثانیہ کا چیخ چیخ کے گلا بیٹھ گیا تھا۔۔۔

تف ہے تم دونوں کے خلوص پر سب حیرت سے ارحم اور اریبہ کو دیکھ رہے تھے اور ارمان بھی حیرت زدہ کھڑا تھا۔۔۔۔

کیوں حیرت ہوئی نا بھائی جو لڑکی ہم سب سے نفرت کرتی ہے اپ سب کی نظر میں وہ ہم سب کے لیے اتنا کیوں کرے گی۔۔۔۔

اس سے کئی زیادہ حیرت مجھے آپ پر ہوئی۔۔۔

جب اپ نے انکا یقین نہیں کیا اور اس سے بھی زیادہ تب جب مجھے پتا چلا اپ نے بھابی کو جاتے ہوئے دھکا دیا۔۔۔۔

احمد شاہ بھی حیرت سے ارمان کو دیکھنے لگے۔۔۔

کیا ہوا بھائی اپ بھی سوچ رہے ہوں گے مجھے کیسے پتا چلا۔۔۔

ثانیہ روتے روتے ہنسی۔۔۔۔

ایک دفعہ بھی دل نہیں کانپا اپ کا انہیں دھکا دیتے ہوئے۔۔۔

ایک دفعہ بھی اپ نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا کہ وہ کس حال میں ہیں۔۔

ایک دفعہ بھی اپ کے قدم انکی چیخ پر نہیں رکے۔۔۔

بولیں جواب دیں ثانیہ غصے سے تمیز کی تمام حدیں پار کر کے بولی۔۔۔۔

تو ارمان کا اسکی باتوں پر دل لرزنے لگا۔۔۔۔

کہاں ہے عینی گوٹ ڈیمٹ۔۔۔ارمان دھاڑا۔۔۔

بہت دور آپ سے کہیں زیادہ دور جہاں تک ارمان شاہ کی بھی پکڑ نہیں جا سکتی۔۔۔۔

ارمان بے دم ہو کر نیچے گرا۔۔۔

احمد شاہ بھی صدمے سے سوفے پر ڈھے گئے۔۔۔

یہ جھوٹ ہے نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو ارمان چیخا۔۔۔۔

ہنہہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔

ثانیہ استہزیہ ہنسی۔۔۔

میں نے دیکھا ہے انہیں آخری وقت میں انکی سانسیں اکھڑتے۔۔۔۔ثانیہ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

اور جانتے ہیں انہوں نے اپنے آخری وقت میں کیا کہا۔۔۔

ثانیہ نے اسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔

انہوں نے کہا کہ۔۔۔

)ہم ارمان کو کبھی معاف نہیں کر پائیں گے وہ قاتل ہے ہمارا اور ہمارے بچے کا(

ارمان کو لگا کہ وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔اس نے اپنے بٹن کھولتے سانس لینے کی کوشش کی مگر کوشش بے کار گئی۔۔۔

بھائی حیرت کی بات ہے اب آپ کو کیا ہو رہا ہے سانس نہیں آ رہی ثانیہ نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔۔۔

اپنے بچے کو مار کر کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔

بس کرو ثانیہ خدا کے لیے بس کرو۔۔۔

ارمان رندھی ہوئی آواز میں چیخا۔۔۔

کیوں بھائی میں کیوں بس کروں آپ نے بس کیا تھا جب آپ ان پر الزام تراشی کر رہے تھے اپ رکے نہیں نا۔۔۔

اپ نے یہ بھی نہیں سوچا اس دن جب اپکے گھر والے بھی اپ پر اعتبار کرنا چھوڑ چکے تھے تو وہ عینی ہی تھی جسنے آپ کا اعتبار کیا اپ کا ساتھ دیا دوسروں کی باتوں پر یقین نا کیا بلکہ اپنی محبت پر یقین کیا۔۔۔

مگر اپنے کیا کیا اپنے ہاتھوں اپنی محبت کو ختم کر ڈالا۔۔۔

ثانیہ نے تاک تاک کر تنقید کیا۔۔۔

اسکے لہجے میں بھی وہی سفاکی تھی جو کل شام ارمان کے لہجے میں تھی۔۔۔۔

ارمان کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے آنکھیں شدت سے سرخ ہو چکی تھیں سینے میں درد اٹھتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

جانتے ہیں آپ انہوں نے آخری بات کیا کہی۔۔۔

انہوں نے کہا کہ۔۔۔۔۔

)وہ تڑپے گا اور اسے سکون میسر نہیں ہو گا۔۔۔ہم اسے بد دعا نہیں دے رہے ہم جانتے ہیں اسے اب تک اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو گا اسنے جو بھی کیا اسے پھنسایا گیا تھا مگر اب اسکے ساتھ ہم نہیں ہوں گے تو وہ روئے گا اور پچھتائے گا۔۔۔

کیونکہ وہ اپنی محبت پر یقین نا کر سکا۔۔

اسے کہنا کہ بے شک ہم اپنی محبت کی خاطر اسے معاف کر بھی دیتے مگر ایک ماں اسے معاف نہیں کرے گی کبھی(

ثانیہ نے روتے ہوئے عینی کے الفاظ دوہرائے اور روتے ہوئے نیچے بیٹھ گئی۔۔۔اریبہ بھی رو رہی تھی یہی حال رقعیہ بیگم اور احمد شاہ کا تھا۔۔۔۔

مجھے میری بیٹی کے پاس لے چلو۔۔۔احمد شاہ روتے ہوئے بولے۔۔۔

چاچا جان کونسی بیٹی کہاں کی بیٹی اب تو وہ قبر میں سکون کی ابدی نیند سو رہی ہیں جہاں نا شاہ حویلی کے تنظوں کے نشتر ہوں گے نا انکا ظلم و ستم۔۔۔۔۔

ثانیہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

باقیوں کو تو اس کے جانے کا فرق ہی نہیں پڑا۔۔۔۔

وہ سب اب بھی اسی حالت میں تھے جب ہادی پولیس لے کر انکی حویلی داخل ہوا۔۔۔

انسپیکٹر اریسٹ ہم۔۔۔۔

پولیس نے آکر اسکے بے جان وجود کو ہتھکڑی لگائی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑے ہمارے بچے کو سلمہ بیگم چیخی۔۔۔۔

اپ کے بیٹے کو اپنی بیوی اور اپنے بچے کو قتل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔۔۔

سب انہیں روکنے لگے مگر پولیس اسے لیے نکلنے لگی۔۔۔

جب ثانیہ نے انکا راستہ روکا۔۔۔

بھائی میں جانتی ہوں اپ زیادہ دیر جیل میں نہیں رکیں گے یہاں سے کوئی نا کوئی اپکو سزا سے بچا لے گا۔۔

مگر میں اپکو ایک سزا دینا چاہتی ہوں ضمیر کی سزا۔۔۔۔

ارمان نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو اب پتا نہیں کون سا انکشاف کرنے والی تھی۔۔۔۔

کل اپکی برتھڈے تھی اسی لیے ہم نے اپکی سرپرائز پارٹی ارینج کی تھی جس مے میں ،دبیر اور بھابی شامل تھے۔۔۔

اپکا گفٹ بھی ہم تینوں ساتھ ہی مال لینے گئے تھے اور انکو حویلی بھی میں نے اکیلا چھوڑا

تاکہ۔۔۔

وہ سرپرائز کی تیاری کر لیں،اور جانتے ہیں بھابی کتنی خوش تھیں کیونکہ کل وہ اپسے اظہارِ محبت کرنے والی تھیں انکی آنکھوں میں محبت کے جگنو تھے جو اپنے بے دردی سے نوچ ڈالے۔۔۔

اب اپکی یہی سزا ہے کہ اپکو انکے جانے کے بعد حقیقت پتا چلی تاکہ اپ ان سے کبھی معافی نا مانگ سکیں اور اپنی محبت کے قاتل کہلائیں یہی ہے اپکی سزا۔۔۔

ثانیہ نے لفظ لفظ چباتے کہا اور بے رخی سے اسے دیکھے بنا اندر چلی گئی۔۔۔

پولیس اسے ہتھکڑیاں لگائے لے جا رہی تھی اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔

اسکے زہن میں بس ثانیہ کی بے رحم جملے کی بازگشت ہو رہی تھی۔۔۔

)آپ اپنی محبت کے قاتل ہیں(

****

اس حادثے کے بعد سے کریم صاحب بستر سے لگ کر رہ گئے تھے سب کے خیال رکھنے کے باوجود بھی ان میں بہتری نہیں آئی تھی۔عینی کی موت کو ایک ماہ گزر چکا تھا۔

ابھی بھی زرینہ بی انہیں سوپ پینے کے لیے منا رہی تھیں مگر وہ انکی بات انسنی کیے بس عینی کے بارے میں سوچ رہے تھے جب کبیر اندر آیا۔۔۔

داداجان اپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔

ہمیں کسی سے نہیں ملنا جاؤ۔۔۔ مگر داداجان۔۔۔

کہانا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ اسے ٹوکتے کبیر بیچ میں بول پڑا۔۔۔

وہ کہ رہا ہے وہ عینی کے جاننے والا ہے اسے عینی سے مطعلق کوئی بات کرنی ہے۔۔۔

کریم صاحب فوراً اٹھے۔۔۔

کیا عینی کے بارے میں۔۔۔۔

اسنے سر ہلا کر تصدیق کی۔۔۔

تو وہ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھے۔۔۔

آگے ایک نوجوان بیٹھا تھا جسنے انہیں دیکھ کر اٹھ کر سلام کیا۔۔۔

واعلیکم اسلام کیا کہنا ہے تمہیں عینی کے بارے میں۔۔۔

یہاں نہیں۔۔۔۔

اس نوجوان نے ایک پتہ انہیں لکھ کر دیا اس جگہ پر بات ہو گی اپ اکیلے آیئے گا۔۔۔

یاد رہے بات بہت ضروری ہے۔۔۔

یہ کہ کر وہ چلا گیا جبکہ کریم صاحب کی پر سوچ نظریں اس پتے پر تھیں۔۔۔

****

)ڈھائی سال بعد (

یہ منظر ہے شاہ حویلی کا جہاں پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔۔سب افراتفری میں یہاں وہاں پھر رہے تھے۔ مہمانوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی کیونکہ آج۔۔۔۔۔

ارمان اور علیشہ کی منگنی تھی۔۔۔

وہیں حویلی کہ ایک کمرے میں ارمان اندھیرے میں بیٹھا سگرٹ کے کش لے رہا تھا۔۔۔۔

عینی تم اتنی جلدی مجھے چھوڑ کر کیسے چلی گئی تم بے شک مجھے سزا دیتی، مجھے مارتی، مجھ

سے خفا ہوتی مگر مجھے یوں چھوڑ کر نا جاتی۔۔۔

دیکھو مجھے آج میں وہی ہوں جسنے تمہیں تڑپنے کا کہا تھا مگر میں خود تڑپ رہا ہوں اپنی جلائی آگ میں آپ جل رہا ہوں۔۔۔۔۔

ارمان کو دو سال پہلے کا منظر یاد آیا۔۔۔

جب اسے جیل لیجایا گیا تھا۔۔۔

اس نے خود کہ کر اپنے اپ کو ٹارچر سیل میں رکھوایا۔۔۔

اور اسکے ہی کہنے پر اسکو ایک ہفتہ اتنا مارا گیا کہ اسکا پورا بدن لہولہان ہو گیا ہر ایک جگا نیل پڑ گئے صورت کملا گئی۔۔

وہ عینی کی تکلیف کو محسوس کرنا چاہتا تھا جو اسنے اس وقت محسوس کی وہ جانتا تھا یہ سزا کچھ بھی نہیں مگر اس سزا کا سلسلہ ایک ہفتہ ہی چلا۔۔۔

اسکے گھر والوں نے اسے نکلوالیا۔۔۔

وہ ہر ایک دن اذیت میں کاٹ رہا تھا اسکا ہر ایک دن کانٹوں پر گزرتا تو رات کو ئلوں پر گزرتی۔۔

اس عرصے میں ثانیہ کی سادگی سے شادی ہو چکی تھی وہ بہت کم یہاں آتی تھی اور ارمان سے تو ملتی بھی نہیں تھی۔۔

ارحم اور اریبہ کی بھی شادی ہو چکی تھی۔۔۔

مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا تھا کہ شاہ حویلی آج بھی کسی وارث سے محروم تھی سوائے اویس کے ایک بیٹے کے کوئی اور اولاد نا ہوئی تھی نا اریبہ کے یہاں اور نا ثانیہ کی۔۔۔

شاید وہ حویلی بد دعاؤں کے حصار میں تھی۔۔۔

سملہ بیگم کے ہارٹ اٹیک کے بعد انکی قسموں کی وجہ سے آج وہ علیشہ سے منگنی کر رہا تھا۔

مگر اندر اپنے اپکو سزا دے رہا تھا۔۔پچھتاوں کے ناگ اسے روز ڈستے تھے۔وہ ایک زندہ لاش بن کر رہ گیا تھا جو نا ہنستا تھا نا مسکراتا تھا ہر بات کا ہوں ہاں میں جواب دیتا ہر وقت غصے میں رہتا آفس کے ورکر اس سے پناہ مانگتے تھے۔۔

وہ زیادہ تر آفس ہی رہتا اس حادثے کے بعد سے اسنے حویلی میں انا بہت کم کر دیا تھا۔۔عینی کے جانے کے بعد سے کسی نے بھی اسکو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا

تھا۔۔۔۔۔

وہ یوں ہی کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھا تھا جب اریبہ روتے ہوئے اسکے کمرے میں آئی۔۔۔

بھائی۔۔۔

کیا ہوا اریبہ وہ سگرٹ پھینکتا اسکے پاس پہنچ کر پوچھنے لگا۔۔۔

بھائی وہ ثانیہ کڈنیپ ہو گئی ہے۔۔

وہ اور دبیر بھائی یہاں آرہے تھے جب کچھ غنڈے دبیر بھائی کو زخمی کر کے اسے اٹھا کر لے گئے۔۔۔

وہ یہ سنتے ہی غصے اور پریشانی سے نیچے بھاگا۔۔۔

جہاں دبیر پیٹیوں میں جکڑا نیچے بیٹھا تھا جبکی سلمہ بیگم اسکے قریب بیٹھے رو رہی تھیں باقی سب بھی پریشان حال وہیں کھڑے تھے۔۔۔

کس نے کیا یہ کون تھے وہ لوگ۔۔۔

ارمان نے دبیر سے پوچھا۔۔۔

میں نہیں جانتا مگر بے حوشی میں جاتے ہوئے صرف یہ سن سکا تھا۔۔۔

وہ کہ رہے تھے کہ ہمارا باس ارمان سے اپنا مطالبہ کر لے گا۔۔۔

دبیر نے درد قابو کرتے کہا۔۔۔۔

ارمان ادھر ادھر ٹہل کر اپنے دشمنوں کے بارے میں سوچنے لگا ایسا کون تھا جو زاتی دشمنی پر اتر آیا تھا۔۔۔

دفعتاً اسکا فون بج اٹھا۔۔۔

سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔اسنے اپنے فون کی جانب دیکھا جہاں ان ناون نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔

اس نے فون سپیکر پر ڈالا۔۔۔

کیسے ہو مائے ڈیئر انیمی؟

صائم کے لہجے پر وہ اسے فوراً پہچان چکا تھا۔۔۔

تم خبیس انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو اغوا کرنے کی۔۔۔

ہاہاہاہاتڑپ اٹھے نا اسی طرح میں بھی تڑپا تھا جب تو نے میری عینی سے شادی کی میں اس سے شادی کرنے والا تھا اور تو بیچ میں آگیا۔۔۔

غصے سے ارمان کی رگیں تن گئیں۔۔۔

میرا پہلا پیار تھی وہ ہاہاہاتو بھی سوچ رہا ہو گا کہ میرے جیسا بندا بھی بھلا پیار کر سکتا ہے اسنے روتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر میں نے کیا مجھ جیسے بندے کو اس پاکیزہ لڑکی سے پیار ہوا۔۔۔اور تو نے کیا کیا تو نے اپنے ہی پیار کو مار ڈالا۔۔۔

میں نے تو اسے تجھ سے اس لیے الگ کیا تا کہ تو اسے چھوڑ دے اور وہ میری ہو جائے مگر تو نے تو اسے دنیا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

ہاں وہ رو رہا تھا وہ گناہگار بھی پیار کر بیٹھا تھا اس نے ان دو سالوں میں کسی لڑکی کو نگاہ تک اٹھا کے نہیں دیکھا تھا مگر وہ ارمان سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ نیم پاگل ہو چکا تھا۔۔۔

جیسے میں اپنے پیار کی موت پر تڑپا اب تو تڑپے گا جب میں تیری بہن کو کسی کے منہ

دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا وہ ہسٹریائی ہو کر بولا۔۔۔

اب تو سن چیخیں اپنی بہن کی۔۔۔

اس نے ثانیہ کے منہ پر سے ٹیپ اتاری تو وہ رحم کی بھیک مانگنے لگی۔۔۔

خدارا امت کرو میرے ساتھ ایسا میرا کیا قصور ہے وہ روتے ہوئے بولی۔۔

تیرا قصور یہ ہے کہ تو ارمان کی بہن ہے۔۔۔

ویسے ارمان تیری بہن کافی خوبصورت ہے اسنے ثانیہ کے منہ پر ہاتھ پھیرتے کہا تو وہ چیخی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبیر۔۔۔۔

ادھر ارمان اور دبیر بے بسی کے مارے تڑپ رہے تھے۔ارمان نے بخش کو لوکیشن ٹریس کرنے کو کہا تھا۔۔۔

کال چونکہ پرایویٹ نمبر سے تھی تو اسکا پتا نہیں چل رہا تھا۔۔۔

ضبط کرتے کرتے انکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔۔۔

دبیر ارمان کو چیر دینے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ ہی اسکا باعث تھا۔۔۔

بھائی، دبیر پلیز بچاو۔۔

نانا نامیری چڑیہ اب تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا کیونکہ اب تو Evil dead بھی نہیں جو لڑکیوں کی عزت کی حفاظت کرتا پھرے۔۔۔

صائم نے اسکی دپٹے کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا۔۔۔

کیا کسی نے مجھے یاد کیا۔۔۔ سرسراتی آواز پر صائم کے ثانیہ کی طرف بڑھتے ہاتھ تھمے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جھٹکے سے پلٹا اور ہڈی والے وجود کو دیکھتا خوف سے چونکا۔۔۔۔

Evil Dead

اسنے ہراساں لہجے میں کہا۔۔۔

"نہیں تیری موت"

مقابل کے سفاک لہجے نے صائم کی جان سینے میں اٹکا دی تھی۔

اور اسکے ہاتھ سے فون گر کر بند ہو گیا دوسری طرف ارمان کے ساتھ سب evil dead کا نام سنتے چونکے۔۔۔۔

کیونکہ وہ سب ہی اس قاتل سے واقف تھے جسکے بے رحمی سے خون کرنے کی خبریں گردش کرتی رہتی تھیں۔۔۔۔

سب کے دل میں ڈر بیٹھ گیا اب کیا ہونے والا تھا۔۔

****

صائم کی بولتی اسے دیکھتے ہی بند ہو چکی تھی آج تک صرف خبروں اور دوسروں سے اسکے بارے میں سنا تھا مگر آج اسے مجسم بنا دیکھ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

کیوں مجھ سے ملنے کی بڑی بے تابی تھی وہ دھیمے دھیمے اسکے قریب بڑھا۔۔۔

ثانیہ بھی اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کہ کس طرح اس نے پہلے بھی اریبہ اور اسکی عزت بچائی تھی۔۔۔

اسنے ثانیہ کو جھٹکے سے رسیوں سے آزاد کیا تو وہ ڈر کر اسکے پیچھے چھپی۔۔۔

اسکے قدم صائم کے بلکل قریب پہنچ چکے تھے۔۔۔

اسنے صائم کی گردن اپنے گلوز پہنے ہاتھوں میں لی۔۔۔

یہاں تک کے اسکا سانس بند ہونے لگا۔۔۔

اسنے صائم کو نیچے گرایا اور اسے اپنی کانٹوں سے لیس ہاکی سے دھنک کے رکھ دیا۔۔۔۔۔

مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ صائم نے اپنا بچاؤ بھی نا کیا۔۔۔

وہ تو اسکی سحر کی سے آنکھوں میں یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

وہ لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔

یہ سب اسکو ہاتھ لگانے کی سزا ہے۔۔۔

Evil dead ۔نے ثانیہ کی حالت کی طرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکی جان لیتا اسکے ہاتھ رکے اسکی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا

۔۔۔

اور پھر اسنے اسے چھوڑ دیا۔۔۔

جی ہاں Evil dead نے پہلی دفعہ کسی کی جان بخش دی تھی۔۔۔

"مجھے دیکھنا چاہو گے"

۔ Evil dead نے عجیب لہجے میں پوچھا۔۔۔

تو ثانیہ بھی چونک کر اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

صائم نے بمشکل خون سے لتھڑی گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔۔

تو Evil Dead نے پہلی دفعہ کسی کے سامنے خود کو بے نقاب کیا۔۔۔۔

ثانیہ اور صائم دونوں کی سانسیں تھمیں تھیں۔۔۔

دونوں نے خواب میں بھی ایسا نہیں سوچا تھا کہ Evil dead یہ ہے۔۔۔۔

میرا ایک کام کرو گے۔۔۔

اسکی اصل آواز پر صائم نے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

جیسے اسے ہپناٹائز کیا گیا ہو۔۔۔

تو سنو۔۔۔۔۔۔۔

****

ثانیہ کیسے گھر پہنچی اسنے کسی کو نا بتایا وہ Evil dead کی ممنون تھی جس کی وجہ سے اسکی عزت محفوظ رہی مگر وہ یہ نا سمجھی تھی کی Evil dead نے اپنے شکار کو کیسے چھوڑ دیا جبکہ وہ اسکا چہرہ دیکھ چکا تھا اور ثانیہ بھی۔۔۔

سب نے اس سے بہت پوچھا مگر وہ کچھ نا بولی اور نا ہی صائم کے بارے میں بتایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ایک ہفتے بعد۔۔

سب یونی جانا دوبارہ شروع کر چکے تھے۔۔۔

شادی کے بعد بھی ثانیہ اور اریبہ پی۔ایچ۔ڈی کر رہیں تھیں ایک ہی یونی میں ہوتے ہوئے بھی انکی بات چیت بہت کم تھی۔۔۔۔

ارمان اب بھی یونی میں دو لیکچرز لیتا تھا یہاں اسکو عینی کے ساتھ بیتے ہوئے پل یاد آتے

تھے۔یہاں ہر جگہ اسکی یادیں بکھریں تھیں۔۔۔۔۔

آج یونی کا ایک گرینڈ فنکشن تھا انٹر نیشنل لیول پر۔۔۔۔

سنگینگ کمپٹیشن کے لیے ججز یز بھی امریکہ سے بلائے گئے تھے کیونکہ یہ بلاینڈ کامپٹیشن تھا جس میں چار ججیز تھے۔۔۔

اس سیشن میں ہر ایک پارٹیسیپنٹ کو دوسری زبان میں گانا گانا تھا۔۔۔

اگر چاروں ججز گانے کے دوران ہی گرین بزل بجادیتے تو کنٹیسٹینٹ جیت جاتا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مقابلہ سخت تھا۔بہت سی یونی کے طلبہ بھی یہاں موجود تھے۔۔۔

یونی کے سینیر ز طلبہ بھی یہاں بلائے گئے تھے۔۔جن میں علی کبیر ارحم بھی شامل تھے۔۔۔

ایک دوسرے پر نظر پڑتے ہی وہ ایک دوسرے کو گھور کر اپنی سیٹس پر بیٹھ گئے۔۔۔

اب آخری کنٹیسٹنٹ کی باری تھی جب نمرہ شہری اور ابراھیم سے بولی۔۔

آج ہماری عینی ہوتی تو وہ یہ کمپیٹیشن لازمی جیتتی۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ دونوں نم آنکھوں سے مسکرا دیے۔۔

اس عرصے میں نمرہ اور ابراھیم کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔

اور اب وہ تینوں یہیں سے پی۔ایچ۔ڈی کر رہے تھے۔۔انہیں آج بھی عینی کی کمی اتنی ہی کھلتی تھی جتنی پہلے دن۔۔۔

لائٹس آف کر دی گئی تھیں نیا کنٹیسٹنٹ سٹیج پر نمودار ہوا۔۔۔

اور گانا گانا شروع کیا۔۔۔۔۔

ججز کے منہ اوڈینس کی طرف تھے۔۔۔

اس کنٹیسٹنٹ نے شروع میں ہی ایسی تال اٹھائی کے ججز حیران رہ گئے۔۔۔۔پاکستانی ہو کر دوسری زبان پر اتنا اچھا عبور۔۔۔۔

شروع میں ہی ایک جج نے گرین بزل بجاتے ہوئے۔۔رخ سٹیج کی طرف ٹرن کیا ساتھ ہی لائٹس ان ہوئیں تو سب سناٹے میں رہ گئے آواز کوئی اور اور چہرہ کوئی اور۔۔۔

****

Dernier Dancer....گانے

کی آواز چاروں طرف پھیل چکی تھی۔۔۔

فیمیل جج جو سب سے پہلے مڑی تھیں ایک لڑکی کو آواز بدل کے گاتا دیکھ حیران کے ساتھ ساتھ پر جوش بھی ہوئیں۔۔۔

جبکہ دوسری طرف ارحم اریبہ ثانیہ ابراھیم شہری نمرہ منہ اور آنکھیں پھڑے سٹیج کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بے یقینی سی بے یقینی تھی۔۔

تم لوگ بھی وہی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔نمرہ نے حیرت بھری آواز میں کہا۔۔۔۔

شہری اور ابراھیم نے حیرت کے باوجود تصدیق کی۔۔۔

مگر ایسا کیسے ممکن ہے۔۔

ارحم حیرت زدہ سا بولا۔۔۔

اور ارمان، ارمان وہ بندہ تھا جسکی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والی تھی۔۔۔

اسکی عینی اسکے خیالوں سے نکلی مجسم بنی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

مگر کیسے۔۔۔۔

کیا معجزہ ہو گیا تھا۔۔۔

کیا ارمان کو اپنی غلطی سدھارنے کا ایک موقع دیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے جھپک جھپک کر خود کو یقین دلانے کی سعی کر رہا تھا کہ یہ ایک خواب نہیں حقیقیت ہے۔۔۔۔۔

دوسری طرف عینی پورے ماحول پر چھا چکی تھی۔۔۔۔

دوسرے جج نے بھی تیسری لائین سنتے ہی گرین بزل بجایا اور مڑا اسکی بھی حیرت کی انتہا نا رہی اتنی سی لڑکی کو اتنا عمدہ گانا گاتے دیکھ۔۔۔۔

اسکی آواز کا جوش دھیرے دھیرے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ باقی دو ججیز بھی اسکی طرف بزل بجاتے ہی مڑ چکے تھے اور اب ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں حیرت کا واضح اظہار کر رہے تھے۔۔۔۔

سارا حال تالیاں بجاتا پر جوش سا اسکا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

ان میں سب سے زیادہ شور سینیرز کا تھا جو عینی کو جانتے تھے جنکو لگتا تھا عینی مر چکی ہے

مگر عینی کو زندہ دیکھ کر انکا جوش اور مزاد و بالا ہو گیا تھا۔۔۔

گانے کے اعلا پر جوش اختتام کے ساتھ پورا حال تالیوں چیخوں اور سیٹیوں سے گونج اٹھا۔۔۔

لوگ شور کرتے نا تھک رہے تھے۔۔۔

ججیز ابھی تک میسمرایز تھے اسکے اختتام کی تال اتنی اونچی اتنی پیچیدہ تھی کہ اس پروفیشنل سنگر کے علاوہ آج تک کوئی اس گانے کو صحیح نہیں گا پایا تھا مگر آج ایک پاکستانی لڑکی نے یہ بھی کر دکھایا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Whats your name?

پہلا جج خوشدلی سے بولا۔۔۔

عینی اسنے مسکراہٹ چہرے پر سجاتے جواب دیا۔۔۔

اسکے اپنے آنکھوں میں خوشی لیے اسے دیکھ رہے تھے وہ بخوبی انکی نظریں اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

what an amazing voice u have u r such blessed

with a beautiful voice...

دوسری جج نے حیرت بھری آواز میں کہا۔۔۔

How can u change your voice?

تیسرے جج نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔۔۔

وہ پہلی بار دل سے مسکرائی۔۔۔

شاطر مسکراہٹ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

It is my talent ....

اس نے بظاہر عام مگر در حقیقت خاص لہجے میں کہا۔۔۔

اور پھر اس شام جو کوئی دوسرے ملک کے لوگ نا کر سکے وہ عینی نے کر دکھایا

International award اپنے نام کر کے۔۔۔

اسکے اپنوں کو تو یقین تھا وہی جیتے گی اور وہ جیت بھی گئی تھی۔۔۔زندگی کی بازی بھی اور کھیل کی بھی۔۔۔

جب وہ نیچے اتری تو گراونڈ میں لوگوں کا جمے غفیر لگ چکا تھا۔۔۔۔

عینی سب سے مبارکباد حاصل کرتے ہوئے آگے بڑھی۔

جب کسی کیمرہ مین نے سوال کیا۔۔۔

اگر آپ ہار جاتی تو۔۔۔

انسان تب تک نہیں ہارتا جب تک وہ خود ہمت نا ہارے۔۔

وہ تھوڑا آگے آئی جہاں بھیڑ کم تھی۔۔

جب علی بھیڑ کو چیرتا ہوا اسکے سامنے آیا اور اپنا ضبط کھوتا ہوا اسکے گلے لگا۔۔۔

عینی میری عینی تم زندہ ہو۔۔۔وہ اسکا ہاتھ الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا کہ وہ واقعی ہی ٹھیک تھی نا۔۔۔۔۔

عینی اسکی بے چینی اور بے تابی پر ہنسنے کے ساتھ ساتھ رو دی۔۔۔۔

ڈھائی سال ڈھائی سال اسنے اس لمحے کا انتظار کیا تھا۔۔۔۔کہ کب وہ اپنے پیاروں کے درمیان جائے۔سب سے زیادہ یاد بھی تو اسنے علی کو ہی کیا تھا وہ اسکا حال جانتے ہوئے بھی اپنی مجبوری کی وجہ سے ان سے نا مل پائی۔۔۔۔

ہاں ہم ٹھیک ہیں۔۔۔۔

اسنے اسکو پر سکون کرتے کہا۔۔۔

تو پھر کہاں تھی اتنا عرصہ، کیوں رابطہ نہیں کیا اور وہ سب کیا تھا، کیوں نہیں سوچا کے میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا۔۔۔۔

علی نے سرخ چہرہ لیے آنسو بھری آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

لگاؤں ایک اب بول کیوں نہیں رہی زبان بیچ دی ہے۔۔۔۔

علی نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔ جبکی دل تو خوشی کے مارے جھوم رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی۔۔۔

نمرہ بھاگتی ہوئی آئی اور اسکے گلے لگی۔۔۔۔

ہم نے تمہیں بہت مس کیا عینی، تمہارے بغیر مجھے کبھی بھی مزا نہیں آیا، میں نے کسی کو دوست بھی نہیں بنایا اسنے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارحم، ثانیہ، اریبہ اور ارمان بھی انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

عینی نمرہ کی اتنی محبت پر نم آنکھوں سے مسکرادی اور اسے زور سے خود میں بھینچا۔۔۔

Miss u 2

جب وہ دونوں اسی طرح گلے لگ کے آنسو بہاتی رہیں تو ابراھیم بولا۔۔۔

ارے شہری تم بھی وہی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔ بلکل۔۔۔ابراھیم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

شہری آگے آیا اور عینی کو ڈرتے ڈرتے چٹکی کاٹی۔۔۔

آؤچ۔۔۔

کیا بدتمیزی ہے یہ شہری۔۔۔

عینی نے بازو ملتے کہا۔۔۔

وہ میں چیک کر رہا تھا کہ تم کہیں بھٹکتی ہوئی اتما تو نہیں جو یہاں بدلہ لینے آئی ہے۔۔۔

اس نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تو سارے کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔

جی نہیں ہم بلکل اصلی ہیں کہو تو تمہاری دو چار ہڈیاں توڑ کر دکھائیں۔۔۔

عینی نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا تو وہ فوراً نمرہ کے پیچھے چھپا۔۔۔

بہن کیوں میری بیوی کو بیوہ کرنا ہے۔۔۔

کیا یو مین تم نے نمرہ سے۔۔۔۔اومائے گاڈ۔۔۔آئی کانٹ بلیو۔۔۔

نمرہ تم نے اس چھچھورے سے شادی کرلی اسے تو کوئی اپنی لڑکی نہ دے۔۔۔۔

عینی نے شریر لہجے میں نمرہ سے کہا۔۔۔

تو سارے ہنس دیے۔۔۔

عینی اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہوں میں لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔۔۔اس نے ایک ادا سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔

ہاں اتنی بری چیز دیکھ کے تو کوئی بھی مر جائے۔۔۔نمرہ نے اسکی عزت کا فالودہ کیا۔۔۔تو سارے ہنس ہنس کر دوہرے ہوئے۔۔۔

وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گی۔۔۔

بائے داوے کانگر یچولشن ٹو بوتھ اوف یو۔۔۔

عینی نے خوشدلی سے دونوں کو مبارک دی۔۔۔۔

اب تو تم ہمیں چھوڑ کر نہیں جاؤ گی نہ۔۔۔

نمرہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے پوچھا۔۔۔

بلکل نہیں مائے ڈیئر بہت سے لوگوں کو انکے انجام تک پہنچانا باقی ہے ابھی۔۔۔۔

سب اسکی بات پر خوش ہوئے۔۔۔۔

اتنے میں اریبہ انکے بیچ میں سے گزرتی ہوئی عینی کے سامنے آئی تو سبکی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔

عینی پلیز مجھے معاف کر دو میں نے تمہیں سمجھنے میں غلطی کر دی اسکے پیچھے ارحم بھی ندامت سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

عینی نے ایک نظر دونوں کے چہروں کو دیکھا۔۔۔

ہم کسی اجنبی سے بات نہیں کرتے۔۔۔اس نے سرد انداز میں کہتے ہوئے ان دونوں کو باور کرایا کہ وہ دونوں اسکے نزدیک اہمیت کھو چکے ہیں۔۔۔۔

عینی چلو چلے۔۔ علی نے کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ آگے بڑھتے ارمان ان کے بیچ آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

عینی۔۔۔۔

یہ آواز۔۔ عینی اسکی آواز پر پتھر ہوئی۔۔۔

کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اسے سفاک لہجہ الزام تراشی اسکا دھکا دینا تمام منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔۔۔

اور آج اسکا نادم لہجہ اسکا خون کھولا گیا تھا۔۔۔

تمام محبت کے احساسات ان ڈھائی سالوں میں منجمد ہو گئے تھے۔۔۔

نکلو یہاں سے۔۔۔ علی نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

تم بیچ میں مت بولو یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔۔۔

وہ علی کو پیچھے جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور عینی کو اس کے بازوؤں سے تھامتے ہوئے پھر پکارا۔۔۔

اسکے لہجے میں ہجر کی تڑپ تھی۔۔۔۔

دید کی پیاس تھی کہ مٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

سب دم سادھے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایک کی آنکھیں اپنے محبوب کو دیکھ کر سیراب ہو رہی تھیں تو وہیں دوسری آنکھیں جھکی ہوئی تھیں جیسے پتھر ہو کوئی۔۔۔

پھر دفعتاً اسنے سرخ آنکھیں اوپر اٹھا کر مقابل کی آنکھوں میں ڈالی۔۔۔

اور اس ایک نظر کو دیکھتے ہی ارمان زمین میں گڑ گیا۔۔۔

ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اور پھر چٹاخ کی آواز گونجی۔۔۔۔

عینی نے تمام لحاظ بھلائے سب کے سامنے ایک تھپڑ جھڑا۔۔۔۔

سب کے منہ کھلے۔۔۔وہ تو شکر تھا کہ وہاں سٹوڈنٹس نہیں تھے ورنہ بات کا بتنگڑ بن جاتا۔۔۔

ارمان منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں موندھ کر ضبط کر گیا۔۔۔

اسے زرا بھی غصہ نہیں آیا تھا وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا یا اس سے بھی برا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمیں ہاتھ لگانے کی۔۔۔ you don't have any right to touch me

عینی غصے سے دھاڑی۔۔۔

اور تم نے یہ میٹر پرسنل کہاں رہنے دیا اگر تم بھول گئے ہو تو ہم تمہیں یاد دلا دیں کے تم نے کئی لوگوں کے سامنے ہم پر کیچڑ اچھالا تھا۔۔

ریمیمبر تو یہ میٹر تب ہی پبلک ہو گیا تھا کہیں سے پرسنل نہیں رہا۔۔۔

آئندہ ہمارے گھر والوں کو ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ توڑ کر رکھ دیں گے۔۔۔اس نے برف کے سے لہجے میں کہا۔۔۔

اس نے پل میں ارمان کو اپنوں کی فہرست سے نکال باہر کیا تھا۔۔۔

ارمان کو شدید رنج پہنچا۔۔۔

عینی میری بات تو سنو ایک دفعہ مجھے جیسی چاہے سزا دو مگر مجھ سے یوں منہ تو نا موڑو۔۔۔

اس وقت وہ کہیں سے بھی ایک مشہور بزنس مین یا ٹیچر نہیں لگ رہا تھا وہ تو کوئی عاشق ہی لگ رہا تھا۔۔۔

جو اپنے محبوب کی نظرِ کرم کا منتظر ہو۔۔۔۔

علی چلو یہاں سے ہمارے پاس فالتو ٹائم نہیں ہمیں بہت سے ضروری کام کرنے ہیں عینی سرد لہجے میں کہتے ہوئے آگے بڑھی مگر ارمان نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

عینی اتنی بے رخی۔۔۔ارمان نے آنکھوں میں شدت بھرے آنسو لیے کہا۔۔۔

دو پل کو عینی کا دل اسکی حالت پر کرلایا تھا مگر اگلے ہی پل اسنے ایک کڑی نظر ارمان کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ پر ڈالی۔۔

ارمان نے اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

کہاں وہ لڑکی اسکی ہر ایک بات پر مسکراتی تھی اور آج وہی لڑکی اسک پل بھر میں دو کوڑی کا کر گئی تھی۔۔۔

ایک بار مجھے موقع تو دو۔۔۔

ارمان کے شکستہ لہجے پر عینی طنزیہ مسکرائی۔۔۔

اور اسکے کان پر جھک کر بولی۔۔۔

تم نے دیا تھا ہمیں موقع نہیں نہ تو پھر ہم کیسے دے دیں۔۔۔

اسکی اجنبیت پر ارمان کا دل کرچی کرچی ہوا۔۔۔

وہ اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے کھو چکا تھا جسکا اسے شدید پچھتاوا تھا۔۔۔

عینی علی کے ساتھ انکے قریب سے ہوتے ہوئے چلے گئی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ بہت مشکل ہے بہت مگر نا ممکن نہیں یہ وہ جانتا تھا۔۔۔

اب یہ ارمان کی ثابت قدمی پر منحصر تھا کہ وہ کیسے عینی کو دوبارہ جیتتا ہے۔۔۔۔۔

****

عینی نے آفندی ہاؤس میں قدم رکھا تو چاروں طرف خوشیاں پھیل گئیں زرینہ بی تو اسے تب سے سینے سے لپٹائے بیٹھی تھیں۔۔فرحت بیگم تو بار بار اپنی خوشی سے نم ہوتی آنکھیں پونچھتیں۔۔۔

بہاریں لوٹ آئی تھی۔کچن میں مزے مزے کے پکوان پک رہے تھے۔۔

سب کچھ عینی کی پسند کا بن رہا تھا۔۔۔

اس کے سبھی ماموں نے بھی اسے ساتھ لگا کر پیار کیا. کرتے بھی کیوں نا آخر وہ لیلیٰ کی آخری نشانی تھی۔۔۔

عینی کو شدت سے احساس ہوا کہ اس نے اپنے اپنوں کو کتنی دیر خوشی سے محروم رکھا مگر اب غموں کے بادل چھٹ چکے تھے۔۔۔

کریم صاحب کے اتنے نارمل انداز پر سبھی حیران تھے۔۔۔

ان سب کے پوچھنے پر کے یہ سب کب اور کیسے ہوا تو عینی نے انہیں بتانا شروع کیا۔۔۔

ہاسپٹل میں عینی کو لاسٹ سٹیج پر بچا لیا گیا تھا اسکی جان کو خطرہ تھا تبھی اسنے روپوشی کا سوچا اور اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ مل کر اپریشن تھیٹر کی بیک سائیڈ سے اسے لے جایا گیا۔۔

کیونکہ اسکی طبیعت ابھی بھی سٹیبل نہیں تھی۔۔

اس لیے اس نے کفن بند ہونے کی شرط رکھی تاکہ کوئی مردے کو پہچان نا سکے۔۔۔

ان ڈھائی سالوں میں عینی ترکی اپنے دوستوں کے پاس رہی اور اسکا علاج بھی وہیں

ہوا۔۔۔اور اب ایک خاص مقصد اسے یہاں کھینچ لایا تھا اور ویسے بھی وہ اپنوں سے اور دوری برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

داداجان مجھے کیوں لگ رہا ہے دال میں کچھ کالا ہی نہیں پوری کی پوری دال ہی کالی ہے۔۔۔

علی نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تو وہ ہڑ بڑا گئے۔۔۔۔

کیا کیا مطلب۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مطلب یہ کہ عینی کو ملنے کی زیادہ بے تابی اپکو ہونی چاہیئے تھی مگر اپ نارمل سے انداز میں ملے اسکا مطلب اپ جانتے تھے عینی زندہ ہے۔۔۔

علی نے انکا راز فاش کیا۔۔۔

سب انکو گھورنے لگے تو وہ کھسیا گئے۔۔۔۔

ہاں مجھے پتا تھا ان سے اور جھوٹ نہ بولا گیا تو وہ جھنجلا کر بولے۔۔۔۔

عینی کی آنکھوں میں ڈھائی سال پہلے کا منظر لہرایا تو اسنے بتایا۔۔۔۔

کہ وہ دور رہتے بھی ان سے غافل نہیں تھی جب اسے پتا چلا کہ اسکی جدائی میں کریم صاحب بستر سے لگ گئے ہیں تو اسنے انکے ڈاکٹر سے رابطہ کیا ان سے اسے پتا چلا کہ کریم صاحب کی صحت دن بادن گرتی جا رہی ہے جو کسی حادثے کا بھی پیشخیمہ ہو سکتی ہے۔۔۔۔

تو اسکو مجبوراً ان سے ملنا پڑا۔۔۔

اس دن کریم صاحب کے پاس اس بندے کو عینی نے ہی بھیجا تھا اور ایک ایسا بندہ مہمت شاہ کو بھی بلا لایا۔۔۔۔

وہ دونوں اس جگہ آ تو گئے تھے مگر دونوں ہی حیران تھے کہ ایسی کون سی بات ہے عینی کی جو یہاں پتا چلے گی۔۔۔

وہ اس اجنبی فلیٹ میں بیٹھے انتظار کر رہے تھے جب عینی ان دونوں کے سامنے آئی۔۔۔۔

کریم صاحب پر تو شادیِ مرگ کی سی کیفیت چھا گئی تھی۔۔۔

ان سے خوشی کے مارے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا جب عینی نے ہی آگے بڑھ کر انہیں

گلے لگایا تو وہ ضبط کے تمام بندھن توڑتے اسے اپنی آغوش میں لیے رو دیے۔۔۔

یہ میرا کوئی خوشنما خواب ہے یا حقیقت اگر یہ ایک خواب ہے تو باخدا میں کبھی اس خواب سے اٹھنا نہیں چاہتا۔۔۔

کریم صاحب کی بات پر عینی کو شرمندگی نے آن گھیرا کتنی محبت کرتا تھا یہ شخص اس سے کہ خود کی صحت کی پرواہ بھی نا کی۔۔۔۔

اسنے ان سے علیحدہ ہو کر انکے آنسو پونچھے اور مہمت شاہ سے ملی۔۔۔۔

ان دونوں کو اچھی طرح اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلا کر اس نے انسے دوسروں کو اسکے زندہ نہ ہونے کا وعدہ لیا۔۔۔۔

مگر گھر میں سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔۔۔

کریم صاحب بولے۔۔۔

ہم جانتے ہے باباجان مگر یہ ہماری مجبوری ہے۔۔۔ قاتل ہمارے پیچھے گھات لگائے بیٹھے ہیں سب ملکوں کی پولیس میرے پیچھے ہے ایسے میں میں کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی۔۔۔

اس نے ان دونوں کو اپنی حقیقت سے آگاہ کیا۔۔۔اور ساتھ ہی لیلی کے قاتلوں کا بھی بتا جسے سن کر وہ دونوں دنگ رہ گئے انہیں اس سب کی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

پھر ان دونوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ کسی کو نہیں بتائیں گے بدلے میں اسے ان سے ملنے اتا رہنا ہو گا۔۔۔۔۔

اور اسنے وہی کیا۔۔۔۔

سب اسے غصے سے گھور رہے تھے۔۔۔

کیا ہم نے کیا کیا اس وقت وہی سہی تھا اسنے دانت دکھاتے کہا۔۔۔

تو ساری ینگ پارٹی اسے مارنے کو لپکی جبکہ وہ آگے آگے اور سب پیچھے پیچھے تھے۔۔۔۔

آفندی ہاؤس میں ایک دفعہ پھر کھلکھلاہٹوں کا راج تھا۔۔۔۔۔

****

اب آگے کا کیا ارادہ ہے رات کو علی اور عینی بالکنی میں بیٹھے اتنے عرصے بعد کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب علی نے عینی سے پوچھا۔۔۔

اسکا سوال سن کر عینی مسکرائی سرد اور سفاک مسکراہٹ۔۔۔

"بدلہ" اسنے ایک لفظ میں اپنا تمام ارادہ ظاہر کر دیا۔۔۔

مگر کیسے تم تو یہاں رہتی ہو۔۔۔۔

علی نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

صبح تمہیں پتا چل جائے گا۔۔۔

بساط بچھ چکی تھی اب بس چال چلنا باقی تھا۔۔۔۔۔

****

دو دن بعد۔۔۔۔۔

شاہ حویلی میں بچوں نے کسی سے بھی عینی کے زندہ ہونے کا زکر نہیں کیا تھا۔۔

جب صبح سب ناشتے کے لیے میز پر بیٹھے تو لاؤنج میں شور کی آواز سن کر سب کو تعجب ہوا۔۔۔۔

جب ایک ملازم بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

وہ صاحب جی وہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

یہ وہ وہ کیا لگا رکھا ہے صاف صاف بولو۔۔۔

مہمت شاہ اسے جھڑک کر بولے۔۔

صاحب جی وہ وہاں بھوت۔۔

ملازم نے لاونج کی طرف اشارہ کرتے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا اول فول بکے جا رہے ہو۔۔۔ بلقیس بیگم نے اسکے لتے لیے۔۔

ملازم رونے والا ہو گیا جی وہ عینی بیٹیا کی روح ہے وہاں۔۔۔۔

کیا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا اب کیا قبر سے اٹھ کر آئے گی وہ۔۔۔۔

دادی جان دھاڑی۔۔۔

جبکہ ینگ جنریشن فوراً لاونج میں بھاگی ارمان سمیت۔۔۔

جہاں عینی ملازموں کو اپنا سامان اندر رکھنے کی ترغیب دے رہی تھی جو اسے ڈرتے ہوئے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی اعتما ہو۔۔۔۔

عینی ان سب کو لاونج میں آتا دیکھ چونکی۔۔۔

ہیلو ایوری باڈی۔۔۔۔

اس نے ان سب کی حیرت سے پھٹی آنکھوں اور کھلے منہ کو دیکھتے چوٹ کی۔۔۔۔

میری بیٹی تم زندہ ہو۔۔۔

احمد شاہ تڑپ کر آگے بڑھے اور اسے گلے لگایا جبکہ رقعیہ بیگم نے بھی یہی کیا۔۔

تم بچ کیسے گئی۔۔۔ بلقیس بیگم حیرت سے بولیں تو سب نے انہیں گھورا۔۔۔۔

ہمیں تو لگتا ہے سب سے زیادہ شاک اپکو اور علیشہ کو لگا ہے ہمارے زندہ ہونے کا۔۔۔۔

کیوں علیشہ مائی ڈیئر سوتن ٹوبی۔۔۔۔

عینی نے ان دونوں کو دیکھتے تنتظ کرتے کہا۔۔۔

اے لڑکی جو چاہے ہو جائے اب تجھے اس گھر میں وہ مقام نہیں ملے گا۔۔

بلقیس بیگم نے اسے دیکھ حقارت سے کہا۔۔۔

تم جو چاہے مرضی کرو مگر ارمان کی شادی اب علیشہ سے ہی ہو گی میں تمہیں دوبارا ہمارا گھر بکھیرنے نہیں دوں گی۔۔۔

سلمہ بیگم ارمان کی والدہ بولیں۔۔۔۔

عینی نے ایک سنجیدہ نظر ان سب پر ڈالی۔۔

ارمان اس سے پہلے کچھ کہتا وہ بولی۔۔

ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا اپ ارمان کی شادی جس سے مرضی کروائیں۔۔۔ I dont care..

عینی نے آنکھیں گھماتے کہا۔۔۔۔

یہ ہمارے دادا کی حویلی ہے ہم جب چاہیں یہاں رہ سکتے ہیں آپ مجھے چاہیں بھی تو نہیں روک سکتی انڈر سٹینڈ۔۔۔۔

عینی نے روکھے لہجے میں کہا تو سب نے مہمت شاہ کو دیکھا۔۔۔

انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر اسکی بات کی تصدیق کی تو سب حیران رہ گئے۔۔۔۔

مگر بابا دلاور شاہ بولے۔۔۔۔

ایک لفظ نہں۔۔۔مہمت شاہ غصے سے بولے اور اندر چلے گئے۔۔۔

فکر مت کریں ہم یہاں زیادہ نہیں رکیں گے ہمیں اپنی ماں کے قاتلوں کا پتا چل چکا ہے بس انہیں کٹھرے میں لا کر ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔

عینی نے سب کی طرف سرد نظر ڈال کر کہا تو بلقیس بیگم تھوک نگلتی رہ گئیں۔۔۔۔

وہ یہ کہ کر اپنے سیپریٹ روم میں چلی گئی پیچھے سب حیران پریشان اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

****

رات کو ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔جب لیلیٰ آفندی کے کمرے میں انکی مٹی سے اٹی تصویر کے سامنے انکا قاتل کھڑا اس تصویر کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بہت جلد تمہاری بیٹی کو مار کر تم تک پہنچانا پڑے گا کیونکہ وہ اب میرے گلے کی ہڈی بن رہی ہے۔۔۔۔

اور پھر اس حویلی پر میرا راج ہو گا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا!

اس کا سفاکی بھرا قہقہ اس سٹور نما کمرے میں گونجا۔۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے ہم سے تو نمٹ لو۔۔۔

عینی کی آواز پر وہ سایہ جھٹکے سے پلٹا۔۔۔

تمہیں کیا لگا تم ہمری پیٹھ پیچھے چالیں چلو گے اور مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔

نانا ناڈیئر ہم تب ہی جان گئے تھے کے اصلی قاتل کون ہے۔۔۔۔

اب مقابلہ امنے سامنے ہو جائے۔۔۔ کیونکہ تمہیں تو ہم کسی صورت نہیں بخشیں گے۔۔۔۔

تمہارا یقین کون کرے گا۔۔۔ وہ سایہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

ہمیں کسی کے یقین کی کیا پرواہ عدالت ثبوت مانگتی ہے اور وہ ہمارے پاس ہے۔۔۔۔۔ عینی کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔۔

****

عینی کو شاہ حویلی رہتے دو ہفتے بیت چکے تھے۔ وہ صبح کی جاتی رات گئے تک لوٹتی۔۔۔

صبح تو وہ یونی جاتی تھی مگر وہاں سے کہاں جاتی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

ارمان نے اوف ٹائمنگ کے بعد عینی کو یونی سے کبھی نکلتے نہیں دیکھا تھا وہ جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا.

اگر عینی اندر جاتے ہوئے دکھتی تھی تو واپس آتے نظر کیوں نہیں آئی کبھی۔۔

ارمان کے گیسٹ ہاؤس میں ارمان کے قریبی دوست کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔۔

اس کے سبھی دوست اس وقت آ چکے تھے وہ ترکی میں رہائش پزیر تھے مگر مہمت شاہ اور دادی جان کے اسرار پر شادی پاکستان میں ہی بلکہ شاہ حویلی میں کر رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہمت شاہ کا کہنا تھا کہ جب پاکستان میں انکی حویلی ہے تو کہیں اور کیوں رہنا مگر وہ یہ کہہ کر گیسٹ ہوؤس رک گئے کہ مناسب نہیں لگتا ملنے آتے رہیں گے۔

تو سب دوست گیسٹ ہاؤس میں ہی ٹھہرے تھے جن میں۔۔۔۔۔

سب سے شرارتی حیدر، حسیب، سنجیدہ مزاج شان دلہا صاحب کاشف جبکہ لڑکیوں میں نٹکھٹ نیناں، شیریں، معصوم سی معصومہ اور ہماری دلہن صاحبہ پر نیا موجود تھیں۔۔۔

گیسٹ ہاؤس میں وہ خوب رونق لگا کر رکھتے تھے۔۔۔۔

****

عینی آتے ہی اپنے کمرے میں جانے لگی تو احمد شاہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

جہاں لاونج میں سبھی براجمان تھے۔۔۔

عینی چلتی ہوئی ان کے پاس صوفے پر انکے اور رقعیہ بیگم کے درمیان بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

بیٹا اب آپ پہلے کی طرح بولتی کیوں نہیں پہلے تو میری عینی بہت رونق لگائی رکھتی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد شاہ نے اسے بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے سر پر بوسہ دیتے اداس لہجے میں کہا۔۔۔

ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بابا۔۔۔بس ٹائم نہیں ملتا۔۔۔کچھ مسروفیات ہیں۔۔۔۔

اس نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

جب سے وہ واپس حویلی آئی تھی شاید ہی اسے کسی نے ہنستے دیکھا ہو۔۔۔

آج بھی وہ خاموش نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آئے ہائے لڑکی ایسی کونسی مصرافیات ہیں جو رات گئے تک چلتی ہیں۔۔۔۔

زرا بتاؤ ہمیں بھی تو بتا چلے۔۔۔۔

بلقیس بیگم نے تنظیہ کہا۔۔۔۔

توارمان نے عینی کو غور سے دیکھا اسکو بھی عینی کا جواب سننے میں دلچسپی تھی۔۔۔

اول تو ہم آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتے، دوسری بات کہ یہ کام اپکی پہنچ سے بہت اوپر کے ہیں اپ کے سر پر سے گزر جائیں گے۔۔۔۔

عینی نے ہاتھ سر پر سے گزار کر کہا تو بلقیس بیگم جلتے ہوئے بولیں۔۔۔

احمد اپنی بچی کو سمجھالو مجھے اسکے لچھن ٹھیک نہیں لگتے۔۔۔۔دن دہاڑے نکل جانا اور رات ڈھلے گھر آنا۔۔۔۔

عینی نے انکی بات پر غصے سے آنکھیں میچیں وہ جس چیز سے بچنے کی کوشش کرتی بلقیس بیگم آجا کے بات وہیں گھسیٹ لاتیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ احمد شاہ کچھ بولتے عینی کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ناہی ہم آپکی حویلی میں رہنا چاہتے ہیں ناہی ہمیں پسند ہے اور رہی بات آنے جانے کی ہم اس حویلی کو سرائے سمجھ کر آتے ہیں جہاں تھوڑی دیر قیام کیا اور چلے گئے یہ حیثیت ہے ہماری نظر میں اس حویلی کی مگر آپ تو لگتا ہے بوریا بستر لے کر یہیں آن ٹکی ہیں۔۔۔

عینی نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا جس پر بلقیس بیگم کلس کے رہ گئیں۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتیں احمد شاہ بولے۔۔۔

بیٹا انکا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

مگر عینی غصے سے کھڑی ہو چکی تھی۔۔۔۔

ارمان اسکے سامنے آیا تو عینی نے اسے جلتی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

عینی اس پر دھاڑی۔۔۔۔

عینی تم بیشک مجھ سے ناراض ہو جاؤ میں پوری جی جان لگا کر تمہیں منالوں گا، مگر یوں بے رخی کی مار تو نہ مارو میں جانتا ہوں میرے سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔

غلطی نہیں گناہ عینی نے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔

اور ویسے بھی اب ہمیں تمہارے ساتھ نہیں رہنا جب کہ ہم جانتے ہیں کہ تمہاری بہت جلد شادی ہونے والی ہے اس نے ایک نظر اس کے پیچھے بیٹھی علیشہ کو دیکھتے کہا۔۔

تو علیشہ فاتحانہ مسکرائی۔۔۔

تمہیں کس نے کہا میں اس سے شادی کر رہا ہوں وہ تو میں نے بس امی کے لیے حامی بھری تھی۔۔۔

اس کے سب کے سامنے یوں انکار کرنے پر علیشہ کو سبکی کا احساس ہوا جب کہ عینی نے تنظیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر وہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گئی۔۔۔

ارمان یہ کیا کہہ رہے ہو سلمہ بیگم غم و غصے سے بولی۔۔۔

"میں جو بھی کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں عینی مجھے ایک موقع تو دو میں تمہیں کبھی مایوس نہیں ہونے دوں گا آخری خواہش تو مرنے والے کی بھی پوچھی جاتی ہے۔۔"۔۔

اس نے جذباتی ہوتے کہا۔۔۔

اچھا کیا کر سکتے ہو ہمارے لیے عینی نے طنزیہ مسکراتے کہا۔۔۔

کچھ بھی جو تم بولو۔۔۔

جان لے سکتے ہو کسی کی؟عینی نے تمسخرانا لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھ سے میری جان مانگ لو میں اف تک نہیں کروں گا۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے میری ماں کے قاتل کو سزا دو۔۔بولو ہے اتنا دم۔۔۔

میں قسم کھاتا ہوں کہ میں چچی کے قاتلوں کو سخت سے سخت سزا دونگا کہ وہ تڑپے گا کہ اس دنیا میں کیوں آیا۔۔۔

ارمان نے لہو رنگ آنکھوں سے کہا۔۔۔

"دیکھ کے ارمان صاحب کہیں یہ قسمیں آپ کو منہ چھپانے پر مجبور نہ کر دیں"۔۔۔۔

عینی نے اس کا مذاق اڑاتے کہا۔۔۔

جو بھی ہوں جیسا بھی ہو تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔

ارمان نے مضبوط لہجے میں کہا

وہ رہا قاتل پکڑوا سے اور سزا دو سب کے سامنے۔۔۔

اس نے ارمان کے پیچھے اشارہ کرتے کہا تو سب اس کے اشارے کے تعاقب میں دیکھنے لگے۔۔۔۔

ارمان نے حیرت کی زیادتی سے پھٹی آنکھوں سے بلقیس بیگم کو دیکھا کچھ ایسا حال باقی سب کا بھی تھا۔۔۔

سب اس کو بے یقین نظروں سے دیکھ رہے تھے جب کہ بلقیس بیگم تھوک نگلتی رہ گئیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جھوٹ بول رہی ہے یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے انہوں نے ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔

سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر انہوں نے بوکھلائے ہوئے کہا۔۔۔

تو سب عینی کو دیکھنے لگے جیسے اس سے جواب طلب کر رہیں ہو۔۔۔

جانتی ہو جانتی ہو آپ سب بغیر ثبوت کے ہم پر یقین نہیں کریں گے آپ کو تو اپنوں پر یقین نہیں تو غیروں پر کیا خاک ہو گا۔۔۔

عینی نے سب کو عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور فون میں ریکارڈنگ اون کی جو

کہ بلقیس بیگم اور علیشہ کی تھی۔۔۔

جس میں وہ اپنے منہ سے تمام جرائم کا اعتراف کر رہی تھیں۔۔۔۔

ریکارڈنگ جب اختتام پر پہنچی تو سب سکتے سے باہر آئے۔۔۔

دادی جان تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھیں انہوں نے اچانک ہی بلقیس بیگم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

کہاں کمی رہ گئی تھی میری پرورش میں جو تو اس حد تک جا گری میں تو اس کو برا سمجھتی تھی مگر تو اپنا خون ہو کر ہمیں ڈس گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلقیس بیگم رونے لگیں اماں میں نے تو اس پر صرف الزام لگایا تھا اس کی موت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں اماں میرا یقین کریں بلقیس بیگم روتے ہوئے بولیں۔۔۔

جب کہ اپنے بھائی کی کاٹ دار نظر دیکھتے ان کا دل ہزار ٹکڑوں میں بٹا تھا۔۔۔

احمد صاحب دکھی دل سے اندر جا چکے تھے انہیں رہ رہ کر لیلیٰ پر کیا ہر ظلم یاد آ رہا تھا مگر اب کیا ہوتا اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا ان کی محبت تو بہت دور جا چکی تھی جہاں سے واپسی ناممکن تھی

اں آں آں دادی ڈیئر۔۔۔۔

یہ سب ان اکیلی کا کیا دھرا نہیں۔۔۔

عینی نے سنسنی لہجے میں کہا۔۔۔

سب حیران تھے کہ کیا کوئی اور بھی انکشاف ہونا باقی ہے۔۔ پھپو تو بس ایک مہرہ تھیں جبکہ اس پلین کا ماسٹر مائنڈ تو کوئی اور ہے۔۔۔

عینی نے قاتل کو تیکھی نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

عینی صاف صاف بولو پہیلیاں مت بجواؤ دادی نے کڑے لہجے میں کہا۔۔۔

عینی بتاؤ کون ہے اصلی قاتل ارمان نے اس کے دونوں بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہاری ماں تمہاری ماں ہے اصل قاتل گاٹ ڈیم اٹ عینی نے اس کے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے شرر بار آنکھوں سے دیکھتے کہا۔۔۔۔

شٹ اپ عینی ! یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔

ارمان نے دانت پیستے ہوئے کہا ممکن تھا کہ وہ اسے ایک تھپڑ جھڑ دیتا۔۔۔۔

سب منہ کھولے عینی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

بھابی ہم آپ کی ہر بات مان سکتے ہیں مگر آپ ہماری ماں کو ہمارے سامنے برا بھلا نہیں کہہ سکتیں۔۔۔

ارحم نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

عینی نے افسوس سر جھٹکا۔ ہم جانتے تھے تم کچھ نہیں کر پاؤ گے تمہاری یہ قسمیں یہ وعدے سب جھوٹے ہیں۔۔۔۔

عینی نے ارمان کو سرد نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا تمہیں کہاں کمی نظر آئی میرے پیار میں جو تم ایسی باتیں کر رہی ہو میں تو لیلی کو بہت چاہتی تھی اور تمہیں بھی چاہتی ہوں۔۔

انہوں نے اپنے لہجے میں چاشنی سموئے کہا۔۔۔ تو عینی ان کے ڈرامہ پر سر جھٹکتی رہ گئی۔۔۔

سب حویلی کے افراد اس چیز کے گواہ تھے کہ سلمہ بیگم ہی حویلی میں وہ واحد ہستی تھیں جنہوں نے عینی کا بہت ساتھ دیا تھا اس کے آنے کے بعد۔۔ مگر عینی کو ان کے خلاف

بولتا دیکھ سب ایک دفعہ پھر اس سے متنفر ہو گئے۔۔۔

بیٹا اگر تمہیں کوئی میری بات بری لگی ہوئی تو مجھے معاف کر دینا انہوں نے عینی کو گلے لگاتے کہا۔۔۔۔

موم آپ کو اس سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ارمان نے رکھے لہجے میں کہا جس پر ارحم نے اس کی تصدیق کی۔۔۔

کہا تھا نہ میرے گھر والے مجھ پر یقین کریں گے تم پر کس نے یقین کیا ابھی بھی وقت ہے اس حویلی سے چلی جاؤ نہیں تو ارمان سے ہی دھکے دے کر نکلواؤں گی۔۔۔

انہوں نے سب کے سامنے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر ایک ایک لفظ چبا کر کہتے ہوئے عینی کے کان زہر انڈیلا۔۔۔۔

"جھوٹ چھپائے نہیں چھپتا ہے "عینی نے ان کی آنکھوں میں دیکھ کے سب کے سامنے اونچی آواز میں کہا،،

اور بنا کسی کو دیکھے پلٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

بساط پلٹ چکی تھی مہرے سامنے آنا شروع ہو چکے تھے سب نے اپنی چال چل لی تھی

انتظار تھا تو بس کسی کی شکست کا۔۔۔۔

****

اس بات کو دو دن گزر چکے تھے نہ ہی ارمان نے عینی کو مخاطب کرنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی اس سے کچھ بولی تھی۔۔۔

جو بھی تھا وہ ارمان کی ماں تھیں اور ارمان عینی سے اس بات کی بالکل بھی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔

آج جب عینی یونیورسٹی گراونڈ سے گزر رہی تھی اس نے ارمان کو ایک لڑکی کے قریب کھڑے دیکھا تو اس کی ساری حسیں بیدار ہوئی۔۔۔۔

لڑائی اپنی جگہ مگر اندر کی بیوی کا جاگنا تو بنتا تھا۔۔۔ وہ فوراً ان تک جا پہنچی جہاں ارمان اس لڑکی کے گِن کے دو لمبے بالوں کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

جس پر عینی کلس کر رہ گئی ارمان وہ بھی تعریف اور وہ بھی غیر لڑکی کی انتہائی ناممکنات میں سے تھا۔۔

مگر اس کی آنکھوں دیکھا منظر جھٹلانے والا نہیں تھا۔۔۔

ارمان عینی کو دور سے آتا دیکھ چکا تھا تبھی اسے جلانے کو اس لڑکی سے اور فرینک ہوا۔۔۔

جبکہ اصل وجہ کچھ اور تھی اسے اس لڑکی سے کام نکلوانا تھا جو اس کے آرمی کے دوست نے اس سے کہا تھا۔۔۔

مسٹر ارمان مجھے تم سے بات کرنی ہے عینی نے لفظ لفظ چباتے ہوئے کہا اور اس لڑکی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جو اب اسے مداخلت کرنے پر گھور رہی تھی۔۔۔

عینی کا شدت سے دل کیا کہ وہیں اسکی آنکھیں نکال کر گوٹیاں کھیلنے لگ جائے مگر ہائے رے قسمت۔۔۔

اس کو جیلس ہوتا دیکھ ارمان کے اندر تک ٹھنڈ پڑ گئی کہاں وہ اسے ایک ماہ سے منانے کی کوشش کر رہا تھا اور کہاں وہ مانتی نہیں تھی اور یہاں ایک لڑکی سے بات کرنے پر ہی کیسے وہ دوڑی چلی آئی تھی۔۔۔

ہائے میری معصوم جنگلی بلی ارمان نے دل میں سوچا۔۔۔

مگر سنجیدہ تاثرات سے اسکو دیکھ کر بولا۔۔

مس عینی آپ کا یہاں کوئی کام نہیں آپ یہاں سے جا سکتی ہیں ارمان نے روکھے لہجے میں کہا۔۔۔۔

عینی کو یہ دیکھ سخت تیش آیا۔۔۔۔

تم اس پر کٹی کبوتری کے لیے ہمیں جانے کا بول رہے ہو۔۔۔۔عینی نے اسکے ڈھائی بالوں کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

What do u mean by dhai baal?

سر میرے لمبے بالوں کی تعریف کر رہے تھے۔۔۔اس لڑکی نے جلتے ہوئے غرور سے اپنے ڈھائی بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔

جی بلکل نینا اپکے لمبے بال بہت پیارے لگتے ہیں انہیں ہمیشہ کھلا رکھا کریں۔۔۔۔

عینی کو یاد آیا ارمان کو اسکے لمبے سنہری بال بہت پسند تھے وہ اکثر اس سے کھلا رکھنے کی فرمائش کرتا تھا جبکہ عینی یہ کہ کر ٹال دیتی کے اسے الجھن ہوتی ہے۔۔۔

عینی کو پہلی بار کسی لڑکی کے ڈھائی بالوں سے جلن محسوس ہوئی۔۔۔۔

یو۔۔۔۔عینی غصے سے کہتی ہوئی ان کی طرف بڑھی جب نمرہ نے بھاگ کر اسے روکا جو

اسے بلانے آئی تھی مگر یہاں جنگ چھڑی دیکھ کر فوراً اسکو کھینچتے ہوئے لے گئی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی تھی تم۔۔۔

اس نے عینی کو غصے سے گھورتے کہا۔۔۔

تم نے دیکھا نہیں وہ کیسے ارمان کے ساتھ چپک رہی تھی اور مان وہ بھی اس لڑکی کے ڈھائی بالوں کی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

عینی کو جلتے دیکھ نمرہ کو ہنسی آئی۔۔۔

عینی نے اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

تم بجائے اسکے کے ہمارا ساتھ دو یوں منہ پھاڑ کر ہنس رہی ہو عینی نے تنگ کر کہا۔۔۔

ہاہاہاہا یار تمہیں کافی عرصے کے بعد ارمان سر کے لیے جلتے دیکھا ہے نا تو۔۔ہاہاہا۔۔۔

ویسے کیا تم آج بھی انسے پیار کرتی ہو۔۔۔۔

عینی نے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر آنکھیں چرائی۔۔۔

ہم اپنے آپ کو جتنا بھی مضبوط کر لیں، خود کو جتنا بھی بدل لیں مگر ہم اندر سے ابھی بی

وہی عینی ہیں جسے ارمان کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔

وہ تو ہماری روح تک سرائیت کر چکا ہے ہم اسے کیسے خود سے جدا کر سکتے ہیں۔۔اسکی محبت کا لگایا گیا بیج اب ایک تناور درخت بن چکا ہے جس پر اب تو پھل بی لگ چکے ہیں ۔۔۔عینی نے ہنستے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔۔۔

نمرہ کی سر پر سے یہ بات گزر گئی۔۔۔

ان شارٹ تم اج بھی ان سے پیار کرتی ہو مگر آگے کیا کرو گی۔۔۔

آگے کیا کرنا ہے بس کچھ دیر اور۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب تمہیں قاتل کا پتا ہے اسے سزا دلواؤ اور نکلو وہاں سے تم ابھی تک وہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

نمرہ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہیں کس نے کہا ہم وہاں قاتل کو سزا دلوانے رکے ہیں ہمارا مقصد تو کچھ اور ہے۔۔۔۔

عینی نے چمکتی آنکھوں سے کہا۔۔۔

اف عینی اف تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا تمہیں سمجھنا مشکل ہی نہیں نا ممکن ہے۔۔۔ نمرہ نے سر پیٹتے کہا۔۔۔۔

ابھی تو چلو ہمارے ساتھ مان کو ایک بڑا شاک دینا ہے عینی نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔

کیا کہاں جانا ہے اور کونسا شاک۔۔۔

چلو تو ایک جھٹکا مان نے ہمیں دیا اس پر کٹی کبوتری کی تعریف کر کے اب ایک جھٹکا ہم اسے دیں گے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

رات کو سارے ٹیوی لاونج میں بیٹھے باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ بلقیس بیگم کمرے میں دبکی بیٹھی تھیں۔۔۔۔

کل تین چار دن پہلے کے واقعے کا ان سب کے چہروں پر شبہ تک نہیں تھا۔۔۔۔

عینی نے گیارا بجے اندر اتے ان سب کو افسوس سے دیکھا جو اپنے لیے الگ اصول رکھتے تھے وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنے لگی تو عین اسی وقت دادی کی نظر اس پر پڑی۔۔۔۔۔

ہائے ہائے اے لڑکی یہ تو نے اپنے بالوں کو کیا کر لیا۔۔۔

تیرے بال کہاں گئے انکی حیرت بھری آواز پر سب منہ موڑ کر عینی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

جبکہ سب سے بڑا جھٹکا ارمان کو لگا۔۔۔جو حیرت اور غصے سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عینی کے کندھے سے بھی اوپر گردن تک کٹے بال دیکھ اسے گہرا صدمہ لگا تھا۔۔۔اسے عینی کے لمبے بال کتنے پسند تھے اور اس ظالم نے بال ہی کٹوا لیے تھے۔۔۔۔

کیا ہم نے کیا کیا یہ تو ارمان کی خواہش تھی اس نے ہی ہمیں کہا کے اسے ہمارے لمبے بال زرا نہیں ہسند ہم چھوٹے بالوں میں زیادہ کیوٹ لگتے ہیں۔

تو ہم نے پہلی فرصت میں بال کٹا لیے عینی نے ارمان کو آنکھ ونک کرتے کہا۔۔۔۔

تو وہ اسے غصے سے گھورنے لگا دادی جان نے ارمان کے لتے لیے کہ کیوں اسکو بال کٹانے کا کہا۔۔۔

ارمان کو ڈانٹ پڑتے دیکھ عینی کے دل میں ٹھنڈک پڑ گئی۔۔۔۔

ارمان اسے تگڑی گھوری سے نواز رہا تھا جبکہ عینی اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کہ رہی

ہو اور کرو لمبے بالوں کی تعریف۔۔۔۔۔

****

اس سے پہلے کے عینی سوتی ارمان اسکے کمرے میں دندناتا ہوا آیا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی ارمان نے ضبط سے پوچھا۔۔۔

کونسی حرکت عینی نے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

تمہیں زرا خیال نا آیا ظالم اتنے پیارے بال تھے تمہارے ارمان نے اسکے کندھوں سے اوپر ترشیدہ خوبصورت بالوں کو دیکھتے کہا۔۔۔۔

ہمارے بال ہماری مرضی عینی نے ناک چڑھاتے کہا۔۔۔

تم آئندہ بال نہیں کٹواؤ گی۔۔۔

ارمان نے اسکے دونوں بازو پکڑتے غصے سے کہا۔۔۔

کیوں؟ کٹوائیں گے جب ہمارا دل کرے گا تب کٹوائیں گے۔۔۔ کیا کر لو گے تم عینی نے آئیبرو اچکاتے پوچھا۔۔۔۔

ارمان نے کچھ کہے بغیر بہت خوبصورت انداز میں اسکے لفظوں کو چنا اسکے عمل میں شدت تھی تڑپ تھی عینی کا سانس بند ہوا تو اسکے کندھے پر مکے جھڑے مگر وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح لگا رہا۔۔۔

جب عینی کی گرفت اس پر سے ہلکی ہوئی تو وہ اسے بخشتے پیچھے ہٹا۔۔۔

جو گہرے گہرے سانس لیے سرخ چہرے کے ساتھ ادھر ادھر دیکھ کر اپنی حالت بحال کر رہی تھی۔۔۔

یہ کروں گا میں اگر آئندہ تم نے میری بات نا مانی۔۔۔ارمان نے دلچسپی سے کہا۔۔۔

اور وہ بھی اس سے شدت بھرے انداز میں سویٹ ہارٹ۔۔۔ارمان نے آنکھ کا کونا دباتے کہا۔۔۔

عینی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

تم بد تمیز جاہل انسان عینی نے اس پر پلو کی برسات کرتے کہا جس پر وہ بھاگ کر دروازے کے پاس پہنچا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسے لمپ اٹھا کر مارتی وہ فٹ کمرے سے چلا گیا۔۔۔

عینی کچھ دیر دروازے کو گھورتی رہی پھر ارمان کی حرکت یاد کرتے مسکرادی۔۔۔

مجھے یاد کر رہی ہو نا سویٹ ہارٹ۔۔۔۔

ارمان کی اواز پر عینی گڑ بڑائی جو دروازے سے سر نکالے اسے شریر نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔عینی نے ایک پلو مارا جو ارمان کے نکلنے کے بعد بند دروازے پر جالگا۔۔۔

عینی نے فٹافٹ دروازہ لاک کیا اور ٹیک لگا کر ہنس دی۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن شام کے وقت شاہ حویلی میں خوب رونق لگی تھی جبکہ ارمان کے دوستوں نے اس وقت اپنی شرارتوں سے لاونج سر پر اٹھا رکھا تھا۔۔۔

سب بڑے انکی حرکتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

ارمان میں نے سنا ہے بھابی واپس آگئی ہیں۔۔حیدر نے شریر لہجے میں کہا تو سب ہنسے۔۔۔

جس پر ارمان نے اسے گھورتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

ویسے ہیں کہاں وہ۔۔۔

اس نے ٹھوڑی کھجاتے شریر لہجے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا تو ارمان نے اسکی گردن دبائی۔۔۔

جو کھانستے ہوئے ہنسنے لگا۔۔۔

ارمان کی شادی تو مجھ سے ہو گی۔۔۔

علیشہ اترا کر بولی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واٹ! ارمان یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔۔

شان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

ارمان کہ دو کے یہ جھوٹ ہے تم بھابی نمبر 1 کو دھوکہ دے رہے ہو۔۔۔ حسیب نے ڈرامائی انداز میں کہا۔۔۔۔

یہاں ابھی میری ایک شادی نہیں ہوئی تجھے دو کرنے کی پڑی ہے کاشف دلہا صاحب نے بھی جلے دل کے پپولے پھوڑے۔۔

تم لوگ مجھے کچھ کہنے دو تب نا۔۔۔۔

ارمان جھنجلایا۔۔۔۔

باکی لڑکیاں اسکی جھنجلاہٹ پر ہنس پڑیں۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا عینی نے لاونج میں قدم رکھا۔۔۔۔

عینی رات کو ضروری کام نمٹا کر واپس آئی تھی اب بھی وہ کمرے میں آرام کی غرض سے جانے لگی تو جانی پہچانی آواز سے اسکے قدموں ک بریک لگی۔۔۔۔۔

عینی تم یہاں۔۔۔۔

جیسے ہی عینی نے پلٹ کر دیکھا تو کچھ ایسا حال اسکا بھی تھا۔۔۔۔

"تم "عینی حیرت میں ڈوب گئی یہ یہاں کیسے۔۔۔۔۔

عینی نے اپنے نام کی پکار سنی تو پلٹ کر دیکھا اور پیچھے حیدر کو دیکھ کر حیران رہ گئی.

حیدر تم اس نے حیرت سے استفسار کیا اور یہی نہیں اس کی نظر جب پیچھے پڑی تو ان سب کو دیکھ کر چونکی۔۔۔

وہ سب بھی حیرت سے اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

حیدر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

عینی نے حیدر کو گھور کر دیکھا۔۔۔

تم ہماری ہی حویلی میں کھڑے ہو کر ہم سے پوچھ رہے ہو کہ ہم یہاں کیوں ہیں۔۔۔

سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

وہ سب ہی وہاں موجود تھے سوائے شان کے۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ مجھے سمجھنے دو ذرا مطلب یہی وہ ارمان ہے جس نے تمہارے ساتھ وہ سب۔۔۔۔

حیدر نے حیرت سے اپنی بات ادھوری چھوڑتے ہوئے عینی کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

جس نے اثبات میں سر ہلا کر ان سب دوستوں کو حیران کر چھوڑا۔۔۔

اب وہ سب حیرت سے ارمان کو دیکھنے لگے اور ان کی نظریں اپنے آپ پر محسوس کر کے ارمان جان گیا کہ وہ عینی کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں سب جانتے ہیں ارمان کو ایک دم شرمندگی محسوس ہوئی۔۔۔۔

کیا تم سب ایک دوسرے کو جانتے ہو احمد شاہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی جی ہم سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں حیدر نے خوش دلی سے کہا جبکہ۔۔۔نینا شیرین معصومہ اور پرنیا فٹافٹ آگے بڑھتے ہوئے خوشی سے عینی کے گلے لگی۔۔۔

اگر مجھے پتا ہوتا کہ مجھے پاکستان آتے ہی اتنا بڑا سرپرائز ملے گا تو میں پہلے ہی آجاتی معصومہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

تو عینی اسکی معصومیت سے کہنے پر مسکرادی۔اسے کیوٹ سی شرمیلی معصومہ بہت پسند تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے یار تم یہاں آتے ہی کتنی پیاری ہو گئی ہو پرنیا نے عینی کا منہ ہاتھوں میں تھامتے کہا تو وہ ہنس پڑی۔۔۔۔

حیدر، حسیب اور کاشف بھی اس سے ہنستے ہوئے ملے۔۔۔

جبکہ عینی کی نظریں کسی کو تلاش کر رہی تھیں۔حیدر نے عینی کو جب کسی کو ڈھونڈتے دیکھا تو شرارت سے ہنس کر بولا جس کی تمہیں تلاش ہے وہ ابھی یہاں نہیں ہے۔۔۔

سب عینی کو دیکھنے لگے۔۔

جب کے ارمان کے کان کھڑے ہو گئے۔۔

تو تم خود ہی منہ سے پھوٹ دو کے وہ کہاں ہے۔۔عینی نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنا کر رہ گیا۔۔

تم بتاؤ ایان ہمارے چھوٹے میاں کہاں۔۔۔حیدر نے ادھر ادھر دیکھتے عینی سے دریافت کیا جس پر عینی گربڑا گئی جب کہ سب کی توجہ کا مرکز ایک بار پھر عینی بن گئی۔۔۔

عینی نے حیدر کو خفیف سا اشارہ کیا جو اس کے وہاں بیٹھے سب حویلی والوں کے علاوہ تمام دوستوں کو معلوم ہو گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو حیدر نے اس کے اشارے میں موجود وارننگ کو سمجھتے ہوئے بات بدل دی وہ جان گیا تھا کہ عینی یہاں سب کے سامنے ایان کے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتی۔۔۔۔

اس کو یوں بات بدلتا دیکھ ارمان اسکو مشکوک لہجے میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی سب نے شان کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھا....

شان جو اپنے دیہان چلتا آ رہا تھا سامنے صوفے پر بیٹھی عینی کو دیکھ کر حیرت کی تصویر بنا

رہ گیا۔۔۔

عینی اس کے منہ سے صرف حیرت سے اتنا ہی نکلا۔۔۔وہ کم از کم یہاں عینی کی موجودگی ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

عینی بھی خوشی سے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے گلے جا لگی جسے دیکھ کے سب حویلی والے شاک رہ گئے۔۔۔۔

شان نے خوشی اور حیرت سے اسے گلے لگ کر پیار کیا اور اسکا سر تھپکا۔۔۔۔

کیسے ہو بڈی عینی نے آنکھوں خوشیوں کے جگنو لیے دریافت کیا۔۔

"نیور بیٹر" اسنے شریر لہجے میں جواب دیا۔

مگر تم یہاں۔۔۔شان کو بھی اسکے یہاں ہونے پر کافی حیرت ہوئی تو عینی نے اسکے سوال کے جواب میں ارمان کی طرف دیکھا۔۔۔

شان نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسکی نظریں ارمان پر ٹکیں دیکھ پل یں سارا معاملہ سمجھ آ گیا۔۔۔

مطلب یہ تمہارا دھیال اور احمد شاہ ہمارے۔۔۔۔اس نے حیرت سے بات ادھوری

چھوڑی تو عینی کی سرخ آنکھیں دیکھ سب سمجھ گیا۔۔۔غصے سے اسکی رگیں تن گئیں اس نے بمشکل ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی اس سے پہلے کے وہ ارمان کی طرف بڑھتا عینی نے اسکے بازو پر دباؤ ڈال کر اسکو روکا اور آنکھوں آنکھوں میں تسلی دے کر مطمئن کیا۔۔۔تو وہ کچھ ٹھنڈا ہوا اور اپنا موڈ خوشگوار بنایا۔۔

ارمان اسکے عجیب سے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہنستے ہوئے ان سب کے پاس جا بیٹھے۔۔۔

شان جو حویلی میں بھی سب کے سامنے سنجیدہ رہتا تھا عینی سے کیسے ہنس ہنس کر بات کر رہا تھا یہ نظارہ دیکھ کے ساری حویلی والے حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے کیونکہ جب سے عینی واپس آئی تھی شاید ہی مسکرا کر کسی سے بات کی ہو۔۔۔اور اب یہ کھلکھلا ہٹیں۔۔۔۔

ارمان تو جل بھن گیا۔۔۔۔

حیدر اسے دیکھ مسکراہٹ ضبط کرتا رہ گیا جبکہ باقی سبکو بھی ارمان کی طرف اشارہ کیا وہ بھی اسکی جیلیسی دیکھ کر دبی دبی ہنسی ہنس دیے جواب شان کو خونخوار نظروں سے گھور

رہا تھا۔۔۔

شان ہم بھی یہیں ہیں ہم سے بھی بات کر لو۔۔۔ارمان ضبط کے باوجود بول پڑا۔۔

تم تو یہیں ہوتے ہو تم نے کہاں جانا ہے عینی سے باتیں کرنے دو مجھے۔۔۔

شان نے ارمان کی کسی بھی بات کو خاطر میں لائے بغیر روکھے لہجے میں کہا۔۔۔

کیونکہ وہ بھی جان گیا تھا کہ یہ وہی ارمان ہے جس نے عینی کو دکھ پہنچایا۔۔۔

اسی طرح وہ لوگ ساری رات گپیں مارتے رہے اور ارمان بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا رہا۔۔۔یونو اسکا پوزیسیو سائڈ عینی کے لیے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توڈن ہو گیا کل 14 اگست ہے اور ہماری یونی میں فنکشن ہے کل تم سب ہمارے ساتھ یونی چل رہے ہو عینی کی بات پر ارمان اسکا منہ دیکھنے لگا جیسے کہ رہا ہوا بھی تک دل نہیں بھرا۔۔۔

اسکا منہ دیکھ کر پھر سب نے عینی کی بات پر ہامی بھری اور ارمان سر پکڑ کر رہ گیا۔۔۔۔

****

وہ سب صبح ایک ساتھ ہی نکلے تھے لڑکوں نے وایٹ پینٹ شرٹس جبکی لڑکیوں نے

گریں شلوار قمیض زیب تن کی تھی۔

سوائے عینی کے کیوں کہ اس نے وائٹ پینٹ کے ساتھ سبز ہلالی پرچم کی شرٹ کے اوپر سفید جیکٹ پہنی تھی۔ بالوں کو کھلا چھوڑا تھا کیونکہ اتنے چھوٹے بالوں کا تو کوئی سٹائل بننا ممکن نہیں تھا۔

عینی تم بھی شلوار کمیز پہن لیتی۔۔ معصومہ نے پیار سے کہا۔۔۔

جس پر شان ہولے سے مسکرا دیا اسے یہ چھوٹی سی پری دل کے بہت قریب محسوس ہوتی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اس کی بات پر مسکرا دی اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس نے پینٹ شرٹ کیوں پہنی ہے۔۔۔

اس کی ایک خاص وجہ تھی جو وہ چاہ کر بھی سب کے سامنے بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جب وہ یونیورسٹی پہنچی تو ہر طرف گہما گہمی تھی۔ یونی کے تمام سٹوڈنٹ سفید اور سبز رنگ میں رنگے تھے جبکہ ان کے لباس بھی اسی رنگ کے تھے۔۔۔

وہ سب ادھر ادھر دلچسپی سے دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے لیے یہ سب نئی بات تھی

وہاں ترکی میں اس دن کو اتنا اہتمام سے نہیں منایا جاتا تھا۔۔

یہاں تو ہر جگہ ہرے جھنڈے لہرا رہے تھے اور ترانے گونج رہے تھے جوان کے جوش اور ولولے میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔۔

نمرہ ابراہیم اور شہری بھی آ کر ان سب سے ملیں۔۔۔

کچھ ہی وقت میں وہ آپس میں گھل مل گئے تھے۔۔وہ سب باتوں میں مشغول تھے جب عینی کے نام کی اناؤنسمینٹ ہوئی اسے ترانہ بولنے کے لئے بلایا جا رہا تھا۔۔۔

عینی اٹھ کر سٹیج پر گئی اور مائیک تھام کر ترانے کے بول بولنے لگی۔۔۔۔

Mere Watan Yeh Aqeedaten Aur Pyar Tujh pe Nisar kar doon Mere Watan Yeh Aqeedaten Aur Pyar Tujh pe Nisar kar doon۔

اس کی پہلی سطر پر ہی سب لوگ جوش سے تالیاں بجانے لگے۔۔۔

Mohabatton ke Yeh Silsilay Be Shumaar Tujh pe Nisar kar doon Mere Watan Mere Bus mai

ho to Teri Hifazat karoon Mai Aise

Khizaan se Tujh ko Bacha ke rakhoon

---Bahaar Tujh pe Nisar kar doon

عینی نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر عزت سے کہا۔۔۔

Teri Mohabbat mai Maut Aaye To Is se barh

kar Nahi hai Khwahish Yeh Aik Ja'n kia

Hazaar hon to Hazaar Tujh pe Nisar kar

----doon

عینی نے سچے دل سے یہ الفاظ دوہرائے یہ الفاظ اسکا قل اساسہ تھے۔۔۔

گراونڈ میں سب اسکے ساتھ ساتھ جوش اور ولولے سے ترانہ بولنے لگے۔۔۔

یہ منظر بہت دلکش تھا۔۔۔

Mere Watan Yeh Aqeedaten Aur Pyar Tujh pe

Nisar kar doon Mohabatton ke Yeh Silsilay Be

Shumaar Tujh pe Nisar kar doon Mere Watan... Mere Watan

ترانے کے اختتام پر ہر طرف سے پاکستان زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے۔۔۔ان سب کا جوش اور جنون کی آواز سے ثابت ہو رہا تھا۔۔۔

عینی نے خوش دلی سے سانس خارج کی اور ان سب کی سمت بڑھی جہاں ارمان اریبہ ثانیہ اور ارحم بھی انہیں سب کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔

ان سب کی نظریں عینی پر تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ وہ ان کی طرف آتی اس کی ایک کال آگئی تھی جسے سننے وہ یونیورسٹی کے انٹیرئر کی طرف چلی گئی۔

جب اچانک یونیورسٹی گراؤنڈ میں فائرنگ ہونے لگی اور کچھ نقاب پوش لوگ جدید اسلحہ لیے اندر داخل ہونے لگے اور آہستہ آہستہ سب سٹوڈنٹس کو اپنی قید میں لے لیا۔۔۔

وہ لوگ بھی افتاد پر ہڑبڑا گئے۔

ان دہشت گردوں نے سب سٹوڈنٹس کو اپنے حصار میں لے لیا تھا جبکہ ان کے سروں پر بندوقیں تانی گئیں تھیں۔

سب ٹیچرز کو ایک طرف کھڑا کر کے انہیں ڈرایا اور دھمکایا جا رہا تھا۔۔۔

جب ان دہشتگردوں کا لیڈر چلتے ہوئے پرنسپل کے پاس آیا۔

"سن اے پرنسپل پانچ منٹ ہیں تیرے پاس پانچ منٹ کے اندر اندر تیرے اوپر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے ہمارا مطالبہ منوایا اگر ایک منٹ بھی لیٹ ہوا تو گولیوں سے تیرا دماغ بھون کے رکھ دوں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سربراہ نے سرمئی آنکھیں پرنسپل پر چڑھتے ہوئے کہا سٹوڈنٹس میں خوف وہراس پھیل چکا تھا جبکہ کچھ لڑکیاں تو رونے لگ گئی تھیں۔۔۔

پرنسپل کو نا مانتے دیکھ وہ پھر بھڑکا۔۔

"تیرے بچوں کا مستقبل میرے ہاتھ میں اگر تو چاہتا ہے کہ یہ سب صحیح سلامت رہیں تو چپ چاپ میرا مطالبہ پورا کر ورنہ۔۔۔

اس نے بات ادھوری چھوڑ کر اسے دھمکی سے نوازا جس پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔۔۔

اس دہشت گرد کے مطالبے کو بری طرح دھتکارا گیا تھا جس پر اس کا افشارے خون بڑھا۔۔۔

تم لوگوں میں سے تو اب کوئی نہیں بچے گا۔۔۔ لڑکیاں اٹھالو اور لڑکوں کو یہی زمین میں گاڑ ڈالو۔۔۔۔ اور سب سے پہلے تو اس پرنسپل کا بھیجا اڑاؤ۔۔۔۔

اس لیڈر نے کہتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔۔۔۔

راجر خود کو نہایت بے بس محسوس کر رہا تھا کیونکہ وہ اس وقت اصلحے کے بغیر تھا۔۔۔

کہاں ہیں یہ Evil dead اس نے ادھر ادھر نظر دوڑاتے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر اس کی نظریں ناکام لوٹیں۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکیوں کو ہاتھ لگاتے ارمان دھاڑا اٹھا خبردار جو ایک قدم آگے بڑھایا ۔۔۔ عورتوں کی عزت کرنا سیکھو یہ مت بھولو کہ تمہیں پیدا کرنے والی ماں بھی ایک عورت ہے۔۔۔۔

ارمان نے جب ان کو لڑکیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو غصے سے چیخا۔۔۔۔

کیوں رے ہیرو تجھے بڑی جوانی چڑھ رہی ہے۔۔۔

ایک دفعہ مجھے کھول کے دیکھ پھر تجھے بتاتا ہوں یہی زمین میں نہ گاڑ دیا تو نام بدل دینا

ارمان نے لہو چھلکاتی آنکھوں سے کہا۔۔۔

اس سربراہ نے کس کر ارمان کے منہ پر مکا مارا جس سے اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی سربراہ کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتا دیکھتا رہا۔۔۔

اڑا دو اس سالے کو اس سربرا کے سفاک آواز گونجی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کا بندہ ارمان کو گولی سے اڑاتا۔۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی جب ضروری کال سن کر واپس آئی تو گراؤنڈ کا ماحول ہی بدلا ہوا تھا سب سٹوڈینٹس دہشتگردوں کی شکنجے میں تھے۔۔۔

یہ دیکھتے ہیں اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی اس نے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔ وہ اس جگہ پر کھڑی تھی کہ کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔ اس نے چاروں طرف نظر گھما کر حالات کی سنگینی کا جائزہ لیا۔۔۔

جب اس کی نظر ارمان پر پڑی تو اس کا جسم کانپ اٹھا۔۔۔۔

****

یہ یونیورسٹی کا ایک تاریک گوشا تھا۔۔۔جہاں کوئی فون پر محو گفتگو تھا۔۔۔

سرائی نیڈ آرڈرار جنٹلی۔۔۔

آگے سے پتا نہیں کیا کہا گیا کہ اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا سرای کانٹ ویٹ۔۔۔۔

اس نے یہ کہتے ہیں کال کاٹی اور اس بندے کا نشانہ لیا۔۔۔۔

****

وہ آدمی ارمان پر بندوق تانے کھڑا تھا اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر سے فائر کرتا۔۔۔

اٹھا کی آواز ہے گراؤنڈ گونج اٹھا گولی کی آواز اتنی اونچی اور تیزی تھی کہ لڑکیاں چیخ اٹھیں۔۔۔۔

گراؤنڈ میں خون پھیلتا جا رہا تھا۔جی ہاں گولی ارمان کو نہیں بلکہ اس کے مقابل آدمی کو لگی تھی سربراہ سمیت سب حیرت زدہ اس بندے کو مرا ہوا دیکھ رہے تھے جو کچھ دیر پہلے ارمان کی جان لینے لگا تھا مگر سوال یہ تھا کہ گولی چلائی کس نے تھی۔۔۔۔

اور صرف ایک ہی گولی نہیں بلکہ وقفے وقفے سے گولیوں کا سلسلہ چلتا گیا اور اس کے

آدمی موت کے گھاٹ اترتے گئے۔۔۔۔

سربراہ طیش بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا اس شکاری کو ڈھونڈنے لگا جو دھڑا دھڑ اس کے آدمیوں کو موت کی نیند سلا رہا تھا۔

اب صرف سات آدمی بچے تھے جب سربراہ نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارمان کے گلے پر چاقو تانا۔ خبردار جواب تم نے کوئی بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تم ایک بندے کو مارو گے اور میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔۔

اس نے ارمان کی گردن پر اپنے چاکو کی گرفت بڑھاتے ہوئے کہا۔ تیز دھار چاکو کی وجہ سے اس کی گردن سے ایک خون کی لکیر ٹپک پڑی۔۔۔

سامنے آؤ ورنہ میں اس کا کام تمام کر دوں گا اس نے بگڑے لہجے میں دھمکی دی۔۔۔

جب اس نے اپنی بات کا اثر ہوتے نا دیکھا تو وہ پھنکارا میں پانچ تک گنوں گا۔۔۔

1 2 3 4 .....

اس سے پہلے کہ وہ پانچ بول کر اپنی گنتی پوری کرتا اور ارمان کی نس کاٹتا۔۔۔

عینی یونی کی بلڈنگ سے باہر نکلی۔۔۔۔

گیدڑ کی طرح کیوں مقابلہ کر رہا ہے ہمت ہے تو ہم سے مقابلہ کر کے دکھا۔۔۔

نسوانی آواز پر سربراہ حیرت سے پلٹا۔۔ارمان بھی عینی کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔۔۔

"لو آ گئے ہم جو کرنا ہے کر لے یہیں کھڑے ہیں ہم بھی اور تم بھی دیکھتے ہیں کون کس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے"۔۔۔

عینی کے لہجے میں سفاکیت تھی وہاں کھڑا ہر ایک شخص اس کے لہجے میں سفاکیت اور سرد مہری محسوس کر کے کپکپا اٹھا یہ ان کی عینی تو نہ تھی یہ تو کوئی اور ہی تھی جس کی آنکھیں خون آشام تھیں۔۔۔

جو مقابل کو بھسم کر دینے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔۔

تو کیا میرے ان سب بندوں کو تم نے مارا ہے۔۔ سربراہ ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔۔۔

کہ ایک چھوئی موئی سی لڑکی اس کے ویل۔ٹرینڈ بیس لوگوں کو اتنے آرام سے موت کے گھاٹ کیسے اتار سکتی ہے۔۔

اس سربراہ نے عینی کو غور سے دیکھا جس کی آنکھوں میں نہ ڈر تھا نہ لہجے میں نرمی۔۔۔

اس کو دیکھ کے اس کی آنکھوں میں شیطانی مخصوص چمک ابھری۔۔۔۔

چلو میں تمہیں ایک آفر دیتا ہوں میں ان سب کی جان بخشی کر دونگا مگر بدلے میں مجھے تم چاہیئے ہو اتنے قابل انسان کو میں اپنی سرپرستی میں لینا چاہوں گا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا!

عینی نے اس کی بات سنی اور ہستی چلی گئی سب حیرت سے منہ کھولے اس سر پھری لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

تم اور وہ بھی ہمیں اپنی سرپرستی میں لوگے ہیمس ارے ہم تو جیسے کو اپنا اسسٹنٹ میں نہ رکھیں۔۔۔ کیونکہ پاکستان کا غدار ہمارا غدار ہے۔۔۔

جب وہ بولی تو اس کے لہجے میں آگ کی سی پھنکار تھی۔۔۔

سربراہ کا چہرہ اتنی ذلت پر سرخ ہوا اس نے اپنے ایک بندے کو خفیف سا اشارہ کیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بندہ عینی پر فائر کرتا عینی نے بغیر دیکھے اس کی طرف بندوق کرتے اسے فائر سے اڑا دیا جو سیدھا جا کر اس کے ماتھے میں لگا اور وہ اسی وقت جہنم واسل ہو گیا۔۔۔۔

عینی نے سربراہ کی آنکھوں میں حیرت ابھرتی دیکھی تو ہنس کر کہا تم مردوں کے لیے تو ہم اکیلے ہی کافی ہیں۔۔۔۔

یہ کہتے ہی اس نے ایک ساتھ فائر کھول دیے اور ساتوں بندوں کو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گولی چلاتے ہوئے ایک دفعہ بھی اس کا ہاتھ ناکانپا تھا اور نہ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

ارمان الجھن سے اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا وہ تو لوگوں کو ایسے مار رہی تھی جیسے تیزی سے گاجر مولی کاٹ رہی ہو۔۔۔اس کا یہ انداز نارمل نہیں تھا ارمان کو کچھ تو کھٹک رہا تھا مگر کیا۔۔

ایک عام سی لڑکی ہو کر وہ کیسے اتنی بے رحمی سے کسی انسان کی جان لے سکتی ہے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کرتی اور لوگ کچھ اور سمجھتے پولیس کے ساڑھے نو بجے اور ساری پولیس نے سب کو چاروں طرف سے گھیر لیا مگر سربراہ کے علاوہ کوئی بھی نہ بچا تھا۔۔۔صرف چند ایک اس کے ساتھ تھے اور وہ بھی زخمی تھے۔۔۔۔

سربراہ کا دیہان جیسے ہی پولیس کی طرف گیا ارمان نے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے مڑ وڑا جس کی وجہ سے اس کا چاقو دور جا گرا۔۔۔

ارمان نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے منہ پر مکوں کی برسات کر دی۔۔اس سے وہ ادموع ہو گیا پولیس نے آکر سر براہ کو اپنی حراست میں لے لیا اور ارمان سے چھڑایا ارمان گہرا سانس لیتا ہوا ہے عینی کی طرف بڑھا۔۔۔

اسے عینی کو گلے لگانے کی جلدی تھی کیونکہ جب اس نے عینی کو ان لوگوں کے درمیان آتے دیکھا تھا تو پل بھر کے لئے اس کے دل کی دھڑکن تھمی تھی کہ کہیں یہ دہشت گرد اسے کوئی نقصان نا پہنچا دیں۔۔۔۔

تم لوگ بہت پچھتاؤ گے تم لوگوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا وہ تم لوگوں کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔

پیچھے سے سر براہ چلایا مگر ارمان اس کی بات کو اگنور کیے ان سب کی طرف بڑھنے لگا جو عینی سے روتے ہوئے مل رہی تھیں۔۔۔۔

عینی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے سامنے دیکھا تو ارمان کو اپنی طرف آتا دیکھ مسکرائی مگر اس کی مسکراہٹ ایک ہی لمحے کے لیے تھی اگلے ہی پل اس کی مسکراہٹ تھمی اور وہ

ارمان کا نام چیختی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"مان"

سب نے دہل کر اس کی طرف دیکھا جبکہ ارمان نا سمجھی سے اسے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر اچانک فضا میں ایک فائر کی آواز گونجی اور گولی تیزی سے تیرتی ہوئی ارمان کی طرف آئی مگر اس کو لگنے سے پہلے ہی وہ گولی عینی کے بدن کی زینت بن چکی تھی کیونکہ اس نے ارمان کو دھکا دیتے ہوئے وہ گولی خود کھالی تھی۔۔۔۔

اگر دوسرے لفظوں میں کہا جائے کہ ارمان پر آئی بلا خود پر لے لی تھی تو کچھ غلط نہ ہو گا۔وہ ایک دم لڑکھڑائی اور گھٹنے کے بل گری۔اور سیدھے ہوتے ہوئے سامنے سر براہ کا نشانہ لیا جو عین اسے کندھے پر جا لگا اور وہ بلبلاتا ہوا نیچے گر گیا۔۔۔۔

عینی کے حواس اس کا ساتھ تیزی سے چھوڑتے جا رہے تھے اور خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔

ارمان اسے ہونکوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔جب آئینے کی سرخ نظر اس پر پڑی تو وہ

بھاگ کر عینی کے پاس آیا اور اس کا سر گود میں اٹھا کر رکھا۔۔۔

دیکھ لو ہم نے اپنی محبت وفا کر دی۔۔۔عینی نے بے ربط لہجے میں کہا۔۔۔تو ارمان کی آنکھوں میں تیزی سے نمی تیرنے لگی اس نے فوراً اپنا ہاتھ عینی کے پیٹ پر رکھا جہاں سے خون مسلسل پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔۔

ان کے سب دوست وہاں جمع ہو چکے تھے نمرہ تو باقاعدہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔

ارمان نے کچھ کہنا چاہا مگر اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹک گیا۔۔۔اسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے ایسا لگا جیسے اس کا دماغ سن ہو گیا ہے۔۔۔

توحید نے اسے جلدی سے ہوش کرآئی اور اسے عینی کو ہسپتال لے جانے کا کہا۔۔۔تو وہ جلدی سے ہوش میں آتا ہوا عینی کو باہوں میں اٹھا کر ہاسپٹل کے لیے بھاگا مگر عینی اس کے بازو میں ہی جھول چکی تھی۔۔۔

کوئی عزت داروں ان سے پوچھتا کہ جان نکلنا کسے کہتے ہیں... مگر وہ پھر بھی ہمت کر کے بغیر لڑکھڑائے عینی کو سہارا دیے ہاسپٹل پہنچا۔۔۔

آپریشن تھیٹر کی ریڈ لائٹ آن تھی۔اس کے سبھی دوست، علی نمرہ، شہری ،ابراہیم، ہادی، حدید سمیت سب پریشانی سے ٹہل رہے تھے۔۔گھر والوں سے اس کی حالت کو مخفی رکھا گیا تھا۔۔۔

ارمان تو گویا پتھر کا مجسمہ بنا بیٹھا تھا سرخ آنکھیں بکھرا حلیہ شدت سے بھیجے گئے لب۔ارمان اسی دوراہے پر کھڑا تھا جہاں سے اس نے چلنا شروع کیا تھا اسے آج بھی یاد تھا جب عینی کا پہلی دفعہ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔اور وہ اسی طرح خون سے لتھڑی اس کے ہاتھوں میں پڑی تھی۔۔۔

ارمان کو لگا کوئی آہستہ آہستہ اسکے جسم سے اس کی جان کھینچ رہا ہو۔اسے سانس لینے میں دشواری آرہی تھی۔وہ عینی کو بارہا کھو چکا تھا مگر اس بار وہ اسے نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔اسمے ہمت ہی نہیں بچی تھی۔۔۔اگر اس بار عینی کو کچھ ہو جاتا تو زندہ وہ بھی نہیں رہتا۔۔۔

شان اسے غور سے دیکھ رہا تھا وہ اس کی حالت سے بخوبی واقف تھا اور وہ جان گیا تھا کہ عینی کو اس سے بڑھ کر کوئی نہیں چاہ سکتا۔۔۔

ایک نرس بھاگتی ہوئی باہر آئی پیشنٹ کا کافی بلڈ لاس ہو چکا ہے انہیں فوری طور پر او

نیگیٹو بلڈ کی ضرورت ہے جلدی ارینج کریں۔۔۔

سب میں ہڑ بڑی مچ گئی۔

میرا بلڈ او نیگیٹیو ہے مجھ سے لے لیں شان فور آگے آیا جب کہ نرس اسے لیتی ہوئی آپریشن تھیٹر میں گئی۔۔۔

اور ارمان پریئر روم میں کیوں کہ اب ایک رب ہی تھا جو اسے بچا سکتا تھا کیونکہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔۔۔۔۔

کافی دیر بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا تو چان بھاگ کر ارمان کو باہر بلایا۔۔

وہ کانپتی ٹانگوں سے باہر آیا تو ڈاکٹر کو اسے دیکھ کر افسوس ہوا۔۔۔

ڈاکٹر نے ان سب کو ایک نظر دیکھا اور بولا۔۔۔۔

I am very sorry....

اسکے الفاظ تھے یا بم۔وہاں کھڑا ہر کھڑا شخص بھونچکا رہ گیا۔۔۔۔ارمان لڑکھڑا کر نیچے گرا اسے لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔

نمرا گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔یہی حال معصومہ اور باقی لڑکیوں کا بھی تھا۔۔۔

شان نے درد کی شدت اپنی مٹھیاں بھینچ لیں اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

ارمان۔۔۔

حیدر کی چیخ پر وہ ہوش میں آیا دیکھا تو ارمان ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

****

بے یقینی سی بے یقینی تھی...

"مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اب وہ کبھی ماں نہیں بن پائیں گی" .

ڈاکٹر کے الفاظوں نے وہاں کھڑے ہر شخص کے دل کو دہلا دیا تھا...

حیدر اور شان نے ارمان کے بے ہوش وجود کو وارڈ میں شفٹ کیا۔۔۔ کریم صاحب بھی اطلاع ملنے پر وہاں پہنچ چکے تھے اور ان کی بھی بہت بری حالت تھی۔۔

پتا نہیں میری بیٹی کو اور کیا کیا جھیلنا پڑے گا کریم صاحب نے دکھی لہجے میں کہا۔۔۔

عینی کی حالت پر ان کا دل کٹ رہا تھا۔۔۔

عینی کو جب ہوش آیا تو سب کو اپنے ارد گرد پایا۔

عینی کے ذہن سے غنودگی چھٹی تو اس نے ارد گرد نگاہ دوڑا کر ان سب کے چہروں پر اداسی دیکھی۔۔

آپ سب لوگ اتنے پریشان کیوں ہیں ہم ٹھیک ہیں عینی نے سب کو تسلی دی۔ تو کریم صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔

جب اسے پتہ چلے گا کہ وہ کبھی ماں نہیں بن پائے گی تو اس پر کیا گزرے گی یہ سوچ ہی کریم صاحب کے دل کو چیر رہی تھی۔۔۔

عینی نے تشویش سے شان کو دیکھا جو خود بھی سرخ آنکھوں سے بمشکل آنسو ضبط کر رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے شان کیا کوئی ایسی بات ہے جو ہمیں نہیں پتا اس نے شان سے دریافت کیا۔۔۔۔

اس کی بات پر سب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں شان کو اسے بتانے سے منع کیا. مگر شان نے سب کی بات پر کان دھرے بغیر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور بولا۔۔۔۔

گولی لگنے کی وجہ سے تمہارے انٹرنل باڈی کو بہت نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے اب تم کبھی ماں نہیں بن پاؤ گی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس سے کوئی بات نہیں چھپا پائے گا اس نے عینی کے چہرے کو غور سے دیکھا تو۔۔۔۔

عینی پہلے حیرت سے بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی مگر جب بات اس کی سمجھ میں آئی تو اس کی آنکھیں تحیر سے پھیلیں۔۔۔۔اسے لگا کہ کسی نے اس کی جان ہی کھینچ لی ہو۔۔۔اتنا درد تو اس کے جسم میں گولی لگنے کی وجہ سے نہیں ہوا تھا جتنا یہ خبر سن کر وہ گم سم ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی نگاہیں چھت پر مرکوز کر لیں جبکہ ایک باغی آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر تکیے میں جذب ہو گیا۔۔۔

ہمیں کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔کوئی اسے یوں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا مگر اب جس حالت میں وہ تھی سب نے اسے سنبھلنے کے لیے وقت دیا اور باہر نکل گئے شان نے مڑ کر اس کو دیکھا وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا مگر اپنی اس دوست کو جانتا تھا کہ وہ اپنا غم کسی کے سامنے ہلکا نہیں کرے گی اس لئے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔

عینی نے دروازہ بند ہوتے ہی اس کی طرف دیکھا۔کچھ لمحوں میں ہی اس کے چہرے پر آنسو بہتے گئے جنہیں وہ بڑی مشکل سے بند باندھ رہی تھی مگر اب اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا آخر وہ بھی تو انسان تھی آخر کب تک وہ یوں اذیتیں جھیلتی اور دکھ اس کا مقدر بنتا۔۔۔۔

اس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے دیا کیونکہ اسی طرح اس کا غم ہلکا ہو سکتا تھا اگر آج بھی وہ اپنے غبار کو باہر نا نکالتی تو شاید ہی زندہ بچ پاتی۔۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی عینی کہاں ہے۔۔۔۔

وہ سب عینی کے کمرے سے نکل کر ارمان کے کمرے میں آ گئے تھے جب کچھ دیر بعد اسکو ہوش آیا۔۔۔

اور وہ جھٹکے سے اٹھا عینی کو اپنے پاس نا پا کر وہ بے چینی سے اسکے بارے میں پوچھنے لگا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کے لیے کہا ہے ثانیہ نے ارمان کو دوبارہ لٹاتے

ہوئے کہا۔۔۔

نہیں مجھے اس وقت اس کے پاس ہونا چاہیے اور امان نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

اسے سب پتہ چل چکا ہے اور وہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی ہے حیدر نے اس کے علم میں اضافہ کیا۔۔۔

تو وہ اپنے ہاتھ سے ڈرپ نوچ کر اٹھا اور عینی کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔

کریم صاحب کو وہ لوگ گھر بھجوا چکے تھے پر یہ خبر دونوں خاندانوں میں پھیل چکی تھی۔۔۔

ارمان آئی سی یو میں داخل ہوا تو عینی کو آنکھوں پہ ہاتھ رکھے لیٹا دیکھا۔۔۔

آنکھوں کی جھری سے عینی نے دروازے پر آنے والے کو دیکھا مگر ارمان کو دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جس کی وجہ سے اس کے زخم سے خون رسنے لگا ارمان بھاگ کر اس کے پاس آیا اور اسے دوبارہ لٹایا۔۔۔۔

ان دونوں کا دکھ سانجھا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر آنسو بہانے

لگے۔۔۔

ارمان نے اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے باہوں میں سمیٹ لیا جبکہ وہ اپنے مان کا ساتھ پاتے ہی بکھرتی چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد ارمان کو احساس ہوا تو وہ بولا۔۔

سویٹ ہارٹ تمہیں یہ قیمتی آنسو بے مول کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی میں ہم دونوں کے بیچ کوئی تیسرا فرد نہیں چاہتا تھا۔۔جو ہم دونوں کی پرائیویسی ڈسٹرب کرے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارمان نے عینی کو دیکھتے شریر لہجے میں کہا۔۔۔

عینی جو ارمان کی بات غور سے سن رہی تھی آخری ذو معینی بات پر گھور کر رہ گئی اور پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

یہ بندہ اور اسکا رومینس۔۔۔۔

عینی نے تشکر کی نم آنکھوں سے اپنے وجیح و خوبرو ساتھی کو دیکھا جو اسے سمیٹنے کے سارے فن جانتا تھا۔۔۔

ایک وہی تو تھا جس کے سامنے عینی اپنی ہر کمزوری ظاہر کر دیتی اور وہ بغیر کسی شکوہ شکایت کے اسے سمیٹ لیتا۔۔۔

عینی نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ ارمان کو بتا دے گی۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی پوری ینگ پارٹی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

اووووواد ھر تو رومینس چل رہا ہے حیدر نے آنکھیں مٹکاتے کہا۔۔۔

ہاں تو اپنی بیوی کے ساتھ کر رہا ہوں پڑوسی کی بیوی کے ساتھ تو نہیں۔۔۔

ارمان نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی بے باکی پر سارے دبی دبی ہسنی ہنسنے لگے جبکہ عینی نے اس کے پیٹ میں کوہنی ماری۔۔۔

وہ سب عینی کو مطمئن دیکھ کر دل میں خوش ہوئے۔۔۔

مگر عینی کے سکون کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا..

****

ان سب نے عینی کے زخم کی وجہ سے شادی پوسٹ پون کر دی تھی مگر عینی کے اصرار

پر شادی صرف ایک مہینے ہی ڈلے ہوئی تھی.

اب جب کہانی تھوڑی صحتیاب ہو چکی تھی تو شاہ حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا وہ سارے لاونج میں بیٹھے شادی کی تیاریاں دیکھ رہے تھے جب عینی نے اچانک شان کو مخاطب کیا۔۔۔۔

"بڑی تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو"

سب کی پر شوق نظریں عینی پر تھیں۔

وہ سب جانتے تھے کہ عینی اب شان کو کوئی ٹاسک دے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ بھی یہاں تک کہ جان بھی"

شان نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اس لڑکی کہ لیے تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔

ارمان اسکے انداز پر جل بھن گیا۔وہ اس عرصے میں عینی اور شان کی دوستی سے تو اچھی طرح شناسہ ہو ہی گیا تھا مگر پھر بھی کبھی کبھی وہ شان سے جیلس ہو جاتا۔۔۔۔

یونو اس کی پوزیسیو سائیڈ عینی کے لیے۔۔۔اسے کہاں گوارا تھا کہ عینی اس کے علاوہ

کسی سے زیادہ ٹیچ ہو۔۔

ارمان میں کیا سوچ رہا تھا کہ تم نے نوٹ کیا کہ عینی اور شان کی آنکھوں کا رنگ ایک جیسا ہے حیدر نے ارمان کے کان میں گھستے کہا۔۔۔

تو ارمان نے چونک کر ان دونوں کی ہیزل گرین آنکھیں دیکھیں اس بات پر تو اس نے غور ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر یہ سب بتانے کا مقصد ارمان نے تپ کر کہا۔۔۔

حیدر نے اس کو افسوس سے دیکھا۔۔ لگتا ہے کہیں سے جلنے کی بو آ رہی ہے حیدر نے ایکٹنگ کے تمام ریکارڈ توڑتے کہا تو سارے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہنسنے لگے جس پر ارمان کھسیا کر گیا۔۔۔۔

ہم چاہتے ہیں تم شادی کر لو وہ بھی کاشف کے ساتھ ہی۔۔۔

اس کی بات پر سارے حیرت سے منہ کھولے اسے تکنے لگے جب کہ شان مطمئن تھا..

عینی کہیں گولی تمہارے پیٹ کی جگہ دماغ میں تو نہیں لگ گئی بھلا وہ کاشف کے ساتھ شادی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

حیدر نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو ارمان نے کھینچ کے ایک ہتڑ اس کی گردن پر لگایا۔

وہ کاشف کی شادی کے ساتھ ہی شان کی شادی بھی نپٹانا چاہتی ہے ارمان نے اس کی عقل میں بات ڈالی جبکہ وہ دل میں بڑا خوش تھا۔۔۔

جب تم نے یہاں تک سوچ ہی لیا ہے تو پھر لڑکی بھی ڈھونڈ لی ہو گی شان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

جس پر عینی نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کی نظروں میں سوال تھا کہ وہ لڑکی کون ہے۔۔۔

ہم چاہتے ہیں تم معصومہ سے شادی کر لو۔

عینی نے آرام سے سب کے سروں پر بم پھوڑا جبکہ معصومہ ہڑ بڑاتے ہوئے شرم سے دوہری ہوتی اندر بھاگ گئی اس کے اس طرح بھاگنے پر سبکی ہنسی چھوٹی۔۔۔۔۔

شان دل سے مسکرا دیا وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ عینی اس کے دل کو پڑھ لیتی ہے۔

جیسے کہ اب بھی وہ اس کے دل کی بات جان گئی تھی اور اس کی پسند کو اپنی پسند بنا لیا

تھا۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اب بھی ایک آزمائش باقی ہے۔۔۔

شان تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ارمان نے تشویش سے کہا۔۔

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں جب میری بڑی نے کہہ دیا ہے تو پھر نا کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔۔

عینی اس کی بات پر فخر سے تن گئی۔ارمان کو بھی حیرت ہوئی کہ شان بلا اعتراض کے عینی کی بات کیسے مان گیا مگر خیر اس کا تو کانٹا ہٹ رہا تھا بیچ میں سے۔۔۔اس نے شکر کی سانس لی۔۔۔

اب شاہ حویلی میں ایک نہیں بلکہ دو دو شادیوں کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور یہ دن بھی پلک جھپکتے گزر گیا۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔نیا سورج نئی کہانیاں اور نئی آزمائش لایا تھا جس سے وہ سب ناآشنا تھے۔یہ کھلکھلاہٹیں یہ مسکراہٹیں آگے جا کر ان کے چہرے پر برقرار رہتی

بھی یا نہیں یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔کیوں کہ ان دو دنوں میں ان سب میں سے کوئی کچھ پا کر کھونے والا تھا تو کسی کا راز افشا ہونے والا تھا۔اب دیکھنا یہ تھا کہ آزمائش میں کون پورا اترتا ہے۔۔۔۔۔۔

****

دیہان سے کام ہو جانا چاہئیے اور کسی کو غلطی سے بھی پتا نا چلے کہ اس کام میں میرا ہاتھ ہے۔میرا کام تھا تم لوگوں کو Evil dead کی کمزوری بتانا سو بتا دی اب اسکو کل استعمال کیسے کرنا ہے یہ تم جانو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس شخصیت نے کھردرے لہجے میں کہا۔۔۔

تم نہیں جانتی تم نے مجھے کیا دیا ہے کتنی بڑی خواہش پوری کر دی میری۔اب میں سب کے سامنے اس evil dead کو بے نقاب کروں گا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

وہاں خاموشی میں ان سب کے سفاک بے ہنگم قہقے گونجنے لگے۔۔۔۔

****

شاہ حویلی کے وسیع و عریض لان میں کاشف اور شان کی مہندی کا بہت اعلیٰ اور عمدہ فنکشن ارینج کیا گیا تھا۔

ہر طرف سفید للی اور پیلے گیندے کے پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ جبکہ پوری شاہ حویلی کو فیری لائیٹس سے سجایا گیا تھا۔۔۔

ہر آنے والا مہمان لازمی رک کر ایک دفعہ تو ضرور اس خوبصورت ڈیکوریشن کو سراہتا۔۔

وہیں اگر اندر چلیں تو لڑکیاں سب عینی کے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں جبکہ لڑکوں نے ارمان کے کمرے پر دھاوا بولا ہوا تھا۔

یار میں ٹھیک تو لگ رہا ہوں نا۔۔کاشف نے کوئی سو سے زیادہ دفعہ پوچھا گیا سوال پوچھا تو ارمان اسے کڑے تیوروں سے گھورنے لگا۔

جو بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیلے رنگ کے کرتے میں ہرا دپٹا گلے میں رول کیے ہر بار ٹینشن سے ایک ہی بے تکا سوال کر رہا تھا۔

یار تو کیوں مجھ سے پیار الگ رہا ہے کاشف نے شان کو گھورتے کہا جس نے عینی کا لایا ہوا

پیلا کرتا اور اوپر واسکٹ زیب تن کی ہوئی تھی اسکی جلے ہوئے انداز پر مسکرایا۔۔۔

Thats not fair

اس طرح تو سب تمہیں دیکھیں گے مجھے کون دیکھے گا۔۔۔

کاشف نے دہائی دی۔۔۔

تو سب ہنس پڑے۔۔۔

بس کر اب اٹینشن سیکر جسکی نظریں تجھ پر ہونی چاہئیں اسکی تیرے پر ہی ہوں گی۔۔۔باقیوں کا کیا ہے۔۔۔۔

ارمان نے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔۔۔

دوسری طرف کسی کا لہنگا نہیں مل رہا تو کسی لڑکی کی بالی۔۔۔

معصومہ کی ہڑبڑاہٹ عروج پر تھی کیونکہ عینی کے اصرار پر اج مہندی کے ساتھ نکاح بھی رکھا گیا تھا۔۔۔

عینی بھی مہندی کلر کے کلیوں والے فراک میں پنک دپٹا دونوں بازوؤں میں ڈالے ،کاندھے تک آتے بالوں کو ٹویسٹ کیے آنکھوں میں الوہی چمک لیے نظر لگ جانے کی

حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

عینی نے معصومہ کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئی اورنج لہنگے میں سر پر دوپٹہ ٹکائے بالوں میں مانگ ٹیکا سجائے وہ ایک دل موہ لینے والی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

عینی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی نظر اتاری اور آگے جاتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے آمین عینی نے دل سے دعا دی جس پر سبھی لڑکیوں نے آمین کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف رانیہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

دیکھ کے رانیہ آج تو کاشف تمہارے انتظار میں پلکیں بچھائے بیٹھا ہے عینی نے شریر لہجے میں کہا تو وہ شرما گئی۔۔۔

Girls performance ready?

عینی نے confirm کیا جس پر سبھی لڑکیوں نے زور و شور سے تصدیق کی۔

yes.....

****

دوپہر کا ایک بج رہا تھا سردیوں کی وجہ سے لان میں بھی ٹھنڈک تھی جس کی وجہ سے موسم خوشگوار تھا اور لوگوں کے موڈ بھی۔۔۔

سب سے پہلے لڑکوں کی انٹری بہت ہی بھرپور طریقے میں ہوئی

۔۔۔شان اور کاشف درمیان میں کھڑے تھے جبکہ باقی لڑکوں نے ان کے ارد گرد بھنگڑا ڈالتے ہوئے اینٹری کی۔۔۔

دلہوں کو اسٹیج پر لا کر بٹھایا گیا۔جب کہ دونوں ہی دلہے اپنی دلہنوں کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھے۔۔۔

پھر ایک دم شور اٹھا اور لڑکیاں نہایت عمدہ انداز میں ہلکے ہلکے اسٹیپ لیتی اندر داخل ہوئیں جس سے چاروں طرف ہوٹنگ ہونے لگی۔۔۔

ارمان تو عینی کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی جبکہ عینی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی نظروں کی پیاس بجھانے لگے کیونکہ جب عینی کو

گولی لگی تھی اور وہ گھر واپس آئی تو تب سے اسکی دوستیں اس کے ساتھ ہی رہیں اور اسکی کیر کی جسکے نتیجے میں وہ جلد ریکور کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ لڑکے 24 گھنٹے ارمان کے ساتھ رہتے جس کی وجہ سے ان دونوں کو ملنے کا موقع ہی نہیں ملا نا ہی عینی کو وہ اہم بات بتانے کا۔۔۔۔

سٹیج کے پاس پہنچتے ہی دلہوں نے اپنی دلہنوں کو ہاتھ پکڑ کے سٹیج پر اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔

وہ دونوں وقفے وقفے سے اپنی دلہنوں کے کان میں کوئی پیار بھری سی سرگوشی کر دیتے تو وہ دونوں شرما کر رہ جاتیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عینی نے سب سے پہلے رسم کا آغاز کیا اور شان کو مہندی لگائی۔۔ جس پر حیدر شریر نگاہوں سے ارمان کو دیکھنے لگا جس کے جواب میں اس نے گھور کر حیدر کو دیکھا۔۔اسی طرح اس نے معصومہ کو مہندی لگائی اس کے بعد مٹھائی کھلائی اور جبکہ شان سے اپنا من پسند نیگ وصول کیا۔۔۔

شان نے تو اپنا والٹ نکال کر ہی عینی کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا جس سے سب حیران رہ

گئے۔۔جبکہ عینی نے اس کا پورا والٹ ہی اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔

کاشف تو ابھی تک صدمے سے عینی کے ہاتھ میں شان کا والٹ دیکھ رہا تھا جب عینی اس کی طرف آئی تو وہ بے چارا منمنا کر رہ گیا۔۔۔

بہن مجھ میں شان جتنا حوصلہ نہیں کہ پورے پیسے تمہیں تھمادوں میری تو سیلری بھی پوری پوری ہے جو شادی پہ لگ گئی کاشف نے مسکین صورت بنا کر کہا جس پر سب کے قہقہے چھوٹے۔۔۔

اسی طرح باری باری سب نے رسم ادا کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ اب ڈانس کی باری تھی۔

سب سے پہلے لڑکوں نے کمبائن گروپ ڈانس کیا جس پر لوگ واہ واہ کر اٹھے۔ان کا ڈانس تھا ہی اتنا شاندار۔۔۔

جس کے جواب میں لڑکیوں نے بھی محفل کو زعفران کیا۔۔

عینی کا ایک ایک سٹیپ ارمان کو اپنے دل پر پڑتا محسوس ہو رہا تھا اس کا دل کیا کہ عینی کو چھپا کر اپنے دل میں بسالے جہاں کوئی ان تک نہ پہنچ سکے مگر افسوس ہی کر سکتا تھا

کیونکہ ابھی شادی کو گزرنے میں بہت وقت باقی تھا۔۔۔

ان کی پرفارمنس ختم ہوتے ہی لان تالیوں سے گونج اٹھا۔سب بہت خوش تھے کیوں کہ کتنی دیر بعد شاہ حویلی میں خوشیاں آئی تھیں اس لئے سب کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے۔

مگر یہ خوشی وقتی تھی کیونکہ ایک دھماکے کی آواز سے سارے ہر بڑا کر رہ گئے اور لان میں بھگدڑ مچ گئی۔۔۔

کیوں کہ کالے لباسوں میں ملبوس اسلحہ آمیز افراد تیزی سے لان کو گھیرنے لگے۔سب اس افتاد پر بوکھلا کر رہ گئے تھے یہ سب اتنا اناً فاناً ہوا کہ وہ لوگ سمجھ ہی نہ سکے۔۔۔۔۔

اسلحہ آمیز افراد وں نے جلدی سے شاہ حویلی کے لوگوں کو اپنی حراست میں لے لیا اور ان پر بندوقیں تان لیں۔۔۔

وہ سب نا سمجھی سے اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے جب بھاری بوٹوں کی آواز آئی سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جہاں سامنے سے ایک تھری پیس میں ملبوس بندہ چلا آرہا تھا۔

وہاں موجود چند لوگ ایسے تھے جن کے چہروں پر بے یقینی اور غصے کے تاثرات اس بندے کو دیکھ کر ایک ساتھ چھلکے تھے۔۔۔۔

پہچان تو مجھے لیا ہی ہو گا سب نے آفٹر آل جے جے کو کون نہیں جانتا اس کی کھردری اور خشک آواز پورے لان میں گونجی۔۔۔۔

جے جے نام سن کر سبھی شوق ہوئے کیونکہ۔جے جے کو کون نہیں جانتا تھا جو کافی عرصے سے بری خبروں کی زینت تھا کیونکہ وہ کوئی عام بندہ نہیں بلکہ انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ تھا جو لڑکیوں کی سمگلنگ اور بچوں کو نشہ آور چیزوں پر لگاتا، جبکہ قتل و غارت اس کے لیے عام بات تھی اسے دیکھتے ہی لوگوں کے چہروں پر خوف چھلکنے لگا۔۔۔

اومیں نے کچھ مس تو نہیں کیا لگتا ہے میں غلط ٹائم پر آ گیا.

جے جے نے مصنوعی افسوس سے کہا اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔

عینی کا دل کیا اس کا منہ توڑ کے رکھ دے جتنا وہ شخص اسے برا لگتا تھا جسے وہ ڈھونڈ رہی تھی آخر وہ اسے مل ہی گیا تھا مگر اس وقت وہ سب کے سامنے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی

تھی سولب اور ہاتھ بھینچ کر رک گئی۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر شان کو دیکھا جو اسے صبر کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

میرا یہاں آنے کا ایک خاص مقصد ہے اس نے اپنی آواز میں سنسنی پھیلائی۔۔۔ جسے جان کر آپ سب لوگ بھی تجسس میں ہوں گے۔۔

سب اس کی بے سروپا باتیں الجھن سے سننے لگے۔۔۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ۔۔

وہ تھوڑا وقفہ دیتے ہوئے رکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایول ڈیڈ یہیں موجود ہے۔۔۔

سب اسے حیران نظروں سے دیکھنے لگے۔

جی ہاں آپ سب لوگوں نے صحیح سنا اس وقت اس لان میں ہم میں سے ہی کوئی ہے۔

اس لیے میں اسے پیار سے کہتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آجائے ورنہ دوسری صورت اس کا انجام میرے ہاتھوں بہت برا لکھا ہے۔۔۔

اس کی بات پر عینی کی آنکھیں سرخ رنگ ہونے لگیں اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کے

اس کا منہ توڑتی ہے حیدر نے زور سے اسکا بازو دبوچا۔

اس نے غصے سے حیدر کو گھورا تو اس نے آنکھوں سے اسے منع کیا اور سامنے ارمان کی طرف اشارہ کر دیا۔۔۔

وہ ارمان کی طرف بڑھا جسے اسکے آدمیوں نے جکڑا ہوا تھا۔۔۔

بول سالے کہاں ہے وہ۔۔۔

جے جے نے ارمان کے منہ پر مکہ جھڑتے کہا۔۔۔

جس پر ارمان غصے سے جھٹپٹایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ہی ہے وہ شخص جو اپنے آئی ایس آئی دوستوں کی مدد کر رہا تھا۔۔تجھے ہی تو ٹھکانے لگانا چاہتا تھا میں۔ تیرے خاندان کو جڑ سے اکھاڑنا چاہتا تھا پر بیچ میں وہ evil dead آ گیا۔۔۔

تیری بہن کو میں نے اٹھوایا تھا اپنے بندے صائم درانی سے کہ کر۔۔۔

اسکی بات پر سب ششدر رہ گئے۔اور ارمان کی غصے سے نسیں پھٹنے لگیں۔۔۔

مگر اس Evil dead نے تیری بہن کو بھی بچا لیا۔۔۔

چلا گیا تھا Evil dead میں سکون میں تھا مگر جب تم لوگوں کو نقصان پہچانے لگا تو وہ واپس آیا۔۔۔

تم لوگوں کو بچانے تمہاری ڈھال بن کر۔۔۔

اب بتادے کون ہے وہ اس نے ارمان کے بالوں کو مٹھی میں بھرتے کہا۔۔۔۔

ناہی ہم evil dead کو جانتے ہیں ناہی ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ کیوں ہماری حفاظت کر رہا ہے۔اگر جانتے بھی ہوتے تو بھی تجھ جیسے کم ظرف کو نا بتاتے۔۔۔

ارمان نے اسکے منہ پر تھوکتے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو جے جے نے غصے سے اسکے پیٹ میں لات رسید کی جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔

جب کے سارے ارمان پر تشدد دیکھ تڑپ اٹھے۔۔۔

جے جے Evil dead سے مخاطب ہوا۔۔

اس کا مطلب تم نہیں آنا چاہتے تو چلو ٹھیک ہے تمہاری کمزوری میرے ہاتھ لگ چکی ہے Evil dead اگر تم پھر بھی باہر نہ آئے تو میں اس کی جان لے لوں گا۔۔۔

حیدر شان اور عینی نے ایک دوسرے کی نظروں میں حیرت کا تبادلہ کیا۔

وہ کس کمزوری کی بات کر رہا تھا کچھ تو مسنگ تھا جس سے وہ سب انجان تھے لیکن وہ بے خبری کچھ ہی دیر کے لیے تھی کیونکہ اسکا ایک آدمی ایک خوبصورت سے بچے کو اٹھائے سامنے لے آیا۔۔۔

جس کو دیکھتے ہی جے جے کی نظروں میں شیطانی چمک ابھری اور اس نے آگے بڑھ کر اس بچے کا منہ دبوچا جس سے اس کی ہیزل گرین آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ زور زور سے رونے لگا۔۔۔۔

بچے کو دیکھتے ہی عینی کے قدم لڑکھڑائے تھے اس سے پہلے کہ وہ گرتی حیدر اور شان نے دونوں اطراف سے اس کو مضبوطی سے بازوؤں سے تھام لئے۔۔۔

ان سے چوک ہو گئی تھی اور دشمن ان کی کمزوری کا فائدہ اٹھا چکا تھا دشمن نے سیدھا ان کے دلوں پر کاری وار کیا تھا۔۔۔

جے جے نے بچے کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کیا تو اس کا منہ سرخ پڑ گیا اور اونچی اونچی رونے لگا۔۔۔

عینی کا دل تڑپ اٹھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے یہی حال شان کا بھی

تھا۔۔۔۔

اب بھی وقت ہے ایول ڈیڈ سامنے آجاؤ ورنہ۔۔۔۔

اب بھی ان لوگوں میں سے کوئی باہر نہ نکلا تو اس نے اپنے بندے کو اشارہ کیا جس کو سمجھتے ہی وہ بچے کو لے کر شاہ حویلی کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ارمان بھی بچے کو دیکھ کر دلی دکھ محسوس کر رہا تھا اب پتا نہیں وہ کس کا بچہ تھا ارمان کو دکھ ہوا۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ دکھ نہیں خون کی کشش ہے۔۔۔۔

حیدر اور شان نے کسی طرح عینی کو سب کی نظروں سے چھپ چھپا کر سائیڈ پر بھیجا۔۔۔۔

میں تین تک گنوں گا ایول ڈیڈ اگر اب بھی تم سامنے نہ آئے تو پھر تمہارے ہاتھ پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں آئے گا۔۔۔۔

1 2 .....

اس سے پہلے کہ وہ تین کہتا ایک گولی تیزی سے چلتی ہوئی آئی اور اس کے ہاتھ میں پیوست ہوئی جس کے باعث اس کا بازو تیزی سے خون سے رنگے لگا اور وہ لب بھینچ کر

نیچے بیٹھا اس نے اپنی آنکھیں اوپر اٹھا کر دیکھا تو اسی ہجوم میں اسے وہ دکھا ہیزل گرین آنکھیں نقاب سے ڈھکا چہرہ اور سر پہ ہڈی لیئے وہ سامنے کھڑا تھا۔

اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے ابھی خون نکل آئے گا۔

اسے دیکھتے ہی جے جے زور زور سے ہنسنے لگا تو سب کو اس پر پاگل ہونے کا گمان ہوا۔۔

میں جانتا تھا تم ضرور آؤ گے اس نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے تعاقب میں دیکھ کر لوگوں نے بھی وہاں دیکھا تو ایول ڈیڈ کو دیکھتے ہی سارے لوگ اس کے گرد سے تیزی سے ہٹنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے بارے میں افواہیں کس نے نہیں سنی تھیں اب تو سب نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔

وہ ایک ایک قدم چلتا جے جے کے پاس رکا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکو اس جہانِ فانی سے رخصت کرتا۔۔۔

جے جے بولا۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی Evil dead پہلے اوپر تو دیکھو۔۔۔

اسکی بات پر سب کی نگاہیں اوپر اٹھیں تو۔۔۔

شاہ حویلی کے چھٹی منزل کی چھت پر تین بندے اس بچے کو لیے کھڑے تھے۔۔۔

نانا ناڈئیر یہ غلطی نا کرنا تمہاری ایک غلطی تمہارے بچے کی جان لے لے گی۔۔۔

جے جے نے ہنستے کہا۔۔۔

اور درد برداشت کرتا کھڑا ہوا۔۔۔

اب بتاؤ مجھے کون ہو تم اور کیا رشتہ ہے تمہارا شاہ حویلی سے جو ان کی حفاظت کرتے رہے جے جے نے آنکھوں میں حیرت لئے پوچھا جب کہ سبھی اس کے جواب کے منتظر تھے۔۔۔

ایول ڈیڈ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا مگر وہ بولا کچھ نہیں۔۔۔

جے جے نے اوپر کھڑے بندے کو اشارہ کیا جس پر اس نے ایان کو تھپڑ رسید کیا جس پر وہ معصوم بلبلا کر رو پڑا اور ماما ماما کی گردان کرنے لگا۔

جس پر ایول ڈیڈ کا دل تڑپ اٹھا اور وہ آگے بڑھنے لگا جب جے جے نے اسے روکا۔۔۔

ایول ڈیڈ تمہارا ایک قدم اور وہیں میرے بندے اس بچے کو نیچے پھینک دیں گے۔

ایول ڈیڈ کے قدم اس کی دھمکی پر رکے جے جے اسکے سامنے آیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

اب ایول ڈیڈ کے سامنے کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

اب وقت ہے تمہیں سب کے سامنے بے نقاب کرنے کا۔

یہ کہتے ہی جے جے نے ایول ڈیڈ کے سر سے ہڈی اتاری تو اس کو حیرت کا جھٹکا لگا بلکہ اسی کو نہیں سب کو لگا ایول ڈیڈ کے جوڑے میں بندھے بال دیکھ کر۔۔۔

اس نے فٹافٹ اس کا نقاب بھی ہٹایا تو نسوانی نقوش دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔

وہاں کھڑا ایک ایک شخص حیرت میں غوطہ زن تھا کیونکہ عینی کے ایول ڈیڈ ہونے کی امید کسی نے نہیں کی تھی ارمان بھی آنکھوں میں بے یقینی لیے عینی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں evil dead بے بس ہو گیا تھا اپنے بیٹے کی خاطر۔۔۔

تو تم ہو evil dead جسنے بلیک ورلڈ میں اپنی دہشت جمائی، دنیا کے بڑے بڑے ڈان تم سے ڈرتے ہیں، تم ایک لڑکی ہو کر اتنی سفاکی سے قتل کرتی ہو۔۔۔

مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا چلو خیر تمہارا خاتمہ تو میرے ہی ہاتھوں ہو گا۔۔۔۔

جے جے نے بے رحمی سے اسکی گردن دبوچے کہا۔۔۔

تو عینی کا سانس گھٹنے لگا اسکا رنگ گلابی اور سانس نا آنے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا مگر اسنے مزاہمت نہیں کی کرتی بھی کیسے اسکے جان سے پیارا بیٹا دشمنوں کی قید میں تھا اور اسکا ایک قدم اسے بیٹے کی جان لے سکتا تھا۔۔۔۔۔

عینی ڈونٹ۔۔۔ارمان چیخا۔۔۔۔ مگر عینی نے حرکت نا کی۔۔۔

جے جے خوشی اور غرور سے اسکا گلا اور زور سے گھوٹنے لگا جیت کے نشے نے اسے اندھا کر دیا تھا۔۔۔

عینی کی آخری سانسوں میں عینی نے نگاہ اٹھا کر شان کو دیکھا جسنے کوئی اشارہ کیا۔۔۔

جسے سمجھتے ہوئے عینی نے اپنے ٹانگ جے جے کی ٹانگ میں اڑا کر اسے نیچے گرایا ساتھ ہی اپنی بندوق سے اسی کندھے پر فائر کیا دوسری طرف شان اور حیدر نے اندھا دھند اسکے آدمیوں پر فائر کھول دیے۔۔۔

اچانک بازی پلٹ گئی تھی۔۔۔

اچانک جے جے نیچے گری بندوق سے اوپر ایان کا نشانہ لیا۔۔۔جس پر حیدر نے اسکے ہاتھ پر فائر کیا۔۔۔

لیکن تب تک فائر نکل چکا تھا اور گولی ہوا کو چیرتی ہوئی ایان کی طرف بڑھی لیکن ادمی کے لڑکھڑانے کی باعث اسے جا لگی۔۔۔۔

عینی کا دل بند ہوا اور وہ اس طرف بھاگی۔۔۔

گولی لگنے سے ادمی پیچھے گرا جبکہ اسکے ہاتھ سے ایان چھے منزلہ چھت سے نیچے گرا ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کی چیخ فضا میں بلند ہوئی دھڑکنیں تھم گئیں تھیں سب پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایان زمین پر گرتا عینی نے چھلانگ لگاتے ہوئے ایان کو ہاتھوں میں بھرا اور کلابازی لگاتے ہوئی دور گرتی چلی گئی۔۔۔

جس سے اسکے ہاتھ چھل چکے تھے۔

جبکہ جہاں گولی لگی تھی وہاں تیز درد کی وجہ سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں لیکن اسنے ایان کو

ایک کھروچ بھی نا آنے دی اور اسے اپنی مہربان آغوش میں چھپا لیا۔۔۔۔

سب نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

ایان بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔

عینی نے اٹھ کر اسے گلے میں بھینچا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوا میرا بے بی تو بہت بریو ہے ماما آ گئی ہے نا پاس۔۔۔

اسنے 3 سالہ ایان کو جھلاتے کہا تو اسکے رونے میں کمی آئی جبکہ وہ عینی سے اور چپک گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عینی اسکی معصوم حرکت پر دل سے مسکرا دی۔۔۔

وہ پلٹی تو اسکی مسکراہٹ سمٹی جبکہ آنکھیں خون آشام ہوئیں وہ دھیرے دھیرے اگے بڑھنے لگی تو سارے اسے رستہ دینے لگے جبکہ جے جے ڈر کے مارے پیچھے کھسکنے لگا اسے اپنی موت آگے ناچتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

عینی نے بغیر دیکھے ایان کو شان کو دے دیا ایان بھی چپ کر کہ شان کی گود میں چلا گیا

۔۔۔

جے جے کے بندے جہنم واصل ہو چکے تھے بس جے جے ہی رہ گیا تھا۔۔

حیدر نے عینی کو اسکی کانٹوں سے لیس ہاکی پکڑائی۔۔۔

جے جے اس خطرناک ہاکی کو دیکھ گھگیانے لگا۔۔۔۔

ددد یکھو Evil dead مجھے بخش دو میں میں آئندہ تمہارے رستے میں نہیں آؤں گا۔۔۔۔

تم نے میرے بیٹے کو ہاتھ لگایا میرے بیٹے کو۔۔۔۔عینی نے سرسراتے لہجے میں کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں نہیں اس سے پہلے کے وہ پیچھے ہوتا عینی نے ہاکی ہوا میں بلند کی اور اسی تیزی سے اسکی ٹانگ پر رسید کی۔۔۔وہ تڑپ کر رونے لگا۔۔۔اسکا ماس ٹانگ سے اکھڑ چکا تھا جبکہ ٹانگ خون سے لت پت ہو چکی تھی۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر خواتین کی چیخ نکل گئی۔۔۔

بول ہاتھ کیسے لگایا میرے بچے کو۔۔۔۔

دوسری ٹانگ پر سے ماس اکھاڑتی عینی اس پر دھاڑی تھی۔۔۔

جے جے بلک بلک کر رونے لگا۔۔۔

رحم کرو رحم کرو مجھ پر۔۔۔۔

تو نے رحم کیا میرے بیٹے پر نہیں نا تو میں کیوں کروں۔۔۔۔

سب عینی کی سفاکی پر ششدر رہ گئے۔

چل بتا آخری چانس دیا تجھے۔۔۔۔

میرے بیٹے کے بارے میں تجھے کس نے بتایا۔۔۔

اس نے اس عورت نے یہ شامل تھی میری ساتھ کچھ سال پہلے بھی اسنے اپنے خاندان کی ایک عورت کا ایکسیڈینٹ کرایا تھا۔۔۔۔

اسنے اپنی جان پر بنی دیکھ فر فر سچ اگلا۔۔۔

اسکا اشارہ سلمہ بیگم کی طرف دیکھ ارمان ارحم سمیت سبھی بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔۔

اندر آتی پولیس نے بھی جے جے کا بیان سنا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے ارمان۔۔۔۔ سلمہ بیگم ارمان کا منہ ہاتھوں میں تھامتی بولیں۔۔۔

کیوں کیا اپ نے امی ایسا کیوں کیا کمی تھی ہمارے گھر میں۔۔۔ میں نے عینی پر یقین نا کر کے اپ پر یقین کیا بدلے میں مجھے کیا مل دھوکہ۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔

اپ نے میرے ہی بیٹے کی جان لینے کی کوشش کی۔۔۔

اپ کی اس حویلی میں کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔

ارمان نے منہ موڑا تو وہ ارحم کے پاس بھاگیں بیٹا تم تو میرا یقین کرو۔۔۔

ماں مجھے اپ سے یہ امید نہیں تھی ہم نے اپکی وجہ سے عینی کو کتنا غلط سمجھا جبکہ اصل مجرم تو آپ تھیں۔۔۔

چچ چچ چچ۔۔۔ ساسو ماں کیا کسی نے اپکا یقین نہیں کیا۔۔۔

عینی نے انکی بے بسی کا لطف اٹھایا۔۔۔

تو انہوں نے خونخوار نظریں سے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کیا میں نے قتل لیلہ کا کیونکہ وہ اس حویلی کی مہارانی بن بیٹھی تھی۔

جبکہ اس حویلی کی اصل حکمران میں تھی میں نے ہی بلقیس کے دل میں بات ڈال کر احمد شاہ کی شادی رقعیہ سے کروائی اور اور ارمان کو بھی میں نے ہی تمہاری جھوٹی تصاویر بھیجی تاکہ وہ تم پر شک کرے اور دیکھو ہوا بھی ایسے ہی۔۔۔۔

وہ ہزیانی ہو چکی تھیں تبھی غصے میں اپنا سب سچ اگل دیا جسپر سب دکھ سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔

اب بھی میں ہی حکمران ہوں اس حویلی کی مجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو پاگل ہوا ٹھی تھیں۔۔۔

انسپیکٹر اریسٹ ہم ارمان نے دل پر پتھر رکھ کر کہا جس پر پولیس نے انہیں گرفتار کیا۔۔۔

نہیں تم مجھے نہیں لے جا سکتے نہیں۔۔۔وہ چیختی رہیں مگر کسی نے انکی ایک نا سنی۔۔۔

عینی نے جے جے کی طرف دیکھا جو اپنے بچ جانے پر شکر کر رہا تھا مگر اسکی خوشفہمی تب دور ہوئی جب عینی اسے بنار کے ادھیڑنے لگی اسکی اہ و پکار جاری رہی لیکن موت کو اس

پر رحم اہی گیا۔۔۔

اور وہ دنیا سے کوچ کر گیا۔۔۔عینی نے نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے ہاکی دور پھینکی۔۔۔۔

خس کم جہاں پاک۔۔۔

وہ پلٹی تو ارمان اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں سوال دیکھ عینی نے اسے ساری حقیقت سے آگاہ کیا کہ کیسے یہاں سے جانے کے بعد ایان پیدا ہوا اور اس کی وجہ سے وہ واپس لوٹی۔۔۔۔

ارمان نے بھی عینی کو کچھ نا کہا۔۔۔کیونکہ غلطی اسکی بھی تھی اسی بیچ سبکو یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ شان احمد شاہ اور لیلیٰ کا بیٹا ہے جو عینی سے تین سال پہلے پیدا ہوا تھا مگر سلمہ بیگم کی سازش کی وجہ سے اسے مردہ قرار دیا گیا۔۔۔

اور پھر جب ترکی میں کسی حادثے کے دوران اسکا بون میرو عینی سے میچ ہوا تو عینی کو بھی اسکی حقیت کا پتا چلا۔۔۔۔

تمام راز کھل چکے تھے۔۔۔

ہمیں اپکو تفتیش کے لیے لے جانا پڑے گا۔۔۔

انسپیکٹر نے عینی کو کہا تو وہ، حیدر اور شان ان کے ساتھ پولیسٹیشن چلے گئے۔۔۔

جہاں آئی۔ایس۔آئی والوں نے انہیں آزاد کروایا۔۔۔

عینی بھی آی۔ایس۔ای کی فرد تھی جو black world میں بری شناخت کے ساتھ رہتی اور برے گروہوں کو ختم کرتی۔۔۔

****

پانچ ماہ بعد۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ حویلی کے لاونج میں ایان کی کھلکھلاہٹیں عروج پر تھیں۔ سبھی لاونج میں تیار بیٹھے اسکی معصوم حرکتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

وقت کے ساتھ بہت کچھ بدل گیا تھا دونوں گھرانو میں خوشحال روابط بن گئے تھے جبکہ ینگ جنیریشن کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔احمد شاہ اور رقعیہ بیگم بھی اپنی دو اولادوں کو پا کر خوش تھے بلقیس بیگم اور علیشہ وہاں سے شفٹ کر چکے تھے جبکہ سلمہ بیگم کی خراب دماغی توازن کے باعث انہیں منٹل اثائلم شفٹ کیا جا چکا تھا۔۔۔

ہر طرف خوشیوں کا راج تھا۔۔۔۔

اوپر کمرے میں دیکھیں تو عینی آئینے کے سامنے کھڑی بلیک کلیوں والے فراک میں کندھے سے نیچے تک آتے لائیٹ براؤن بالوں کو سٹریٹ کر رہی تھی۔

وہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔نیچرل میک اپ میں آنکھوں میں پر سکونی لیے۔۔۔

ارمان کو تو وہ کوئی معصوم پری لگی۔۔۔جو پرستان کا راستہ بھٹک کر یہاں آگئی ہو۔۔۔۔

عینی کی نظر اپنی پیچھے کھڑے ارمان پر پڑی تو وہ دل سے مسکرائی۔۔۔

ارمان نے اسکو کندھوں سے تھاما اور آئینے میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

Made for each other....

تم دن بدن کیوں میرے نزدیک سے نزدیک ہوتی جا رہی ہو۔اب تو مجھے لگنے لگا ہے کہ مجھ میں میرا کچھ رہا ہی نہیں صرف تم ہی تم ہو۔

ارمان نے عینی کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا اور اسکے سر پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ آگے بڑھتا عینی نے اسے گھور کر روکا۔۔۔

کچھ شرم کرو مان ایک بچے کے باپ ہو اور تمہارا چھچھورپن ابھی تک نہیں گیا۔۔۔

عینی نے سرخ ہوتے کہا۔۔۔

تو ارمان بے فکری سے بولا۔۔۔

تو کیا ہوا ابھی تو صرف ایک ہے باقی کے چار کی بھی تو پلینگ کرنی ہے اور وہ تب ہو گا جب ہم پریکٹیکل کریں گے۔۔۔

ارمان نے عینی کو آنکھ مارتے کہا تو وہ سٹپٹائی۔۔۔۔

چاااار۔۔۔۔

جی مسیز چار ارمان نے اسکی حیرت سے لطف اٹھاتے کہا تو عینی نے اسکی بے باکی پر اسکے پیٹ میں کوہنی ماری۔۔۔

افففف ظالم بیوی میرے رومینس کی دشمن۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسے پکڑتا وہ نیچے بھاگی جہاں سب پکنک پر جانے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔۔

ارمان اسکی حرکت پر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

****

رات کے پہر عینی بالکنی میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔موتیے کے پھولوں نے فضا میں سحر قائم کیا تھا۔۔۔

وہ دلفریب منظر میں کھوئی تھی جب ارمان نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا اور کافی کا کپ پیش کیا۔۔

تھینکس۔۔۔عینی نے ارمان کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے کہا۔۔۔

جس پر ارمان نے سر خم کر کے شکریہ وصول کیا۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔

چاند۔۔۔۔یک لفظی جواب آیا۔۔۔۔

عینی نے اسکی خاموشی محسوس کی تو اسے دیکھا جو اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔

میں اپنا چاند دیکھ رہا ہوں۔۔۔

ارمان کی بات پر عینی کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

وقت کتنا جلدی گزر جاتا ہے نا مان۔۔۔۔

بلکل لیکن یہ وقت اپنی یادیں چھوڑ جاتا ہے۔۔۔اسنے عینی کے ماتھے کو چومتے کہا تو وہ دل سے مسکرادی۔۔۔

کتنا پیار کرتی ہو مجھ سے۔۔

ارمان نے عینی کو اپنی آغوش میں لیے 3 سال پہلے کا سوال دہرایا تو عینی ہنس دی اسے آج بھی یاد تھا کہ عینی نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

بولو بھی۔۔۔

کتنا پیار ہے مجھ سے۔۔۔۔ارمان نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

تم سے زیادہ۔۔۔عینی محبت سے بولی۔۔۔

اور اعتبار؟

خود سے بھی زیادہ۔۔۔عینی نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے ماتھے پر کس کرتے کہا۔۔۔

تو وہ پر سکون ہوا اور سکون اسکی رگ رگ میں سرائیت کرنے لگا۔۔۔۔

اور میں تمہارے لیے کیا ہوں۔۔۔۔ارمان نے ایک اور سوال داغا۔۔۔۔

تو عینی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔

"میرا مان ہو تم"

ارمان نے محبت سے اسے آغوش میں بھر لیا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا۔۔۔

ایان دوڑتے ہوئے اکر عینی کے ساتھ چپک گیا اور ارمان کو پیچھے کرنے لگا۔۔۔

تو عینی کھلکھلا کر ہنس دی جبکہ ارمان اپنے بیٹے کو گھور کر رہ گیا جو اس ہی کی طرح اپنی ماں کے لیے پوزیسو تھا۔۔۔۔

ارمان نے دونوں کو اپنے گلے لگایا۔۔۔اور دل میں اللہ کا شکر ادا کرنے لگا جسنے اسکو اتنی پیاری نعمتوں سے نوازہ تھا۔۔۔۔۔

****

ختم شد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین